خدا بخش لائبریری

جرنل

پٹنہ

۱۰۴

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

رجسٹریشن نمبر : ۳۳۹۲۴/۷۷ سالانہ : ۳۰۰ روپے
شمارہ : ایک سو چار ۱۰۴ : ۶۰ ڈالر ایشیا، ۱۲۰ ڈالر غیر ممالک

اس شمارے کی قیمت : پچھتر روپے

۱۹۹۶ء

مصطفےٰ کمال ہاشمی نے پاکیزہ آفسیٹ، شاہ گنج، پٹنہ میں چھپوا کر خدا بخش لائبریری پٹنہ سے شائع کیا

فہرست

جزئل ۱۰۴

○ رشید احمد صدیقی کے کچھ خطوط، کچھ رقعات ——— بنام پروفیسر مسعود حسین خاں ۱

جہانِ غالب

○ دیوان غالب (اردو) نسخہ خدا بخش ——— تقدیم جناب فرخ جلالی ۱۸۷

جہانِ مصحفی

○ دیوان مصحفی (نسخہ رامپور) مرتبہ اسیر و امیر اور خدا بخش کے قلمی نسخوں کا تقابلی مطالعہ تخریج: محمد بدر الدین ۲۶۹

ہندِ عہدِ وسطیٰ

○ اورنگ زیب کے خطوط ——— عبد الوحید خاں ۴۳۳

حوالہ جات

○ تاثرات ——— عبد الرزاق قریشی ۴۹۵
○ رفیق دل فگاراں ——— عالیہ امام ۴۹۶
○ کیا قافلہ جاتا ہے ——— نصر اللہ خاں ۴۹۷
○ یادِ رفتگاں ـ حصہ اوّل (الف تا ظ) ——— ماہر القادری ۴۹۹
○ یادِ رفتگاں ـ حصہ دوم (ع تا ی) ——— ماہر القادری ۵۰۳
○ نقوش آپ بیتی نمبر ——— محمد طفیل ۵۰۶

مشاہیر کے خطوط

- مکتوب احمد علی شوق قدوائی ——— ۵۱۵
- مکتوب انیس مجتبیٰ زبیری ——— ۵۱۸
- مکتوب قدرت اللہ فاطمی ——— ۵۲۰

مراسلات

- خدا بخش مطبوعات کے بارے میں ——— ظہیر علی صدیقی ۵۲۱
- گلزار نسیم کے بارے میں ——— ڈاکٹر نیر مسعود ۵۲۲

حصہ انگریزی

- جناح ——— ایس۔ کے مجمدار ۱—۱۶

رشید احمد صدیقی کے کچھ خطوط، کچھ رقعات

پروفیسر مسعود حسین خاں

حرفے چند

مسعود صاحب (ڈاکٹر مسعود حسین خاں) کے نام رشید صاحب (رشید احمد صدیقی) کے ۱۹۰ رقعات قبلاً خدا بخش لائبریری سے شائع ہو چکے ہیں۔ اس درمیان میں مسعود صاحب کے نام رشید صاحب کے ڈیڑھ سو کے قریب رقعات/خطوط اور مل گئے۔ بس فرق اتنا ہے کہ رقعات رشید کی پہلی قسط کتابت میں شائع ہوئی لیکن موجودہ مجموعہ رشید صاحب کی اصل تحریر میں عکسی طور سے پیش کیا جا رہا ہے۔

رشید صاحب کے وہ رقعات آپ ملاحظہ فرما چکے، جو ۱۹۸۸ء میں خدا بخش لائبریری کی طرف سے شائع ہوئے۔ بجا طور سے ان کا نام رقعات رکھا گیا تھا، کیونکہ یہ زیادہ تر علی گڑھ سے ہی علی گڑھ کو لکھے گئے، جب مسعود صاحب اور رشید صاحب دونوں کے گھروں کے درمیان پچاس ساٹھ گز کا فاصلہ ہوگا۔ پھر مسعود صاحب عثمانیہ یونیورسٹی میں لسانیات کے پروفیسر ہو کے چلے گئے، جامعہ ملیہ کے وائس چانسلر رہے، بیچ میں پیرس امریکہ وغیرہ۔ علی گڑھ بھی آتے رہے، جاتے رہے، ٹھہرتے رہے، اس درمیان خط بھی آتے رہے رقعات بھی۔ ان کا ایک مجموعہ جو رقعات رشید کی اشاعت کے وقت ہمیں میسر نہیں تھا، اب خدمت میں پیش ہے۔

ایک خط خود مسعود صاحب کے بارے میں ہے، اس کو اس مجموعہ کا تعارف سمجھا جائے کہ اس سے بہتر تعارف ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

مسعود صاحب نے رقعات رشید صدیقی (شائع کردہ خدا بخش لائبریری ۱۹۸۸ء) پر جو تمہیدی تعارف لکھا تھا، اس مجموعے میں بھی اسکی شمولیت مناسب بلکہ ضروری لگی، اس لیے اسے پس گفتار کے طور سے پیش کیا جا رہا ہے۔

R. A. SIDDIQI,
CHAIRMAN

DEPARTMENT OF URDU,
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY,
ALIGARH.

(1)

مسعود حسین خاں صاحب ... [illegible] ... اردو ... [illegible] ...
... [illegible] ... اور ... [illegible] ... اردو ادب کو اونچے طور پر سمجھنے سکھنے اور اس سے لطف اٹھانے میں مدد دیگا۔
اور ... [illegible] ... اردو کی ادبیات عالیہ کا انھوں نے بڑا اچھا مطالعہ کیا ہے اور اردو ادب
جدید رجحانات سے اونچے طور پر آشنا ہیں۔ یہ دونوں خوبیاں ایک شخص
موجودہ دور کے نوجوانوں میں بہت کم ملتی ہیں۔ وہ بڑی اچھی اردو لکھتے ہیں
اور اچھی اردو بولتے بھی ہیں۔ مسعود حسین خاں صاحب نوجوانوں میں ہیں
میں شبہ کی طرف سے انکو شعر و ادب کی کسی محفل میں ادارت
یا نظامت کی حیثیت سے بٹھانے پر نازاں ہوا کرونگا۔

رشید احمد صدیقی

۱۳ مارچ ۱۹۶۲ء

(۲)

اجی اب ایک بشارت کی خبر آپ کو سنا دوں!

آپ یہاں کیلئے بھیجے گئے تو وہاں کی نرسری میں

Nursery man کو فرق نکل جائے گا

ان کے ہاں کیچ Seedlings (بودے) تیار ہوتے ہیں

Carnation (کارنیشن) کے بیج بائیں تو

ہمارے بیج آئے ہیں۔ بیج نہیں بلکہ بودے۔

لکھنے کی ضرورت یہ ہے کہ ہوں بہتر ہیں۔ بعض دفعہ بیج

اسی لئے آپ کیچ اور بیج کو حرف کر دیتے ہیں تو بڑی پریشانی ہوتی!

خیر کے تعلقات بھی ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے

والسلام

آپ کی

(۲)

(۱)

(۲)

(۳)

(٣)

۱۰ دسمبر ۵۷ء پورنیا عقب

مسعود بھائی۔ آداب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۵)

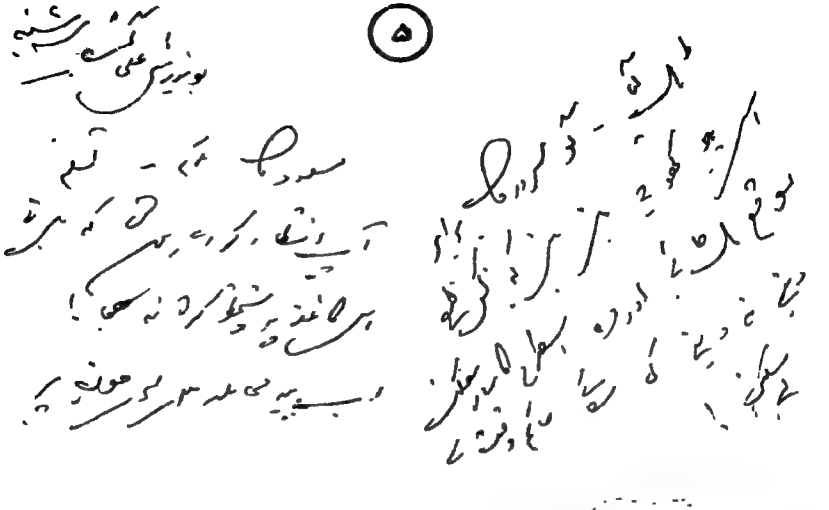

पोस्ट कार्ड
नाम का कार्ड अन्यत्र के लिए
केवल पता

Dr. Masud Husain
(Now Aligarh)
C/o The School of Linguistics
D. A. V. College
Dehradun.

(۶)

(۱)

.....

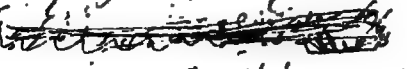

(7)

पोस्ट कार्ड

जवाबी

केवल पता

Dr. Abid Hussain Khan
(of the Muslim University, Aligarh)
C/o
School of Linguistics
Maharaja's College
Mysore

(۸)

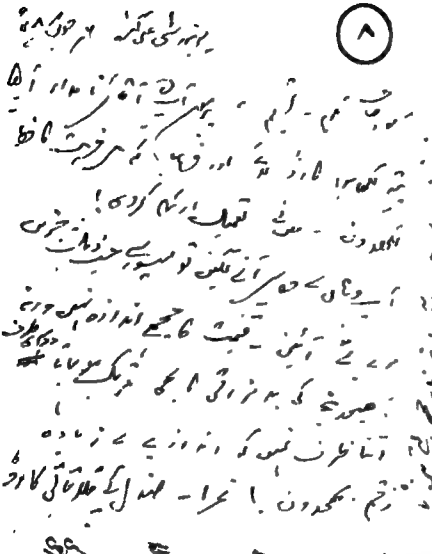

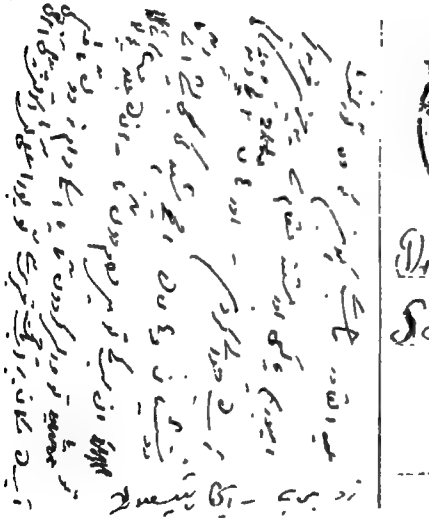

Dr. Masud Husain
of Aligarh
c/o
School of Linguistics
Maharaja's College
Mysore

(۹)

(۱۰)

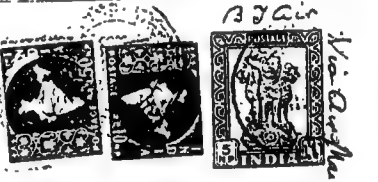
INDIA
Via Air Mail
Dr. M. Hussain Khan
(from Aligarh India)
112 West 18th Street
Austin - (Texas) U.S.A.
BY AIR MAIL
PAR AVION

مسعود حسن ۔ سلام شوق ۔ آپکا ہمدرد خلوص ۔ معلوم ہوتا ہے کہ کارڈ آپکو نہیں ملا ہوگا ۔ اچھا پھر خط لکھئے ۔

(۱۲)

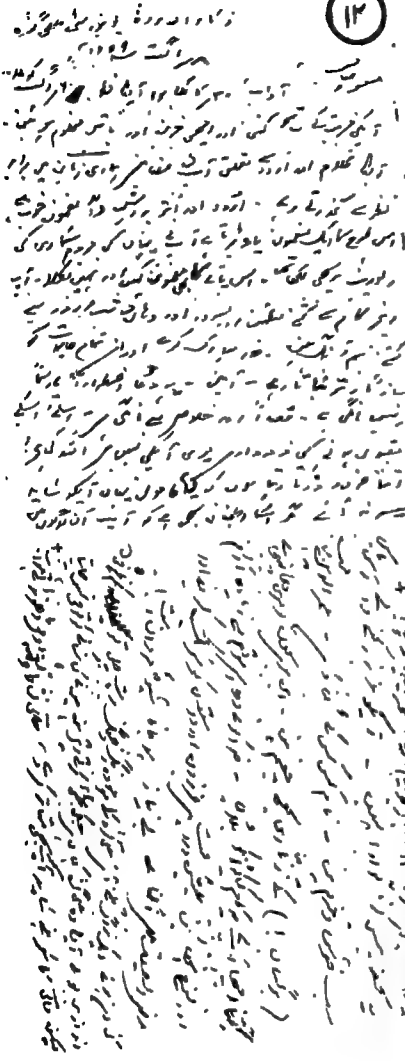

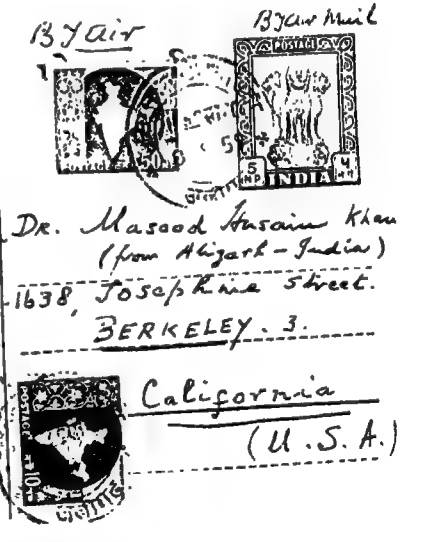
By Air
By Air Mail
POSTAGE
INDIA
Dr. Masood Husain Khan
(from Aligarh - India)
1638, Josephine Street.
BERKELEY. 3.
California
(U.S.A.)

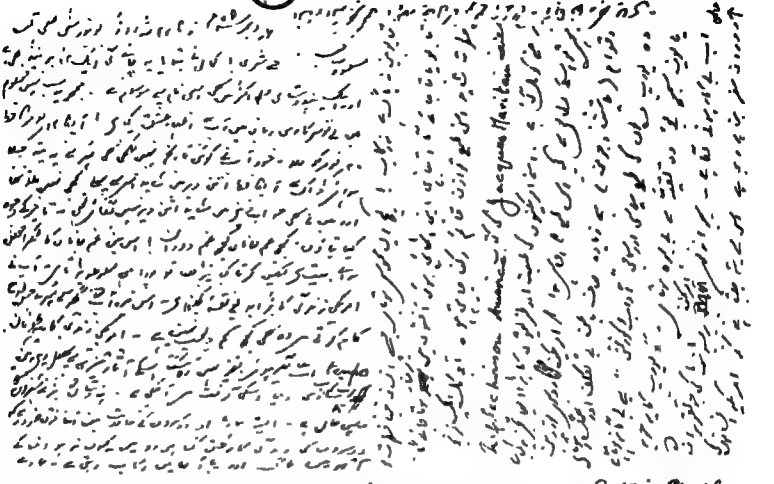

By air Mail-

Dr. M. H. Khan from Aligarh
(India)

1638, Josephine St:

Berkeley 3 (Calif.)

U. S. A

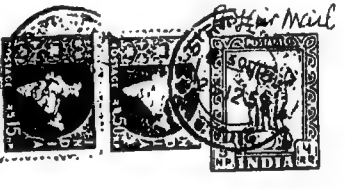

Dr. Masud Hasan Ansari
(of Aligarh)
1628 Josephine St.
Berkeley 9
(Calif.)
(U.S.A.)

(۱۵)

۱۰ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز پیر صبح ۶ بجے

صبح قوم ۔ سلام مسنون ۔ کل ڈاکٹر نذیر احمد صاحب [illegible]

[illegible] Chaucer [illegible]

آپ ایک آپ نہ رہے بلکہ ترقی کر کے ادارہ بن گئے ۔ یہ بہت اچھا کیا ۔ وسیع ادارہ کو وہاں بھی کام کرنا

ڈاکٹر فرمان فتحپوری (علیہ الجلیل) ہیں جو اردو کی قدیم تاریخ پر کام کر رہے ہیں اور اسی کے مراجعت کیلئے

ان سے مشورے کرتا رہتا ہوں ۔ مجھے ان پر بڑا اعتماد ہے ۔ ایسی خبر ہو گی کہ ڈاکٹر اور ان دونوں بیوی نظر آئے تو

تعجب نہ کیجئے گا ۔ آپ جیسا یہاں کوئی نہیں ۔ ہر کسی سے آپ کی تعریف سنتا ہوں ! مرے کہنے سے آپ کو غرور نہ آئے گا

ملنسار نہ فطرت پائی ہے ۔ خدا آپ کو ہمیشہ سلامت رکھے ۔ مرحوم ڈاکٹر فرمان فتحپوری کو لکھنؤ

جانتے ہوں گے ۔ حضرت گنج میں فرمان کلینک ہر دلعزیز ہسپتال سے مقابلہ ہوا کرتا تھا ۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی

کہ لالچ مطلق نہیں ہے ۔ غریب اور درویش ہی سے لیتے نہیں ۔ جتنے بیچارے اور بیکس مسلمان ہیں سب کے خیر خواہ اور غمگسار تھے ۔

اور خوش مشغل شخص تھے ۔ ان کو خوب یاد کرتا ہوں ۔ مرحوم نے بڑا وفادار نوکر چھوڑا ہے ۔ سلطان عالم خاں صاحب

ف ہوا ۔ ایک نام ہے مرحوم کا بڑی بہت ہزار خانہ ہیں ان کا نام تو [illegible] ہے ۔ آپ ۱۵ ستمبر

(۱۷)

۱۸ ستمبر ۱۹۶۰ء ذاکر باغ ذاکر نگر علی گڑھ

ڈاکٹر صاحب مرحوم ۔ آداب ۔

حسب الحکم آپ لکھنؤ گئے باعث ہجرت
و خیر و برکت ہوا اور بہت سے تلامذہ ، ڈاکٹر مسعود حسن خاں
(صاحب مرحوم) شعبہ اردو کے بالخصوص اور یونیورسٹی کے
بالعموم باعث خیر و برکت ہیں اور مرجع باعث افتخار !
میں نے اور روبی نے کہا کہ یہ آپکی خدمت میں حاضر ہیں ، اپنی تصانیف
پیش کریں اور آپکے کہنے پر عمل کریں ۔ یہ بھی بتا دیا کہ آپ کی خوبیاں
آپ سے ملاقات کرنے پر صاف ہو جائیں گی ۔ یہ بات ڈاکٹر مسعود حسن خاں
پر بھی صادق آتی ہے ۔ یہ ڈاکٹر صاحب کے حقیقی بھتیجے ہیں
اسلئے بھی مجھ کو ان سے محبت ہے ۔ آپ کا بھی یہی شیوہ ہو تو کچھ تعجب نہیں ۔
خدا کرے آپ اچھے ہوں (زیادہ نہیں تو) خوش و خرم ہوں
جیسا لکھنؤ میں آپ سے پانچ برس پہلے آپکو پایا تھا ۔

آپکا

شیخ عبداللہ

(۱۸) 23.1

(۱۹)

مخدومی جناب مکرم - آداب

اپنا مسودہ اور میرا مبیضہ دیکھ لیجئے تو آپ کو فکر کروں۔
مبیضہ میں جہاں کہیں آپ کو اختلاف یا شبہ ہو بے تکلف بدل دیجئے۔
جس اندھیر اور بے تکلفی سے یہ حرکت میں نے کی آپ بھی اسے زائل کرنا چاہئے۔
اسکی خوشی ہو تو کہہ دیجئے مجھے کچھ نہ کچھ لکھنے میں بخش تا ہے یا لوٹا دیجئے
آپ کے اقرار نہ کرنے سے! صحیح ہے آپ کا ہاں ہے بھی تھا لیکن مصلحتاً
آپ دبی تعریف کیجئے تو میں نے یوسف چاچ کی ضمانت بھی کھو دی
مرحوم نے دیکھ لیا ہے مگر کوئی سبب ظاہر نہیں کیا۔
ماموں کہ میں نے چاہا تھا ظاہر کریں۔ سو نہ کیا۔ کہ نہ کیا بہتر کیا۔

آپکا
شیدا

۲۰ جنوری ۵۱ء

(۲۰)

مسعود حسن ۔ تسلیم

آپ اور دوسرے اصحاب کب تک گھر کھیر جاری رہے ہیں؟

(۱)

(۲) مجوزہ اسکیم کے سلسلے میں ایک کتاب یہ لکھنے کی تجویز ہے کہ اختر تبسم یا
تعارف کو فی الحال رہنے دیا جائے اور مندرجہ ذیل لکھنے
شروع کر دئے جائیں تو کیا مضائقہ ہے۔ چند یہ
آپ کی رائے کیسے ضروری ہے تو دیکھ مقصد صحیح
ہو جائے گا۔

راجا

رشید حسن خاں

(۲۱)

ذکاء اللہ روڈ
مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

محترمی تسلیم

درخواست ہے کہ فروری ۱۲ سنہ ۱۹۶۱ء بوقت ۴ بجے شام غریب خانہ پر چائے نوش فرمائیں ۔

مخلص
رشید احمد صدیقی

(٢٢)

(۲۳)

(۳۳)

۲۱/۱۰/۱۹۶۲

مسودہ جہم قیمہ

زیر ترتیب ۱۰ بیورو نام کی فہرست ہے ۔ آپ دیکھ سکتے ہیں
انجمن کے دفتر سے پیرانہ مطبوعہ بیورو نام کی فہرست ہے ۔ اگر ضرورت
ہو تو محمود تھا ۱۰ اسکو بھیج دیں گے ۔ ممکن ہے
ڈاکٹر محمود صاحب اس پر دوبارہ نظر ثانی کر لیں ۔

ڈاکٹر محمود حسن صاحب
شعبہ کیمیا جامعہ کراچی ۔

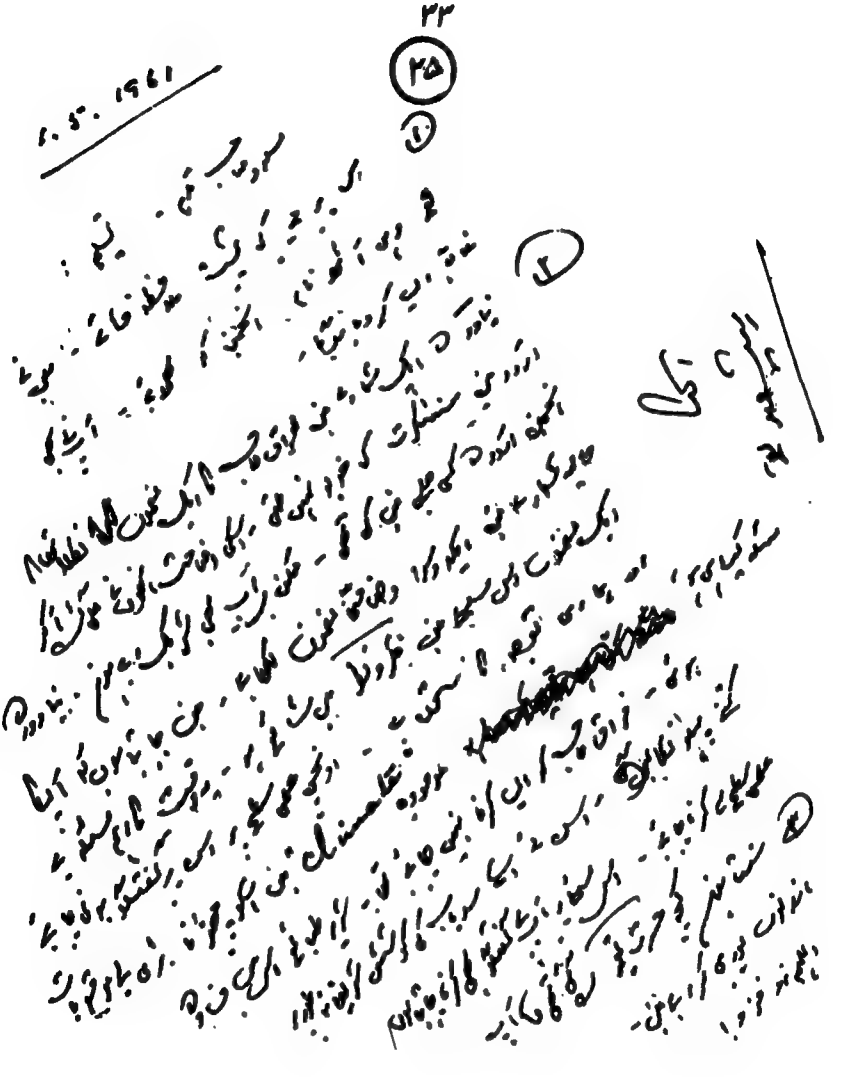

23/7/1961

(۲۶)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سید محمود صاحب - السلام علیکم - آپ کا خط ملا - آپ نے
... دار صاحب کو مسلمانوں کا ایک کونسل مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب
اور ڈاکٹر سید محمود صاحب کی سرکردگی میں بنانے کا ... آپ نے دیکھا ہوگا ان
سے دو بات کہنے کی ... جو ہمنے جلیانوالہ
غارت کے بارے میں کہی تھی اور اسکی ایک مثال بھی پیش کی تھی
(یہ تو ایک طرف) اب اس سے یہ ہوا کہ ہم آپ
لکھ کر مسلم متوقع کو ... ان زیادتیوں کی تحقیقات کا ایک مہذب طریقہ
(یاد دہانی) بتا دیں گے اور ڈاکٹر سید محمود کی صدارت میں
کمیٹی - ممکن ہے کونسل کے ... یہ بات
نہیں مانتے ہیں ...
کہ ... ہے ... آپ ... پبلسٹی ... کرا

(۲۸)

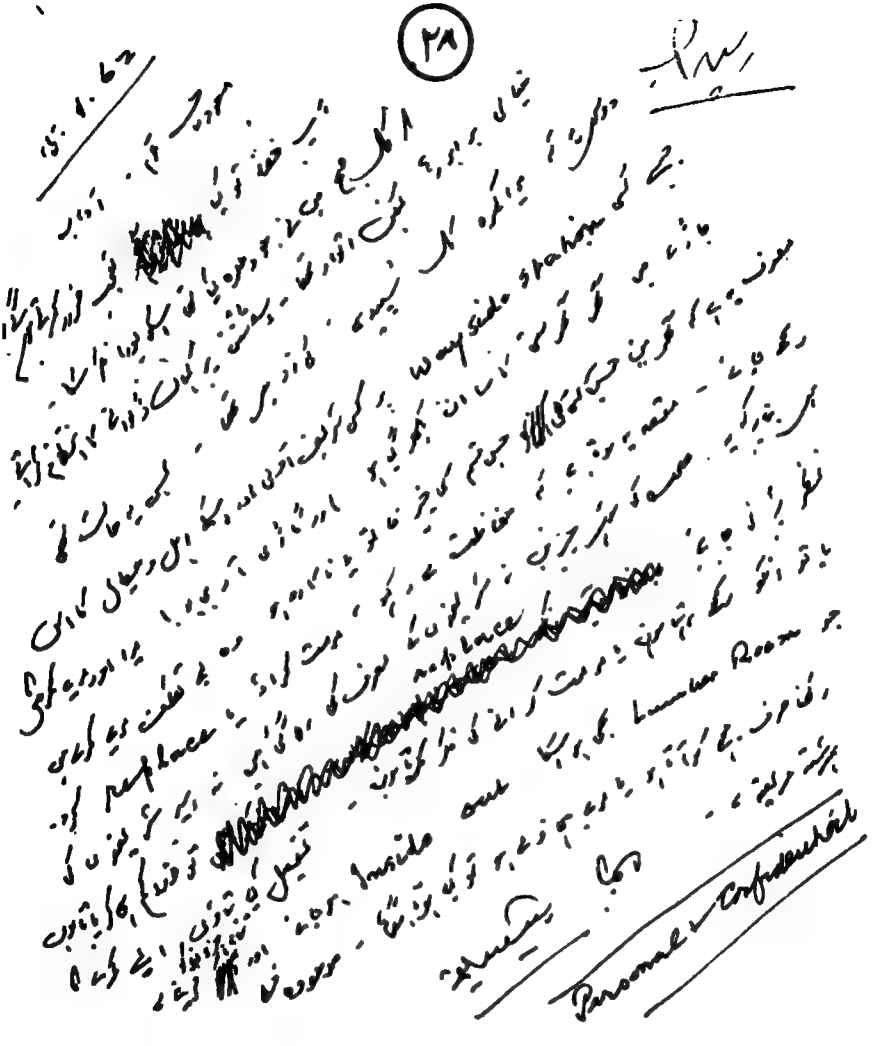

(۲۹)

فضل منظور [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۳۰)

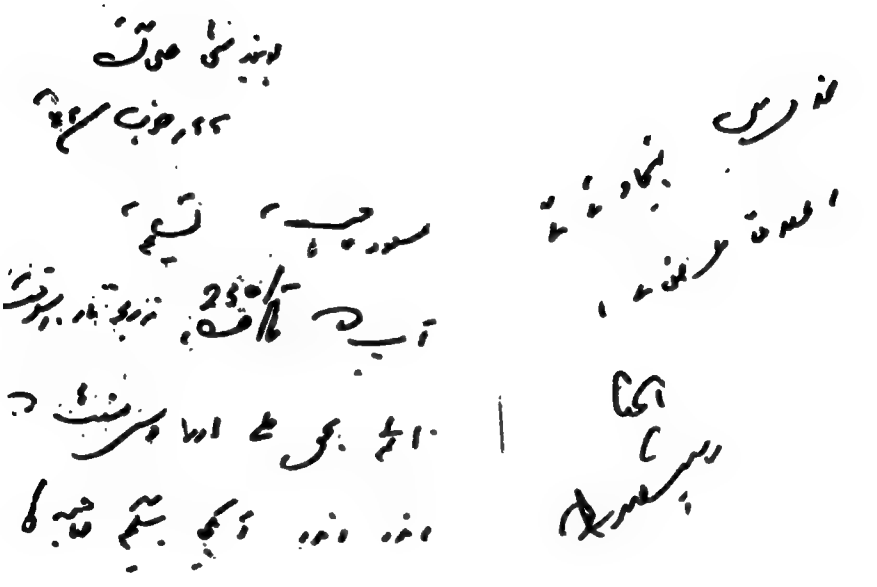

(۳۱)

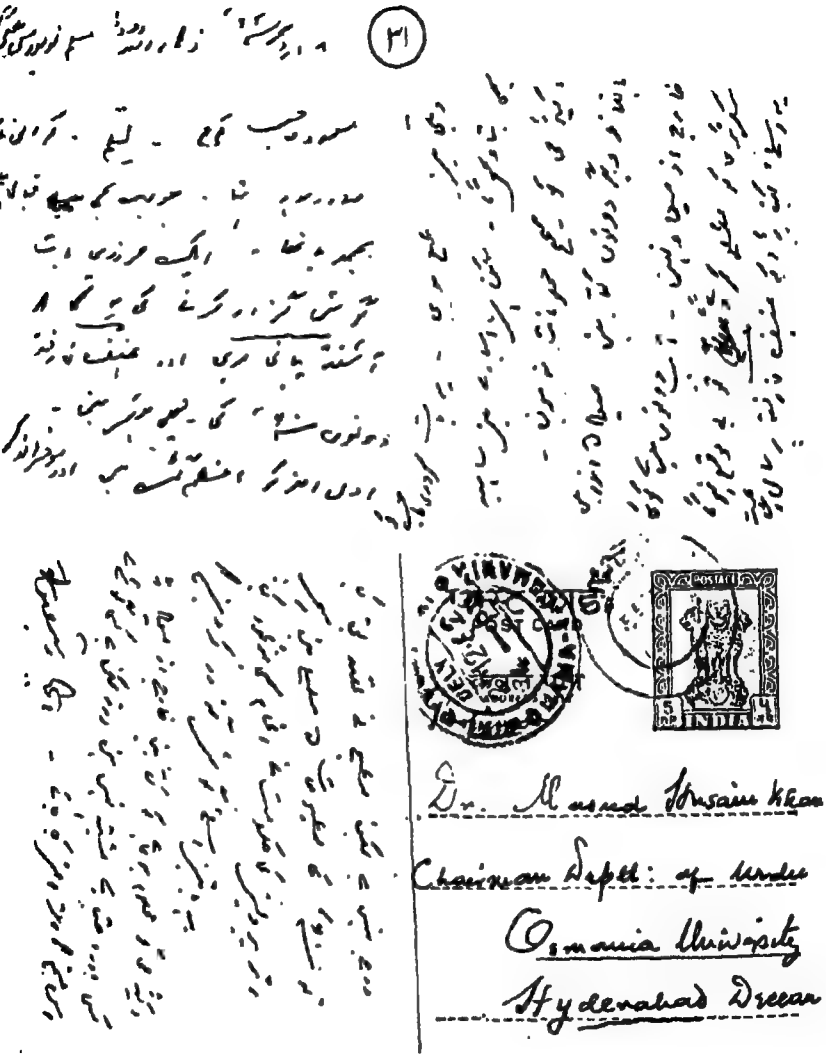

Dr. Masood Husain Khan
Chairman Deptt: of Urdu
Osmania University
Hyderabad Deccan

(۳۲)

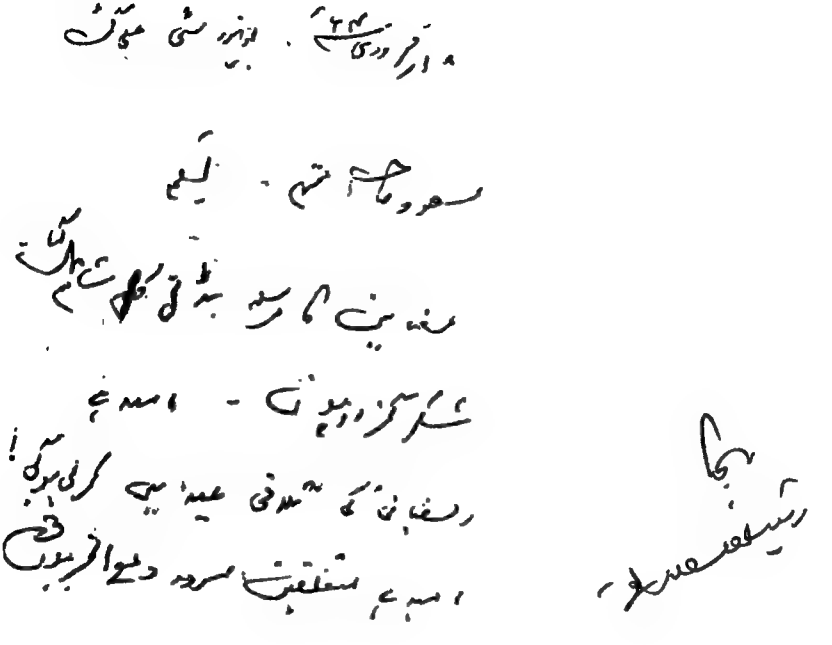

Proposal

30

M.A (Final) (New) Exam.
Modern Paper II
(Contemporary Literature)

Prof.
Dr. Masood Hussain Khan
Chairman Dilla of Urdu
I.D.A. Bungalow Osmania
Hyderabad (Deccan)
A.P

Application Number
170658
Date 14.10.27

(۳۵)

۱۷ مئی

نسیم صاحب - نسیم

آپکا خط ملا - مضمون دے چکا ہوں

آپ نے شب کا کھانا ۸½ بجے

کر دیا ہے تناول فرما رہے ہیں -

سلام مسنون

مسلم

(۳۶)

۱۹ مئی

مسعود حسن - لیم

اردو کا ایک ... ایک نسخہ ...

تو ترجمہ کرے - اور ... کا ...

بھوپال - ایک ... مل سکتی ہے ؟

حسن

...

...

...

۱۹۲۵ء
۲۷ جون

(۳۷)

مسعود حسن ۔ نسیم

تو از کشاد مہ کمال یافتہ

پرچہ کی طرف سے جو تردد پیدا ہوئی تھی
دور ہوئی ۔ رسید بھیج دی تھی تاکہ دل جمعی
شامل کر سکو ۔ کیف یہ ہے کہ ہمارے تمہارے
آپ اور آپ کا دفتر ہی شریک ہے ۔ میں تو
صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کا کتنا
حصہ نذر کرنا ہوگا ۔

کیا آپ خاتر پاشی سے جاتے ہیں ؟
آخر اب تک کتنے غائب البلوم دیوان خواجہ میر
کتنی خوشی ہے کہ محمود حسن کتاب دار
عثمانیہ یونیورسٹی ہمارا حصہ کر سکیں گے ۔
کیسی آمد ہوگی تمہیں اور کس حال میں ہوگی !
خدا کرے جس کی دعا سے آپ ایسے سارے تمہارے ہیں
اسی محمود کے معنوں میں اسکی خصوصیت ظاہر ہو جائے ۔
رہے نام اللہ کا ۔

آپکا
حسن نظامی

آپ کو چھٹی میں شرکت کرنے پر مبارکباد
دیتا ہوں ۔

(۳۸)

۱۹۲۶ء

۲۰ مارچ

(۴۹)

۱۸ - جولائی ۱۹۷۱ء

مسعود جان - آج دو خط ملے - ایک تمہارا اور دوسرا کاظمی کا۔ میں نے ہوائی جہاز کا ٹکٹ کینسل کرا دیا ہے۔ کاظمی جمعرات کو ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ اس سے پہلے کہ وہ جائے میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں نے ٹکٹ کینسل کرا دیا ہے۔ اب ہم دونوں ۲۲ کو کراچی پہنچیں گے۔ ۲۳ کو کاظمی کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۴ کو ہم دونوں کراچی میں دو دن گزاریں گے۔ ۲۶ کو ہم دونوں کراچی سے روانہ ہو جائیں گے۔ ۲۷ کو کاظمی کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۸ کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۹ کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۳۰ کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۳۱ کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۳ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۴ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۵ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۶ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۷ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۸ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۹ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۰ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۱ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۲ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۳ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۴ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۵ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۶ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۷ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۸ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۹ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۰ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۱ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۲ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۳ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۴ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۵ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۶ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۷ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۸ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۹ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۳۰ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۱ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۹ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۰ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۹ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۰ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ نومبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ نومبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ نومبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ نومبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ نومبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ نومبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ نومبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ نومبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ نومبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ نومبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ نومبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ نومبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ نومبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ نومبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ نومبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ نومبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ نومبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ نومبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ نومبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ نومبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ نومبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ نومبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ نومبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ نومبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ نومبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ نومبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ نومبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ نومبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۹ نومبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۰ نومبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ دسمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ دسمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ دسمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ دسمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ دسمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ دسمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ دسمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ دسمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ دسمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ دسمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ دسمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ دسمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ دسمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ دسمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ دسمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ دسمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ دسمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ دسمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ دسمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ دسمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ دسمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ دسمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ دسمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ دسمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ دسمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ دسمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ دسمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ دسمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۹ دسمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۰ دسمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ جنوری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ جنوری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ جنوری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ جنوری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ جنوری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ جنوری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ جنوری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ جنوری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ جنوری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ جنوری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ جنوری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ جنوری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ جنوری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ جنوری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ جنوری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ جنوری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ جنوری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ جنوری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ جنوری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ جنوری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ جنوری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ جنوری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ جنوری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ جنوری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ جنوری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ جنوری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ جنوری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ جنوری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۹ جنوری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۰ جنوری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ فروری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ فروری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ فروری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ فروری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ فروری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ فروری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ فروری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ فروری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ فروری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ فروری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ فروری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ فروری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ فروری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ فروری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ فروری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ فروری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ فروری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ فروری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ فروری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ فروری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ فروری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ فروری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ فروری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ فروری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ فروری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ فروری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ فروری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ فروری کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۹ فروری کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۰ فروری کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ مارچ کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ مارچ کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ مارچ کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ مارچ کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ مارچ کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ مارچ کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ مارچ کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ مارچ کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ مارچ کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ مارچ کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ مارچ کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ مارچ کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ مارچ کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ مارچ کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ مارچ کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ مارچ کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ مارچ کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ مارچ کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ مارچ کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ مارچ کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ مارچ کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ مارچ کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ مارچ کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ مارچ کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ مارچ کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ مارچ کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ مارچ کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ مارچ کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۹ مارچ کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۰ مارچ کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ اپریل کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ اپریل کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ اپریل کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ اپریل کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ اپریل کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ اپریل کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ اپریل کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ اپریل کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ اپریل کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ اپریل کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ اپریل کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ اپریل کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ اپریل کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ اپریل کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ اپریل کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ اپریل کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ اپریل کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ اپریل کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ اپریل کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ اپریل کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ اپریل کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ اپریل کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ اپریل کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ اپریل کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ اپریل کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ اپریل کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ اپریل کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ اپریل کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۹ اپریل کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۰ اپریل کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ مئی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ مئی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ مئی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ مئی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ مئی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ مئی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ مئی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ مئی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ مئی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ مئی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ مئی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ مئی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ مئی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ مئی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ مئی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ مئی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ مئی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ مئی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ مئی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ مئی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ مئی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ مئی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ مئی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ مئی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ مئی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ مئی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ مئی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ مئی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۹ مئی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۰ مئی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ جون کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ جون کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ جون کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ جون کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ جون کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ جون کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ جون کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ جون کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ جون کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ جون کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ جون کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ جون کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ جون کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ جون کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ جون کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ جون کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ جون کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ جون کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ جون کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ جون کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ جون کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ جون کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ جون کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ جون کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ جون کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ جون کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ جون کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ جون کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۹ جون کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۰ جون کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ جولائی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ جولائی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ جولائی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ جولائی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ جولائی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ جولائی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ جولائی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ جولائی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ جولائی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ جولائی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ جولائی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ جولائی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ جولائی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ جولائی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ جولائی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ جولائی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ جولائی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ جولائی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ جولائی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ جولائی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ جولائی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ جولائی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ جولائی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ جولائی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ جولائی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ جولائی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ جولائی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ جولائی کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۹ جولائی کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۰ جولائی کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ اگست کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۹ اگست کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۰ اگست کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ ستمبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۹ ستمبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳۰ ستمبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۳ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۴ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۵ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۶ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۷ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۸ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۹ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۰ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۱ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۲ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۳ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۴ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۵ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۶ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۱۷ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۱۸ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۱۹ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۰ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۱ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۲ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۳ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۴ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۵ اکتوبر کو وہ کراچی پہنچ جائے گا۔ ۲۶ اکتوبر کو وہ ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ ۲۷ اکتوبر کو وہ کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔ ۲۸ اکتوبر کو وہ ک

(۴۰)

۱۸ نومبر ۱۹۲۹ء

مسعود حسن - آداب - مسودے پر نظر ثانی کرنے کی خدمت پھر آج پیش کی گئی تھی کہ کسی نے آنکھوں کا معائنہ شروع کر دیا ہے۔ کچھ پڑھنا لکھنا بند ہے۔ کچھ لوگ ملنے کو آ گئے۔ [illegible] ۔ آج شام کو ہوا کھانے کو نکلا۔ [illegible] ۔ شام کو ایک صاحب ملنے آئے۔ [illegible] ۔ "اب کیا ہے" [illegible] ۔ "نقوش" [illegible] ۔ "اس کا ایک خاص نمبر" [illegible] ۔ "نقوش و افکار

(۴۱)

23.10.65

مسعود حسن ۔ آداب

(۱) مخطوطے کے ابتدائی اوراق آپ کے کتاب کو پڑھوانے شروع کرنے پر ہوں گے ۔ غالباً یہ اوراق ہر روز ۔ چاہے صفحے کم و بیش تھوڑا سا اضافہ کر دوں اور یہ ہو سکتا ہے لیکن ہو سکتا ہے جب تھوڑا سا مسودہ تیار کر لے تو اس کا پڑھنا بھی جاری رکھیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کتاب کا حرج نہ ہو ۔ آخر تک جتنے صفحات تو یہ بن سکیں گے ان کا کہاں اضافہ کرنا ہے تو ذہن میں ہے لیکن یہ یاد نہیں کہ وہ مقامات کہاں ہیں اسکے لیے مکرر طبع پر اوراق گردانی کرنی پڑے گی ۔ اور مسودہ تیار ہو گا

(۲) یہ جو فقرہ لکھا ہے کہ اضافہ "یا کہاں کے لاؤں کہ مجھ سا کہیں جسے" ہے تو ذرا دیکھ لیجئے گا کہ لاؤں ہے یا لاؤں ۔ غالباً اول ہی لکھا ہے ۔

(۳) غالب کا جو شعر اضافہ کرنا ہے اسکا نمبر اور کتاب کا نام لکھ دیجئے گا

"کچھ نہ دیکھا ہو تو ناچار یقیں کر لیجے" ۔ ۔ ۔

(۴۲)

۲۲ دسمبر ۱۹۶۹ء

مسعود جان تم مسعود نمبر ۲ اور ۳

[illegible] ایک آدمی پیرا آکراف جہاں تمہارے خلاف کر رہے ہیں اور ایک آدمی پڑھا رہے ہیں۔ [illegible] کر رہا ہے کہ کاتب کو پڑھنے میں زبان دشوار ہے۔ [illegible] (کاتب) کو سب نے ایک Cocktail کر دیا۔ کام بگڑ گیا۔ معلوم ہوا کہ [illegible] جو کام کر چکے ہیں جب ہم نے کام لیکچرز خوشنما اور جلی حرفوں میں لکھ کر دیے۔ انہوں نے کہا کہ دشواری ہمیں نہیں ہوئی۔ سب نے [illegible] مسعود واپس کر دیا۔ اب آپ بھیجو آپ سلامتی اللہ کا مالک لکھا ہے۔ مسعود نے [illegible] اپنے ذمہ لیا ہے اور بہت اچھا کیا۔ مجھے یہ کام نہ ہو پاتا۔ آپ ضروری نقاط پر نشانات لگا دیں۔ [illegible]

(۴۳)

24/10/64

مسعود صاحب کہیں۔ تسلیم۔ مزاج کا تقاضا آپ پورا کرتے
احسان نے اردو ادب میں مضامین نمبر نکالے
ہر نسخہ کو رجسٹرڈ بھیجے۔ حسب معمول خاص نمبر نکالے۔
محسن ہو تو ایک نسخہ مرحمت فرمائیے۔ شکریہ
آپکا
[illegible]
اور پرسوں چلے جانے ہیں جنوبی
مرزا محمد یوسف

(۴۴)

۲۹ مئی ۱۹۷۶ء

مسعود حسن - کیلی

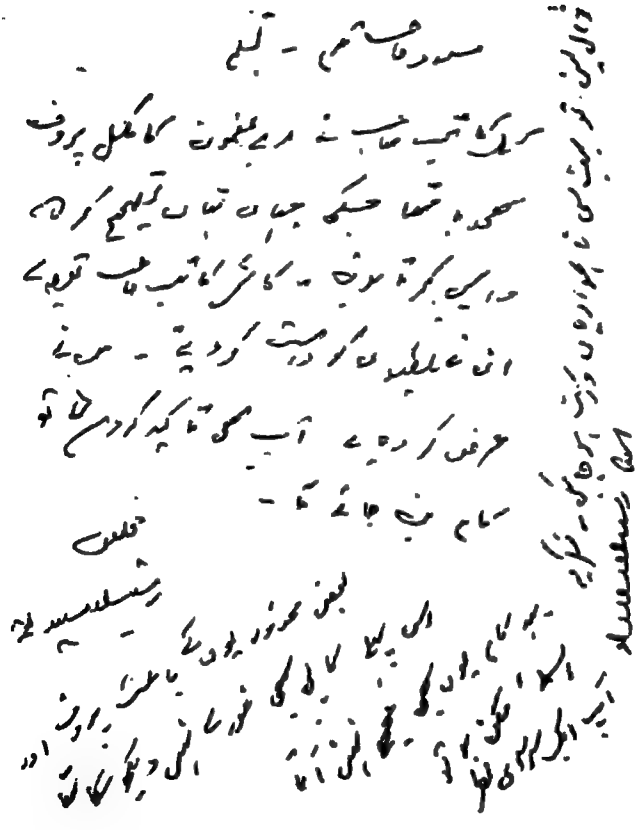

(۴۵)

22 اگست 1969ء

مسعود صاحب سلام - آداب

ڈاکٹر نعمانی صاحب نے جو فہرست بھیجی ہے اس کے حصہ اول میں
نصف درجن سے زیادہ اردو ادب یا لسانی رسائل کے نام ہیں
جو ہمارے ملک سے شائع ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں
جن کا میں خود بھی خریدار ہوں اور کچھ کے بارے میں
معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا اداریہ کیا ہے۔ ہندوستان کے
ادبی رسائل کے مالکان جنکے نام اور پتے میں معلوم ہیں۔ ان کو
خط لکھ کر بھیجنے کے لئے بھی کہا ہے۔ ان کے جوابات
ڈاکٹر نعمانی کے پاس پہنچیں گے۔

۱۔ ڈاکٹر سید عبد اللطیف - حیدرآباد
۲۔ حافظ عبد الودود صاحب بہار شریف پٹنہ
۳۔ پروفیسر نور الحسن صاحب سابق میئر - دہلی
۴۔ پروفیسر سلیم صاحب ڈین فیکلٹی آف لا - لا منسٹری یونیورسٹی
بالخصوص جامعہ اردو دفتر جو اب جا رہا ہے۔ نعمانی صاحب نام
معلوم کر لیں گے
۵۔ پروفیسر محمد اسحاق صاحب کھوڑی بنک روڈ - الہ آباد
۶۔ پروفیسر محمد حبیب صاحب - علی گڑھ

کسی وقت حاضر ہوں گا۔ ایک بے کار آدمی ہے۔

آپکا مخلص محمد مجیب

(۴۶)

جامعۂ اردو

علی گڑھ سنہ ۱۹۶۰ء

فون نمبر ۰۰

نمبر

۱۵ مارچ ۱۹۶۰ء

(۱)

(۲)

(۴۷)

(۴۸)

23rd Jan. 1970

مسعود صاحب - آداب

غالب کی زمانے میں غیب کے مضامین
خیال میں آتے تھے ہمارے آپ کی زمانے میں
کبھی کبھی شعلہ تحائف کھو آجاتے ہیں - یہ مسودہ
بہت جلد واپس کر دیں گے ۔ اس موسم میں
اس کام میں ان سے تو خوشی ہوگی
آپ کچھ دیتا ہے ۔ اس کے بڑا کر
اس مسودے کا اور کیا قیمت ہو سکتی ہے

مخلص
شمس الرحمن فاروقی

(٣٩)

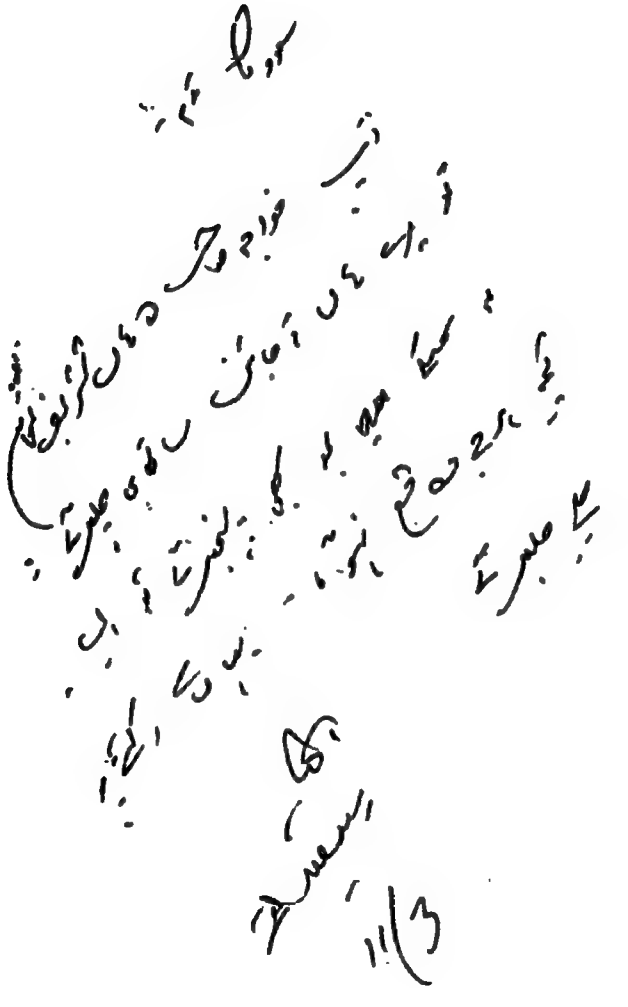

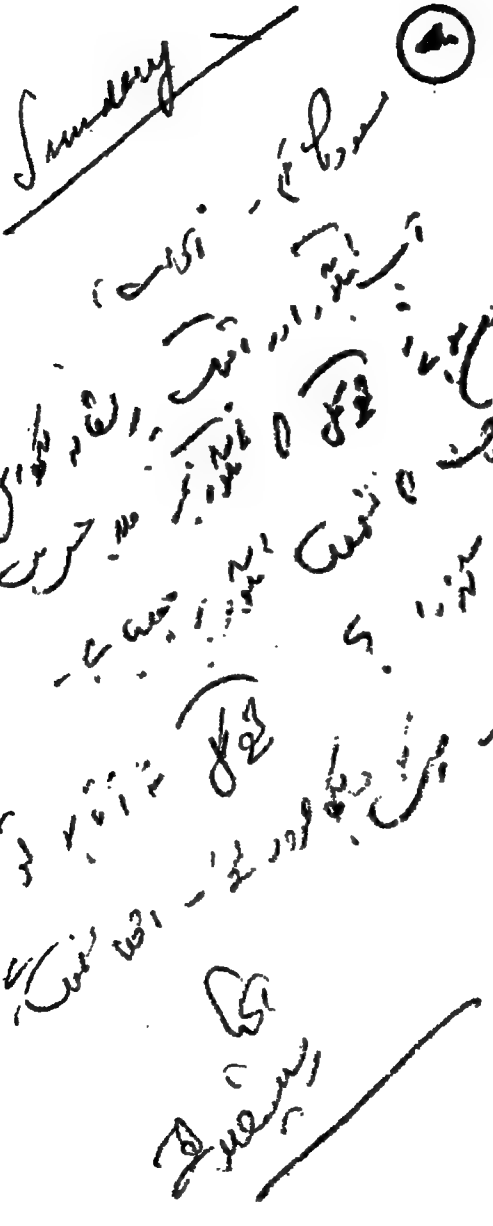

(٥١)

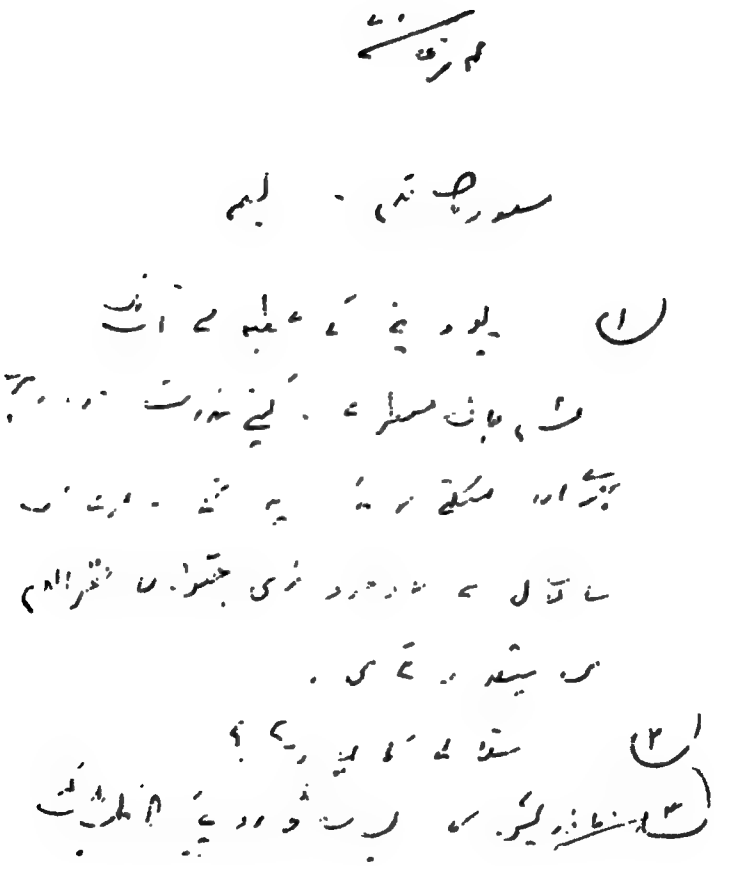

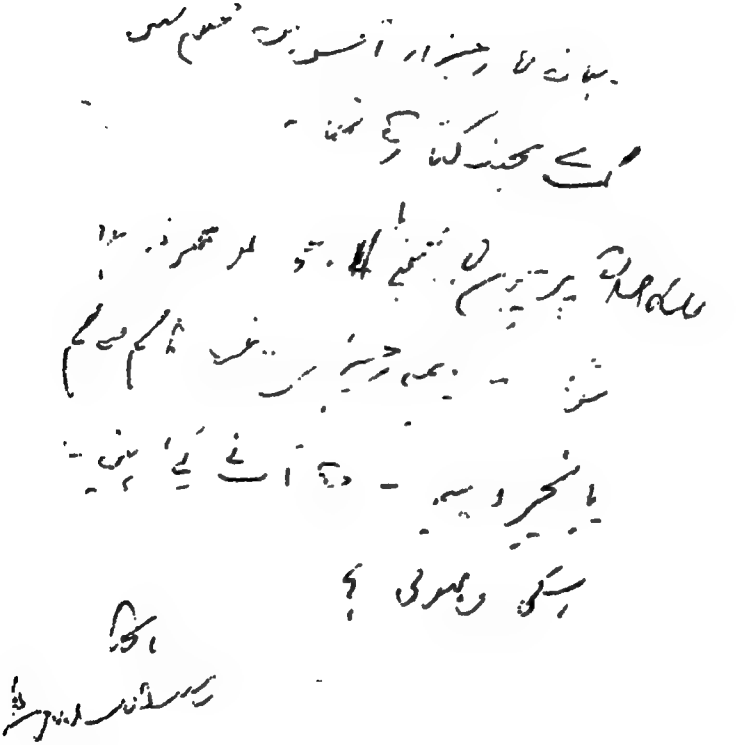

(۵۲)

30 May 70

سعود صاحب سلمہ

[illegible]

(۵۳)

(۵۴)

۱۰۰ صفحات

تصویر ثم - لیو - آپ جیسے اخلاق کرنے
والے بہت ہیں - شاید نورستی کا
M.O.M. کے تیسرے بیٹے (اقبال کا لال) کا
ماورد Rs 200 = 55 ادا نہیں کیا ہے
بھیجے ہوئے چیک ہوئے - کہ یاد دہانی کا
جس لیکن کیا کہ جواب نہیں ملا ۔
723 Code Word تھا ۔ پھر تم رسول
کرنے کا کوئی حربہ استعمال کیے نہ
سرحدی بھلائی کیا کرتے تھے ؟ مگر
کیا اثر آپ تاخیر عالیہ خلاف
آپ کے ہاتھ کا تاوان ہے !

خیر

[illegible]

(۵۵)

۲۲ ستمبر ۵۶ ۔ ۱۰ گرجاکھ لاہور کینٹ

مسعود صاحب کو ۔ تسلیم ۔ کہاں سے پہنچ
آپ کی بھیجی ہوئی کتاب مل گئی ہے ۔
بہت بہت دعا ۔

اب کچھ اس طرح سوچیے اور محسوس کیجیے لاہور

مشکل ہے تو جینا تو آساں
آساں ہے تو کتنا مشکل تو مشکل !

اور اس کا مطلب صاف کرنے کی ضرورت ہوگی ؟
کیا ہرج ہو جو احسان مند اپنے ہاتھ (یا دوسرے)
سے ۔ زیادہ موقعوں پر آپ کا ذکر خیر آتا ہے
آپ ایک پہنچے ہوئے بزرگ
رہتے ہیں ۔

اچھا

شفیق

(۵۹)

ڈاکٹر ذاکر حسین ... یونیورسٹی ہوسٹل ... ۲۲ مئی ۱۹۳۷ء

مسعود صاحب آج یہ فیصلہ ... کہاں رفعت ... بالجملہ یہ محمود صاحب کی
رفعت کی خبر سنی ... کیا کہوں کیا لکھوں اور ان سب پر کیا گذر رہی ہوگی یا
مجھ سے بارہا زیادہ مرحوم کے قریب تھے ... ڈاکٹر صاحب کی وفات پر ان
کے دل پر جو کچھ گذری ہوگی آہ ... ہمدرد کا ساتھ ان کی زندگی کے ساتھ
بھر کراچی کو مرکز بنانے کی کس حسرت سے ... سب یاد آتا ہے
ہو جاتا ہوگا ... ڈاکٹر صاحب مرحوم اور ہمدرد کے کتنے شیدائی کے
اور ہمدرد کتنے تو خالصتاً محمود پر شفقت فرماتا رہا ... یتیم خانہ بلکہ
مرحوم کو نہیں دیکھا لیکن ۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۶ء کا زمانہ یاد آرہا ہے
جب وہ تقریباً ہفتے میں ... اور ڈاکٹر صاحب کے ہاں کچھ نہ کچھ ضرور لے کر
ضرور جاتے تھے ... بڑھاپے میں مرحوم عزیزوں کو کھونے
کس حسرت سے یاد آتا ہے اور کیا تلخ بیتابی کی جاتا ہوگا اور کیونکر غیرت
غیرت سے اپنے جیتے رہنے نے ... اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت
فرمائے اور پسماندگان اور متعلقین کو صبر جمیل دے ... آپ بھی دعا فرمائیں

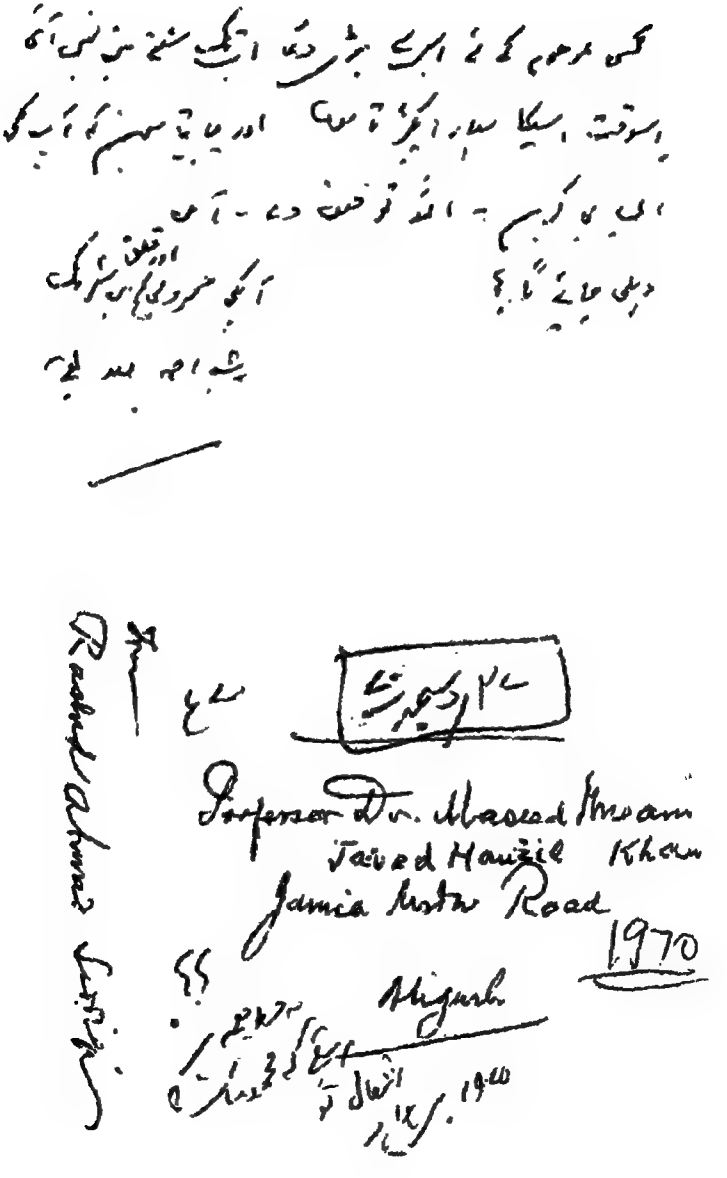

(۵۷)

۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء

برادرم مخدومی محمود صاحب

مسعود صاحب کی ۔ زبانی ۔ کیا بتاؤں کل جب آپ کے خط کے سانحے کے غلط ہونے کی خبر پا کر کتنا خوش ہوا اور اللہ کا شکر بجا لایا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے محمود صاحب میرے اتنی عزیز ہو گئے ہوں جتنا پہلے کبھی نہ تھے! یہاں تک کہ ذاکر صاحب کے سانحۂ ارتحال کا غم کچھ ہلکا ہو گیا جیسے محمود صاحب میرے اور آپ کے لئے بھی تلافی کا وسیلہ بن گئے ہیں جو شاید پہلے اتنا زیادہ نہیں محسوس ہوتے تھے۔

یہ خوش خبری آپکو اور متعلقین کو بیش از حیات مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ آپکو خوش بکنام اور عافیت اقبال رکھے۔ سب سے پہلے یہ مژدہ آپ سے ملا۔

مخلص

شبستہ مسعود انصاری

(۵۸)

الف

مسعود میاں - زید

مزاج بخیر ہے۔ آداب۔ آپ کی عنایت نامہ [illegible] طور پر
[illegible] اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ [illegible]

حضرت کی کرامت [illegible] جیسے صفات کا ہونا
جیسا کہ [illegible] چاہتا ہوں کہ آپ [illegible] ایک نظر ڈال لیں
[illegible] جو حصہ آپ کی نظر میں
[illegible] اسکو [illegible] کر دیں [illegible] آگر کوئی چیز [illegible]
[illegible] ہو تو [illegible] - [illegible]
[illegible] چاہتا ہوں کہ اگر کوئی خامی رہ گئی ہو تو [illegible]
[illegible] یا [illegible] کی جلدی نہ ہے۔ اگر [illegible] ہو یا [illegible] ہو تو [illegible]
[illegible] ہو گا [illegible] آپ [illegible]

والسلام [illegible]

(41)

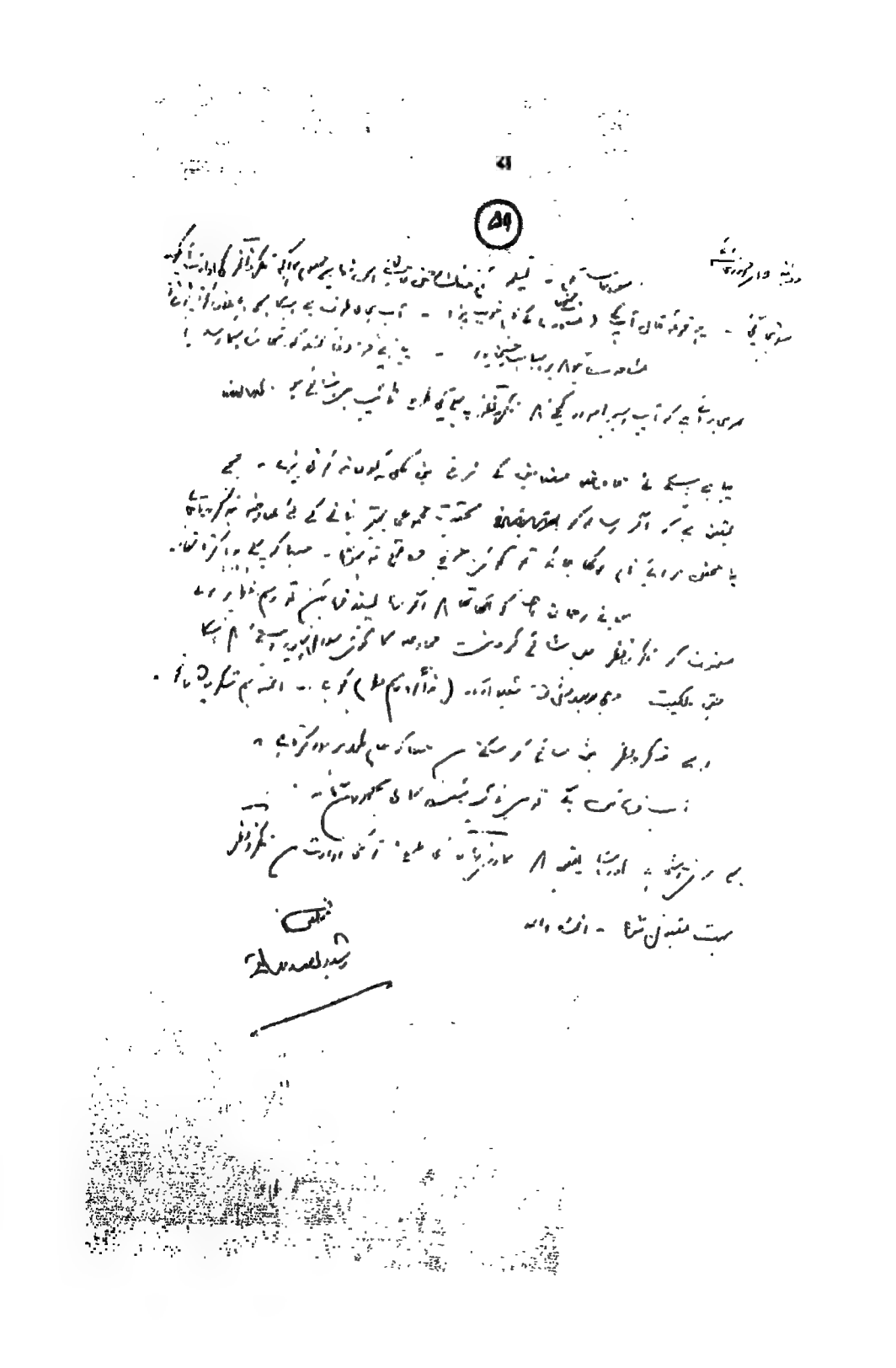

Pro-Vice-Chancellor

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY,
ALIGARH.

DO. 579/VC

۱۳ فروری ۱۹۷۱ء

محبی و مشفقی تسلیم۔

عنایت نامہ مورخہ ۹ فروری ملا۔

رسم خط سے متعلق آپ کا مضمون فکر و نظر کے لیے مناسب رہے گا۔

ان دنوں پروفیسر مسعود حسین خاں صاحب ادب رسالے کی ادارت کا کام انجام دے رہے ہیں۔ میں ممکن ہو گا اگر آپ مضمون کا مسودہ مسعود صاحب کو بھجوا دیں اور اس بارے میں ان سے گفتگو فرما لیں یا خط کے ذریعہ اشاعت سے متعلق اپنی تحریر فرما دیں۔

امید ہے آپ مع اہل و عیال ہوں گے۔

مخلص

فضل الرحمن

بخدمت جناب پروفیسر محمد اکرام صدیقی صاحب
ذکریا بلڈنگ۔
مسلم یونیورسٹی
علی گڑھ

(۶۱)

۲ جنوری ۱۹۳۸ء

مسعود ۔ تم ۔ تیسرے

۲ جنوری ۱۹۳۸ء کو بوقت ۴ بجے شام

میں شہزادہ مسعود بن ایڈورڈ ہفتم (سر راس مسعود مرحوم کا پوتا) ۵
ساتویں بار ۔ ۔ ۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ۔ میں معلوم کر
چکا ہوں کہ تم مسعود شفقت ہو ۔ اب ہم آپ کے ہیں
کہ اس بات پر اظہار مسرت

دعا ہے کہ آپ ۔ ۔ ۔

(۶۲)

۵ فروری ۱۹۴۸ء

مسعود حسن - نسیم

سہ شنبہ کو جو بھیجا ہوا تار
ملا تھا اسے شام کو دیر سے گئے - ملے کچھ لیے دیے کھا
سکا ہے دونوں کا بن گیا ہے - دونوں کی
بلا سہی - کچھ سبزی اور اک اور اک سموسہ پیڑ
عید کے تحفے میں حضرت بھیجا تھا - کیے ہوئے
رکھے رہ گئے کچھ آپ کے لیے - بھانجا ہوں گا
دن میں بے شمار آپ کی آمد کی راہ میں
آنکھیں بچھی ہوئی ہیں - دیوانہ میں دیوانہ
بنا دیتے ہیں کہ یہ اشعار ضرور کر دیتے ہیں تو پہلے
دو چیلے شعروں کے ذہن میں آتے ہیں اور
دو چیلے نوٹ کیے ہوئے ہیں - دو سال کے بعد
تم دیکھ لینا تو دونوں کو ہی مصرعے ملتے ہیں
کر دیتا ہوں - آپ کا سلسلہ

(۶۳)

۱۷ نومبر ۶۲ء

مسجد دتاں گھی - ضلع

سردہ دیکھنے کی حالت کا بیان ہے۔
ایک مقدمہ رحمن بخش کے گنڈاسہ آنے کا ہے۔
ایک عبدالمجید کا ۳ دن کی تبدیلی کا۔
یہ خط دیر و بازدید پر حرف سمجھے۔
اسکے بعد رخصت تا ۲۰ دسمبر ۶۲ء

خاکسار
[illegible]

(۶۴) 1/3

[illegible]

۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء

مسعود حسن آرزو ۔ آداب ۔ آپ کی غزل پڑھی ترنم سے بھی۔
کہتے خوش رنگ ۔ خوش انداز اور خوشبودار!
شاعر نہ آپ کا یہ ترنج دیکھ پاتے تو آم کی تلخ
خصوصیت کے ترنج کو بھی ترنج ہی کہتے۔

کرشن اور دوسرے تمام ہم وطنان جن کی
ہمیں ہمکنان کی فتح و شکست سے کوئی دلچسپی نہیں ہے
مگر یہ کہ کیا کہ ہم آپ خیریت سے ہیں اور
امید ہے دوسرے کی خیریت "درآنماہ" حوادث کے ہم کنار
جانبین و بجانبین ۔ امید ہے آپ اپنے مشاغل
خیر و خرم ہوں گے۔ اور ہاں آپ نے ترنج کھائے تو
خیال آیا کہ ہمارے طرفداران قوم کے ہاتھ کا بڑھا ہوا
ایک ناشستہ ہاتھ کو جس نے ترنج میں زہر ڈالنا کا ایک گلدستہ
امید ہے آپ کے ترنج کھانے کے بعد آپ کے اور ہمارے
محمد خان کرشن دوست ختم ہو گئے ہوں گے۔

سلام مسعود

(۶۶)

۲۹ مارچ ۱۹۴۲ء

مسعود جب میں نے تمہارے بارے میں
تجھ کو کوئی کوئی چندرکہے، کوئی سورتی اور کہے
کوئی حسن کا سندر کہے، کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

دوسرا یہ

چشم بر حمد دلبراں سارے
اپنے ناظر کو پیار کرتے ہیں

تمہارا

(۴)

۱۲ اپریل ۱۹۵۰ء

مسعود حسن نے آداب

(۱) ... All Points ... کچھ ... ہے ... ہو ...

(۲) ... ؟

(۳) ... ہے ... ہو ... ہے ... ہو ... ہے ... ہو

(۶۸)

۳۰ اپریل ۱۹۲۱ء

مسعود مکرم تسلیم

خلیفے کے جو اجزا آپ مجھ کو دے گئے ہیں
انکو شاید آپ دو چار روز پڑھ کر نہ دیں اسلئے
پہلے اجزا کی طرح پڑھ کر فوراً واپس نہیں ہو رہے ہیں۔
پڑھ کر دے دیجئے گا۔ پہلے
یہی آپ نے فرمایا تھا۔
کچھ دیر ہوئی، پرچہ پاکیزہ کا آخری، میں نے شائع
دیکھا اور حسب الحکم اطلاع کر دی تھی۔ اگر آپ نے
اپنی خط واپسی ظاہر کی تھی۔ اسی دوران میں غالباً
خط اگر اور اقبال پر بھی کچھ اجزا آپ کی نظر
سے گذرے۔ شکر ہے آپ اگر مشغول نہ فرما رہے ہوں گے
خیر اندیش رشید اللہ عفی عنہ

(۶۹)

یکم مئی سنہ

محمود حسین کی - نیم

رسم خط و لفظ کا جمع

زیادہ سے زیادہ ۱۲ - ۱۵ Gift Printing

درکار ہوتے ہیں -

یکم ترقی اردو ہال میں کس کس کو

مدعو کیا جائے ؟ - خوشخط لکھنے والے

سب ارکان ہیں - صیغہ کے متعلق

لکھنا - مراسلت اور انتظامی کام کو

دیکھنا - صدر انجمن کے صرف آپ کہنہ دوست

چار رہ جاتے ہیں - ان کو جلسے میں آنے کی

اصحاب سے انتخاب کیا جائے -

مخلص

عبدالحق - جنرل سیکرٹری

(۷۰)

۱۸ مارچ ۷۰ء

معزز مکرمی - سلیم

یہ رسالہ آپ کو بھیجا ہے۔
چاہتا ہوں کہ جب تک پروفیسر جانسن (نام صحیح یاد نہیں)
پروفیسر ڈاکٹر محمد علی ریاض صاحب زیارت کے لئے آسان
آپ ان کو اپنے جانے کا پتہ دے سکتے
تاکہ وہ بھی ہمارے ہاں آئیں۔ ایک پارٹی ہوگی
زیادہ دن کے لئے زحمت نہیں دینا چاہتا۔
امید ہے آپ بہ خیریت ہوں گے۔ والسلام

مخلص

[illegible]

(۷۱)

۱۲ مئی ۷۷ء ڈاکٹر صاحب - محمد اسلم انور علی

مسعود صاحب کی - یہ نوازش نامہ کا شکریہ
میں نے دفتر کو ہدایت دیدی ہے آپ نے
تاجے پیش فرمائیں شیخ الکامل (ڈاکٹر طاہر رضوی)
مطبوعہ شیخ و محبوبہ کے حوالے کر دیا ہے ڈاکٹر صاحب
اب یہ جلد کا تذکرہ آپکی خدمت میں بھیجا
جلد مناسب سمجھیں طبع کرائیں - میں نے کچھ
ترمیم و اضافہ کر دیا ہے

مخلص
محمد اسلم

(۷۲)

مسعود حسن ... تسلیم

(۷۳) 5/7/71

مسعود حسن صاحب کی خدمت میں

گرامی نامہ ملا

مرحمت فرمانے کا شکریہ۔

آپ کی رفتار سست اور کیفیت

یہ معلوم ہے۔ طبیعت کچھ گھبرائی ہوئی ہے

قرین خود آپکو معلوم کرنا ہے۔

یاد فرمانے کا شکریہ۔

صادق

(۷۴)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۷۵)

جمعہ ۳۰ ستمبر ۵۱ء ڈاکٹر ہائیڈ ۔ لوہارنی منتقل

مسعود حسن کی ۔ تیلیغ ۔ مسلم یونیورسٹی سے مجھ کو ایک
ایک Chargé [illegible] ۲۵۰ روپے ماہوار کا
یہ انگریز نظر کے سلسلے میں ہے ۔ غالباً یہ رقم خاص
صورت سے ہی وظیفہ ہے ۔ آپکو یاد ہوگا اس تعلق کو انگریز نظر ہی
کے لئے ہونے کے لئے دیا تھا تو عرض کر دیا تھا وظیفہ کا کوئی سوال نہیں
اسلئے کہ [illegible] یہ بھی یونیورسٹی کے سپرد کیا گیا تھا اور وہی
کام میں لایا گیا ۔ [illegible] یہ بات نا درست ہوگی
اگر میں انگریز نظر سے اسکا وظیفہ لوں ۔ انگریز نظر میں یہ مضمون
شامل ہوا تو میں نے انگریزی حاکم نے وظیفہ مقرر کرنے پر اصرار کیا ۔ میں نے
انکو سمجھایا اور یہ کہہ کر ہدایت کر دی کہ وہ اسمائے میں آپ سے
رہنمائی حاصل کریں ۔ [illegible] تو ہو گئے ۔ میں نے
سمجھا بات آئی گئی ہو گئی ۔ لیکن یہ ایک بلا تو بڑا تعجب ہوا ہے
یہ ضرور سمجھا گیا ہوگا کہ ایک مرتبہ پھر آپ سے گفتگو کر لینا چاہئے
اسکے بعد جو کچھ مناسب ہوگا کیا جائے گا ۔

ظاہر ہے کہ وظیفہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد کے تعلق سے
متعلق ہونے سے کسی شبہ ہے کہ خاص کر ہدایت بھی نہیں ہوئی ہے ۔
اب تو جب جو کچھ تحریر فرمائیں گے اس پر عمل کروں گا ۔ مذکورہ
بیک جو میرے پاس محفوظ ہے ۔

خلوص ۔

حمید اللہ

(۷۶)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۷۷)

۱۳ اگست ۵۷ء ڈاکخانہ ۔ لوہاری منڈی

مسعود صاحب قبلہ ۔ آداب

(۱) کل شام خراق کے جس
فقرے کا ذکر آیا تھا وہ یہ ہے "اثر الفاروق
مجموعہ کلام پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں
"قصائد کے لکھنے میں انہیں کامیابی درجہ
بہت بلند ہے لیکن ان کے یہاں وہ مابعد الطبیعاتی
اور میسٹیک رنگ کی کمی ہے جو کبھی کبھی فرقہ وارانہ بھی
بن جاتی ہے پھر بھی ان کے بہت سے قصائد بلند اور
پر تاثیر ہیں"
مابعد الطبیعاتی، میسٹیک اور فرقہ جیسے کافی نہ تھے کہ
اوپر فرقہ وارانہ کا اضافہ کیا گیا۔ فرقہ وارانہ
بعد فساد ہے اثر آنے میں کتنی دیر لگتی ہے! حیران
رہ گیا ہوں وہاں سے کچھ کھرچ (مثلاً فرقہ وارانہ) لکھتے
ہوئے پسینہ آجاتا کرتا کتنا بڑی چیز ہے! مختصر
ہو سکی جو اردو کا نقاد ہوا اس کا ذہن ابھی تک مغربی تنقید کے
بنیادی اصول سے بھی واقف نہیں ہوا ہے

(۲) [illegible] ڈاکٹر
[illegible] کے مجھے
۲۵ - ۳۰ Reprints [illegible] D [illegible]
[illegible] کے لئے [illegible]
[illegible] نہ [illegible]

جب کہ پہلے عرض کر چکا ہوں
جب سے یہ [illegible] اور اس مضمون کے
Reprints [illegible] ۱۲ - ۱۵
دو سو Reprints کے [illegible]
[illegible] جس سے [illegible]

مخلص شیدا احمد ۲۰/۵

22 Sept. 71

(۷۸)

مسعود صاحب - آداب

[illegible]

[illegible] Electoral Reforms [illegible]

Reforms [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] Reforms [illegible]

[illegible]

(۷۹)

مکرمی ڈاکٹر صاحب

مسعود صاحب کی - سلام

ڈاکٹر نیاز الدین صاحب Reprints
والے ہیں کہ وہ کل سے پہلے ہی
کر دیا جائے کیونکہ کل تعطیل ہے۔

مستشرق ۸ پریس میں تیار ہے - کیا آپ
نسخہ بھیج ۸ آپ اپنے طور پر بھجوا دیں
انتظام کر دیں ۸ مجھے ۱۵-۲۰ کی
(جلد آنے پر cover تبدیل ہو جائے گا) Reprints
کے اول وقت کی کاپی - شکریہ

آپ

مسلسل سعید

(۸۰)

۵ دسمبر ۱۹۴۸ء ذاکر صاحب ۔ مقالہ اسلام اور رسالہ عقائد

مسعود صاحب مکرمی ۔ السلام

کل شام آپ کا بھیجا ہوا دیدہ

سوزن کے Reprints 39 ملے ۔ شکریہ ۔ یہ مجھے پہلے

مل چکے تھے ۔ اسطرح کل ۷۹ ہوئے ۔ اگر دو درجن اور

مہیا ہو جائیں تو کیا کہنا ۔ لیکن کہاں، جانے کہاں ۔

اس سے پہلے ایک مختصر یادداشت لکھی تھی اور آخر نظر ونکر ان

اس پر اور دوسرے دوستوں کو بھیجا جا چکا ہے تو

اسکو لکھنے کی ضرورت نہیں ہوئی ۔ معلوم نہیں دفتر نے اس

کو کہاں تک طبع کیا ۔ اس میں تھوڑا سا اور لکھنا تھا

یعنی مذکورہ اشخاص میں سے بعضوں کی کتابیں لکھنے کے لیے

منگا بھیجی جاتی تھیں ۔ مگر دفتر کا پرشارہ چھپنے کے بعد

لائبریری میں رکھدیا جاتا ہے اور وہیں منجمد ہو کر رہ جاتا ہے

یہ تو کوئی دانشمندی نہیں ہے ۔ اسکی اشاعت انفرادی تو

بالفعل کسی کو سونپنا چاہیے ۔ آخر آپ کا دفتر خود بھی کام

کیونکہ نہیں کرتا ۔ ۔ ۔

(۸۱)

۸ - اکتوبر ۱۹۴۸ء

مسعود صاحب کو - لیہ

(۱) شوکت تھانوی کا خط ملا تھا۔
آپ کے کرم کا شکریہ ادا ہوا

(۲) کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ خاکہ و نظر کہاں
بھیجا جائے اور کہاں نہ بھیجا جائے ہیں
اسکا کو آدیٹر صاحبان ملے ہوئے ہیں!

(۳) ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا مضمون
نظامی صاحب کو بہت پسند آیا
مضمون ان کے پاس پہنچ گیا ہے

مضمون نگار نظر نہ آیا۔ شمیم احمد صدیقی
ویسے آخر کو لڑکیوں کو بھی اختیار کرنا
تو ہے یہ آپ سے ہوسکے!

(۸۲)

(۸۳) 15 Nov 71

مسعود صاحب مکرمی - السلام

کل آپ کے جانے کے بعد میں نے مکرر نظر ڈالی
مجموعے دو [illegible] ایک نوع بجدیش کا ان کی کمی کا تھا
جو آپ کی ادارت میں شائع ہو رہے ہیں۔ (جن کی
مرے دو [illegible] مضامین رسم فنا اور حرف ابتدا الیہ)
چھپے ہیں - شکریہ مخلص

[illegible]

Professor Asaf a. a. Fyzee
102, Bhulabhai Desai Road
Bombay-36
W. B.

(۸۴)

2/12 Sat:

مسعود صاحب کو ۔ فیلم

مسئلہ مسعود بھتیجے پیشرفت ہوئی ؟

شاہ کو آپ ہی کو تو نکلنا ہے ۔

دیر بیٹھ نہ گئے ۔ ہر طرف نکلنا ہے

تو کیا حرج !

ہما

رسیلا سفلہ

(۸۵)

۱۰ دسمبر ۱۹۴۷ء

مسعود صاحب - سلام

(۱) آپ کی تحریر کا مسودہ جو آپ نے بھیجا تھا ہمارے مجلہ کے

(۲) لئے مناسب اور اچھا معلوم ہوتا ہے - اس
رسالہ کے لئے مضمون نگار آپ
مسودے کو
دوبارہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے - آپ کی تحریر بہت
صاف ہے -

(۳) مسعود حسین ادیب آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی کتاب
کے لئے لکھ رہے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ
ہندوستان میں شعر و ادب کی سرپرستی کس
ہوگئی تھی اور حضرت نظیر اور آپ کی غزل
کو کن کن نے ؟ جیسے مضمون لکھنا
چاہتے ہیں -

آپ کا

نیاز مند

(۸۶)

17/12

مسعود صاحب سلمہ۔ لیجیے
پروفیسر عبدالغفار شکیل صاحب آئے تھے
آنا کے متعلق سوال اب انہوں نے زور دیا کہ
مشکل ہیں۔ یہ تازہ کیچہ آنا ہم نہیں
لیکن ہم کچھ زیادہ مشتاق ہے اسلئے درخواست
کرنا پڑی۔ امید کہ آپ اچھے ہوں گے تو
ایک مختصر سی بے تکلف کرسی پر
ملاقات کروں۔

مخلص
شکیل سعید

(۸۷)

سعود صاحب محترم ۔ تسلیم

کہ ایک بات خاص طور پر لکھ دیا کہ
شکر کھول گئی ۔ وضاحت کے لئے ہی ..... کی
زیادت پر جو کچھ لکھا ہے اس نظر سے تھا ہوا ہوگا ۔
تاہم کسی کا یہ حق نہیں کہ "وہ رح خود تکوہ" کے کام
پر اپنے معاصر پر بھی دیکھے ہیں آیا ہے ۔ اگر مرزا نے
کچھ لکھا ہوتا ۔ شری تصنیف ۔ فن کار ہوا تو اس کی تصنیف
یا تذکرہ سے اپنی [illegible] کی مرافعت تا سکا ہوتا
ہوتا ۔ [illegible] بے زبان تشنگی
کتنی بڑی انتہا ہے ۔ اتنی سی بات مضمون خیز تھی !

فقط

والسلام مدیح

۸۸

مسعود صاحب محترم ۔ آداب

آپکا خط کل ملا تھا ۔ بہت بہت شکریہ
کام ہو گیا ۔ آپکی تحریر عزیز احسن صاحب کو
دکھا دی ۔ انھوں نے دو فقرے بتا دیے کیا الاں ملا
خدمت ہو گئے ہوں گے ۔ مدعا لف کا نام ہدایتہ
یاد نہ تھا ۔ اس لئے ان کی فہرست میں نہ تھا ۔

سردی کے دنا ہے اور الرجی کے احترام میں اس دن
آپکی مخالفت خود اختیاری کا جس سمجھ دیجے میں دیکھا تھا
اس وقت نظروں کے سامنے ہی ۔ سردی کپڑوں سے جسم کا جو حصہ کھلا
رہتا تھا اسپر ڈھکا ہوا ہوا اس وجہ سے مخالف کا شخصیت
دونوں کا تعلق کرنا اور پانا ناممکن ہو گیا تھا ۔ مزاج الرجی کو
اعلاج مرض دور ہو یا نہ ہو الرجی تو اب پاس نہ آئے گی ۔

مسعود

(۸۹)

31/ Dec 71

[illegible]

خدا نخواستہ صحت کے متعلق
پھر تو کوئی نقیب شکایت قسم کی کیا بات ہوئی آپ؟
رسمی اور اوراق کے دیکھنے میں زیادہ زحمت نہ اٹھائیے۔
۲۸ صفحات آپ کو بھیجے ہیں۔ ۷۰-۷۵ کے قریب رہے ہیں۔
اس طومار پر کوئی دلچسپی کریں گے؟ آپکا صفحہ
کسقدر خوشگوار دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس لئے
اطمینان کرنا چاہتا ہوں کہ جلدی میں بیاض بلند تو نہ ہو گا
نہ ہی پشت بیاض پست تو نہ ہو۔

دعا ہے کہ آپ بخیر ہوں

مخلص

رشید حسین

(۹۰) کریم خدا بخش ۔ ڈاکٹر ایچ ۔ بوہیر سٹی ملتان

مسعود حسن ۔ کریم ۔ مسعود ۔ اور لوازمات نام
ہے ۔ بلیت ناساز ہونے کے باوجود آپ نے
جس توجہ سے مسعود کا اسکیچ فرمایا ہے اسکے لئے
بھی سپاس اور شکریہ قبول کیجئے ۔ اللہ تعالیٰ کرے
صحت جلد بحال ہو جائے اور سال نو مبارک ثابت ہو ۔ آمین

آپ نے جہاں تہاں حاشیہ پر جو نوٹس
لکھے ہیں ان کا صاف پڑھا نہیں گیا ۔ تو آپ کے
جوابات تحریر فرمانے کی بھی زحمت نہ کیجئے
بہتر یہ ہے کہ مسعود حسن کی سوانح جو آپ کیلئے
ناساز طبع ہو آپ یا تو لکھ لیجئے
آجائیں ۔ تو ساری باتیں خود واضح ہو جائیں گی
اگر آپ کی بحالی تک ہو سکے تو دو چار دن کی ہی ۔

مخلص

رشید احمد صدیقی

(۹۱)

یکم ستمبر ۴۲ء

مسعود حسن ۔ لاہور

[illegible]

(۹۲)

بتاریخ ۳ فروری ۷۲ء

مسعود صاحب تم - سلمہ

آج شام ۴ بجے مولانا سید ابوالحسن علی صاحب

سے تمہارے بارے میں گفتگو ہوئی ہے - شکریہ

تمہارا

سید

Wednesday 2nd Feb-72

(۹۳)

۱۰ - فروری ۴۲ء

ڈاکٹر شیخ - لاہور سیکرٹریٹ

مسعود صاحب کو - تسلیم

پرسوں دوپہر تک لاہور ہوں گا۔ آپ کے اس کرم کا شکریہ ادا ہوتا ہے۔ مگر یہ لکھتے ہوئے کھٹکا خیال آتا ہے کہ اس عرصہ میں آپ کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہو تو آپ کو تسلی دہی ادا کرنے کے بجائے ذکرِ دعا چھیڑ دیا۔ آپ کیلئے دعا ہے۔ یوں بھی میں شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں زیادہ لکھنا قبیح کرتا ہوں

مخلص

رشید احمد صدیقی

(۹۴) Thursday
19/2

[illegible]

(۹۵)

۹/۳

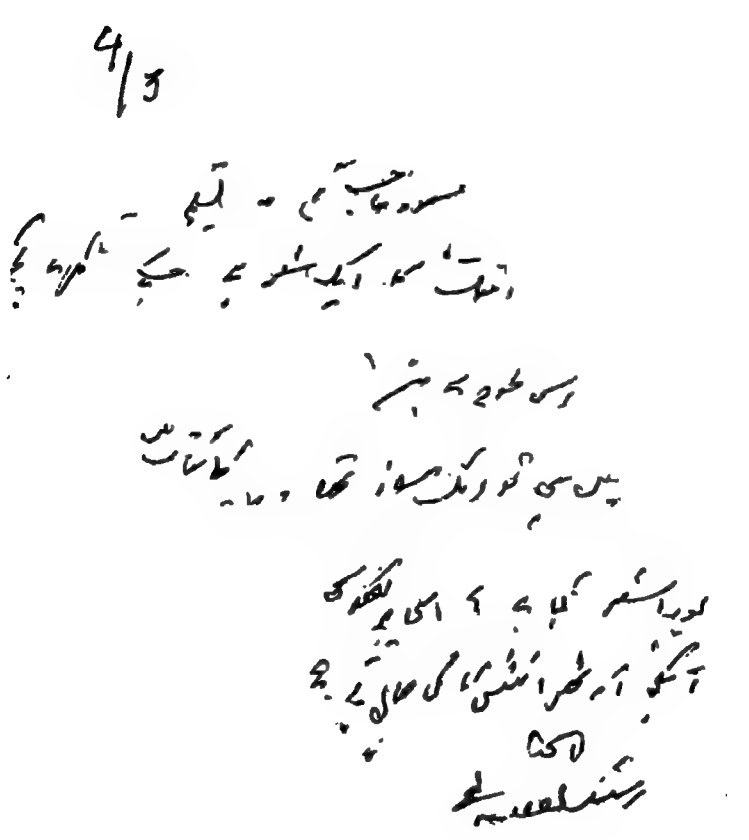

(۹۶)

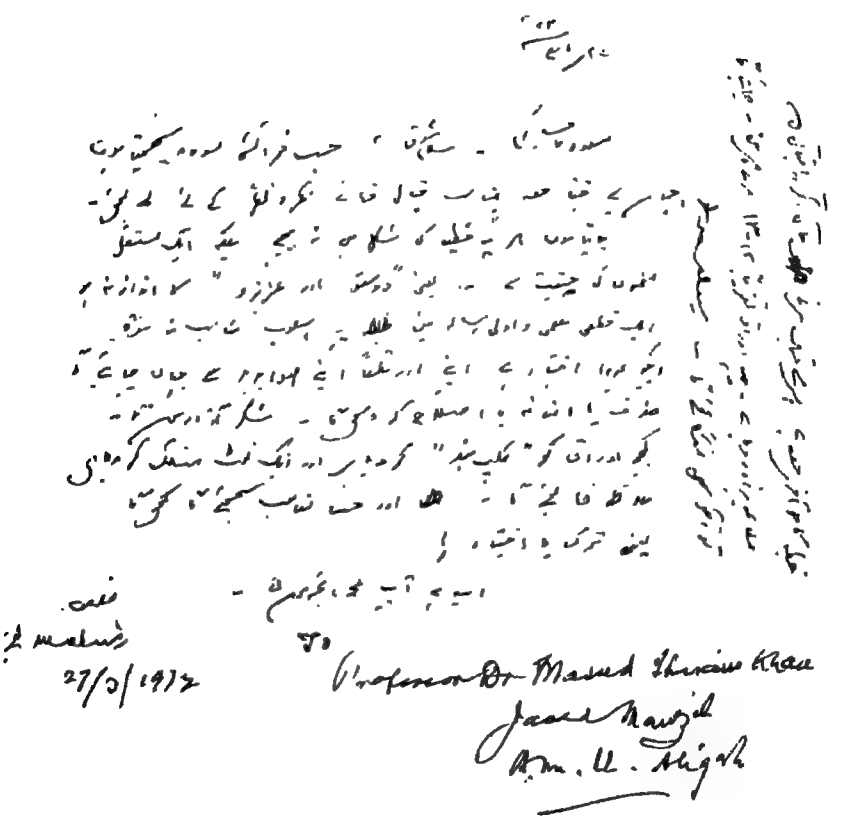

Dr. Masud Hussain Khan
Jamia Nagar
New Delhi

(۹۷)

۱۰ اپریل ۳۲ء

سعادت مآب مخدومی - قبلہ

بندہ نواز - ملاذ - ملجا -

آپ نے میرے خط کے سلسلے میں بڑی زحمت اٹھائی
میں حقیقت حال سب کہہ دیتا جو بیان کرنا چاہتا تھا
لیکن نہ لکھ سکتا تھا نہ آپ سے کہنے کی
جرأت کر سکتا تھا۔ آپ کی عنایت بے پایاں کا
جزبن نکلا ہے آپ نہ تھے۔ بعد اجزا
آپ کے صحیفہ کرم میں ہیں۔ اسکے ادا نہ ہو سکنے کے
جو بھی سبب ہیں اردو سے سب کہے جا چکے تھے
کہ سرور صاحب کے ہیں ہے۔ انہ قرن کا میں لغزش
اسلوب جدید شاکر کے ۱۱ اپ کی عبارت کی بنا
سمجھ کر دیکھ جانے کا۔ غالب ۔۔۔ اقبال کے
اجزا سب کے کلیات میں ۱۱۱۱ صفحات
ملتزم کر دیتے ہیں۔ غرض سب باتیں ظاہر خواہ
ہوئیں مگر اس سے زیادہ
کس منہ سے تجھ شکر اس لطف خاص کا!

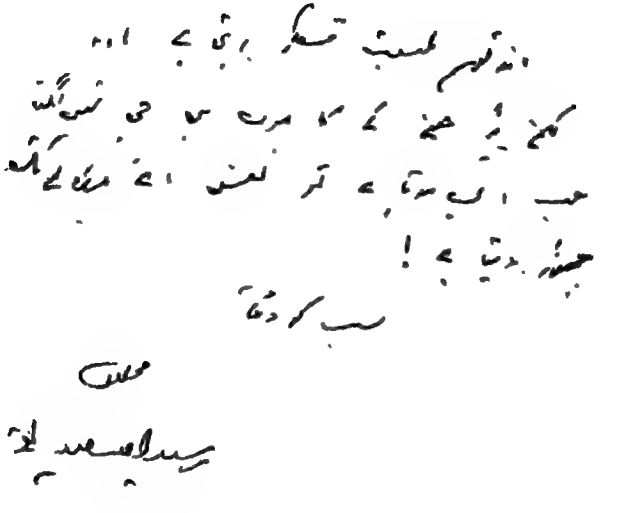

۱۱ جی ۷۲ء

(۹۸)

(۹۹) 15-5-72

[illegible]

[illegible] Reformists کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱۰۰)

Stanley Pannett

(۱۶)

۱۹۷۲ء

ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ

مسعود صاحب - کیسے ہیں۔ لاہور نہ ملا۔
آپکے مضمون پسند آیا تھا۔ ہے اب مجلہ کی جگہ
خوشگوار احساس ہوتی ہے کہ کتابوں کے مطالعہ کا ذوق
کی اپنی تحریروں اور تصانیف کے بارے میں ایک ہی احساس
ہوا کرے ہے

جب سے میں روسی قوم کے بارے میں حیرت انگیز
معلومات کا وہ مرکز کتابوں خدمات کے حصے میں جو آگئی ہیں
آنسو بھرے پیار کرتا تھا، ہتھیار کی لیبارٹری کا پتہ چلا کر
بچے سمجھ سکے اور اس کو دوسرے ستعد بنا سکے
ایک ٹھکانہ بنا کیا کرے تھا۔ مرکز بنا کر کے علاقات کے
حکم یہ بنیادی اوقات چلی جاتی ہے۔ گو بیچ ہزار
مصیبت ہے کرتے کرتے اب سے بنیادی بات کم ہو گئی ہے
ذوق کا کس میں تو یہ مرکز بنا کر لیتا
غالب کی تنخواہ میں جیسے جو سال مرکز بنا سوا تھا

دعا فقیران رحم اللہ

Professor Dr Masud Hussain, Khan Sahib Anwar Hussain, Khan Sahib Anwar Hussain, Khan Sahib

(۱۰۳)

۲۸ مارچ ۴۲ء

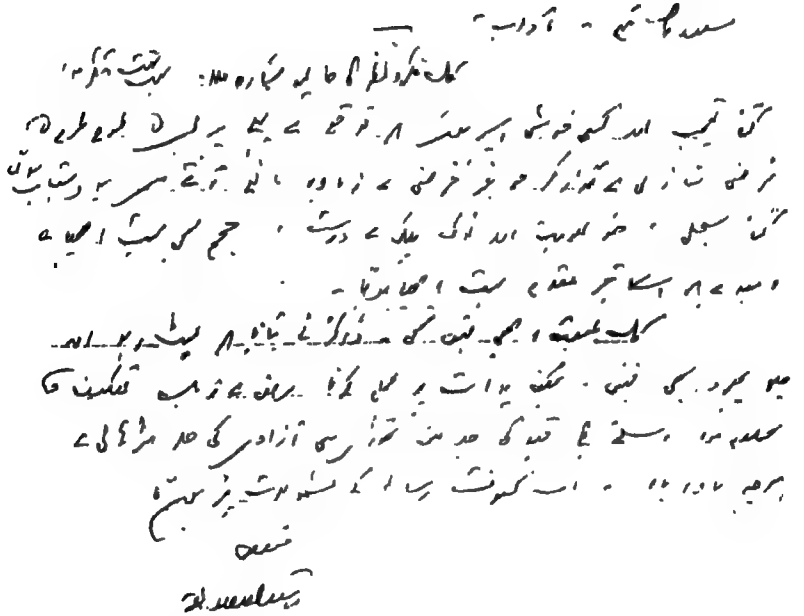

(۱۰۳)

واجب

مسعود حسن ۔ تسلیم ۔ گلوخن ہے سید سکندر الدین صاحب
سرشتہ سے آباد ہیں، کاروبار ۔ ملازمت ۔ تجارت ۔ سیاست ۔ کتاب سے متعلق اس قسم کا کوئی
شعبہ نہیں ہے ۔ ملاقات ۔ خط و کتابت ۔ انتظار ۔ عمل ۔ بالکل فضول ہے
جیسے آپ لکھتے ہیں ۔ خرچ تو ہوتا ہے ۔ کتاب کا سرورق بنوانا ہے ۔
میرے آپ کے ۔ ذاکر صاحب کے ۔ خدا بخش کے ۔ نہیں ۔ کسی کے ۔ کتاب سے
تعلق رکھنے والے ۔ ہر شخص ۔ ہر ادارہ ۔ ہر ادارہ ۔ نہیں کہا جا سکتا ۔

کتاب جیسے ۔ ۔ ۔

(۱۴)

۱۰ر جنوری ۱۹۶۲ء

مسعود حسن صاحب، تسلیم!

ایک زمانہ ہو گیا تھا ملتان میں جزدان کیجئے
اشیدہ ہے۔ گودی۔ آزد اور گودا۔ عقودی کی
وضاحت بھی ضروری ہے آزدی اور آزد تو اپنی جگہ رہیں
گودی کی جگہ زنانہ درگودی (گرفیلڈ) لے لے تو کیا ہے!
کیا اس نئی پیشکش پر کمیٹی کیا رائے جب ان تینوں کے
بنیاد بنانے کو شروع نہ کیا گیا۔ میرے خیال میں ایک لائحہ
ترجمہ گودا اور فنا کا [illegible]

مخلص
سید عابد علی عابد

(۱۰۵)

مسعود جی حق لیے ۔ بھیجی ہوئی نظم کو ملاحظہ فرمایا ہوگا تو خیال آتا ہے کہ آپ نے تذکرہ (صفحہ ۱۰۰ دوسری)
دیے جانے کے اس اجزاء کو شائع کرنے کا خیال ظاہر کیا تھا جو حال ہی میں آپکو عنایت کیے گئے ہیں اور اب کہ ملاحظہ بھیجنے
ان میں ۵ - ۷ اوراق ایسے ہیں جو میں نے پہلی نظر سے دیکھے تھے ۔ ہر چند بقیہ اجزاء کا بھی دیکھنا
ضروری ہے کہ بعد کو ایک مضمون لکھ کر شروع کرنا چاہیں ۔ اور ہمارا نام بھی "ترقی پسند تحریک" میں آ جائے ۔ یہ تحریک مسلمہ اور دور کی ایک علمی
شکل کی ہے اس لیے کہ تین رہے اصحاب سے متعلق کر دیتی ۔ یہ تحریک دور حاضر پر بار بار آ رہا ہے یا ہو چکا ہے ۔ حقائق کی طرف یہ
یہ ۔ ۔ ۔

24.6.72

(۲۷)

مسعود صاحب کعبہ - تسلیم

کیا فکر و نظر کے تحت اپنا ایڈریس

کچھ اور اب بھی پیش نظر ہے؟ اگر ایسا ہی تو ایک صاحب

بارے میں کچھ عرض کروں گا جن کو ہر اعتبار سے اقوام

ضرورت سمجھتا ہوں - جن اقوام کے تو

انجیر شناسی ہے!

رسم اقتدار پر آ چلا ہے، مبارک ہو۔

مخلص

شیدا احمد صدیقی

(۱۲۸)

مسعود صاحب کی ۔ تسلیم

مسعود [illegible] کے ساتھ نوازش نامہ کا

اکبر کے [illegible] جنہ [illegible] تحریک صوتی کانی کے

متعلق بھی کچھ اوراق محفوظ تھے ۔ ان کی [illegible] ہو جاوے گی

[illegible] اور [illegible] کہنے کا [illegible] تھا ۔ مسعود

[illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] ایک ہی بار

بھیج دیں ۔ [illegible] تحریک صوتی کانی کے متعلق

[illegible] جس کا [illegible] کی [illegible] فظم میں

[illegible] ہے ۔ [illegible]

تسلیم

[illegible]

(۱۰۹)

مسعود صاحب مکرم - تسلیم ۔

عائشہ صدیقہ کا مقالہ شائع کرنے کا شکریہ قبول کیجیے ۔ آغا عبداللطیف بغلی کا مجموعہ مدت سے خاکستر تھا ۔ چاہتا ہوں کہ اس کا ترجمہ بھی شائع کر سکوں ۔ عائشہ کا مقالہ بہت اچھا ہے اور اس کا بچپن کے قتل سے دور کرنے کی کوشش بھی ۔ وہ بہت ذہین ہیں اور اعتماد کی اصلاح کی ۔ عائشہ نے کہ تک لکھا ہے ۔ وہ سب مانتے ہیں ۔ واقعہ کی نوعیت کو جیسے کچھ بھی ہو اعتماد ہے ۔ اب اس کا ہر ورژن کے متعلق ہے عائشہ کی جو تحقیق ہے اس کا تو کرتے نہیں ۔ اس کو ہم گمان کرتے ہیں ۔ ہندوستان کی تاریخ کے [illegible] ہم بہت سے جھوٹے بڑے سب کا ذخیرہ ہے ۔ [illegible] ۔ اکبر کے بارے میں لوگ بہت سی باتیں کرتے ہیں اور بے وقوف باور کرتے ہیں ۔ ان کا کسی قسم کا تعلق ہے ورژن سے نہیں ہے ۔ بلکہ جنگی نوعیت کی ہے ۔ اور اس کے کھلے کھلے معنی ہیں ۔ کہ ہم ہے ۔ اگر تو مسلم ورژن کا ہے

21.7.72

مسودہ حسب ذیل ۔ تعلیم ۔ خلیج کے جزائر آپ نے
نظر ثانی کے لئے بھیجے تھے ۔ ۴۷۵ مطبوعات ہیں ۔ اس میں اصل بکسٹن
دو ہیں ۔ ایک (ص ۱ تا ۱۱) "تحریک آزادی" دوسرا
حصہ اہم شورا بندر خاب، حاکم اکبر اور اقبال نے خصوصی مطالعہ کیا
ہے ۔ آخر دو صفحے اضافی ہیں ۔ مذکورہ بالا کتابچہ
بطور پر کم و بیش ۳۳ مطبوعات پر مشتمل ہے ۔ یہ بھی ممکن ہے
زیادہ کو کم کرکے کم کو مساوی کر دیا جائے ۔ اب یہ آپ کی مرضی پر ہے
جو چاہیں کریں ۔ مجھے کوئی عذر نہ ہوگا ۔
دفتر سے کہئے کہ مسودہ کی کاپی کرکے تاکہ میں جلد سے جلد
واپس کر دوں ۔ اسکا انتظار ہے ۔

ایک بات واضح طور پر عرض کر دوں تاکہ یہ کتابچہ جو
اجزا نگر و نفط میں سے ہے جس انکو سرکاری طور پر شائع کیا جائے
اس میں میرا نام نہ ہے ۔ اسکا اضافہ ہو چکا ہے ۔ ہر تحریر میں کوئی
نامناسب بات یا اظہار نہیں رہا پایا ہے ۔ مطمئن ہوں حسب سابق

(۱۱۲)

۸/۸/۷۲

محترمی سلام مسنون۔ آپ کا خط اور اوراق ملاحظہ ہوئے۔
آپ نے جہاں کہیں نشان لگا دیئے تھے ان سب کو حذف کر دینا آسان ہی
نہیں بلکہ آخر کے دو طویل فقرات بالکل نکال دیئے۔
ممکن ہے کہیں آپ نے نشان لگا دیئے ہوں اور میں نے نہ دیکھے
ہوں۔ آپ انکو حذف کر دیجئے گا۔
باقی سب آپ کا ٹھیک ہے۔

8.8.72

Prof. Rashid Ahmad Siddiqui
Professor
Dr. Husain
Javed Manzil
Near
Saifi Hostel
Aligarh

(۱۱۳)

۹ اگست ۴۲ء

مسعود حسن - لیہ

[illegible] تحریک [illegible] کے [illegible] حصے [illegible]
کر رہے ہیں جس سے آپ نے ان کو آگاہ کیا تھا۔ یہ [illegible]
بلکہ آخری دو ہفتے [illegible] لگا لگے [illegible]
پرنسپل سا تریمی [illegible] آئے تھے۔ اب
[illegible] کے کہنے "[illegible] دوڑ دوڑ" کا [illegible]
باقی نہیں رہا۔ [illegible] نصرت [illegible] ۱۰ صفحے
[illegible] ہے۔ کیا [illegible] ہے [illegible]
[illegible] بنیاد تھا
اسی [illegible] ہو جائے [illegible]
[illegible] رہتا۔ پھر [illegible]
[illegible] آ جائے۔ لیکن [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible]

30.8.72

(۱۱۴)

مسعود کے نام

کچھ ہی ایک خط آپکا ہوگا بھائی۔
آپ کا نہ پڑھنے سے ہے۔ پڑھنے کا۔ ہو درست ہوگا ۸ بلا فاصلہ
ایک ہو ورنہ بات سے کچھ عرض کرنے سے رہ جاتی ہے کہ
نگر ولکر ہے اگر مقدمہ بھرتی نہ ہو جائے تو
حسب معمول بھیج دیجئے ۲۰-۲۵ آپ پر شہ دراز
کر رہا ہے۔ سرچ۔ اندیشہ ہے کہ کہیں یہ فائل بھی ازراہ
نہ بن جائے! ہے یا ہے ہو فائل جلد سے جلد
آپ کے ہاتھ دیں۔ کہ شتہ پرنسپل کو بل نہیں آیا!
مخلص

(۱۱۵)

دوشنبہ ۵ مارچ ۶۲ء

مسعود صاحب نمبر ۔ نمبر ۔ غائب نامہ ملا ۔ مسودہ بھی ۔
کیا بتاؤں کیسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں اور لکھتے ہیں!
"تخلیقیت" کے پردے میں کیسا کیسا دفاع ہے کیا حاصل ۔
یہ بات ضرور ہے فکر و نظر میں تخلیقی مقامات کے شائع کرنے کو
برا کیوں کہا جائے دیکھا جائے گا لیکن ہمیں تخلیقی مقالات کا
مجموعہ یا مقالات نہیں نکالنے کی تائید میں نہیں ہیں ۔
حالانکہ ہمارے ہاں جو تخلیقیت کے نعرے لگ رہے ہیں اس کے
تراجم ہونے میں تک نہیں لیکن یہ ایک الگ بحث ہے اس سے گریز ہی بہتر
آخر تک شاید ۱۲ مضامین ہیں ایک آدھ نے پڑھا ہو ۔ تو اس سے اس کی
اہمیت میں کوئی فرق نہیں آتا ۔ اس بحث کی تفصیل میں خود
پڑنا چاہتا نہیں نہ آپکو دعوت دیتا ہوں ۔ یہ مسئلہ بہرحال آپ
اور فکر و نظر کے ارباب اختیار کے طے کرنے کے ہیں ۔ اللہ مدد
فرمائے!

آئندہ نمبر سال کا آخری شمارہ ہوگا ۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ اسکے ساتھ
اسکیم (خاص نمبر) کے مطابق شائع کر دیں اسکے بعد جو کچھ

فیصلہ کرے ہیں کہ کچھ یا نہ کہے، آپ ہمارا
یہ (جھوٹا) خط لے کر، اور ہمارے ساتھ چلیں۔ ہیرو سکرٹری کا
مسلوں پر ٹھپہ لگا کر اس پر دستخط کر دیتا ہے۔ جب تک وہ
سکرٹری کو جیب میں ڈالے وہ بے وقوف کمالات آپ کر سکتا ہے کہ
وہ ہیرو، نہیں کر سکتا۔ آپ نے کہا تھا کہ اپنے مصنوں (مصلحتوں)
کو، ان شرطوں کے ساتھ، اس طرح بیچنے سے بہتر ہے کہ آپ
اپنا دل ہی آپ کے حوالے کر دیں۔ ہمارے ہاں کی تحریک نافذ
ہو رہی ہے۔ لکھنؤ کے اخبار روزنامہ قومی آواز نے
شائع کیا ہے:

آپ نے اپنے ضمیر کو بیچ دیا ہے، مجھ جیسے
کمزور انسان سے رابطہ رکھنے میں شکریہ، آپ کا بھلا ہو!

مخلص

[illegible]

(۱۱۶)

۲۶ ستمبر ۵۳ء - [illegible] - [illegible]

[illegible] - [illegible] - [illegible] - [illegible]

[illegible] - [illegible] - [illegible] - [illegible]

[illegible] - [illegible] - [illegible] - [illegible]

[illegible] - [illegible] - [illegible] - [illegible]

[illegible] - [illegible] - [illegible] - [illegible]

[illegible] - [illegible] - [illegible] - [illegible]

[illegible] - [illegible] - [illegible] - [illegible]

[illegible] - [illegible] - [illegible] - [illegible]

[illegible] - [illegible] - [illegible] - [illegible]

(۱۱۷)

۲۵/۸

مسعود حسن - آداب!

خط ۱۵ - بہت بہت شکریہ - ۲۴ کی آخری
اکتوبر دسمبر
سہ ماہی کے لئے ۲۵ کاپی اور ۲۶ کی
پہلی سہ ماہی کے لئے (اگر علیگ آپ مناسب سمجھیں) ۲ کاپی کے دو
ضرورت ہوگی
اگلے علیگ کے لئے اداریہ تو تیار ہے - بعض مصروفیات کی وجہ سے
وہ ابھی تک آپ کو بھیج نہیں سکا - امید ہے کہ دو ایک روز میں
بھیج دوں گا

شکریہ

بشرط صحت سلامت

مخلص

[illegible]

DEPARTMENT OF ZOOLOGY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH U.P. INDIA

(۱۱۸) ۲۶ اکتوبر ۷۲ء

محترمی رشید صاحب — آداب!

میں خود تو اردو میں مضمون نہ لکھ سکا لیکن میری رفیقِ ساتھی نے اس مضمون پر ایک آرٹیکل لکھا ہے آپکو اسلئے بھیج رہا ہوں کہ اگر یہ اس قابل ہے کہ فکر و نظر میں شائع ہو سکے تو اسکو فکر و نظر کے مدیر کو بھجوا دیجئے۔ آپکے نوٹ کیساتھ جائیگا تو اسکی اہمیت بھی بڑھ جائیگی۔

ان شاء اللہ مستقبل میں بھی کوشش کرونگا کہ اور مضامین Parasitology پر لکھ سکیں۔

باقی خیریت ہے

منگل ۳۰ اکتوبر ۷۲ء

مسئلہ سمون ملا تھا جسکے متعلق الہر صاحب کا خط ہے۔ یہ بھیج رہا ہوں آپ دیکھ لیں

خادم
اطہر

(۱۱۹)

ورڈسورتھ ذاکر باغ - بڑی رات تک

مسعود حسن صاحب کی دعوت - آداب

جاتے ہیں تھی رات آئے جو گفتگو
ہوئی حسب ارشاد ہمیشہ بڑا تکلیف کا اثر ہوا
آپ کے - قلب کی دیرینہ بیماری ہے مرے اضطراب خاص کی حالت
حساس ہوتے ہیں اسلئے جہاں تک ممکن ہے تمہارے
اپنے آپ کو بہت قابو رکھنا چاہئے - رات بہت نہ ہو
پسکا ہوا آواز آواز کی بستان کی - اب آپ دیکھ لے
ساتھ کا ہو سکتا ہے - آپ سب اپنے اپنے بستر پر گئے تھے اور
ہم نے بیٹھ کر تھوڑی دیر گفتگو کی -

میں نے ورڈسورتھ کے متعلق کچھ نہیں پڑھا ہے
جسکے آپ نے مشورہ دیا ہے - پر جو حالت ہے اسکا پورا طور
آدا کرنے کی تاب نہیں ہے -

خلعت

رسید سلیمان

(۱۲۰)

Strictly personal & confidential 5 Jan. 1973

Zakir Hoga
University
Aligarh

میں دیتا ہوں ۔ آپ یہ دوسرا خریدہ نہیں چاہتے لیکن
جامعہ اردو کے اغراض و مقاصد کو مدنظر رکھکر نیز ہم سب کا
حال کر کے آپ یہ زحمت اور خدمت قبول فرمائیں گے ۔
اس کے بعد سے قسطوں کا سلسلہ جاری ہو جائے گا ورنہ
بعد ختم ہو کر بند ہو جائے گا اور برابر چلتا رہے گا ۔

میں نے ڈاکٹر صاحب کے درخواست کی ہے کہ وہ آپکا ایسا
سلسلہ کر دیں ۔ وقت بہت تھوڑا ہے اسلئے چاہتا ہوں کہ
آپ جلد جواب دیں تفصیلات پر گفتگو کر لیں ۔

مخلص

رشید احمد صدیقی

(۱۴۱)

مکتوب [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱۳۲)

۱۵ جنوری ۴۳ء

مسعود صاحب کو - تیم

(۱) [illegible] آپ کے خط کا جواب دینے میں دیر ہو گئی۔ شاید
آپ کو یاد ہو کہ آپ نے ایک دفعہ مجھ سے ذکر کیا تھا کہ
آپ کے ہاں ایک ایسی لڑکی ہے جو بہت اچھا گاتی ہے۔ اور
آپ کی خواہش تھی کہ میں اس کا گانا سنوں۔ اور اس
کے متعلق اپنی رائے ظاہر کروں۔ اس کے بعد آپ
کا کوئی خط نہیں آیا۔ اور میں سمجھا کہ آپ نے
اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔ اب آپ کا خط پڑھ کر
معلوم ہوا کہ آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اگر آپ
کا ارادہ ابھی تک قائم ہے تو مجھے اطلاع دیجئے۔
میں حاضر ہو جاؤں گا۔

(۲) آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ آپ نے
ایک کتاب لکھی ہے۔ اگر آپ
اس کا مسودہ میرے پاس بھیج دیں تو میں
اس کو دیکھ کر اپنی رائے
لکھ دوں گا۔

(۳) [illegible] کا مسودہ
ابھی تک نہیں ملا۔

(۴) [illegible] کے
متعلق آپ نے جو کچھ لکھا ہے
[illegible] کے
[illegible] کے
[illegible] کے
[illegible] کے
[illegible] کے

(۱۳۳)

(۱۴۴)

شنبہ ۔ ۲۲ فروری ۴۳ء

[illegible] ۔ قیمے ۔ [illegible] آپ کی طبیعت دریافت کرائی
تو معلوم ہوا کہ "ڈاکٹر نے آرام بتایا ہے" اس سے
تردد ہوا ۔ شاید پھیپھڑے پر زور پڑ گیا ہو ۔ چلنا آنا ہی
ایک بار اس کے پہلے کو یہ تکلیف ہوگئی تھی ۔ اور آپ نے
سینہ کو بہت گرم رکھنے کی زیادہ ضرورت سمجھی ۔

چاہتا ہوں کہ جب تک آپ کے پرانے معالج تجویز واپس نہ آئیں
آپ ایک پرانے مریض کے معالج ہونے کی حیثیت سے میرے محل کریں
(۱) غذا ۔ جتنا دودھ کی مقدار پھل غذا کی تجویز کیجئے
(۲) Animal fat جس میں ڈالڈا گھی بھی شامل ہے
ترک کر دیجئے ۔ Fall Milk سے قطعاً پرہیز
کیجئے ۔ دودھ کے متعلق بات کو لیجئے بالائی گھی مکھن
اور پنیر ہے ۔ بالائی نکلا ہوا دودھ کچھ دن بے شک
خرچ سکتے ہیں ۔
(۳) کھانا سرسوں یا سورج مکھی کے تیل میں تیار کیا ہوا
ہونا چاہئے ۔
(۴) جو دوا ہے اور ضرورت سمجھیں تو سونے وقت

Transmission کی
کی لے لیجئے - ورنہ نہیں -
مجھے امید ہے کہ ان ہدایات پر عمل کرنے سے
آپ کا یہ تجربہ بہت جلد ہی کامیاب ہو جائے گا -

مخلص
سید علی

(۱۳۵)

۱۲ فروری ۳۳ء

مسعود صاحب مکرمی - السلام علیکم

کل کی ڈاک سے بل گیا ہوگا۔
سرنیا سے ہر آپ کی صحت اچھی بحال ہوگئی ہے۔
ممکن ہو تو بچے شفیع جاتے وقت ۵-۷ منٹ کیلئے
محض "سورہ اخلاص" لکھ جائے۔ دوا کیلئے
یہ دعا بہت کرگر ہوتی ہے۔ شکریہ۔

مخلص
محمد علی جناح

(۱۲۶)

۶ فروری ۴۳ء

[illegible]

1) Sugar
2) [illegible]
3) Chloride
4) Blood Pressure

[illegible] R.G.C. [illegible]

[illegible]

(۱۲۷)

(۱۲۸)

۲۸ فروری ۴۰ء

20.3.73

(۱۲۹)

مسعود صاحب کی - لیے

کہ شام کو گفتگو کے سلسلے میں عرض ہے
مسعود کل میں ہفتہ کے پروگرام کے بارے میں کہا تھا
گفتگو ہو گی تو انھوں نے کہا کہ بہتر ہے جس کی
والی پر وہ گفتگو کریں سب کچھ بتا دیں
طے کرا دیں گے اور کسی طرح کی کوئی دقت نہ ہو گی۔
اب یہ تو وہ ہی بتا سکتے ہیں کہ کب اور
کس طرح وہ سہولتیں بہم پہنچا کرتے ہیں
اور کیا طے ہوتا ہے۔ بہرحال میں اور میرے
اخراجات سے متعلق آپ لکھنے فرمائیں۔
امید ہے مزاج شریف ہو گا

مخلص
رشید احمد صدیقی

(بقیہ کارڈ دوسرا) نمبر ۲ اور ۳ کے بارے میں کچھ لکھنا ہو تو لکھ دیں۔

(۱۳۰)

مسعود صاحب کی ۔ آداب

فوکر دیکھ کر بہت خوشی ہوئی

آج آپ کے دفتر سے معلوم ہوا ہے جب سے آپ

(۱) کہ آپ دفتر میں کب سے ہیں اور کہاں مسعود ملے

گا تب ہی آپ سے ۔ جب معلوم ہو تو ہی پتہ چلے گا

(۲) یہ خط ملتے ہی آپ فوراً تار دیں ۔

تو اسکا انتظام کیا جائے گا

والسلام

رشید مسعود

31. 3. 73

۳+۶ مجلس عاملہ :- شیخ الجامعہ، نائب شیخ الجامعہ، خازن، اور جناب خلیق الزمان، عبدالرحمٰن خاں شروانی، آل احمد سرور، ماسٹر رام، عابد حسین۔

۳+۷ مجلس تعلیمی :- شیخ الجامعہ، نائب شیخ الجامعہ، جناب ڈاکٹر محمد حسین، ڈاکٹر قمر رئیس، ڈاکٹر عبدالعلیم فاروقی، مسعود الزماں فریدی، شفیع الدین نیر، ڈاکٹر عتیق الرحمٰن، حفیظ الحق جنیدی، عثمان فارقلیط۔

۳+۵ امتحان کمیٹی :- نائب شیخ الجامعہ رجسٹرار، محمود الحسن زبیری، کنوینر، مسلم علی آزاد، شہاب الدین ثاقب، ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی، احمد علی، جعفر عثمان فریدی۔

۳+۲ مالیاتی کمیٹی :- شیخ الجامعہ، نائب شیخ الجامعہ، خازن، ماسٹر رام چند، عبدالرحمٰن چغتائی۔

(۱۳۲)

23.7.73

مسعود صاحب سلمہ آداب

جیسے آپکی خدمت میں خط لکھا ہے

آخری صفحہ بھیجا جا رہا ہے ۔ اس صفحہ کے آخری حصہ میں زیادہ سے زیادہ

۸ - ۹ سطریں اور ایک لفظ "کامجوئی" (نظام جوی)

آیا ہے ۔ اسے حذف کر دیجئے اور اسکی جگہ "نفع جوئی"

کر دیجئے ۔ شکریہ ۔

مخلص رشید احمد صدیقی

(۱۳۳)

(۱۴۴)

محترم تسلیم

مضمون تو کمپوز ہونے کے لیے دیدیا گیا
ہے بعد اصلاح بھی روانہ ہو گیا ۔ اب
تو صرف پروف پڑھتے وقت ایک آدھ لفظ
بدلا جا سکتا ہے ۔ اب کہیں تو پروف
آپ کو بھجوا دیا جائے ۔

مسعود حسن ۔ لیلیٰ

جیسوری ہے تو یہی لکھ ۔

میں پروف پڑھ لوں تا اپنے جانے تسلیم
کرنا چاہتا ہوں ورنہ مکمل تا ۸ کا پیشتر
سے قبل پروف مل جائے تو
کمپوزر کو بھی آسانی ہو گی ۔ الحاج مسعود حسن

(۱۲۵)

۸ دسمبر ۳۴ء

مسعود صاحب کی - لیم

کیا ایسا نہیں ہو سکتا ؟ ڈاکٹر رفیق ذکریا صاحب

قیام کریں ۔ انعام حبیب لنڈل کے بجائے اولاد ابراہیم

کالج میں سو روپے ۔ اس میں ہر کالج کی شرکت ہو گی ۔

اولاد ابراہیم کالج کے طلبا ۔ سال میں ۵ تاریخی مضامین

دیدیں تو آپ (مسئلہ) طلبا ہماتمہ کالج کے آپ کی

ہو سکیں گے ۔ کالج

جسٹس رحمن صاحب ۔ آنریبل ۔ ڈاکٹر

شاہ نواز بھٹو صاحب کو بلا لیں اس سلسلہ میں

تعاون

(۱۳۶)

۲۳ مارچ

مسعود صاحب سلمہ ۔ السلام

میں نے دیکھا تھا اور پرسوں والی ملاقات میں بھی
خدمت میں عرض کیا تھا کہ ڈاکٹر وقیع نے کرنا جانا
لیکن ہمارے اخبار کو مرہٹی کی طرف سے ہوئے اور ایک خط
جس کا مضمون وہ ڈاکٹر نے خصوصی کرنا چاہیے ۔

موصوف نے کو کیا جواب نہیں دیا ؟
اسلئے اب ہمارے لیے جائے تاخیر نہیں رہا !
ایسے میں آپ کا تشریف لانا اور جنیدی صاحب کا شریک ہونا
بہت ہی مناسب ہوگا ۔

جنیدی صاحب نے غلطی کے بیشتر نسخے بھجوا دیے
میں نے موصوف کی عرض کیا کہ کم از کم سو ہی سترہ اصلاح کو
خلیج کیے بیشتر سامان ہے جو کہ ۔ اس تجویز سے

زیادہ تر اخبارات اور پرچے اردو میں

اگر آپ کچھ بتا سکیں

[redacted]

مخلص

Professor Dr.
Masood Hussain Khan
Jawed Manzil
Jamia Nagar Road
Aligarh

(۱۴۷) 26.9.73

سعودیہ عرب کی - کیلنڈر

[illegible]
[illegible] کے عنوان سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

آنرابل ۹ اپریل - ڈاکٹر ایچ - سی ٹرمبلے یونیورسٹی علی گڑھ

مسعود حسن کی - برمنگھم شریف اور مزاج کے لحاظ سے

پرسنل احوال کی ترتیب اسی طرح کی رکھتے ہیں -

ڈاکٹر صاحب اعلیٰ جو اس خط کو آپ کے ہاتھ یونیورسٹی کے ساتھ

برداشتہ ہیں - ان کے اسناد سے جو پریشان ہیں - آپ ان کی بڑی اعلیٰ اور

فن آپ بات اور صداقت کا اندازہ کر سکتے ہیں - اور یا لطف ہیں -

محبت - شرافت اور شخصیت کا - ممتاز گھرانے کے چشم و چراغ ہیں -

آپ کے دادا کے شیخ تاریخ کی رہنمائی کے ذمہ دار ہیں - کیسی نسبتی سوال

جو سب کے اتر پر آپ کے سایہ شفقت میں بھی جاتی ہے اور ڈاکٹر صاحب

ان کے بچے چوٹا ہیں طور پر آفس کے حاکم ہیں ہے - ہمارے

ایک بڑے مخلص اور عزیز دوست ڈاکٹر عارف صدیقی آپ کے عزیز

قریب ہیں - آپ جانتے ہوں گے ڈاکٹر صاحب سابق پرنسپل کالج

ہسپتال کے صف اول کے ماہر اور اعلیٰ طبیب ہیں ہوتا ہے - میرا قلب

جب کبھی کسی ہمراہ کسینیم سے پیشانی محسوس ہوتا ہے تو میں بیک وقت

اللہ تعالیٰ اور ڈاکٹر عارف اور ڈاکٹر صدیقی حسین صاحب کے توسط

کرتا ہوں اور خدا کے تصرف سے حالت رو بہ راہ ہو جاتا ہے - اس کے

تو بیٹھا کر سکتے ہیں ہر ہے ان ڈاکٹروں سے مراسلت کرتا رہتا ہے -

دعا گو تا ہمیں کہ آپ بھی وہ ہے بچے رہیں -

مخلص

سید احمد

(۱۴۹)

Personal

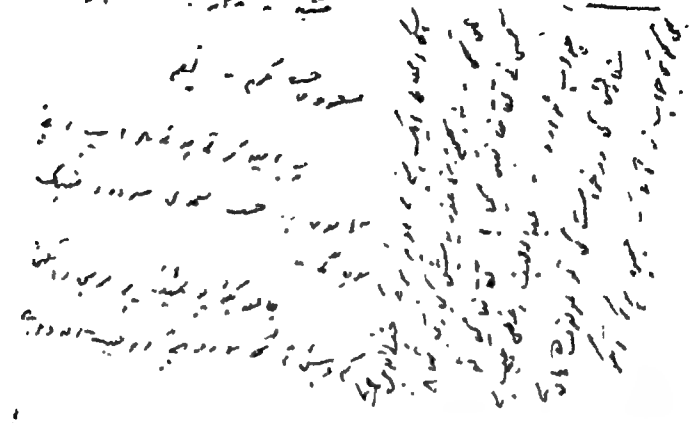

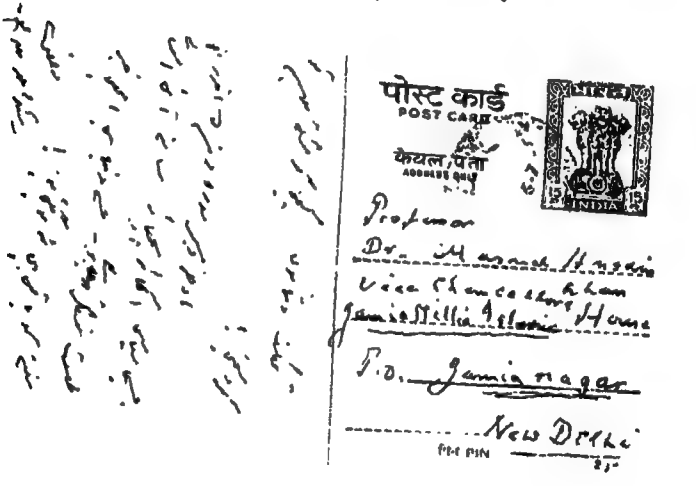

(۱۴۰)

(۱۴۹)

جمعہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۳ء دکن ہاؤس۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

مسعود حسین صاحب

تسلیم

یکشنبہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو جامعہ اردو کے سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد میں حاضر ہونے اور "ڈاکٹر آف لٹریچر" کی اعزازی ڈگری حاصل کرنے کا حکم نامہ ملا۔ جامعہ اردو کی اس نوازش و عنایت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ، احباب جامعہ اردو اور اس بات کے احباب جانتے ہیں کہ میں ایک مدت سے علالت اور ضعف و نقاہت کا شکار ہوں جسے "پیرانہ سالی و ضعف آزار" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ گذشتہ سال بھی مسلم یونیورسٹی سے کسی اعزازی ڈگری کے اور سمبوزیم و کنونشن میں حاضر ہونے کے مطالبے ہوتے رہے۔ ڈاکٹروں کی کچھ ہدایت ہے کہ احتیاط سے کام لیا جائے۔ چنانچہ آپ کی توسط سے ارباب جامعہ اردو سے عدم حاضری کی معافی چاہتا ہوں۔ امید ہے میرے جذبات قبول فرمائیں گے۔ شکریہ قبول ہوگا۔

مخلص

رشید احمد صدیقی

پس گفتار

میں شاگردِ رشید ہوں۔ یہ کلمۂ توصیفی نہیں کلمۂ اضافی ہے۔ اس کو کلمۂ توصیفی کہنا میرے اختیار کی بات نہیں: یہ اختیار تو رشید صاحب کو تھا یا دیگر اہلِ نظر کا ہے۔

۱۹۳۹ء میں رشید صاحب کی شاگردی کے رشتے میں منسلک ہونے سے بہت پہلے میں اُن کے بارے میں پڑھ اور سُن چکا تھا، ایک تو ان کا میرے عمِ بزرگوار ڈاکٹر ذاکر حسین سے خصوصی تعلق، دوسرے اُن کے چٹ پٹے فقرے اور بلیغ مطائبات جو میرے گھرانے میں در آئے تھے ان سے ایک غائبانہ قرب کا باعث بن چکے تھے۔ چنانچہ جولائی ۱۹۳۹ء میں جب میں سابق اینگلو عربک کالج دہلی سے بی۔ اے پاس کرنے کے بعد ایم۔ اے میں داخلے کے لیے علی گڑھ پہنچا تو رشید صاحب سے پہلی مڈبھیڑ ہوئی۔ یہ ان کے نئے تعمیر شدہ مکان کے مردانہ حصّے میں، کمرے سے باہر پھوس کے چھپّر کے نیچے، بے کمر اور باکمر سرکنڈوں کے مونڈھوں پر۔ میرا ان کا پہلا سامنا غالبؔ کے مشہور شعر "روکے" اور "کھینچے" سے بخوبی تعبیر کیا جا سکتا ہے، عرضِ حال سن لی اور بولے کل شعبۂ اُردو میں تشریف لائیے، اور اس کے ساتھ ملاقات یک لخت ختم کردی

لوٹتے وقت ایسا محسوس ہوا نہ تماشا کامیاب آیا اور نہ تمنّا بے قرار، داخلے کی حاجت مندی سوار تھی اس لیے دوسرے دن شعبۂ اُردو میں جا دھمکا۔ بغیر توجہ کیے انھوں نے میرے ہاتھ سے داخلہ کا فارم لے لیا اور آیئے حضرت کہہ کر میرے ساتھ ساتھ جانکلے اسٹریچی ہال میں، جہاں ان دنوں داخلہ کا بازار لگتا تھا۔ کلرکوں سے لے کر پروووسٹ اور دیگر ارباب داخلہ تک، بے شمار میزیں یہاں اندراج کرایئے، یہاں ہال اور ہاسٹل کا انتخاب کیجیے، یہاں فیس داخلہ جمع کیجیے، ہر میز پر بھیڑ کے بھیڑ لگے ہوئے تھے، پیروکار عام طور پر سینیر طلبہ یا رشید صاحب جیسے بعض اساتذہ تھے۔ میں نے دیکھا کہ رشید صاحب کا جس میز کی طرف رُخ ہوتا ہے پرے کا پرا ہٹ جاتا ہے، کلرک ہو کہ اسسٹنٹ رجسٹرار ایک ہلکی سی اٹھک بیٹھک لگاتا ہے اور اُن کے فقرے کی تاب نہ لاکر جھٹ ان سے فراغت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس دن رشید صاحب کے وار بھرپور پڑ رہے تھے اور شاید ہی کوئی مردہ دل ہو جو اس سودا اور ان کے غنچے کے کام سے پہلوتہی کرنے کی ہمت کرتا ہو، لیجیے جو کام گھنٹوں میں ہونا تھا وہ منٹوں میں ہو گیا۔ اس درمیان میری طرف سے مسلسل تجاہلِ عارفانہ رہا۔ ایک دھچکا اور لگا جب آخر میں مجھے داخلہ کا فارم تھماتے ہوئے انھوں نے کہا لیجیے حضرت! باقی کام آپ کا ہے فیس وغیرہ داخل کیجیے اور شعبۂ تاریخ (میں نے پہلے ایم اے تاریخ میں داخلہ لیا تھا) کا رُخ کیجیے۔

میں نے تاریخ کے مضمون کا انتخاب کچھ تو اس وجہ سے کیا تھا کہ مرا بی اے میں یہ اختیاری مضمون تھا اور کچھ اس سبب سے کہ مرے خاندان میں مورخین کی تعداد اچھی خاصی تھی۔ داخلے کی تمام تر تگ و دو میں رشید صاحب نے مجھ سے

یہ سوال نہیں کیا کہ یہ مضمون میں نے کس لیے انتخاب کیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مجھے اُردو کی گوں کا نہ سمجھتے ہوں یا میری عاقبت انھیں عزیز ہو۔ ابھی میرے قدم شعبۂ تاریخ میں جمنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک مورخ ہی کے ورغلانے پر (میری مراد پروفیسر مجیب سے ہے جو ان دنوں علی گڑھ آ نکلے تھے) اکھڑ گئے اور ہفتہ عشرہ کے اندر ہی تبدیلیٔ مضمون کی درخواست لے کر سہما سمٹا شعبۂ اُردو میں صورت سوال کھڑا ہوا تھا۔ جب رشید صاحب سے میں نے اپنی "اِس" نیت کا تذکرہ کیا تو بولے "خوب! یہ میں نے کب کہا تھا کہ آپ مجھ پر نازل ہوں"۔ پھر ٹھوک بجا کر پوچھا "کیا بالکل طے کر لیا ہے؟" میں نے کہا "جی ہاں ایک مورخ ہی کے کہنے پر" کہا "اچھا تو لائیے درخواست" اور ایک شانِ بے نیازی سے دستخط کر دیئے۔

لیجیے اب میں شعبۂ اُردو کا طالب علم بن گیا، یعنی شاگردِ رشید! شعبۂ اُردو میں اس وقت کئی حضرات درس دیتے تھے، لیکن ایم۔ اے۔ کے درس کی ذمہ داری رشید صاحب اور سرور صاحب کے سر تھی۔

شعبۂ اُردو میں آجانے کے بعد بھی رشید صاحب مجھ سے اور میں ان سے عرصے تک قدرے فاصلے سے رہے ——— میں احتراماً اور وہ احتیاطاً۔

رشید صاحب ابتدا سے خواص پسند تھے۔ طالب علموں سے وہ اپنا رشتہ یا تو درس تک محدود رکھتے تھے یا چلتے چلاتے ایک آدھ فقرے تک۔ ان کی اس خواص اور خلوت پسندی کی وجہ سے اکثر حضرات کو شاکی پایا۔ ان کا مکان ان کا حصار تھا۔ اس کا احاطہ کچھ اس قسم کا تھا کہ ملنے والا یا تو مردانے دروازے

سے ٹکریں مار کر رہ جاتا یا زنانے دروازے پر چیخ کر چلا جاتا۔ ان کی رہائش کا کمرہ دونوں دروازوں سے اس قدر محفوظ فاصلے پر تھا کہ ان کے وفادار ملازم سکندر کے توسط کے بغیر آپ کی کوئی صدا یا پیغام ان تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اور سکندر نہ صرف وفادار تھا، تربیت یافتہ اور مردم شناس بھی تھا۔ وہ نہایت خوش اسلوبی سے حاضر کو غائب اور غائب کو حاضر کر دیتا تھا۔ بس یہیں سے سماجی رشتوں کی نزاکتیں پیدا ہوتی تھیں۔ جمیع خلائق کو معلوم تھا کہ رشید صاحب ہمہ وقت علی گڑھ اور اپنے مکان میں موجود رہتے ہیں اور یہ صرف سکندر کی سکندری ہے جو اس خضرِ ادب کو غائب اور حاضر بنائے رکھتی ہے۔ اتفاق سے مجھے اس قسم کی نزاکت سے کبھی سابقہ نہیں پڑا۔ اس لیے کہ میں نے طالب علمی ہی کے زمانے میں ان کا اعتماد حاصل کر لیا تھا اور چوں کہ ہمیشہ "باادب ہوشیار" کا انداز رکھا اس لیے باریابی بھی ہمیشہ حاصل رہی۔

باریابی کا یہ مقام تعمیر کا ادھورا نقش تھا جس کا زنانہ حصہ مکمل اور مردانہ نامکمل تھا۔ اس نامکمل حصہ کی قلندرانہ شان وہ چھپر تھا جو سائبان اور مردانہ ڈرائنگ روم دونوں کا کام دیتا تھا اور جس کے زیرِ سایہ عظیم ادبی شخصیتیں آتیں، بیٹھتیں اور کبھی کبھی ٹھہرتی تھیں۔ خواجہ غلام السیدین مرحوم نے اس مکان کے بارے میں کتنا بلیغ جملہ کہا تھا کہ یہ اپنے مکین کی شخصیت سے کتنی گہری مناسبت رکھتا ہے۔ باہر سے ناہموار لیکن اندر سے باغ و بہار! رشید صاحب معاشرتی وجمالیاتی دونوں اعتبار سے بیرونِ خانہ سے زیادہ اندرونِ خانہ کی زیبائش کے قائل تھے۔ چنانچہ جب کہ مکان کے باہری حصہ میں خاک دھول اڑتی تھی اندر ایک لہلہاتا چمن اور سبزہ زار تھا اور پھولوں کی وہ

بھر مار کر پریاں قطار اندر قطار۔ قلم کے بعد صرف کھرپی کو یہ شرف حاصل تھا کہ اُن کے دستِ مبارک میں دیکھی جاتی جس سے وہ کیاریوں میں قلم کاری کرتے "یہ شوقِ فضول" ( )ان کی سمت کی ضمانت اور طمانیتِ قلب کا باعث تھا۔ ضمناً غیر کی نظروں سے محفوظ وہ پھولوں میں گم رہتے اور ناخواستہ ملاقاتیوں کے لیے ان کے وفادار سکندر کا یہ مستقل عذرِ لنگ ؎

ہر چند کہیں کہ ہیں، نہیں ہیں!

پھولوں ہی کی نسبت سے انھیں جانوروں سے چڑ تھی، میں نے کبھی ان کے مکان پر کوئی کتّا پلا ہوا نہیں دیکھا۔ انھیں سالانہ چوریاں گوارا تھیں لیکن کتّا پالنا منظور نہیں تھا۔ اکثر کہتے کہ انسان سے بہتر جانور ہوتا ہے لیکن سب سے بہتر یہ خاموش پھول پودے ہوتے ہیں۔ ان کا سب سے قیمتی تحفہ گلاب کا پھول ہوتا اور سب سے بڑی مرحمت گلاب کی پود، جسے وہ دوسروں پہ اعتبار نہ کرتے ہوئے اپنے خاص مالی سے آپ کے مکان میں لگوا دیتے۔ لیکن اس کے ساتھ قدرداں کی ضرورت تھی ورنہ مجھ جیسے ناہنجار گلاب کو گو بھی بنا دیتے تھے۔ وہ اپنے مکان سے دید بازدید کے لیے بہت کم باہر نکلتے۔ میرے یہاں جو کبھی کبھی چل کر اچانک آجاتے تھے تو یہی دیکھنے کہ میں نے ان کے گلابوں کا کیا حشر بنا دیا ہے! ایک دن کہنے لگے میں دیکھنے نہیں صرف ان کی خیریت پوچھنے آیا ہوں۔ دیکھ کر دکھ ہوگا۔

رشید صاحب کا طریقۂ درس منفرد اور نرالا تھا۔ مطالعہ کی طرح درس کے میدان بھی مخصوص اور محدود تھے، یعنی بیشتر غالب اور اقبال یا جدید شعراء میں حسرت، فانی، اصغر اور جگر۔ انھوں نے تمام شعرا کے بارے میں اپنے

انداز میں سوچا تھا۔ ان کی یہ سوچ ان کے بلیغ فقروں کی شکل اختیار کر لیتی تھی جن میں ندرت اور اچھوتا پن ہوتی اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ کسی اور کی ٹکسال سے ڈھل کر نہیں نکلے ہیں۔ ہم لوگ اکثر آپس میں مختلف اساتذہ کے طریقۂ تدریس اور علمیت کا موازنہ کرتے اور عام طور پر یہ رائے قرار پاتی کہ علم کتابی رشید صاحب کا میدان نہ تھا۔ لیکن ایک تو رچے ہوئے ذوقِ ادب اور دوسرے خداداد طباعی کی وجہ سے ان کی تحسین شناسی دوسروں سے بالکل مختلف انداز کی ہوتی۔ سونے پر سہاگہ ان کا منفرد انداز بیان جو صرف تحریر تک محدود نہ تھا بلکہ ایک ایک فقرے سے جھلکتا تھا۔ جب کہ دوسرے اساتذہ کی تقریر یا درہ جاتی ان کی یادگار بن جاتی۔

غالب رشید صاحب کے محبوب شاعر تھے۔ اقبال سے وہ مرعوب تھے۔ لیکن ان کے ادبی ذوق کی تربیت غالب کے زیرِ سایہ ہوئی تھی جس کا کلام ان کے منفرد اسلوب کا سب سے بڑا ماخذ تھا۔ اصغر اور جگر سے ان کا ذاتی تعلق تھا لیکن اصغر کی تراشیدہ شاعری کے وہ زیادہ قائل تھے۔ شعر سے شغف کے باوجود یہ عجیب و غریب بات تھی کہ انھیں شعر بالکل یاد نہیں رہتے تھے۔ وزن کا احساس بہت کمزور تھا۔ کبھی آدھے مصرعے سے آگے نہیں بڑھ پاتے اور ہر بار اہلِ حلقہ میں سے کسی کو شعر اٹھانا پڑتا یا بڑھ جاتے تو بحرِ ہزج میں ڈال کر بحرِ رمل چلے، کی سی صورت پیدا ہو جاتی۔ لیکن شعر کا مفہوم حیرت ناک طریقے پر ان کے ذہن میں محفوظ ہوتا تھا جس سے وہ انتہائی محظوظ ہوتے اور بے ساختہ اس شعر کے کچھ الفاظ ان کی نوکِ زبان پر آجاتے۔

غالب سے وہ متاثر تھے خود انھوں نے ایک ادبی نسل کو متاثر کیا ہے۔ ادب کا کوئی بانکا جس کا تعلق علی گڑھ سے رہا ہو ایسا نہیں نکلا جو شعوری

یا غیر شعوری طور پر ان کے اسلوب کی زد سے باہر رہ سکا ہو۔ جو رہا وہ محروم رہا یا لائقِ اعتنا نہ سمجھا گیا۔ لیکن ان کے اسلوب کی نقل بہت مشکل تھی نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب کی صورت ہر مقلدِ رشید کے پیشِ نظر رہی۔ ہاں تھوڑا تھوڑا آب و رنگ سب نے اُڑے ع ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے۔

۱۹۴۱ء میں میں نے مسلم یونیورسٹی سے ایم۔ اے (اردو) کی سند حاصل کی۔ بیروزگاری کے احساس کو کم کرنے کے لیے آبائی وطن جاکر ہندی اور سنسکرت میں گریز کیا۔ وہاں سے آل انڈیا ریڈیو دہلی کی ملازمت میں چلا گیا۔ پطرس بخاری ڈائرکٹر جنرل تھے انھوں نے انتخاب تو کر لیا لیکن چند ماہ بعد بولے بھئی "آپ" ریڈیو ٹائپ" نہیں لگتے۔ ن۔ م راشد اور میراجی نے اس کی تصدیق کی۔ مجھ پر بھی بہت جلد ہی انکشاف ہوا۔ چنانچہ چھے مہینے ریڈیو کی ملازمت کرنے کے بعد پھر علی گڑھ آکر در پیر مناں کھٹکھٹایا۔ رشید صاحب اس بار خنداں نہیں، انگشتِ بدنداں تھے۔ کہنے لگے آپ کو کیا پڑی ہے کہ اچھی خاصی ملازمت چھوڑ کر پچاس روپے کے ریسرچ وظیفے پر آنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا زندگی میں مراجعت اور بازگشت کے وجوہ نہیں ہوتے۔ بس یہی اب ٹھانی ہے۔ کہنے لگے آجائیے اور کوئی دن یہ زندگانی بھی کر لیجیے۔ میں آگیا۔ یہ اگست ۱۹۴۳ء کی بات ہے۔ کچھ ہی عرصے کے بعد عارضی جگہ پر بحیثیت جونیئر لیکچرر کام کرنے کا موقع مل گیا۔ اب رشید صاحب کا اور میرا ہمہ وقت کا ساتھ تھا۔

اس وقت شعبۂ اُردو کی ہیئت ترکیبی آج کل سے بالکل مختلف تھی۔ یہ سرسید ہال میں سابق لٹن لائبریری کے بازو والے تین متصل اور ایک غیر متصل

کمرے پر مشتمل تھا۔ سامنے کے رخ کا بڑا کمرہ اساتذہ کی بیٹھک تھا جس کے درمیان متوسط سائز کی ایک میز اور گھومتے ہوئے شلف پر حاضری کے رجسٹر رہتے۔ تین طرف دیوار سے لگی ہوئی آرام (میڈک) کرسیاں رہتیں۔ دروازہ کے قریب کی آرام کرسی رشید صاحب کے لیے مخصوص تھی باقی سب غیر محفوظ۔ کوئی شخص اگر اپنے حصۂ اسفل کو بلند رکھنے کا خواہش مند ہوتا تو وہ مرکزی میز کے ساتھ کی آفس کرسی پر متمکن ہو جاتا۔ رشید صاحب گوشہ نشین رہتے، جسے ان سے گفتگو کرنا ہوتی پاس کی خالی کرسی پر جا بیٹھتا۔ جب ہجوم شوق زیادہ ہوتا تو ان کی کرسی کے اردگرد ایک ہلالی دائرہ بن جاتا جس سے گھبرا کر کبھی کبھی وہ حاضری کا رجسٹر ہاتھ میں لے کر یک لخت اٹھ کھڑے ہوتے اور سیدھے مکان کا رُخ کرتے۔

رفقائے شعبہ کے ساتھ رشید صاحب کی ہم نفسی اور ہم سخنی باہمہ اور بے ہمہ قسم کی تھی۔ وہ فقروں اور مطائبات میں کھلتے تھے لیکن ان کے "عالم بسط" کے بارے میں یہ پتہ چلانا سخت دشوار تھا کہ کب یہ "عالم قبض" میں تبدیل ہو جائے گا۔ وہ مجمع کو بالکل انگیز نہیں کر سکتے تھے (اگر تاج پوش ہوتے تو دربارداری کے رسم سے بالکل ناآشنا رہتے) اشخاص کو بھی صرف اسی وقت تک انگیز کرتے تھے جب تک ان کا جی چاہتا تھا۔ مکان ہو یا شعبہ کسی بھی بھاری پیندے والے کو اچانک رخصت ہو جانے کا مشورہ دے دینا ان کے معمولات میں سے تھا۔ کم یابی کے ساتھ ان کا یہ معمول بھی بعض حضرات کے لیے تکلیف دہ رہا ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ رشید صاحب کو اپنی کوتاہیوں کا علم نہ تھا۔ وہ اپنی کم سخنی، کم یابی، کم انگیزی اور اس سے پیدا شدہ بعض اوقات کی سماجی نزاکتوں

پر نفسریں بھی کرتے تھے۔ اس وقت خاص طور پر غالب کا یہ مصرع ورد زبان ہوتا ع

غیر کیا خود مجھے نفرت مری اوقات سے ہے

ایسے موقع پر میں ہنس کر کہتا کہ "رشید صاحب! غالب نے ایک ہی مصرعہ تو خلافِ محاورہ کہا ہے وہ آپ پر کس طرح چسپاں ہو سکتا ہے" پوچھتے کیونکر؟ میں کہتا "اس مصرع میں "اپنی اوقات" ہونا چاہیئے" کہتے "یہ تو آپ نے پھر لسانیات کی اوقات بڑھائی" بات جہاں کی تہاں رہ جاتی ان کا موڈ بدل جاتا۔

انسانوں، عزیزوں اور رفیقوں کو آنکنے کی رشید صاحب کے پاس صرف ایک کسوٹی تھی اور وہ ان کے ایک پسندیدہ لفظ "نامعقول" میں مضمر تھی، یہ ان کا تیر بھی تھا نشتر بھی تھا اور آنکس بھی۔ "کوئی نامعقول میرے دسترخوان پر نہیں بیٹھے گا" "۔۔۔ ایسا نامعقول کہ دماغ میں ہر وقت جوتے لگتے رہتے ہیں" وہ اس ایک لفظ سے اپنے لیے انسانوں کے وجود کو ختم کر دیتے۔ نامعقول شاعر کی شاعری کے منکر ہو جاتے۔ "کوئی نامعقول انسان اچھا شاعر نہیں ہو سکتا" کلیات قائم کرتے اور خود اپنے گرد ایک حصار کھینچ لیتے۔ نامعقول اور نامعقولیت کے لیے ان کی تعزیرات میں کوئی معافی نہیں تھی۔

میرا رشید صاحب کی شخصیت کا مجموعی تاثر ایک شدید انفرادیت، داخلیت پسند اور حساس طبیعت رکھنے والے فنکار کا ہے۔ وہ غیر معمولی، غیر تنقلی ذہانت اور بصیرت کے مالک تھے۔ ایک مخصوص طبقے اور عہد کی اقدار اور وضع داریوں کو عزیز رکھتے تھے اور انھیں پیمانوں سے ان سب کو ناپتے جو ان کی رہگذر

حیات پر آنکلتے۔ وہ بُت شکن سے زیادہ خدا ساز تھے۔ جن قدروں یا شخصیتوں کو عزیز رکھتے ان کو ادبی تخلیق کا ہالہ عطا کر دیتے۔ جو ان کی نظروں سے کسی نامعقولیت کی بنا پر گر جاتے وہ مسلسل ان کے اغماض کا شکار رہتے۔ اپنی ستائش سے گھبراتے لیکن دوسروں کی ستائش جی کھول کر کرتے۔ کہتے تھے "مرا اس میں کیا خرچ ہوتا ہے دوسرے کا جی خوش ہو جاتا ہے"۔ باہر کے بزرگ ادیبوں کے سامنے اپنے شعبے کے نوجوانوں اور ان کے کارناموں (یا ناکارناموں) کی تعریف اس انداز میں کرتے کہ مہمان گھبرا جاتا اور ممدوح شرما جاتا۔ انسانی ہمدردی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ جہاں تک ممکن ہوتا ہر ایک کی حاجت روائی کرتے۔ سیکڑوں پر ان کے خاموش احسان ہیں۔ بعض احسان فراموش ہیں۔

علی گڑھ ان کی سب سے بڑی کمزوری اور طاقت دونوں تھا۔ اس سے ان کی والہانہ عقیدت کو نظر انداز کرتے ہوئے بعض اوقات میں اس مسئلے پر ان سے الجھ جاتا۔ وہ اس کی نسبت سے سارے ہندوستان کی تاریخ اور مقدر دیکھتے تھے۔ میں اسے ایک دجلہ کا قطرہ کہتا تھا۔ میری جرارت انکار پر بُرا ماننے سے زیادہ افسوس کرتے اور اپنی بات پر اصرار۔ ان کی علی گڑھ پرستی بڑھ جاتی اور میں متشکک کا متشکک رہ جاتا۔

رشید صاحب طبعاً ایک مذہبی ذہن کے مالک تھے۔ خاص طور پر اسلام کی عظمت اور فوقیت کے مقر اور قائل۔ لیکن طاعت و زہد کی جانب عملی رجحان بہت کم تھا۔ اس لیے انھوں نے مذہبی مباحث اور فرائض سے بیشتر خود کو دور رکھا۔ لیکن ہندی مسلمانوں کی تاریخ، تہذیب اور معاشرت سے انھیں گہری دلچسپی تھی جو ان کی تحریر و تقریر دونوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

سرسید کو وہ مسلمانوں کا مسیحا سمجھتے تھے اور علی گڑھ تحریک کو ان کی نشاۃ ثانیہ۔ سیاست میں وہ وسط سے دائیں طرف تھے۔ اس لیے وہ ادبی تحریکیں۔ جن کا ماخذ کعبہ و کاشی سے دور ہوتا ان کو مشتبہ نظروں سے دیکھتے۔ بنیادی طور پر وہ انسان اور قوم پرست تھے۔ اس لیے گاندھی، نہرو، محمد علی، اقبال، اور ذاکر حسین جیسی شخصیتیں ان کے تخیل کو گرماتی تھیں۔ ذاکر حسین سے ان کی عقیدت اب اُردو ادب کی ایک علامت بن چکی ہے۔ ان سے وہ بدظن اور خفا (جہاں تک مجھے علم ہے) صرف ایک بار ہوئے تھے جب وہ اچانک علی گڑھ چھوڑ کر بہار کی گورنری پر چلے گئے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ علی گڑھ چھوڑ کر جانا تھا تو جامعہ بازگشت کرتے جہاں ان کے ساتھ کام کرنے کے لیے انھوں نے اپنی پیش کش کی تھی۔

جنوری ۱۹۷۳ء میں رشید صاحب کی تحریک پر میرا انتخاب جامعہ اُردو کے شیخ الجامعہ کے اعزازی عہدے کے لیے ہوگیا۔ ستمبر ۱۹۷۳ء میں جامعہ ملیہ کے شیخ الجامعہ کی حیثیت سے میری نامزدگی عمل میں آئی۔ میرے لیے رشید صاحب کا مشورہ اور آشیرباد ضروری تھی۔ ملا تو کہا بڑی ذمہ داری سر پر آگئی ہے ضرور قبول کیجیے۔ میں نے کہا یہ کیا ظلم ہے کہ پہلے تو آپ نے ایک پٹھان کو شیخ بنادیا اب چاہتے ہیں کہ ڈبل 'شیخ' ہوجائے۔ کہنے لگے کہ لطیفہ کو سنگین نہ بنایئے، اس سے لطف اٹھایئے اور کمر باندھ لیجیے۔

علی گڑھ سے تقریباً پانچ سال باہر رہا لیکن جامعہ اُردو کے ناتے سے ہر ماہ دو ماہ میں ایک چکر ضرور ہو جاتا۔ رشید صاحب کے دورِ دولت پر میرے لیے حاضری ناگزیر تھی۔ ان کا قلم ابھی تک نہیں تھکا تھا۔ تابڑ توڑ وہ علی گڑھ

اور اس سے متعلق موضوعات پر لکھ رہے تھے۔ یہ تحریریں جا بجا چھپتی بھی رہیں، لیکن اب وہ مزاح اور طنز نگار نہیں تھے۔ خاکہ نگاری بھی چھوڑ دی تھی وہ اب علی گڑھ نگار تھے۔ کچھ ماضی کی یادیں، کچھ حال کے مناظر اور کچھ مستقبل کے بارے میں پیش گوئیاں۔ موجودہ علی گڑھ کی طرف سے مضطرب رہتے۔ اسی شدت سے ماضی کے علی گڑھ کی جانب بازگشت کرتے۔ اس کے حالِ زار پر ان کا اُس زمانے کا محبوب شعر یہ تھا ؎

کیسے کیسے ایسے ویسے ہو گئے
ایسے ویسے کیسے کیسے ہو گئے

ان کے مکان کے اندر کے سبزہ زار، گل و گلزار اسی طرح شاداب اور شگفتہ تھے۔ لیکن مالی بوڑھا ہو چکا تھا۔ عمر اسّی سے تجاوز کر چکی تھی مگر حوصلۂ قلم و رقم اب تک باقی تھا۔ ان کے انتقال سے قبل میں اکتوبر ۱۹۷۶ء میں آخری بار علی گڑھ گیا اور پہلی بار ان کے یہاں بعض مصروفیات کی بنا پر حاضری نہ دے سکا۔ جنوری ۱۹۷۷ء میں اچانک خبر ملی کہ علی گڑھ کے چمن کا بُلبل بھری بہار میں پرواز کر گیا!

؎ مجنوں جو مر گیا ہے تو صحرا اُداس ہے

رشید صاحب کے "ادبِ ممنوع" کو برسرِ عام لانے کی یہ جرأتِ رندانہ ان کی ہدایت اور اپنی شرافت کو خطرے میں ڈال کر کی جا رہی ہے۔ تمام دوستوں اور عزیزوں کو سخت اور مسلسل ہدایت تھی کہ ان کے خطوط ہرگز ہرگز ان کی حیات میں یا ان کے بعد شائع نہ کیے جائیں۔ اس ہدایت کی زد پر وہ بعض اوقات مکتوب الیہ کی شرافت تک کو لے آتے تھے۔

رشید صاحب، جہاں تک خطوط نویسی کا تعلق ہے۔ بسیار نویس تھے۔ خطوط کا جواب جلد از جلد دینا ان کی عادت تھی۔ اس کے لیے انھوں نے ایک 'تکنیک' بھی ایجاد کر لی تھی۔ عام طور پر رقعوں اور پوسٹ کارڈوں کا استعمال، فوراً مکتوب الیہ کے خط کو پھاڑ کر اس سے نجات حاصل کرنے کی عادت (یہی وجہ ہے کہ ان کے گھر سے جو سامان نکلا ہے اس میں اچھے سے اچھے مکتوب نگاروں کے خطوط مفقود ہیں!) اور پھر فوری طور پر انھیں پوسٹ کر دینے کی ہدایت۔ اس طرح ان کی "پابندی رسم نیم ملاقات" مرتے دم تک جاری رہی جب کہ ان کی بینائی جواب دے چکی تھی، ہاتھ میں رعشہ آچکا تھا اور دماغ کی شریانوں میں دورانِ خون کی کمی کی وجہ سے مسلسل لذت آتشیں کی سی کیفیت محسوس کرتے رہتے تھے۔

میں نے ان کے مکاتیب کو جان بوجھ کر 'رقعات' سے موسوم کیا ہے۔ اس لیے کہ ان میں سے بیشتر رقعوں اور پرچوں پر لکھے گئے ہیں۔ کچھ اس وجہ سے کہ مکتوب الیہ مقامی تھا اور اس کا مکان ان کے دولت کدہ سے بہ مشکل ایک فرلانگ کے فاصلے پر تھا اور کچھ اس سبب سے کہ رشید صاحب اپنے خطوط کے بے مخصوص اسٹیشنری یا ڈاک کا بے جا خرچ اٹھانے کے قائل نہ تھے۔ جب ڈاک کے ذریعہ ترسیلِ خط منظور ہوتی تو پوسٹ کارڈ کا استعمال کرتے۔ اس میں غایت کے علاوہ سہولت بھی تھی۔ ایک دفعہ کی گفتگو سے یہ بھی اندازہ ہوا کہ وہ پوسٹ کارڈ کو لفافے (بند یا کھلے) کے مقابلے میں زیادہ پائدار سمجھتے تھے۔ انھیں اس بات کا بخوبی علم تھا کہ ان کی ہدایت کے علی الرغم میں ان کے خطوط کو حرزِ جاں سمجھ کر محفوظ رکھتا ہوں اور نیّت بھی خراب ہے۔ نہیں کہہ سکتا کہ غالب کی طرح رشید صاحب اس بارے میں کہاں تک محتاط قلم ہو گئے تھے۔ لیکن یہ مسلم ہے کہ ان کے تمام خط قلم برداشتہ ہیں۔ بہت کم مقامات پر انھوں نے کسی لفظ یا جملے کو قلم زد کیا ہے۔

اس مجموعہ میں ان کا سب سے پہلا خط ۱۹۴۳ء کا ہے جب میں شعبۂ اُردو میں نیا نیا لکچرر مقرر ہوا تھا یہ رسیدی قسم کا ہے لیکن قدامت کے پیشِ نظر شامل کر لیا گیا۔ ۱۹۴۴ء تا ۱۹۶۲ء کے بیشتر رقعات زائل ہو گئے۔ تعداد بھی کچھ زیادہ نہیں تھی۔ میں علی گڑھ ہی میں تھا اور رشید صاحب سے مراسلت کا کاروبار ابھی نہیں کھلا تھا۔ ان کے خطوط کا باقاعدہ سلسلہ ۱۹۶۲ء کے بعد شروع ہوتا ہے جب میرا عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو میں پروفیسر کی حیثیت سے تقرر ہوا اور میں علی گڑھ سے چھ سال کے لیے باہر چلا گیا۔ خطوط کی بڑی تعداد انھیں چھ سال سے تعلق رکھتی ہے۔ اس دوران میں مختلف تعلیمی

کاموں کے سلسلے میں رشید صاحب نے دوبار حیدرآباد کا سفر میری خاطر اختیار کیا۔ ۱۹۶۸ء میں میں دوبارہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں لسانیات کی پروفیسری پر آ گیا۔ ہر چند کہ رشید صاحب سے سو قدم کے فاصلے پر رہتا تھا لیکن اگلے پانچ سالوں میں رقعات کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ رشید صاحب ان دنوں ٹرانزٹ زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کے اندر مزاح نگار مر چکا تھا۔ اب وہ مسلسل سنجیدہ مسائل بالخصوص علی گڑھ کے بارے میں لکھ رہے تھے۔ علی گڑھ ان کے لیے کچھ ماضی کی یادوں سے عبارت تھا، کچھ حال کے تشویشناک حالات سے اور کچھ نامعلوم مستقبل سے! اس زمانے میں مسلم یونیورسٹی کے سہ ماہی مجلے 'فکر و نظر' کا میں ایڈیٹر بھی ہو گیا تھا۔ ان کے اکثر رقعات میں اپنے ان مضامین کا تذکرہ ملے گا جنھیں وہ اس مجلے کے صفحات میں شائع کرانا چاہتے تھے۔ یا ان اداریوں کا تذکرہ جو میں نے اسی زمانے میں 'ہماری زبان' کے عارضی ایڈیٹر کی حیثیت سے لکھے تھے۔ نومبر ۱۹۷۲ء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کا وائس چانسلر ہو کر میں پھر پانچ سال کے لیے علی گڑھ سے غائب ہو گیا۔ کچھ میری منصبی مصروفیات، کچھ ان کی گرتی ہوئی صحت۔ خط و کم تر آنے جانے لگے، اور موضوعات گفتگو بھی سمٹ کر رہ گئے۔ میں کاروباری بنتا گیا اور وہ گراں قلم۔ رشید صاحب سے بہتر مکتوب لکھوانے کے لیے انھیں 'برانگیختہ' کرنا ضروری ہوتا تھا۔ ان کی فکر مصرعوں اور فقروں کی فکر تھی۔ اس لیے دوسرے کے بھڑکتے ہوئے جملے یا برمحل نقل شعر کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ اکثر لکھتے مجھے یہ کیوں نہیں سوجھا اور اس کے ساتھ ان کے ذہن کا دبستاں کھل جاتا۔

رشید صاحب بنیادی طور پر ایک 'دروں بیں' شخصیت کے مالک تھے۔ ایسی شخصیت اپنے نجی رشتوں اور تحریروں میں احتیاط اور دیر سے کھلتی ہے

خاص طور پر اگر مکتوب الیہ اس کا ہمدم و ہمراز نہ ہو۔ رشید صاحب کی نسبت سے مجھے یہ درجہ کبھی حاصل نہیں ہوا۔ گو وہ مجھ پر طالب علمی کے زمانے سے شفقت کرتے تھے اور ادبی و علمی معاملات میں میں ان کا معتمد علیہ تھا۔ زندگی کا بڑا حصہ ان کی رفاقت میں گذرا۔ لیکن ہمیشہ "باادیم" میں ایک 'نہایت دوری' قائم رہی جیسا کہ خطوط میں الفاظ خطاب سے ظاہر ہے۔ "مکرم" جو مکتوب نویسی میں ایک غیر جانب دار، بے رنگ اور رسمی خطاب ہے۔ انھوں نے زیادہ تر مجھے اسی لفظ سے یاد کیا ہے۔ کبھی کبھی 'وفور کرم' میں 'محترم' بھی لکھ جاتے تھے جس پر میں محجوب ہو کر رہ جاتا۔ اسی طرح ان کے خطوط کا خاتمہ ہمیشہ لفظ 'مخلص' پر ہوتا جسے پھر میں رسمی سمجھتا ہوں۔

مکتوب نویسی میں ان کے اس رویے کے باعث رشید صاحب اپنے رقعات میں بہت کم بے پردہ ہوئے ہیں۔ صرف کبھی کبھی ذاتی غم کی لہر یا جیسا کہ خط نمبر ۲ میں اپنی چھوٹی اور عزیز بیٹی منّی کی جواں میری پر بلبلا اٹھے ہیں۔ ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۸ء کے بعض خطوط میں اپنی گرتی ہوئی صحت اور بڑھاپے کے عوارض کا ذکر نہایت پژمردگی سے کرتے ہیں اور کہ رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو' کے آرزو مند ہیں۔

سماجی نقطۂ نظر سے رشید صاحب کی شخصیت کا سب سے مثبت پہلو جو ان رقعات سے بخوبی ظاہر ہے چھوٹوں کے ساتھ ان کی کریم نفسی ہے۔ ان کی فیض بخشی سے بہرۂ وافر مجھے بھی ملا تھا۔ ہماری زبان کی عارضی ادارت کے زمانے میں انھوں نے ہر اداریے پر جو رقعات مجھے لکھے ہیں وہ کسی بھی لکھنے والے کے لیے باعثِ فخر ہو سکتے ہیں۔

علم و ادب کے معاملات کے لیے وہ مجھ پر بہت زیادہ بھروسہ کرتے

تھے جیسا کہ ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۲ء کے خطوط سے ظاہر ہے۔ اس دوران جو بھی لکھتے شائع کرنے سے قبل میری نظر سے ضرور گزارتے۔ دہلی یونیورسٹی کے توسیعی خطبے کے لیے انھوں نے غالب اپنا موضوع منتخب کیا تو میری مدد چاہی اور یہ میں نے بھرپور دی۔ اس دوران جو خطبے تحریر کیے مجھ سے بار بار مشورہ کرتے رہے۔ وہ ایک نہایت ذہین انسان تھے 'تھوڑے' کو 'بہت' کر دینا ان کے قلم کا کھیل تھا۔ وہ صحیح معنیٰ میں ایک صاحبِ طرز انشا پرداز تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے رقعے اور پرچے آج تک ہمیں عزیز ہیں۔

دیوانِ غالب (اُردو) نسخۂ خدا بخش

تقدیم

فرخ جلالی

حرفے چند

دیوان غالب کے کئی قلمی نسخے خدا بخش لائبریری میں محفوظ ہیں۔ فرغ جلالی صاحب نے ان میں سے ایک کا خصوصی مطالعہ کر کے اسکی تدوین کی ہے اور اس پر تفصیلی حواشی لکھے ہیں۔ اس نسخے کا تعارف اور متن پیش کیا جا رہا ہے۔ مقدمہ اور حواشی اگلی بار۔

مدیر

جناب فرخ جلالی
علیگڑھ

دیوانِ غالب

نسخۂ خطی خدا بخش لائبریری

لائبریری انداج نمبر ۹۲

یہ نسخہ قدیم معلوم ہوتا ہے۔ قاضی عبدالودود کا یہ خیال صحیح کہ "کتابت شورش ۱۸۵۷ء سے پیشتر کی ہے" میری رائے میں ۱۸۴۱ء کے آس پاس کی ہے۔ اب تک توجہ نہیں ہوئی ہے۔

اس دیوان میں غالب کی ایک قدیم غزل حسب روایت قدیم شامل ہے اس میں ایک شعر شامل ہے۔ ؎

تکلف برطرف نظارگی میں ہی سہی لیکن وہ دیکھا جائے کب یہ فتنہ دیکھا جائے ہے مجھ سو

حضرت عرشی مرحوم نے اور اب کالی داس گپتا رضا نے بہ پیروی عرشی "فتنہ" کے بجائے "ظلم" کا لفظ پسند کیا ہے۔ چند قدیم نسخوں میں جن میں اشاعتِ اوّل بھی شامل ہے لفظ "فتنہ" موجود ہے۔ فتنہ میں جو شوق اور شعریت ہے وہ ظلم میں کہاں ہے۔

یاد آیا کہ غالب نے اپنے دورِ شباب میں ایک مشہور اور معرکہ کا شعر کہا ؎

چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

یہ شعر خوباں کی طرح مشہور ہو گیا اگر مان لیا جائے کہ بڑے بڑے لوگوں کے مشورے سے غالب نے اپنے دیوان کا انتخاب کیا اور بعض اشعار کی صورت خود بگاڑ دی۔ اپنے پہلے ہی دیوان کی اشاعت کے موقع پر غالب نے شعر کے اس متن کو پسند کیا ؎

یاد سے چھیڑ چلی جائے اسد گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

قبول عام نے پہلا متن مشہور رکھا اس طرح اس قتل کا چرچا نہیں ہوا مگر مطبوعہ دیوانوں میں آخری متن چھپ رہا ہے۔

ایک حیرت کی بات ہے کہ جناب کالی داس گپتا رضا اور ان سے پہلے کے بڑے حضرات خدا بخش لائبریری کے اس خطی نسخہ کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں فرماتے۔ جناب کالی داس گپتا رضا بارہ قلمی نسخوں اور پانچ مطبوعہ نسخوں کی مدد سے اپنا دیوان غالب مرتب فرماتے ہیں مگر یہ نسخہ خدا بخش لائبریری یا نسخۂ عظیم آباد قابل ذکر قرار نہیں پاتا۔ میں نسخۂ عظیم آباد کو شایع کرنا چاہتا ہوں۔ مالک رام مرحوم سے بارہا تذکرہ رہا کہ غالب کے خطی نسخوں کی اشاعت کی ضرورت ہے۔ بہت برسوں کی بات ہے کہ میں نے غالب پر ایک مضمون کی اشاعت پر لکھا تھا کہ سرسید اور ان کے بھائی سید محمد کے مطبع کا نام سید المطابع نہیں تھا۔ حضرت عرشی مرحوم نے اپنے مرتبہ دیوان میں ایک جگہ تحریر فرمایا:

"یہ مطبع سرسید کے بھائی سید محمد خان بہادر نے دہلی میں قائم کیا تھا اور سید المطابع یا مطبع سید الاخبار کے نام سے مشہور تھا۔"

جناب مالک رام نے اور کالی داس گپتا رضا نے اشاعت اول کا سرورق چھاپا ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ "سید محمد خان بہادر کے چھاپہ خانے کے لیتھو گرافک پریس میں چھاپا ہوا۔"

اس سے قبل سرسید کی پہلی فارسی کتاب "جام جم" اسی مطبع سے جب شایع ہوئی تو "پریس" کا نام مطبع سید الاخبار نہیں تھا بعد کو اس چھاپہ خانہ کا نام مطبع سید الاخبار ہوگیا۔ یہ ترکیب لکھنؤ کے پریسوں کی طرز پر کی گئی۔ بعد میں جب اس پریس کا نام مطبع سید الاخبار ہوگیا تو سرسید احمد کی کئی کتابیں اس مطبع سے چھپتی رہیں جیسے آثار الصنادید ۱۸۴۷ء (طبع اول) وغیرہ۔ اور مصنفین کی کتابیں بھی مطبع سید الاخبار سے شایع ہوئیں جن کی ایک مختصر فہرست آئندہ دی جائے گی۔ ۱۸۴۲ء یا ۱۸۴۱ء میں اس مطبع سے اخبار سید الاخبار بھی چھپنے لگا۔ اس کا موضوع زیادہ تر قانون تھا۔

ربّ بسیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ونعم بالخیر

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا ..... کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

کاوِ کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

جذبۂ بے اختیارِ شوق دیکھا چاہیے سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

آگہی دامِ شنیدن جس قدر چاہے بچھائے مدعا عنقا ہے اپنے عالمِ تقریر کا

بسکہ ہیں غالب اسیرِ بیدماغیہائے خویش موئے آتش دیدہ ہے حلقہ مرے زنجیر کا

ولہ

جز قیس اور کون نہ آیا بروئے کار صحرا مگر بہ تنگیِ چشمِ حسود تھا

آشفتگی نے نقشِ سویدا کیا درست ظاہر ہوا کہ داغ کا سرمایہ دود تھا

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا

بس کہ مکتب غم دلیں بسبق ہوز — لکھنے بیٹھا کہ رف گیا اور بود ہنوز
نبا کفن بے داغ عیوب برہنگی — میں ورنہ ہر لباس میں ننگ وجود ہنوز
بسکہ غیر مرزا کو ہیں اسد — سرکشتہ غبار رسوم و قیود ہنوز

ولہ

لیتے ہو بند ہنگیے ہم دل اگر ہڑا — ہا ہا — دل کہاں کہ گم کیجیے ہم ہنیے — مدعا ہا ہا
عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا — درد کی دوا پائی درد بے دوا ہا ہا
سادگی و پرکاری بیخودی و ہشیاری — حسن کو تغافل میں جرأت آزما ہا ہا
غنچہ پھر لگا کہلنے آج ہنیے اپنا دل — خون کیا ہوا دیکھا کم کیا ہوا ہا ہا
حال دل نہیں معلوم لیکن اس قدر یعنی — ہنیے بار ہا ڈھونڈا تم نے بار ہا ہا
شور پند ناصح نے زخم پر نمک چھڑکا — آپ سے کوئی پوچھے ہنیے کیا مزا ہا ہا
دوستدار دشمن ہے اعتماد دل معلوم — آہ بے اثر دیکھی نالہ نارسا ہا ہا

ولہ

دل مرا سوز نہاں سے بے محابا جل گیا — آتش خاموش کی مانند گویا جل گیا
دل میں ذوق وصل و یاد یار تک باقی نہیں — آگ اس گھر میں لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا
میں عدم سے بھی پرے ہوں ورنہ غافل بارہا — میرے آوے آتشیں بے بال عنقا جل گیا
عرض کیجے جوہر اندیشہ کی گرمی کہاں — کچھ خیال آیا تھا وحشت کا کہ صحرا جل گیا

دلم این بخت و بهانا و رنه داغ نکی بهار — اس چراغان کا کرون کب کا رفو ماجل گیا
میز همسن او رافسرده کیے بزم از روغناب کردل — دیکهکر طرز تپاک اهل دنیا جل گیا

ولہ

شوق هر رنگ رقیب سر و سامان نکلا — قیس تصویر کے پردے میں بهی عریان نکلا
زخم نے داد ندی تنگی دلکی یارب — تیر بهی سینهٔ بسمل سے پر افشان نکلا
بوئے گل نالهٔ دل دود چراغ محفل — جو تبری بزم سے نکلا سو پریشان نکلا
دل حسرت زده تها مایدهٔ لذت وصل — کام یارو نکلا بعد یب و دندان نکلا
نهی نو آموز فنا هت دلوار بسته — سخت مشکل هے که یه کام بهی آسان نکلا
ولیں بهر گریه نے یک قطره دل اوتها یا غالب — آه جو قطره نه نکلا تها سو طوفان نکلا

ولہ

دهکی میں مرگیا جو نه یار شبرد تها — عشق شبرد پیشه طلبگار مرد تها
تها زندگی میں مرگ کا کهٹکا لگا هوا — اوڑنے سے پیشتر بهی مرا رنگ زرد تها
نالیف نسخه های وفا کر رها تها میں — مجموعهٔ خیال ابهی فرد فرد تها
دل تا جگر که ساحل دریای خون هے اب — اس رهگذر میں جلوه کل آگے گرد تها
جانا پڑها رقیب کی بزم اندوه عشق میں — دل میں اگر نه تها دل کا درد تها

احباب چاره ساز بی وحشت نمی رسی
زنجیر واپسین بنی خیال بیابان نبرد بنه

بهمه لاشم بکفن بغالب خسته جانکی هیچ
حق مغفرت کرین عجب آزاد مردیه

وله

شعاع آینه مرغوب تب مشکل نظر آیا
تمنای بیک کف بیرون نهد دل بسمل آیا

بفیض بیه بی تو مسیحی جاوید آسان هیچ
کف خاکستر ما را عقده مشکل بسمل آیا

هوای سیر گلشن آبنه بی مهری قاتل
که اندازد بخون غلطیدن بسمل بسمل آیا

وله

دهر من نقش وفا وجه تسلی نهوا
هیچ بیه وه لفظ که کشنده معنی نهوا

سبزه خط سیر نهرا گلشن رخسار ندیا
بیه زمردی حریف دم افعی نهوا

منی جاها نهاکه اندوه وفا سی جهوئون
وه ستمگر می مرنی پر می راضی نهوا

دل گذرگاه خیال می و ساغر هیچ هیچ
گر نفس جاده سر منزل مقصود نهوا

منت سنج وعده ناکرنی می زانکه کمی
کوش منت کش گلبانگ تسلی نهوا

کس سر دوی قسمت کی شکایت کیجی
هنی جاها نهاکه مرجائین کسوده بی نهوا

مرگ صدمه یک جنبش لب غازه
ناتوانی بیه حریف دم عیسی نهوا

وله

شب تم گرچه زاید الفدر جس باغ رخوانگفا
وه ایک گلدسته بی هم بیخود دوستکی طاق نسیانگفا

۴

بیدل

بیابان گیاهیم بیدل و کاندر نشاهای عمر گمانکی
که هر اینک قطره خون دانه ایست نسیم مرجانکی

نه آئینی سطوت فانوس بی مانع سپر نانو نمکو
لباد انبوه نمی جوشکی هوا را بسته نیسانکی

دبیکهاون کاشانه ام اگر فرصت زمانه بنی
مرا بهه داغ دل اینک تخم سرو چراغانکی

کبا آینه خانه کاوه نقشه شرب جلوه بنی
کی جوهر نوده خورشید عالم شبستانکی

مرا نعمیر من بهه اینک صورت خرابی یکی
هبولا برق خرمن کاهی خون گرم دهقانکی

او کاهی گهر بین هر سو سبزه و مهرانی تماشا کر
مدارا ناب کهودنی بر کنار آبی مرد بانکی

خموشی بین بیان چون کنه لاکن آزرده بین هست
چراغ مرده ام من بیزبانی گور غریبانکی

نخورا اینک پرتوه نقشه خیال یار مانی هست
دل افسرده گویا حجره بهه یوسف کی زندانکی

بغل بین غیر کی آج آب سوتی هی کهیر و دنه
سبب کیا خواب بین آگر شبنم های بیهانکی

نهیں معلوم کس کس کا لهو پانی هوا هوگا
قیامت هی سرشک آلوده هونا میری مژگانکی

نظر بین هی همارے جادهٔ راه فنا غالب
که یه شیرازه عالم کی اجزای پریشانکی

ولہ

نهرگانب بیابان ماندگی بے ذوق کم مرا
حباب موجه رفتار بهے نقش قدم مرا

محبت تهی جنس سر لبک اب پهر بیدماغی هے
کر موج بوی گیسوی تاک هی آبادی دم مرا

سراپا رهن عشرت دنا کر برا لفظ هستی
عبادت برق کی کرتا هی اور افسوس حاصل کا

بقدرِ ظرف ہی ساقیِ خمارِ تشنہ کامی بھی
جو تو دریا ہی پیتے تو بھی خمیازہ ہم ساحل کا

محرم نہیں ہے تو ہی نواہائے راز کا
یاں ورنہ جو حجاب ہے پردا ہی ساز کا

نوا در سیرِ غیرِ نظر ہائے شیر شیر
ہبہ وقت ہے شگفتنِ گلہائے ناز کا

صرفہ ہی ضبطِ آہ میں مرا دکرشمہ میں
طعمہ ہمیں ایک ہے نفسِ جانگداز کا

ہیں بسکہ جوشِ بادہ سے شیشے اچھل رہے
ہر گوشۂ بساط ہے سر شیشہ باز کا

کاوشِ کاوکِ حسرتِ بے نفاعہا کہ ہے ہنوز
ناخن پہ قرضِ اپنے گرہ نیم باز کا

ناراجِ کاوشِ غمِ ہجراں ہوا اسد
سینہ کہ تہا دفینہ گہرہائے راز کا

دلہ

شب کہ برقِ سوزِ دلسی زیرہ ابرِ آب تہا
شعلۂ جوالہ ہر یک طبقۂ گرداب تہا

واں کرم کو عذر بارش تہا عناں گیرِ خرام
گریہ یاں بہنبہ بالش کفِ سیلاب تہا

واں خود آرائی کو تہا موتے پہ یک خلقِ خجاں
یاں ہجومِ اشک میں تارِ نگہ نایاب تہا

جلوۂ گل نے کیا تہا واں چراغاں آبِ جو
یاں رواں مژگانِ چشمِ تر سے خونِ ناب تہا

یاں سرِ پر شور بیخوابی سے تہا دیوار جو
واں مہ فرقِ نازِ محوِ بالشِ کمخواب تہا

یاں نفس کرتا تہا روشن شمعِ بزمِ بیخودی
جلوۂ گل واں بساطِ صحبتِ احباب تہا

فرش سے تا عرش واں طوفاں تہا موجِ رنگ کا
یاں زمیں سے آسماں تک سوختن کا باب تہا

نالہ

ناکہبان اس رنگ سے خوں نابہ ہٹکنے لگا
دل کہ ذوق کاوش ناخن سے لذت یاب تھا

نالہ دلکش ترا انداز اثر ناباب تھا
تیر سینہ بزم وصل غیر کو بیتاب تھا

مقدم سیلاب سے دل کیا نشاط آہنگ ہے
خانۂ عاشق مگر ساز صدای آب تھا

نازش ایام خاکستر نشینی کیا کہوں
پہلوئے اندیشہ وقف بستر سنجاب تھا

کچھ نکی اپنی جنون نارسا نے ورنہ یاں
ذرہ ذرہ روکش خورشید عالمتاب تھا

آج کیوں پروا نہیں اپنے اسیروں کی تجھے
کل تک اے بیداد دل مرہون مہر و تاب تھا

یاد کر وہ دن کہ ہر یک حلقہ تیرے دام کا
انتظار صبر میں آئینہ بیتابی تھا

میں نے روکا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے
اوس کی نسبت گریہ میں گردون کف سیلاب تھا

ولہ

ایک ایک قطرہ کا مجھے دینا پڑا حساب
خون جگر ودیعت مژگان یار تھا

اب میں ہوں اور ماتم یک شہر آرزو
توڑا جو تو نے آئینہ تمثال دار تھا

گلیوں میں میری نعش کو کھینچے پھرو کہ میں
جاندادۂ ہوائے سر رہگذار تھا

موج شراب و خنت وفا کا نتوجہ حال
ہر ذرہ مثل جوہر تیغ آبدار تھا

کم جانتے تھے ہم بھی غم عشق کو پر اب
دیکھا تو کم ہوئے پہ غم روزگار تھا

ولہ

بسکہ دشوار ہی ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

گریہ چاہی ہے خرابی مری کاشانے کی
در و دیوار سے ٹپکی ہے بیاباں ہونا

واہی و یوانگی شوق کہ ہر دم مجھکو
آپ جانا ادھر اور آپ ہی حیراں ہونا

جلوہ از بسکہ تقاضائے نگہ کرتا ہے
جوہر آئینہ بھی چاہے ہے مژگاں ہونا

عشرت قتل گہ اہل تمنا مت پوچھ
عید نظارہ ہی شمشیر کا عریاں ہونا

لے گئی خاک مری وامن تمنا ی نشاط
تو ہوا اور آب بصد رنگ گلستاں ہونا

عشرت پارہ دل زخم تمنا کھانا
لذت ریش جگر غرق نمکداں ہونا

کی مری قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

حیف اس چار گرہ کپڑے کی قسمت غالب
جس کے قسمت میں ہو عاشق کا گریباں ہونا

ولہ

شب خمار شوق ساقی رستخیز اندازہ تھا
تا محیط بادہ صورت خانہ خمیازہ تھا

اک قدم وحشت سے درس دفتر امکاں کھلا
جادہ اجزای دو عالم دشت کا شیرازہ تھا

مانع وحشت خرامی ہای لیلی کون ہے
خانہ مجنون صحرا گرد بے دروازہ تھا

پوچھ مت رسوائی پرواز الفت حسن
دست مرہون حنا رخسار رہین غازہ تھا

نالہ دل نے دیے اوراق لخت دل بباد
یادگار نالہ اک دیوان بے شیرازہ تھا

دوست غمخواری میں میری سعی فرماویں گے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جاویں گے کیا

حضرتِ ناصح جو آویں دیدہ و دل فرشِ راہ
کوئی مجھکو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھاویں گے کیا

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حال اور آپ فرماویں گے کیا

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لاویں گے کیا

گر کیا ناصح نے ہمکو قید اچھا یوں سہی
یہ جنونِ عشقکے انداز چھٹ جاویں گے کیا

خانہ زادِ زلف ہیں زنجیر سے بھاگیں گے کیوں
ہیں گرفتارِ وفا زنداں سے گھبراویں گے کیا

ہے اب اس معمورہ میں قحطِ غمِ الفت اسد
ہم نے یہ مانا کہ دلی میں رہیں کھاویں گے کیا

غزلہ

ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا
نہ ہو مرنا تو جینے کا مزا کیا

تجاہل پیشگی سے مدعا کیا
کہاں تک اے سراپا ناز کیا کیا

نوازش ہائے بیجا دیکھتا ہوں
شکایت ہائے رنگیں کا گلا کیا

نگاہِ بے محابا چاہتا ہوں
تغافل ہائے تمکیں آزما کیا

فروغِ شعلۂ حسن یک نفس ہے
ہوس کو پاسِ ناموسِ وفا کیا

نفس موجِ محیطِ بیخودی ہے
تغافل ہائے ساقی کا گلا کیا

دماغِ عطرِ پیراہن نہیں ہے
غمِ آوارگیہائے صبا کیا

اصدم وه جون وحوش گرای بسر و پا کہ ہی سر بجہ مرگمان آہو پشت خارپا اپنا

ولہ

نے بندر کرم تحفہ ہی شرم نارسائی کا — بجون غلطیدہ صد رنگ دعوی پارسائی کا
نہو حسن تماشا دوست رسوا ہو وفا کی کا — بمہر صد نظر ثابت ہی دعوی پارسائی کا
ذکوا تہ حسن دی ای جلوہ بینش کہ مہر آسا — چراغ خانہ زرویش ہو کاسہ گدائی کا
نہ مارا جانکنی نے جرم غافل بس گردن پر — رہا مانند خون بے گنہ حق آشنائی کا
تمنا بس زبان محو سپاس بے زبانی ہے — مرا جس سے تقاضا شکوہ بیدادہائی کا
وہی ایک بات ہی جو یاں تغافل وہ تکلف ہے — جسے کا جلوہ باعث ہی شکایت رعنائی کا
عدم تک بے وفا حسرت جاہی ہی بے وفائی کا

نذر نامہ کو اسا تو غالب مختصر لکھدے — کہ حسرت سنج ہمت عرض سرہائی جدائی کا

ولہ

گر نہ اندوہ شب فرقت جاں ہو جائگی — بے تکلف داغ مہ مہر دہان ہو جائگی
زہرہ گر ایسا ہی شام ہجراں میں آب — پرتو مہتاب سیل خانماں ہو جائگی
بے تو لوں کوئے میں اوسکی پوسائی بے مگر — ایسی باتوں سے وہ کافر بدگماں ہو جائگی
دل کو ہم صرف وفا سمجھے تھے کیا معلوم تھا — یعنی یہ پہلے ہی نذر امتحاں ہو جائگی

سبکیِ دلبریِ جنبشِ جوئے رائیگاں ہوا
مجھ پہ گویا ایک زمانہ مہرباں ہو جائیگا

گر نگاہِ کرم فرمائیے رہے تعلیمِ ضبط
شعلۂ حسن میں جیسے خونِ رگ میں نہاں ہو جائیگا

باغ میں مجکو نہ لیجا ورنہ مرتی حال پر
ہر گلے شرمندۂ چشمِ خزاں ہو جائیگا

دادِ گر مجھ سے ستمگر انصاف محشر میں نہ لے
اب تلک تو یہ توقع ہے کہ واں ہو جائیگا

فائدہ کیا سوچ آخر تو بھی دانا ہے اسد
دوستی ناداں کی ہے جی کا زیاں ہو جائیگا

ولہ

گلہائے عیش کو ہے پیہم شگفتن جا کا
گہر میں محو ہوا اضطراب دریا کا

ہمہ جا ناسنی کہ تو اور پاسخِ مکتوب
مگر نسخہ ہے مجموعہ ترے دیوانِ خامہ فرسا کا

خیالی باغِ خزاں ہے بہار اگر ہے یہی
دوامِ کلفتِ خاطر ہے عیشِ دنیا کا

غمِ فراق میں تکلیفِ سیرِ باغ نہ دو
مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بیجا کا

ہنوز محرمیِ حسن کو ترستا ہوں
کرے ہے ہر بنِ مو کام چشمِ بینا کا

دلِ ادسکو بھی مجھ سے ملا دے یا رب
میں دماغ کہاں اس بے وفا سے کیا کا

نہ کہہ کہ گریہ بمقدار حسرتِ دل ہے
میری نگاہ میں ہے جمع و خرچ دریا کا

فلک کو دیکھ کے کرتا ہوں اوسکو یاد اسد
جفا میں اسکے ہے انداز کار فرما کا

فکر میں جب سے تیرے بال و پر پیدا ہوا
خط جام مے سراسر رشتۂ گوہر ہوا

اعتبار عشق کی خانہ خرابی دیکھنا
غیر نے کی آہ لیکن وہ خفا مجھ پر ہوا

ولہ

جب بہ تقریب سفر یار نے محمل باندھا
تپش شوق نے ہر ذرہ پہ اک دل باندھا

اہل بینش نے بہ حیرت کدۂ شوخیٔ ناز
جوہر آئینہ کو طوطیٔ بسمل باندھا

یاس و امید نے اک عربدہ میداں مانگا
عجز ہمت نے طلسم دل سائل باندھا

نہ بندھے تشنگیٔ شوق کے مضموں غالب
گرچہ دل کھول کے دریا کو بہا ساحل باندھا

ولہ

بیکدہ یک در و دیوار نقش بیکار باغ کا
یاں سے جو واں گئے ہوا واں سے جو یاں نکالیے باغ کا

گل ہوئی اس کی تیغ کا مادر زاد آبلہ
خندہ زخم کا ہوا زخم دہن کشادہ باغ کا

تازہ نہیں ہے نشہ فکر سخن مجھے
تریاکی قدیم ہوں دود چراغ کا

بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا

سو بار بند عشق سے آزاد ہم ہوئے
پر کیا کریں کہ دل ہے عدو ہے فراغ کا

بے خون دل ہے چشم میں موج نگہ غبار
یہ مے کدہ خراب مئے سرخ کا سراغ کا

باغ شگفتہ تیرا بساط طرب ہے
ابر بہار خمکدہ کس دماغ کا

وله

وہمی چیں جبیں سر عم پنہاں سمجھا — راز مکتوب بہ بیرنگ عنواں سمجھا
یک الف بیش نہیں صیقل آئینہ ہنوز — چاک کرتا ہوں میں جب سے کہ گریباں سمجھا
شرح اسباب گرفتاری خاطر ہے جنہ — اس قدر تنگ ہوا دل کہ میں زنداں سمجھا
بدگمانی نے نہ چاہا اسے سرگرم خرام — رخ ہر ہر قطرہ عرق دیدۂ حیراں سمجھا
عجز سے اپنے یہ جانا کہ وہ بدخو ہوگا — نبض خس میں تپش شعلۂ سوزاں سمجھا
سفر عشق میں کی ضعف نے راحت طلبی — ہر قدم سایہ کو میں اپنے شبستاں سمجھا
تہا گریزان مژہ یار سے دل تا دم مرگ — دفع پیکان قضا اس قدر آساں سمجھا
دل و دیا جانکی کیوں اس کو وفادار اسد — غلطی کی کہ جو کافر کو مسلماں سمجھا

وله

بہر مجنوں دیدۂ تر باد آبا — دل جگر تشنۂ فرہاد آبا
دم لبا تہا نہ قیامت نے ہنوز — بہر ہنرا وفا سفر باد آبا
سادگی ہای تمنا یعنی — بہر ہر رنگ نظر باد آبا
عذر واماندگی اے حسرت دل — نالہ کرتا تہا جگر باد آبا
زندگی یعنی سبھی گذرے جانے — کیوں ہنرا راہ گذر باد آبا
آہ و حیرت فرہاد کہاں — ولبے تنگ اکی جگر باد آبا

پیرِ مغاں کو جا ہے کیوں ہے خیال — دل اگر گشتہ مگر یاد آیا
کیا ہے رضواں سے لڑائی ہوگی — گھر ترا خلد میں گر یاد آیا
کوئی ویرانی سی ویرانی ہے — دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

میں مجنوں پہ لڑکپن میں اسد
سنگ اور ہاتھ میں کاندھے پہ سر یاد آیا

شب خمار شوق ساقی رستخیز اندازۂ طپش ہے — تا پنبۂ مینا سرشکِ بالش دماغِ صہبا ہوا ہے
وہ ناامیدیِ ہمہ بدگمانیِ ہے — یہ دل ہمیں فریبِ وفا خوردگاں کا
تو دوست کس کا بھی ستمگر مگر اسد کا — اور دوں پہ ہے وہ ظلم کہ مجھ پر نہ ہوا ہے

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لوں — ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاتا ہے یا نہیں
جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد — پر طبیعت ادھر نہیں آتی
جانتا ہوں میں تیری طرزِ تغافل — پر تغافل دوست ہوں میرا
کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ — ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں — مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں
ہے وصل ہجر عالمِ تمکین و ضبط میں — جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا
ہے کہاں تمنا کا دوسرا قدم یارب — ہم نے دشتِ امکاں کو ایک نقشِ پا پایا
ہے بسکہ ہر اک اُن کے اشارے میں نشاں اور — کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور
در خورِ قہر و غضب جب کوئی ہم سا نہ ہوا — پھر غلط کیا ہے کہ ہم سا کوئی پیدا نہ ہوا
بندگی میں بھی وہ آزادہ و خودبیں ہیں کہ ہم — الٹے پھر آئے در کعبہ اگر وا نہ ہوا
سادگی پر اس کی مر جانے کی حسرت دل میں ہے — بس نہیں چلتا کہ پھر خنجر تلے دم لیجیے

ولہ

مرزا

شب کو وہ مجلس فروز خلوت ناموس ہا — رشتۂ ہر شمع خار کسوت فانوس ہا
شعلۂ عارض ہے کو کوبۂ جولانگہ ہوس — کس قدر یارب ہلاک حسرت ناموس ہا
حاصل الفت نہ دیکھا جز شکست آرزو — دل بدل پیوستہ گویا یک لب افسوس ہا
کیا کہوں بیماریٔ عشق فراغت کا بیان — جو کہ کھایا خون دل رنج معالجہ افسوس ہا

ولہ

آئینہ دیکھ اپنا سا موہنہ لیکے رہ گیا — صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور ہے
قاصد کو اپنے ہاتھ سے گردن نہ مارئے — اس کی خطا نہیں ہے یہ میرا قصور ہے

عرض نیاز عشق کے قابل نہیں رہا — جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا
جاتا ہوں داغ حسرت ہستی لیے ہوئے — ہوں شمع کشتہ در خور محفل نہیں رہا
مرنے کی اے دل اور ہی تدبیر کر کہ میں — شایان دست و بازوئے قاتل نہیں رہا
بر روئے شش جہت درآئینہ باز ہے — یہاں اپنا بیگانہ ناقص و کامل نہیں رہا
وا کردئیے ہیں شوق نے بند نقاب حسن — غیر از نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا
گو میں رہا رہین ستم ہائے روزگار — لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا
دل میں ہوائے کشت وفا سے ہوا یہ غم — حاصل سوائے حسرت حاصل نہیں رہا
بیدل اس عشق پہ نہیں ڈرنا مگر اسد — جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

رشک کہتا ہے کہ اس کا غیر سے اخلاص حیف — ولہ — عقل کہتی ہے کہ وہ بے مہر کس کا آشنا

وہ زر و زور سے نوبی خانۂ نیرنگ ہے — گردش مجنوں بچشمک ہائے لیلا آشنا

شوق ہر رنگ رقیب سر و ساماں طراز — جادۂ صحرا و دستگاہ و نظارۂ دریا آشنا

میں اور اک آفت کا ٹکڑا وہ دل وحشی کہ ہے — عافیت کا دشمن اور آوارگی کا آشنا

سنگ سے سر مار کر ہوتا نہ پیدا آشنا — شیشہ ہر بے مہر کو دیتا ہے بادہ آشنا

کوہکن بیستون پر جوئے شیر لایا تھا اسد
سنگ سے سر مار کر ہوتا نہ پیدا آشنا

سرمہ مفت نظر ہوں مری قیمت یہ ہے — ولہ — کہ رہے چشم خریدار پہ احسان مرا

رکھے پائے مجھے دیکھ کہ مبادا ظالم — شیشہ جیسے ہو طلسم غم پنہاں مرا

ولہ

غافل بوہم ناز خود آرا ہے ورنہ یاں — بے شانہ صد ہزار طرہ کاکا کا

بزم قدح سے عیش تمنا نہ رکھ کہ رنگ — صید زدام جستہ ہے اس دام گاہ کا

رحم اگر قبول کرے کیا بعید ہے — شرمندگی سے عذر نہ کرنا گناہ کا

مقتل کو کس نشاط سے جاتا ہوں میں کہ ہے — پر کاں خیال نرم دل داں نگاہ کا

جاں در ہوائے یک نگہ گرم ہے اسد — پروانہ وکیل شبرد دار خواہ کا

لطافت

لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتے
حسیں رنگِ بہارِ آبِ و بادِ بہاری کا

حریفِ جوششِ دریا نہیں خود رائیِ ساحل
جہاں سائے ہو تو باطل ہے دعویٰ ہوشیاری کا

ولہ

عنایت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گذرنا ہے دوا ہو جانا

تجھ سے قسمت میں مری صورتِ قفلِ ابجد
تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا

دل ہوا کشمکشِ چارۂ زحمت میں تمام
مٹ گیا گھسنے میں اس عقدہ کا وا ہو جانا

اس جفا پر بتِ بیداد میں کروں تم سے وفا
اس قدر دشمنِ ارباب وفا ہو جانا

ضعف سے گریہ مبدل بہ دمِ سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

دل سے مٹنا ترے انگشتِ حنائی کا خیال
ہو گیا گوشتِ سبز ناخن کا جدا ہو جانا

ہے مجھے ابرِ بہاری کا برس کر کھلنا
روتے روتے غمِ فرقت میں فنا ہو جانا

گر نہیں نکہتِ گل کو ترے کوچے کی ہوس
کیوں ہے گردِ رہِ جولانِ صبا ہو جانا

تجھ پہ ہے جلوۂ گل فرق نہ ثاقب کر
خجلت کرتا ہے ہر رنگ میں ادا ہو جانا

ناکہ تجھ پر کھلے اعجازِ ہوائی مقبل
دیکھ ہر صاف میں سبزے کا ہرا ہو جانا

ردیف الباے الواحدہ

بہرِ ہوا وقف کرو بالِ کفِ موجِ شراب
وہی بطری کو دل دو نشۂ موجِ شراب

بوجه هست وجه سیه مست گرداب جنبش — سایه خاک جز پا نیست هوا موج شراب
جوهر آئینه بی صیقل زنگار کفیست — صرف گلدسته بهر چیده بال هما موج شراب
چیده بهر سامان دهد سرمه عجب کیمیا گر — موج سنگ کوکبی فیض هوا موج شراب
جز موج آئینه چین طوفان طرب سیر هر سو — موج رنگ موج شفق موج صبا موج شراب
چند در روح نمانی چو جگر تشنه ناز — دمی چیده تسکین بدم آب بقا موج شراب
بسکه دوڑے چیده اگر تاک چن خون هو کر — شبیر رنگ سبز چیده بال کشا موج شراب
موجه گنگ چراغان گذر گاه خیال — چیده تصویر چن آئینه جلوه نما موج شراب
تشنه کیفیت هر موجه نمائی دماغ — بسکه رنگینی هر شوخ نما موج شراب
آب عالم هر چیده طوفانی کیف فصل — موجه سبزه نوخیز سیه نما موج شراب
شیشه بلکده مینی رچیده موسم گل — رهبری قافله بد رباچیده خوش موج شراب
جوش اوزانی چن سیر چیده جلوه گل دیکهه اسد — بهر هوا رقص کنه هو بال کشا موج شراب

روانب الناء

افسوس که دندان گاک رزق فلک نی — چن لوگو کنکی نهی در خور عقد گهر انگشت
کافی هر شانی سر چیده کا ندینا — خالی چیده دیکهلانے کو بوقت سفر انگشت
کلکهه هنر — شورش دل سی سخن گرم — نا کرده بشکن کوس سر چیده حرف بر انگشت

رهاگر گوی تا فیامت سلامت — ولہ — بهر ایک روز مرنا هے حضرت سلامت

جگر گوی عشق خونابه مشرب — لکهی هے خدا وند نعمت سلامت

علی از غم دشمن شهید وفا هون — مبارک مبارک سلامت سلامت

نهیں گر سرو برگ اور اک مهینے — تماشای نیرنگ صورت سلامت

نبد گی کهو بیٹهے هے کهو بیٹهے انکهیں غالب — ولہ — بار لای هیچ هے بالیں پہ اوس کے بر کسو فت

ولہ

آمد خط سے هوای سرد جو بازار دوست — دود شمع کشته بهی هے خط رخسار دوست

ایدل ناعاقبت اندیش ضبط شوق کر — کون لا سکتا هی تاب جلوهٔ دیدار دوست

خانه ویران ساز بے حسرت تماشا کیجئے — صورت نقش قدم هم رفته رفتار دوست

غنچے نه هوا رنگ غیر نے مارا هیچ — کشته دشمن هم آخر گرچه تها بیمار دوست

چشم بار و نشتر کو اوس بیدرد کا دل شاد هے — دیده خونبار اپنا هی هے خونخوار دوست

غیر یون کرتا هے میرے پرسش اوسکی هجر میں — بے تکلف دوست هو جب سی کوی غمخوار دوست

تاکه هم جانون که هے اوسکے رسے وادان نهیں — مجکو دیتا هی پیام وعدهٔ دیدار دوست

جبکده میں کرتا هوں انشا شکوهٔ ضعف دماغ — سرکتی هے وه حباب آسا لب هر بار دوست

جیسے جیسے مجکو روتے دیکهه پاتا هے اگر — هنس کے کرتا هے بیان شوخی گفتار دوست

مهربانیهای دشمن کی شکایت میکنم — با جهان بیچون سپاس سرکشت آزاد دوست
بیدلا غافل مشو چون بیدلان از آب و رنگ — هر چه در لفظ نشور من غالب زین نگذارد دوست

ردیف الجیم المعجمة الساکنة

کلشن من نبود لایق برگ و گرمی تیغ — قمریی کاطوق حلقه بیرون در می تیغ
آنهمی اینک پاره دلف هر فتاده کیست — نار نفس کمند شکار اخگری تیغ
ای عافیت کناره کرای انتظام چند — سیلاب گریه در پی و دامن دری تیغ

ردیف الحاء

لوم مرا بفیض عشقی بیمار دار هین — اجبا اگر نمیکنی مسیحا کنی علاج

ردیف الخاء المعجمة

نفس با تحفه از روزن بیرون کنیم — اگر شراب نیست انظار ساغر کنیم
کهکشان بسمی بلایش دیده بنوچه — برنگ خار بیرون آبله سی جوهر کنیم
تجلی بیمانه راحت بی انتظار ابدال — کبابی کرده ایم اینها که کار بسر کنیم
نشاط طرف بجه حسرت انظار نرگس — بکوری دل و چشم رقیب ساغر کنیم
بیاد غمزه او از تغافل و دیعت نار — بنام بوسه او زخم خنجر سی فتحر کنیم
قمری قدح و من بجه همپیاله انشی همبان — بیرون بسقر و کباب دل سمندر کنیم

حسن غمزہ کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد ردیف الالف
بارے آرام سے میں اہل وفا میرے بعد

منصب شیفتگی کے کوئی قابل نہ رہا
ہوئی معزول بتِ انداز خدا میرے بعد

شمع بجھتی ہے تو اس میں سے دھواں اٹھتا ہے
شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد

در خور عرض نہیں جوہر بسمل کو جا
نکتہ نازِ بتِ سرمہ سے خفا میرے بعد

ہیں خموش اہل جنوں کے لبِ آغوش وداع
چاک ہوتا ہے گریباں سے جدا میرے بعد

کون ہوتا ہے حریف مے مردافگن عشق
ہے مکرر لب ساقی میں صلا میرے بعد

غم سے مرتا ہوں کہ اتنا نہیں دنیا میں کوئی
کہ کرے تعزیتِ مہر و وفا میرے بعد

آئے ہے بیکسیٔ عشق پہ رونا غالب
کس کے گھر جائیگا سیلاب بلا میرے بعد

ردیف الراء

جلوے سے جوہیں نہفتہ بیں نظر در و دیوار
لگ گئے شوق کو ہیں بال و پر در و دیوار

وفورِ اشک نے کاشانے کا کیا یہ رنگ
کہ ہو گئے سبھی دیوار در در و دیوار

نہیں ہے سایہ کہ سکتے تو ہیں مقدم یار
گئے ہیں چند قدم پیشتر در و دیوار

ہوئی ہے کس قدر ارزانیٔ جلوہ
کہ مست مے ہیں ترے کوچہ میں ہر در و دیوار

جو ہیں مجھے سرِ سودائے انتظار تو آہ
کہ ہیں دوکان متاعِ نظر در و دیوار

ہجوم گریہ کا ساماں کب کیا مجھ سے
کہ گرد شہر میں پھرتے ہیں پر در و دیوار

وه آرزو که بیم بهم بیم نوبهار می
هوس فدای در و دیوار پرور و دیوار

نظر من تشنگی بی بهم بیم گهر بکار آبی
همه روزنی بهم بیم دیگر در و دیوار

نه بوجه هجوم بی غش مقدم سیلاب
که ناچیز بهم بیم بسر در و دیوار

نگه کسوی گرفتار نهین زمانه من
حریف زار محبت نگر در و دیوار

کبوتر حرم گنبد نه تاب رخ یار دیگر
جلا بهم ده طاقت دیدار دیگر

آتش پرست کیست بهم ده اماں حیرت بی
سه گرم نالهٔ بی شرر یار دیگر

کی آبروی عشق جهان عام بی جفا
رگ بهم ده نگونی لب آزار دیگر

آنا بی سر بی فلک کوبر جوش رشک بی
مژگان خون افشانی یاد نه بهم ده نگار دیگر

نابت هوا بی گردن مینا بهر خون خلق
لبزیر بی موج می شبی رفتار دیگر

واحسرتا که یار نی کهنی بسم بی یاد نه
هیکو حریص لذت آزار دیگر

یک جا نی بهم بی آب متاع سخن نی یاد نه
نگین غبار طبع خریدار دیگر

زنار باندهٔ سبحه صد دانه تو ز دال
ره رو چلی بهم راه کو هموار دیگر

ان آبگینه بار کی کهیرا گیا هو نهین
جی خوش هوا بی راه کو هر خار دیگر

کیا بدگمان بی مجهسی که آینه بهم شبی
طوطی کا عکس سمجهی بی زنگار دیگر

گرنی نهین همه برش تیغ نه طور پر
دیتے نهین بادهٔ ظرف قدح خوار دیگر

سه بیتی زاده غالب نوشته حال ایشان — باد آگاه بجهی شبهای دیوار — دیگر

ولد

لز زنا جهی مرا دل رحمت میرد رخسان بر — من همان ذره فتاده شبنم کوی خاربیابان بر

بخجوئی حضرت یوسف بنی ایشان بهی خانه آرائی — سپید دیده یعقوب بکی بهر زلیخای زندان بر

فنا تعلیم درس بیخودی هنز اوس زنار بی دارد — که مجنون لام الف گشته تهاد لیلی و لیلی بر

فراغت کشد رهنی بهی تحجیر تشویش مرهم بی — بهم گر صلح کرنی یارهای دل تمکدان بر

نهیں لیلم انصاف من کوی طومار بازاب — که بیت وحشیم بی جگه نهودی مهر عنوان بر

بجهی اب دیکهد ابر شفق آلوده باد آیا — که فرق من شبهی آتش بریزنی تی گلستان بر

بخر بردار ازشون نازکی باقی رهی گا — قیامت اگ هوائی شندی خاک شهیدان بر

نه لئر ناصح سی غالب کیا گر اوسنی شندت کی — ههارا بی تو آخر زور چلتا بهی گریبان بر

ولد

صفای حیرت آئینه سامان رنگ آخر — تغیر آب هر جا ماندہ کا پاتا هی رنگ آخر

نکی سامان عیش و جاه فی تدبیر و خشت کی — هوا جام زمرد بهی بجهی داغ پلنگ آخر

ولد

جنون کی دستگیری کس سی کر اهو لعرانی — گریبان چاک کا حق هو گیا هی میری گردن بر

هر گنج کاغذ آتش زده شبرنگ بیتابی — هزار آئینه دل باندهے هی بال اک شبنم بر

فلک بسی همو عشق رفته گیا کیا تقاضاهی — متاع برده کو سمجھے ہوی ہیں فرض رہزن پر
ہم اور وہ بے سبب رنج آشنا دشمن کہ رکھتا ہے — متاع مہر ہے نہفت نگہ کی چشم روزن پر
فضا کو سونپ آشفتاں ہی اپنے حضف کا — فروغ طالع خاشاک ہی مرغوب گلشن ہر
اسے بسمل ہی تیر انداز کا قائل ہے کہنا ہا — کہ منت ناز کو خون دو عالم ہیں گراں ہر

ولہ

شکستن مصحف ہی ہوں کہ خوباں نجہ ہر جا لفظ ہیں — تکلف بر طرف ملی بیگ ہمارف آخر

ولہ

فارغ بحبے ہنجاں کہ مانند صبح و مہر — ہی داغ عشق زینت جیب کفن ہنوز
ہی ناز مفتاں نزاز دست رفتہ ہر — ہوں گل فروش شوخی داغ کہن ہنوز
ہنجانہ حیرتم بہان خاک بہی نہیں — خمیازہ کہنجی ہے سب بسد ادفن ہنوز
حرف مطلب مشکل نہیں فسوں نیاز — دے جواب ہو یارب کر عرض خضر دراز

نہ بہرہ جہاں نورد و ہم وجود — ہنوز شبہ نصور میں ہے شب دراز
وصال جلوہ تماشائے ہر وداع نہاں — کہ دیکھی اینہ انتظار کو ہر راز
ہر ایک ذرہ عاشق ہے آفتاب پرست — گئی نہ خاک ہوئی پر ہوای جلوہ ناز
نبوجہ اسعف ہنجانہ جنون غالب — جہاں بہ کاسہ گردون ہی ایک خاک انداز

بگیر نغمه من تا بپرده ساز دهد — بزن همان ره شبگیر بانگ آواز

فراز آر ای پری چهر نگاه گل — بزار اندیشه ها بان دور و دراز

لطافت انگیز فریب سیه دلی — هم از آواز ما بی سبب نگذار

مبر گفتار الفت را بباد — وگرنه با تو چه طاقت بپرواز

وه بهی دل بود که اول ستمگر بی — نازکی چون بجان حسرت ناز

من دل من مرا بی و وه قطره خون — جسم بی مژگان بود بی گلا

ای بنیرا غمزه یکقلم انگیز — ای بنیرا قلم سر بسر انداز

تو هوا جلوه گر مبارک بو — ریزش سجده و جبین نیاز

محکبو پوچها تو کجه غضب نبوا — من غریب اور تو غریب نواز

اسد الله خان تمام هوا — ای دریغا وه رند شاهد باز

ردایف السین

مژده ای ذوق اسیری که نظر آتا ہے — دام خالی قفس مرغ گرفتار کے پاس

جگر تشنه آزار تسلی نبوا — جوی خون همنے بهائی تهی تار کے پاس

مندگی کهولتے ہی کهولتے آنکهیں جی جی — خوب وقت آئی تم اس عاشق بیمار کے پاس

من بهی منه میں زبان رکهتا هوں کاش پوچهو — دشنه ایک تیز اپنا مهری غمخوار کے پاس

دین شبستان من جا بشبی کن ایدل — بگذری ہر شبی خوبان دل آزار بکے پاس
دیکھکر بیخبر جنس بسے نوکر ناپی — خود بخود بھیجے ہے کف کاسۂ دستار بکے پاس
مرگ بہوڑ بکے سر شب وحشے ہی ہے
بیٹھنا اوسکی وہ آکر شبے دیوار بکے پاس

ردیف النون

نہ لبوی آخر جو ہر طراوت سبزہ خط سے — لگا دی خانہ آئینہ میں رومی لنگ زانگش
فروغ حسن سے ہو نے ہی جلد مرتفع عالی
نہ نکلی شمع بکے پاس سے لگا بکے گرنہ خار انگش

ردیف الیاء

جادۂ رہ خور کو وقت شام ہی پاسبع — چرخ دار کنا ہی ماہ نو سے آغوش وداع

دال

زخم نکار سے ہی کوز جاد دانے شمع — ہوئی ہی آنش کف آب زندگانے شمع
زبان اہل زبان میں ہی مرگ خاموشی — نہ بات بزم میں اوسکی ہوئی زبان طاشمع
کہی ہے حرف بجا بجا شعلہ قصہ تمام — بلطف اہل فنا ہے ف نہ خوانے شمع
غم اسکو حسرت پروانہ کا ہی اے شعلہ — شبے زندگی سے ظاہر ہے نا توانے شمع

شب خمار شوق ساقی رستخیز اندازه ہے
ہر مژہ جوئے مے تا دامن مژگاں چکیدن ساز ہے

نشتر یک دم دل بے حوصلہ واکردہ ہے
نیش تا رخصت دہد ہر رگ بہ تن نشتر ہے

جلوہ بیدادِ تمکیں داد ہے وحشت مجھے
ہر بن مو چشم وا کردن پئے نظارہ ہے

ہے شکست رنگ یک عالم بہار آئینہ
جوہر ہر آئینہ ہے زنگار بادِ صبح کا

اسد ہے دل پر خوں عشق بے پروا پسند
رشک زخم دل نمک پروردۂ پیکاں ہے

ردیف الباء

ہے تماشا گاہ سوز تشنہ ہر یک تار جیب
کاسۂ چشم نظارہ ہے مگر پرگار جیب

ہے ترے رخسار و لب پر عکس گل یا برگ گل
کس سے ہے رنگین تر دامن کس سے گل گلزار جیب

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ
ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف التاء

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الثاء

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الجیم

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الحاء

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الخاء

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الدال

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الذال

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الراء

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الزاء

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف السین

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الشین

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الصاد

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الضاد

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الطاء

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الظاء

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف العین

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الغین

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الفاء

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف القاف

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الکاف

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف اللام

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف المیم

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف النون

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الواو

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الہاء

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

ردیف الیاء

ہے ترے ہی جلوۂ بے باک کا یہ آئینہ

آہ کو جہاں ایک عمر اثر ہونے تک — کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

دام ہر موج میں ہے حلقۂ صد کام نہنگ — دیکھیں کیا گذرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

عاشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب — اپنے دل کو ہے کہاں خون جگر ہونے تک

ہمسے یا ناکہ نقاب نکر رکھے کوئی — خاک ہو جائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک

پرتو خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم — میں بھی ہوں ایک عنایت کی نظر ہونے تک

ایک نظر بیش نہیں فرصت ہستی غافل — گرمی بزم ہے ایک رقص شرر ہونے تک

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج — شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

ردیف الف الف

گر تجھکو ہے یقین اجابت دعا نہ مانگ — یعنی بغیر یک دل بے مدعا نہ مانگ

آتا ہے داغ حسرت دل کا شمار یاد — مجھ سے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

ردیف اللام

ہے کس قدر ہلاک فریب وفا کہ گل — بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل

آزادی نسیم مبارک کہ ہر طرف — ٹوٹے پڑی ہیں حلقۂ دام ہوائے گل

جو تہا سوئے موج رنگ یک دہر کہے میں رہ گیا — اے وای نالہ ہائے لب خوش نوائے گل

خوشحال اس حریف سیہ مست کا کہ جو — رکھتا ہو مثل سایۂ گل سر بہای گل

ایجاد کرده ایم ز بهر بهار — مرا رقیب ہے نفس عطر سای گل

شرمنده رکھتے ہیں ز بادِ بہار سی — مینائی ما ز شراب و دل ما ز ہوای گل

مطلوب سب ہے سیر جلوۂ حسن غیور کے — خون ہوے میرے لگاہ میں رنگ ادای گل

سیر ہے جلوہ گاہ ہی ہر دو ہو کا کہ کے کلک — بے اختیار دوڑ ہے ہے ایک رفقای گل

غالب مجھے ہے اوس سے ہم آغوشی آرزو — جسکی خیال سے ہے گل جیب قبای گل

غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس — برق سے کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم

محفل میں ہر ہم کرہی کنجفہ باز خیال — ہیں ورق گردانی ہر رنگ تکتب خانہ ہم

باوجود یک جہان تنوع ہجوم نا امید — ہے چراغان شبستان دل پروانہ ہم

ضعف سے ہی نقاہت سے ہے ترک جستجو — ہیں دبال یکسہ کاہ ہیں مردانہ ہم

دایم الحبس اس میں ہیں لاکھوں تمنا میں اسد — جانتے ہیں سینہ پر خون کو زندان خانہ ہم

ردیف النون

نالہ جز حسرت دل بسیتگی فراہم نگر — منع خانہ زنجیر جز صدا معلوم

فکر دبار غبر من ما را وطن ہے دور وطن — رکھیو میرے خدا نے میرے بیکسی کی شرم

وہ خلش ہای زلف کمیں من شنیدہ ای صدا — رکھ لیجو میرے دعوی دار سنی کی شرم

ہم بخت خفتہ دشمن ہے اپنا جگائے کیوں ۔۔۔ غالب بہ ہوش ہے کہ کہاں ہے ادا کرو ں

ولہ

ن اور وہ وصال کہاں ۔۔۔ وہ شب و روز و ماہ و سال کہاں
ب کار و بار شوق کسے ۔۔۔ ذوق نظارۂ جمال کہاں
ر دل وہ دماغ بہی ہرا ۔۔۔ شور سودائے خط و خال کہاں
وہ ایک شخص کے تصور سے ۔۔۔ اب وہ رعنائی خیال کہاں
ت آسان نہیں لہو رونا ۔۔۔ دل میں طاقت جگر میں حال کہاں
ہے جہو ثا فشار خانۂ عشق ۔۔۔ واں جو جاویں گرہ میں مال کہاں
دنیا میں سر کھپانا ہوں ۔۔۔ میں کہاں اور یہ وبال کہاں
معاف ہو گی فوا غالب ۔۔۔ وہ عناصر میں اعتدال کہاں

ولہ

رو کی خاک اڑتی ہے گل کے گلشن میں نہیں ۔۔۔ ہے گریباں ننگ پیراہن ہر جو دامن میں نہیں
ف ہے اے گریہ کچھ باقی مرے تن میں نہیں ۔۔۔ رنگ ہو کر اڑ گیا جو خوں کہ دامن میں نہیں
ہگی میں جمع اجزای نگاہ آفتاب ۔۔۔ ذرہ اوس کے گھر کی دیوار روزن میں نہیں
ہا کہ ہے تاریکی زندان غم اندھیر ہے ۔۔۔ پنبۂ نور صبح یاں کم جس کے روزن میں نہیں

رونقِ ہستی ہے عشقِ خانہ ویراں ساز سے
انجمن بے شمع ہے گر برق خرمن میں نہیں

زخم سلوانے ہے مجھ پارہ جگر کا مدعا
غیر سمجھا ہے کہ لذت زخمِ سوزن میں نہیں

بسکہ ہیں ہم ایک بیمارِ نازِ بیگانہ سے
جلوۂ گل کے سوا گرد اپنے مدفن میں نہیں

قطرہ قطرہ ایک ہیولا ہے نا سور کا
خون بہر ذرہ درد سے فارغ مرے تن میں نہیں

ہوں ضعف میں کیا ناتوانی کے نمو
قد کے جھکنے کے سوا بالش مرے تن میں نہیں

بے گل و بے مے کے نحوست فلکِ ہشتمی ہے
برج میں اس کے بجز رنگِ فنا گردن میں نہیں

تہی وطن میں ہیں شاں کہ غالب کہ ہو غریب جس قدر
بے تکلف حلقۂ دامِ صبا گلخن میں نہیں

ولہ

عہدے سے مدح ناز کے باہر نہ آسکا
گر ایک ادا ہو تو اسے اپنے قضا کہوں

حلقے ہیں چشم ہے کشادہ لبِ ہر دل
ہر تار زلف کو گرہِ دست دعا کہوں

میں اور صدہزار نوائے جگر خراش
تو اور ایک وہ نہ شنیدن کہ کیا کہوں

ظالم مرے گمان سے مجھے منفعل نہ چاہ
ہے ہے خدا نکردہ تجھے بے وفا کہوں

ولہ

ہمسے کھل جاؤ بوقتِ مے پرستی ایک دن
ورنہ ہم چھیڑیں گے رکھ کر عذرِ مستی ایک دن

غرۂ اوجِ بنائے عالمِ امکاں ہو
اس بلندی کے نصیبوں میں ہے پستی ایک دن

قرض کے پیتے نہیں میں لکن سمجھتے نہیں کہ رہان
رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

نغمہ ہائے غم کو بھی اے دل غنیمت جانئے
بے صدا ہو جائیگا یہ ساز ہستی ایک دن

دھول دھپا اس سراپا ناز کا شیوہ نہیں
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایک دن

۱۰۰

مہرباں ہو کے بلا لو مجھے چاہو جس وقت
میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آ بھی نہ سکوں

ضعف میں طعنۂ اغیار کا شکوہ کیا ہے
بات کچھ سر تو نہیں ہے کہ اٹھا بھی نہ سکوں

زہر ملتا ہی نہیں مجھ کو ستمگر ورنہ
کیا قسم ہے ترے ملنے کی کہ کھا بھی نہ سکوں

۱۰۱

مانع دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں
ایک چکر مرے حق میں دمِ زنجیر نہیں

شوق اس دشت میں دوڑا رہا مجھ کو کہ جنوں
جادۂ غیر از نگہ دیدۂ تصویر نہیں

حسرت لذتِ آزار رہی جاتی ہے
جادۂ راہ فنا جز دمِ شمشیر نہیں

نہ سہی گر غمِ جاوید کی خاطر راحت
خوشی کیا کم گرانبارئ زنجیر نہیں

سر کھجاتا رہا جس زخم پہ سر جاتا ہے
لذتِ سنگ بمژگانِ تہِ تقصیر نہیں

جب کہ تجھ بن نہیں کوئی موجود
پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے

یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں
غمزہ و عشوہ و ادا کیا ہے

شکنِ زلفِ عنبریں کیوں ہے
نگہِ چشمِ سرمہ سا کیا ہے

سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں
ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا
اور درویش کی صدا کیا ہے

جان تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا دعا کیا ہے

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالب
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

عشق نامہربان سے تو مسیحائی نہیں
جانسپاری شجر بید تو نہیں

سلطنت دست بدست آئی ہے جام جم ہی
جام می جام جم جمشید تو نہیں

جلوے تجلی شہرے سامان وجود
ذرہ بے پرتو خورشید تو نہیں

راز معشوق نہ رسوا ہو جا ہے
ورنہ مر جانے میں کچھ بہتر تو نہیں

گردش رنگ طرب سے ڈریے
غم محرومی جاوید تو نہیں

کہتے ہیں جیتے ہیں امید پہ لوگ
ہمکو جینے کی بھی امید تو نہیں

دوم

ہر سنگل گریہ عنان دیکھا چاہیے
تہہ گل کیے مانند کف کو جا ہے دلوا میں

الفت گل سے غلط ہی دعوی وارستگی
سرو ہی یاد صف آزادی اوراق چمن

سوم

صف مژگان دیدہ میں سمجھو یہ نگاہیں
ہیں جمع کو پیدا ہی دل چشم میں آہیں

جہاں پر نقش قدم دیکھیے ہیں
خیاباں خیاباں ارم دیکھیے ہیں

دل آشفتگان خال کنج دہن کے
سویدا میں سبزہ خط دیکھیے ہیں

تری سرو قامت سے اک قد آدم
قیامت کے فتنے کو کم دیکھیے ہیں

تماشا کہ اے محو آئینہ داری
تجھے کس تمنا سے ہم دیکھیے ہیں

سراغ ننگ نالهٔ بی داغ و لب ببین — کز شبنم و گلاب نقش قدم دگر ببین

بیتاب نقد بی‌اثر و گنگ هم ببین — تمثال بی‌امان کرم دیگر ببین

ذکر مرا به بدی بهر او بسی منظور ببین — غیر که یار تکیه‌جا دی تو کجا دور ببین

وعدهٔ شوق گلستان همی خوشتر از گل است — مژده فتاد مفتدر من بیا جو فرکور ببین

شد بهر سجدهٔ مطلق که کمر بندد عالم — لوک کهن بین که بهر همین منظور ببین

فطرهٔ ابنای حقیقت همی جهد در بالکن — همکو نقشبند تنگ ظرفی منصور ببین

حرف این زوق خرابی که رود طاق ترنجی — عشق پر بوده یکی کو تن رنجور ببین

من چو کهنه هستم که هم لگنگ خراب می‌نبین — کس ز عزت سبه کهنه بین که هم حور ببین

ظلم کلیم از لطف دریغ آنا جهد — تو نقاب من کلورنگ بی‌مغز ببین

صاف و دردی کش همانه خم بی‌ملوک — وای ره باده که افسردهٔ انگور ببین

جوش نور یکی مقابل من قطعهٔ ناب — سیر دعوی به بهبه حجت جهد که مشهور ببین

نالهٔ جز حسن طلب این ستم ایجاد ببین — جهد نقاضای جفا شکوهٔ بیداد ببین

عشق مزدور بی غنچه گه خسرو کیا خوب — همکو نسیم نکو نامی فرهاد ببین

کم همین ره بین خرابی من به وسعت معلوم — دشت بین جهد مجیبه عیش دگر باد ببین

اهل بینش گهی طوفان حوادث نکنب — نظمه موج کم از سیلی استاد ببین

عشق تجھ کو کاسہ دلوانہ پر بٹھا نی کہوں ہے — کر جہ افغاں سر کرے کوئی یاد نہیں

وای محرومی تسلیم و بدا حال و فا — جانتا ہیں کہ ہمیں طالع فرہاد نہیں

سبزہ بیگانہ کہ ہی شدہ کای ہے گور ہمیں — مردہ ای مرغ کہ گلزار میں صیاد نہیں

نفی سے کرتے ہے اثبات تراوش گویا — دی ہے جای دہن اوسکو دم ایجاد نہیں

کم نہیں جلوہ گری میں ترے کوچی سے بہشت — یہی نقشہ ہے ولے اسقدر آباد نہیں

کرتے کس موسم سے ہے غرب کے لگنا غماب — سخت بے مہر ہے یاران وطن یاد نہیں

قابل ہر کرش حسن ہے کارشت فیض ہر آنا — تعب ہے وہ بوالہوس نہیں جو نالہ فرہاد نہیں

دل نادان تجھے ہوا کیا ہے آخر — ہگر گرم اوس کافر کو الفت ازماد نہیں

دل لگا گر لگن گیا اوکو بیٹھنا — یاد ہی اپنے کبھی کے ہمنے یاد ہی دلا دیا ہاں

من زوال آمادہ اجزا آفرینش کے تمام — مہر گردوں ہے چراغ رہگذار باد ہاں

ہو گئے ہے غیر کے شہر میں بہانے کارگر — عشق کا اوسکو گماں ہم بیزبانوں پر ہے

تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں — ہم بہی مضموں کے ہوا باندھتے ہیں

آہ کا کیسے اثر دیکھا ہے — ہم بہی ایک اپنی ہوا باندھتے ہیں

میں زمت کے مضامیں ای عمر — پر کو یا بخیا باندھتے ہیں

فہد ہستی ہے ہوا ہی معلوم — اسنگ کو نے سر و پا باندھتے ہیں

نشہ رنگ سے ہے واسمہ گل
مست کب بند قبا باندھتے ہیں

غلطیہائے مضامیں مت پوچھ
لوگ نالے کو رسا باندھتے ہیں

اہل تدبیر کی واماندگیاں
آبلوں پر بھی حنا باندھتے ہیں

سادہ پرکار ہیں خوباں کیا اسد
ہمسر دیبائے وفا باندھتے ہیں

دامن تنگ گر آزاد بیان ہے
ورنہ ہم لوگ نوا ریز فغاں ہیں

دیوانگی سے دوش پہ زنار بھی نہیں
یعنی ہمارے جیب میں اک تار بھی نہیں

دل کو نیاز حسرت دیدار کیجے
دیکھا چاہیے تو طاقت دیدار بھی نہیں

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

بے عشق عمر کٹ نہیں سکتی ہے اور یاں
طاقت بقدر لذت آزار بھی نہیں

شوریدگی کے ہاتھ سے ہے سر وبال دوش
صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں

گنجائش عداوت اغیار اک طرف
یاں دل میں ضعف سے ہوس یار بھی نہیں

ڈر نالہ ہائے زار سے میرے خدا کو مان
آخر نوائے مرغ گرفتار بھی نہیں

دل میں ہے یار کی صف مژگاں سے روکشی
حالانکہ طاقت خلش خار بھی نہیں

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

دیکھا اسد کو خلوت و جلوت میں بارہا
دیوانہ گر نہیں ہے تو ہوشیار بھی نہیں

بہ جو ہم ہجر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں
کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہیں

وہ آئے گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم اُن کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

نظر لگی نہ کہیں اُس کی دست و بازو کو
یہ لوگ کیوں مرے زخمِ جگر کو دیکھتے ہیں

نہیں ہے جو اِدھر ظرف کاسہ گدا
ہم اوج طالع لعل و گہر کو دیکھتے ہیں

نہیں ہے زخم کوئی بخیہ کے در خور مرے تن میں
ہوا ہے پارہ اشکِ یاس رشتہ چشم سوزن میں

ہوئی ہے مانع ذوقِ تماشا خانہ ویرانی
کفِ سیلاب باقی ہے برنگِ پنبہ روزن میں

دو عالم خانہ بدلوں کا و شبہائے ہجراں ہیں
نگیں نامِ شاہدِ ہے ہر قطرہ خونِ دشمن میں

بیاں کس سے ہو ظلمت گستریہائے شبِ غم کی
سیہ ہو جو کسی کا نامہ دیوانِ کی روشن میں

نکوہش مانعِ بیدادِ لیلیٰ شورِ جنوں ای
ہوائی خندۂ احباب ہے جیبِ و دامن میں

ہوئی اُس مہر وش کے جلوہ نمائی آگہی
ہر اک تن جوہرِ آئینہ ہے مثلِ زرہ روزن میں

نجانوں نیک ہے یا بد جو ہے ہر صحبت مخالف ہے
جو کانٹا ہے نہ ہو پیدا گلِ نرگس مرے خرمن میں

ہزاروں لذتیں ہیں جوششِ خونِ عشق سے مجھکو
سیہ ہو کر سویدا ہو گیا ہر قطرہ خونِ دشمن میں

نہ ہو نادانیِ مانع تو فیضِ خوبانِ ہوں
کم دست نوازش ہوں گے طوفانِ کی دامن میں

مری جب بیکسی اپنے نظر میں خاک نہیں
سوائے خونِ جگر سو جگر میں خاک نہیں

مگر غبار ہوئی پر ہوا اُڑا لیجائے
وگرنہ تاب و تواں بال و پر میں خاک نہیں

سبه کس بیخت شبابت کے آمد امد سے — کہ غیر جلوۂ گل رہگذر میں خاک نہیں
بہار اوسی سے ہے سب کہہ مجھے کو رم آیا — اثر میرے نفس نارسا میں خاک نہیں
خیال جلوۂ گل سے خراب ہیں میکش — شراب خانہ کے دیوار و در میں خاک نہیں
ہوا ہے غنچے غارتگر بے شرمندہ — سوائے حسرت تعمیر گھر میں خاک نہیں
ہماری شعر میں اب صرف دل لگی کے اسد — کھلا کہ فائدہ عرض ہنر میں خاک نہیں

غنچہ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں — بوسہ کو پوچھتا نہیں منہ سے مجھے بتا کہ یوں
پرسش طرز دلبری کیجئے کہ بن کہے — اوسکی ہر ایک اشارے سے نکلی ہے ادا کہ یوں
رات کے وقت مے پیئے ساتھ رقیب کو لیے — آئے وہ یاں خدا کرے پر نہ کرے خدا کہ یوں
غیر سے رات کیا بنی یہ جو کہا تو دیکھئے — سامنے آن بیٹھنا اور یہ دیکھنا کہ یوں
بزم میں اوسکے روبرو کیونکے خموش بیٹھئے — اوسکی تو خامشی میں بھی ہے یہی مدعا کہ یوں
میں کہ بزم میں نازہا ہائے غیر سے نہیں — سنئے ستم ظریف نے مجھکو اوٹھایا کہ یوں

مجھ سے کہا یار نے جانے بھی دو ہمیں کدھر — دیکھکے میرے طرف چلنے لگی ہوا کہ یوں
کب مجھے کوئے یار میں رہنے کی وضع یاد نہیں — آئینہ دار بن گئے حرص نقش پا کہ یوں
گرمی بزم ہو خیال صلبی نوش کا زوال — موج محیط آب میں ماری ہے دست و پا کہ یوں
جو یہ کہے کہ ریختہ کیونکہ ہو رشک فارسی — گفتۂ غالب ایکبار پڑھکے اوسے سنا کہ یوں

جب سے یہ دل اگر افسردہ ہے گرم نہیں ہو — ولہ — کہ جب سے تنگ شد بدکثرت نظارہ سیر او
بعد رحیلت دل جا ہے دوں محاصے ہیں — بہروں یک گوشۂ دامن کہ آب تیغ دریا ہو
اگر فرہاد و قیس آوارہ خرام ناز آجاوی — کف ہر خاک صحرا دش بنگ قمری نالہ فرسا ہو
وارستہ اس سے ہیں کہ محبت سے کیوں نہو — ولہ — کیجے ہمارے ساتھ عداوت ہے کیوں نہو
چھوڑا نہ مجھ میں ضعف نے رنگ اختلاط کا — ہے دل پہ بار نقش محبت ہے کیوں نہو
ہی مجھکو تجسس تذکرہ غیر کا گلا — ہر جند ہر سبب سے خجالت ہے کیوں نہو
پیدا ہوئے ہے کہتے ہیں ہر درد کے دوا — یوں ہو تو چارۂ غم الفت ہے کیوں نہو
ڈالا نہ بیکسی نے کسی سے سر معاملہ — اپنے سے کھینچتا ہوں خجالت ہے کیوں نہو
ہی آدمی بجاے خود ایک محشر خیال — ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہے کیوں نہو
ہنگامہ زبونیٔ ہمت ہی انفعال — حاصل نہ کیجے دہر سے عبرت ہے کیوں نہو
مٹتا ہے فوت وقت کا غم کیجے کاش کچھ — عمر عزیز صرف عبادت ہے کیوں نہو
وارستگی بہانہ بیگانگی نہیں — اپنے سے کر نہ غیر سے وحشت ہے کیوں نہو
اوس فتنہ خو کے در سے اب اوٹھئے نہیں اسد — اسمیں ہمارے سر پہ قیامت ہے کیوں نہو
دیوان اوسکے ہول دل ہی تو بیان میں ہر سطر — ولہ — یعنے ہمہ سرشک آہ یک نامہ سے نہو
اپنے کو دیکھتا نہیں دون سنم تو دیکھیہ — آئینہ تا کہ دیدہ نخچیر سے نہو

دی سے ساقی بجے ہے جانب بتروں کو مرے کے باؤں
ہنہنا ہٹ کیوں نہ ٹوٹ گئے بیڑیوں کے باؤں

دھوتا ہوں جب میں پینے کو اس سیم تن کے پاؤں
رکھتا ہے ضد سے کھینچی ہے باہر لگن کے باؤں

بھاگے نہیں ہیں بھاگے نہیں ہم بھاگے نہیں
ہوکر اسیر دابتے ہیں راہزن کے باؤں

مرہم کے جستجو میں پھرا ہوں جو دور دور
تن سے سوا فگار ہیں اس خستہ تن کے باؤں

اللہ رے ذوق دشت نوردی کہ بعد مرگ
ہلتے ہیں خود بخود مرے اندر کفن کے باؤں

ہے جوش گل بہار میں یاں تک کہ ہر طرف
اڑتے ہوئے الجھتے ہیں مرغ چمن کے باؤں

بیمار دکھنے دور سے آیا ہے شمع جی
کعبہ میں کیوں دبائیں نہ ہم برہمن کے باؤں

شب کو کسی کے خواب میں آیا نہ ہو کہیں
دکھتے ہیں آج اس بت نازک بدن کے باؤں

میرے کلام میں کیونکر مزا نہ ہو
پیتا ہوں دھو کے خسرو شیریں سخن کے باؤں

اس کے کوچہ میں غش آتا ہے ہم ہی ہمکو
صدرہ آہنگ زمیں بوس قدم ہی ہمکو

دل کو میں اور مجھے دل محو وفا رکھتا ہے
کعبہ و دیر کا فگار اہم ہی ہمکو

ضعف سے نقش پا ہوں طوق گردن
میرے کوچہ سے کہاں طاقت رم ہی ہمکو

جان کر کیجئے تغافل کہ کچھ امید بھی ہو
یہ نگاہ غلط انداز ستم ہی ہمکو

رشک ہم طرحی و درد اثر بانگ حزیں
ناوک مرغ سحر تیغ دو دم ہی ہمکو

سر اڑانے کے جو وعدہ کو مکرتا ہے
ہنسی آتی ہے کہ میرے سر کی قسم ہی ہمکو

دلکی خون کرنے کی کب وجہ و تکلف ناچار
پاس سیر و تفنی دیدہ اہم ہی ہمکو

تم وہ نازک کہ خموشی کو فغاں کہتے ہو
ہم وہ عاجز کہ تغافل بھی ستم ہی ہمکو

لکھنؤ آنے کا باعث نہیں کھلتا یعنی
ہوس سیر و تماشا سو وہ کم ہی ہمکو

مقطع سلسلۂ شوق نہیں ہے یہ شہر
عزم سیر نجف و طوف حرم ہی ہمکو

لے جائے جو کہیں ایک توقع
جادۂ رہ کشش کاف کرم ہی ہمکو

رہئے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہو
ہم سخن کوئی نہو اور ہمزباں کوئی نہو

بے در و دیوار سا ایک گھر بنایا چاہئے
کوئی ہمسایہ نہو اور پاسباں کوئی نہو

پڑیئے گر بیمار تو کوئی نہو تیماردار
اور اگر مر جایئے تو نوحہ خواں کوئی نہو

ہے سبزہ زار ہر در و دیوار غمکدہ
جسکی بہار یہ ہو پھر اوسکی خزاں نہ ہو

سر پھوڑنا وہ غالب شیریں کے در پہ یاد
دیوار و در کو بیٹھ ہمزباں نہ ہو

ہے آدمی بجائے خود اک محشر خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو

حسن مہ گرچہ بہ ہنگام کمال اچھا ہے
اس سے میرا مہ خورشید جمال اچھا ہے

بوسہ دیتے نہیں اور دل پہ ہے ہر لحظہ نگاہ
جی میں کہتا ہوں کہ یہ سادہ کتنا اچھا ہے

صفحہ گلشن و صیقل ہے دل آئینہ طوطی
اسکو کچھ طبع خداداد سے حاصل ہے جلا

صد جلوہ روبرو ہے جو مژگاں اوٹھائیے
طاقت کہاں کہ دید کا احساں اوٹھائیے

بے ابر مہر سایہ فگن جنوں عشق
بے سنگ بر سر آبلہ مژگاں اوٹھائیے

ای خانماخراب نه احسان او نهای
ما بیرد و تبسم پنهان او نهای
بهون پاس آنکه قصد جاحت چاهیے
آخر سم کے کچھ تو مکافات چاهیے
ہاں کچھ نکچھ تلافی مافات چاهیے
تو تاب کچھ بہر تلافات چاهیے
اک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاهیے
خامر نیست ہے بیے تکلف ہے جو بات چاهیے
ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاهیے
رو سوئی قبلہ وقت مناجات چاهیے
عارف ہمیشہ مست مے ذات چاهیے
سورہا ہے باندہ از جلیدل نہ تنگ دل
لنگف ہے طرفہ ایک انداز جنون دل ہے
مرے وام تمنا میں ہے ایک خندہ لبوں دل ہے
کہ ہو گا باعث افزائش درد دروں دل ہے

۴۲

ہر بار بہ مشت خاک دو عالم کیے ہے کم
ہم سے یہ زخم رشک کو رسوا نہ کیجیے
سجدے کو ہم جبیں سے خرابات چاهیے
عاشق ہوں پیر زاب بہ ہم ایک اور شخص ہو
دی دل کو ہم نے بس غم الفت ہے ہوس کے
سیکھے ہیں مہ رخوں کے لیے ہم مصوری
می سبے عرض نازش طرہ کسر دسیاہ کو
نشو و نمای اصل سے ہے زور کو
ہے رنگ لالہ و گل نسرین جدا جدا
سبزہ بای خم پہ کنجی مقام ہے
بعد فنا بہ گور دل بیگانہ مہمان
بساط عجز میں تھا ایک دل یک قطرہ خون وہ بھی
رہے اس شوخ سے آزردہ ہم چندے تکلف سے
خیال مرگ کب تسکین دل آزردہ کو بخشے
نکرتا کاش نالہ مجھ کو معلوم تو ہم دم

مرزا اسد اللہ خان

ہے نرم زبان میں سخن آزردہ لبوں سے
شکر ہے کہ ہیں ہم اب سے خوشامد طلبوں سے

ہے دور قدح وجد پر افشاں ضیا ہا
یک بار لگا دو خم مے میرے لبوں سے

رندان درِ میکدہ کمناخ ہیں زاہد
زنہار نہ ہونا طرف اودن کے ادبوں سے

بیدلؔ وفا دیکھے جاتے رہے آخر
ہر چند مرے جانکو تھا ربط لبوں سے

نا ہمکو سخن بے کے میں باتوں نہ رہے جا
سن لیتے ہیں کو ذکر ہمارا نہیں کرتے

شیرا احوال سنا دیتے ہم اونکو
وہ سنتے ہی لالیں پہ اجازت نہیں کرتے

غم دنیا سے گو پائی نہیں فرصت سر اونٹھانیکی
فلک کا دیکھنا تقریب ہے تیرے یاد آنیکی

کہو لیگا کسطرح مضمون میری مکتوب کا یارب
قسم کھائے ہے اوس کاغذ کے جلا دینیکی

لبِ شیریں پہ جانکنی شعلہ آتش کا آسان ہے
ولے مشکل ہے حکمت دل میں تو زخم چھپانیکی

اوٹھتی ہے سیر گلکو دیکھنا تو خوش بہاریکی
شیرا آنا نہ بھا ظالم مگر تمہید جانیکی

مرے طاقت کہ تمنا نہیں ہوتی ہے بارا اٹھانیکی
بدی کرے اوسکے جس سے ہمنے کی نہ یارا نیکی

دل جو بیتاب گریہ میں ہے ڈوبے ہوئے اتا ہے
میں ہوں جس میں ہوں داغ ناکامی

کب تنگ ہم سخن ز رقیباں کا جہاں ہے
جس میں کہ ایک بیضۂ مور آسماں ہے

ہے کائنات کو حرکت تیرے ذوق سے
پرتو سے آفتاب کے ذرہ میں جاں ہے

حالانکہ ہے یہ سیبیِ خار اس کی لالہ رنگ
غافل کو مرے شیشہ پہ مے کا گماں ہے

کیا آؤ بہ کعبہ پہ کہ وہ عہد شکن ہے
کیا کہیے کہ یہ کافر بد عہد کہاں ہے

کب خوب نہیں غیر کو بوسہ نہیں دیتا
بس جب رہو ہمارے برابر تو نہیں ہے

بیٹھا ہے جو کہ سایۂ دیوار یار میں
فرماں روائے کشور ہندوستاں ہے

ہستی کا اعتبار بھی غم نے مٹا دیا
کس سے کہیں کہ داغ جگر کا نشاں ہے

ہے بارے اعتماد وفاداریِ اسد
ہم اس میں خوش ہیں کہ نامہرباں ہے

سرگشتگی میں عالم ہستی ہے یاس ہے
لیکن نہ کم یہ دل کہ مرے پاس ہے

لیتا نہیں مرے دل آوارہ کی خبر
اب تک وہ جانتا ہے کہ میرے ہی پاس ہے

کیجے بیاں سرور رخ غم کہاں تلک
ہر مو مرے بدن میں زبان سپاس ہے

وہ غمزہ و عشوہ ادا و خرام و ناز
ہر جند اس کے پاس دل و ہوش پاس ہے

نے مے جسے غرور تکلف سے ہے گریز
اس بزم میں مجھے نہ بلائیں تو راس ہے

ہر اک مکاں کو ہے مکیں سے شرف اسدؔ
مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے

گو حیرتی سے شاہد ہستی کا حال ہے
حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں کہ حال ہے

کسی کو نشانِ حسرتِ اظہار کا گلہ
دل فردِ جمع و خرجِ زبان ہائے لال ہے

کس پردہ میں ہے آئینہ پردازِ ای خدا
رحمت کہ عذر خواہِ لبِ بے زبان شوق

ہے ہے خدا نخواستہ وہ اور دشمنی
اے شوق منفعل بہ تحمل کہ جان ہے

منکر لباسِ کعبہ و قبلے کے قدم کو جان
ناف زمیں ہے نہ کہ نافۂ غزال ہے

وحشت بہ سرعتِ عرصۂ آفاق تنگ ہے
دریا زمیں کو غرقِ انفعال ہے

ایک جا حرف وفا لکھا تھا سو بھی مٹ گیا
ظاہر اکاغذِ ترِ خطِ کاغذِ ہزار ہے

جیے جلے ذوقِ فنا کے نامے ہر نکتۂ جنوں
ہم نہیں جلتے نفس ہر جنبشِ آتش بار ہے

آگ سے پانی میں بجھتے وقت اٹھتی ہے صدا
ہر کوئی درماندگی میں نالہ سے ناچار ہے

ہے وہے بدمستیِ ہر ذرہ کا خھو عذر خواہ
جلوۂ بے زینہار اے آئینہ بردار ہے

مجھ سے مت کہہ تو ہمیں کہتا تھا اپنی زندگی
زندگی سے بھی مرا جی اِن دنوں بیزار ہے

آنکہ کے تو بر عرضِ ما بے کہنیچ نہ کہ نا
نکتہ بہ کنجاوی کہ ما محرمِ حسرت دیدار ہے

ہر بیابانے کہ جی وحشت آباد تمنا ہے
جرسِ ناقہ یاں بانگِ رحیلِ دلِ شیدا ہے

خزاں کیا فصل کہتے ہیں کسے کو موسمِ گل ہے
وہی ہم ہیں قفس ہے اور ماتم بال و پر کا ہے

فنا ہے دلبرانِ بے التفاتی ورنہ اے ہمدم
اثر فریادِ دلہائے حزیں کا کس نے دیکھا ہے

نہ لائی تو خجلت اندیشہ تاب رنج نومیدی — کف افسوس ملنا عہد تجدید تمنا ہے

عشق مجھکو نہیں وحشت ہی سہی — میری وحشت تیری شہرت ہی سہی
قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے — کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی
میرے ہونے میں ہے کیا رسوائی — اے وہ مجلس نہیں خلوت ہی سہی
ہم بھی دشمن تو نہیں ہیں اپنے — غیر کو تجھ سے محبت ہی سہی
اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو — آگہی گر نہیں غفلت ہی سہی
عمر ہر چند کہ ہے برق خرام — دل کے خوں کرنے کی فرصت ہی سہی
کچھ تو دے اے فلک ناانصاف — آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی
ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے — بے نیازی تیری عادت ہی سہی
ہم کوئی ترک وفا کرتے ہیں — نہ سہی عشق مصیبت ہی سہی
یار سے چھیڑ چلی جائے اسد — گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

پنجہ میں گرد رہا ہیں جو کوئی جی سے مرے — کندھے پر کیا رو کو بدلنے نہیں دیتے
ہے ارسد گے میں کوشش کا مجھے — صبح وطن ہے خندہ دنداں نما مجھے
دیتے ہے اوس تپش نفس کی جے — جسکے صدا ہو جلوہ برق فنا مجھے

مستانہ طے کروں ہی رہ وادیٔ خیال — تا بازگشت سے نہ رہے مدعا مجھے

کرتا ہے بیکسی پہ عنایت لو بے حجاب — آئینہ لگی ہے تکنے کہ گھر سے جا مجھے

کہتا کسے ہے یہ کہ بہت مے پیا کرے — شعر و نکو انتخاب نے رسوا کیا مجھے

زندگی اپنی جب اس شکل سے گذری — ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

رفتار عمر قطع رہ اضطراب ہے — اس سال کے حساب کو برق آفتاب ہے

مہیا پی ہے سرانجام بہار سے — بال تذرو جلوۂ فوج سحاب ہے

جادادِ بادہ نوشیٔ رندان ہے نشتر — غافل گمان کرے ہے کہ گلاب ہے

زخمی ہوا ہے پاشنہ پائی ثبات کا — جوشِ بہار جلوہ کو جس کے نقاب ہے

میں نامراد دلکی تسلی کو کیا کروں — مانا کہ تیری رخ سے نگہ کامیاب ہے

گذرا مسرتِ پیام بار سے — فالِ بد مجھکو رشکِ سوال و جواب ہے

دیکھا فسونِ کار اپنے پہ رشک آجائے ہے — میں اوس کے دیکھنے کو جو مجھے دیکھا چاہئے

ہے شہ دو دلی سے گرمی گرانبازیٔ من ہے — آئینہ سندیٔ صباحت بکفِ جلاد چاہئے

غمزہ کو یار سے وہ کیونکر منع کرسکے — کرجا ہی اوسکو آئے ہے ناچار چاہئے

شوق کو یہ لت کہ ہر دم نالہ کھنچی جائے ہے — دل کے یہ خلق کہ دم لینے میں کبھرا جائے ہے

دور چشمِ بد تیری بزم طرب سے واہ واہ — نغمہ ہو جاتا ہی واں نالہ مرا جائے ہے

گرچه بر طرز تغافل پرده دار راز عشق
پرده ما میشود هر نقش کز پا میفتد

از سکوت بزم ما بیتابان سخن‌ها میکند
نقش فریاد است هر جا بیدلی جا میفتد

هر که عاشق‌تر بود بر برگ او رنگ پریدگی
رنگ کاهی جای حنا بر روی حنا میفتد

نقش کو از سکته مصور بر نمی‌گیرد هنوز
کی بجا میفتد هر صفحه را او تا میفتد

سایه‌ام را بیخ و بن از هم جدا کرده‌ست و باز
پای من در دامن آن زلف رسا میفتد

گرم فریاد رسا شکل تمنا داشتن
نیست ممکن جز بهم دلهای بی‌پروا شدن

نسخه وحدت مقدر شد ز اجزای دو عالم
کشته تسلیم را خونبها شد سر بریدن

هر که خاک کوی او شد دیده‌ها روشن کند
کارگاه ما نمی‌سازد بجز داغ سیاه

غنچه ما شکفتن‌ها برگ عافیت معلوم
همچو دل بی‌خواب گل بر بستر ما میفتد

همچو رنگ بیدلی کز طرح او شبها چکید
داغ ننگ دست رحم شد خجلت بیدادگر

آگهی‌ها در و دیوار سیه‌خانه
هم بیابان می‌شود او را و گر من می‌روم

سادگی بر او ستم کرد ار نه چون او بی‌هنر
نیست جز حلقی که بهر خنجر قاتل منم

دیگها نقش بر آب است کجا او ستم کیست
میشود جامه گویا به بر بی‌دل منم

گرچه ہی کسر کسر ہوائی ہے ذکر مرا مجھ سے بہتر کہ اس محفل میں ہے

بسر ہجوم نالہ سپند خاک میں ملی رنگ جو کہ ایک لرزہ ہاری سر بہ اہل ہنر ہے

رخ رہ کس کو نہیں گنجی واماندگی کو عشق ہے اوٹھہ نہیں سکتا ہمارا جو قدم منزل پر ہے

جلوہ بزار آتش دو رخ ہمارا الٹ ہے فتنہ شور قیامت کس کے اب دکل میں ہے

ہے دل شوریدہ غبار طلسم رنج و تاب رحم کر اپنی تمنا پر کہ کس مشکل میں ہے

دل سے بینی نگاہ جگر تک اور گئے دو دو نگوا ایک ادا میں رضا مند گئے

نشتر ہو گیا ہے سینہ خوشا لذت فراغ تکلیف پردہ دار زخم جگر گئے

وہ بادہ شبانہ کی سرمستیاں کہاں اوٹھنی بسر اب کہ لذت خواب سحر گئے

اور نے بہر ہے خاک میرے کوی یار میں باری اب اے ہوا ہوس باں و پر گئے

دیکھو تو دلفریبی انداز نقش پا موج خرام یار بھی کیا گل کتر گئے

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی اب آبروی شیوہ اہل نظر گئے

نظارے نے بھی کام کیا واں نقاب کا مستی سے ہر نگہ بہ رخ یار بکھر گئے

فردا و دی کا تفرقہ یک بار مٹ گیا کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گذر گئے

ہارا زمانہ نے تمہیں وہ دل و جوانی کدھر گئے

پھر گہرے ابکدل کو بخوارے ہے زد سینہ جویاں زخم کارے ہے

ہر جگر کاوی ہے ناخن آمد فصل لالہ کاری ہے

قبلۂ مقصد نگاہ نیاز ہر دو عالم سجدہ ریز ہے

چشم و لال جنس رسوائی دل خریدار خونی خواری ہے

ہے ہمہ رنگ ناز و سامانی وہی صحرا گونہ لشکر باری ہے

دل ہوائی خرام نازی ہے محفل سنان بیقراری ہے

جلوہ ہر عرض ناز کرشمہ ہی زور بازار جانسپاری ہے

ہر ادا سے بوفا ہے مرنے میں ہر وہے زندگی ہماری ہے

ہر گلہ ہے در عدالت ناز گرم بازار فوجداری ہے

ہو رہا ہے جہان میں اندھیر زلف کے سر شتہ داری ہے

ہر دہا بارہ جگر نے لواں اشک فریاد و آہ و زاری ہے

ہر ہوس ہیں گداہ منفی طلب اشک باری کا حکم جاری ہے

دل و فرکان کا جو مقدمہ تھا آج ہر اوسکے رو بکاری ہے

بیخودی ہے سبب نہیں ناسب کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

الہ

خون ہونے کی شب نہیں ہے گو دن ہی ایک

نخچیر شب خرامش دل ہے شب زندہ دار کی

۵۰

کن کشمکش ہمیں سے کمر کیا کہے کہ ہائے
ہوئی زنجیر موج آب کو فرصت روانی کی

بسکہ آزردن ہیں دیوانہ زنہار کو ہی آبا
شرار سنگ ہے نرخ بہا میری گلفشانی کی

نکوہش ہے ستم آفرما دی ہے بدلہ دلبر کی
مبادا خندۂ دندان نما ہو صبح محشر کی

کف بالیں کو خاک دشت مجنوں رشک بخشی ہے
اگر ہوتی بجائی دانۂ ہر خار نوک نشتر کی

ہر پر و بال شاہد بازیٔ رنگیں ہوائی ہے
ہوئی مجلس گداز گرمی روائے دود مجمر کی

کروں بیداد ذوق ہرزہ کاری عرض کیا قدرت
کہ طاؤس اوڑے ہے پہلی مرغ شب پر کی

کہاں تک روؤں اوسکی خیمہ کے پیچھے ہے کیا صحرا
مرے قسمت میں یارب کب نہیں دیوار و در کی

ہے اعتدالیوں پر سبک سب میں ہم ہوئے
جتنے زیادہ ہو گئے اوتنے ہے کم ہوئے

پنہاں تھا دام سخت قریب آشیان کے
اوڑنے نہ پائی تھی کہ گرفتار ہم ہوئے

ہستی ہماری اپنی فنا پر دلیل ہے
یاں تک مٹے کہ آپ ہم اپنی قسم ہوئے

سختی کشان عشق کی پوچھے ہے کیا خبر
وہ لوگ رفتہ رفتہ سراپا الم ہوئے

تیرے وفا سے کیا ہو تلافی کہ دہر میں
تیری سوا بھی ہم پہ بہت سے ستم ہوئے

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خوں چکاں
ہر چند اسکے سامنے یہ منہ ہمارے قلم ہوئے

اللہ رے تیز دستیٔ خوبی کہ ہر سحر
اجزای نالہ دل میں مرے زیر و بم ہوئے

اہل ہوس کی فتح ہے ترک نبرد عشق
جو پاؤں اوٹھ گئے وہی اوسکے علم ہوئے

نالهٔ عدم ز جنبد همارب سبز دنیی
جو دان نه کنیج سکی سوده بها آرکه دم ها ب

جبهوری بوسد نه هنجه کدائی ز دلگی
سایل هوی تو طالع اهاب کم ها ب

رحم ز ظالم که کبا بود چراغ کشته هجه
بخش بهار وفا دود چراغ کشته هجه

دل لگی که ارزو نه چین رکینه ز من
ورنه بهان بهر و نفع کود چراغ کشته هجه

چشم خوبان خانه ز من بهر نوا بردار هجه
سرمه نوکهوی که دود شعله اوار هجه

پیکر غنچ ساز طلع ناز ساز هجه
نالهٔ گویا کوش سیاره که آواز هجه

دستگاه دیبهٔ خونبار مجنون دیکنا
یک بیابان جلوه کاک فرش با اندازه هجه

جوهر نقد داغ دیکه کای شعله پاسخ نه
تو فسردی نهان هجه یکین بهر ما نه

مجه اوس سیه کیا نوع نزاکه حوانی
کهبی کود که ز من بهی حسین نسوانی مری کیا نه

یو من دکه کسو کود نا نهین خوب و زنه کهنا
که مری عدو کو یار ب ملی مری زندکانی نه

ظلمکده ز من مری شب غم کا جوش هجه
ایک شمع هری دلیب سحر سو خموش هجه

نی مژده وصال نه فکار جهاک
مدت هوی هری که آرامش جسم و کوش هجه

هو کر شبیه غنچه پای هزار جسم
هر مرغ کرد راه مری سر کو دوش هجه

هنسنے کیا هجه حسن خط آرا کو نی حجاب
اپنی شوق هان اجازت تسلیم هوش هجه

کوهر کو عقد کردن خوبان ز من دیکنا
کیا اوج بر ستاره کوهر فروش هجه

دیدار بادہ حوصلہ ساقیٔ نگاہ مست
بزم خیال میکدۂ بے خروش ہے

ای نازہ وارفتگیٔ بساط ہوای دل
زنہار اگر تمہیں ہوس ناز و نوش ہے

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

ساقیٔ بجلوہ دشمن ایمان آگہی
مطرب بہ نغمہ رہزن تمکین و ہوش ہے

یا شب کو دیکھیے نہیں کہ ہر کوکب بساط
دامان باغبان و کف گلفروش ہے

لطف خرام ساقیٔ ذوق صدای جام
بہ جنت نگاہ و خ فردوس گوش ہے

یا صبح دم جو دیکھیے آکر تو بزم میں
نے وہ سرور و شور نہ جوش و خروش ہے

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریر خامہ نوای سروش ہے

اک ہر سری جانگو قرار نہیں ہے
طاقت بقدر الفت یار نہیں ہے

دل میں ہیں جنت حساب دہر کے بدلے
اک نشہ یہ باندازۂ خمار نہیں ہے

کرتے کبالے ہی تیری بزم سے مجھکو
ہای کہ رونے پہ اختیار نہیں ہے

ہم سے عبث ہے گمان رنجش خاطر
خاکسیٔ عجز کے غبار نہیں ہے

دل سے اٹھا لطف جلوہ ہای معانی
غیر گل آئینۂ بہار نہیں ہے

قتل کا میرے کیا ہے عہد تو بارے
وای اگر عہد استوار نہیں ہے

نزاکت قسم میکنند بگل‌ها که بی‌بهره غالب — شبنم بی‌قسم کاکلیه اعتبار نمی‌شود

هجوم غنچه بیتابی سرنگون محکم حاصل است — که نازد دامن و نازد نظر من زود مشکل میشود

زخوی زخم بی‌مطلب شده نشتر زخم نوربیگ — سیه‌بختی است که با بس دردی دلوا غافل میشود

وه گلشن جسر خلد نمی جلوه فرمای کیست — چشمک غنچه کاکل بیدای خنده دل میشود

بابدا نسبت موهای تنم بسکه بمن صحرا نورد — خارپا هین چو مژه آبله زانو مجلس میشود

دیکهنا حالت مردمکی هم آغوشی کیوفت — بی‌نگاه آشنا شیرازه سر هر مو مجلس میشود

همه سراپا سزا رنگ شکست کیه نوجه — بی‌بهر بهره که لوگو نمی نه چشمک تو مجلس میشود

جسر بزم من تو نازی کف رمن آوی — جان کالبد صورت دلبور من آوی

سایه کیطرح سایه بهر نمی سر و صنوبر — نوالس قد دلکش سی جو کلدار من آوی

شب نازگرانمایگی اشک بجا ہے — جب لخت جگر دیده خونبار من آوی

وہی مجکو شکایت کی اجازت کہ ستمگر — کیہ بجکو مزا بہر مرے آزار من آوی

اوس چشم فسونگر کا اگر پای اشارہ — طوطی کیطرح آینہ کف رمن آوی

کانوتکی زبان کو کہ گی بیاس سی بازت — اک آبلہ پا وادی پر خار من آوی

مژگان دراز شکوہ سی جب تنگ نمی ہے — آغوش خم حلقہ زنار من آوی

غارت گر ناموس نہو جب ہوس زر — کیسی شاہد گلبانگ سی بازار من آوی

مژگان

شب جاگ کر جہاں کا مزا ہے دماغ نالاں — جب ایک نغمہ اولجھا ہوا ہر خار میں آوے
آنسو دہ ہے بسنہ مرا راز نہاں ہے — ابوای اگر مرغ اظہار میں آوے
کیجئے معنے کا طلسم اوسکو سمجھئے — جو لفظ کہ شاعر ہے اشعار میں آوے

ولہ

نہیں گر سر برے بس نسلی نہیں ہے — امتحان اور ہیں باقی ہو تو یہ ہی نہیں ہے
خار خار الم حسرت دیدار تو ہے — شوق گلچین گلستان تسلی نہیں ہے
مے ہر سنان غم ہے کہ ہی چشم و چراغ صحرا — انکدن گر نہ ہوا بزم میں ساقی نہیں ہے
نقش فریادی کس کی ہے چشم و چراغ صحرا — گر نہیں شمع سیہ خانۂ لیلی نہیں ہے
ایک تکلم ہے موقوف ہی گہر کا رونق — نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہیں ہے
نہ سنائش کے تمنا نہ صلے کی پروا — گر نہیں ہیں مری اشعار میں معنے نہیں ہے
مشرب صحبت خوباں ہی غنیمت سمجھو — ہنوئی [illegible] اگر عمر طبیعی نہیں ہے

عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے — ولہ کہ اپنے سایہ سے سر پانو سے دو قدم آگے
قضا نے تھا ہی مجھے چاہا خراب بادۂ الفت — فقط خراب لکھا بس نہ چل سکا قلم آگے
غم زمانہ نے جھاڑی نشاط عشق کی میخی — وگرنہ ہم بھی اوٹھاتے تھے لذت الم آگے
خدا کے واسطے داد اوس جنون شوق کی دینا — کہ اوسکے در پہ پہنچتے ہیں نامہ بر سے ہم آگے

ہر بہر جو ہر بیابان او شہائی ہنسے
تمہاری ایجوائی طرہائی خم نجم آگے

دل و جگر میں پر افشاں جو ایک موجہ خوں ہے
ہم اپنے زعم میں سمجھے ہوئے بنے اوسکو دم آگیا

فسم جنازہ پہ آنیکی تب کہا نہ میں غالب
ہمیشہ کہا نہ ہی جو میری جان کی قسم ہے

نفاق دوست سے ہے مدعا دماغ عجز عالی کا
اگر بیمو نہ ہو کیجے تو جامے سب خالی ہے

رہا آباد عالم اہل ہمت کے نہ ہونے سے
بہرہ ہیں جسقدر جام و سبو میخانہ خالی ہے

کب وہ سنتا ہے کہانی مری اور پھر وہ بھی زبانی مری ہے
خلش غمزۂ خونریز نہ پوچھ دیکھ خونابۂ فشانی مری ہے

کس بیاں کرکے مرا روئیگی یار مگر آشفتہ بیانی مری ہے
ہنسے زخمہ رفتہ بہ بیتابی طرب بھول جانا ہے نشانی مری ہے

منفعل ہے منفعل مرا آگ گر دیکھے روانی مری ہے
قدر سنگ سرراہ کہا ہوں سخت ارزاں ہے گرانی مری ہے

گرد باد رہ بیتابی ہوں صرصر شوق ہے بانی مری ہے
دہن اوسکا جو نہ معلوم ہوا کھل گیا ہیچدانی مری ہے

کردیا ضعف نے عاجز غالب ننگ پیری ہے جوانی مری ہے
گلشن کو تری صحبت سے ازسکہ خوش آئی ہے ہر غنچہ کا گل ہونا آغوش کشائی ہے

دہاں گنگر استغنا ہر دم اپنی بلندی پر
یہاں نالہ کو اور اوٹا دعوائے رسائی ہے

از بسکہ سکھاتا ہے غم درد کو اندازی
جو داغ نظر آیا اک چشم نمک داں ہے

نقش ناز بت طناز بہ آغوش رقیب ہے
پای طاؤس پی خامۂ مانی مانگی

تو وہ بدخو کہ تحیر کو تماشا جانے
وصل وہ عیش نہ کہ آشفتہ بیانی مانگی

وہ نیرنگ محبت ہوں کہ جوں آئینہ شمع
شعلہ ما منعم جگر تشنہ زبانی مانگی

جس زخم کی ہو سکتی ہو تدبیر رفو کی ہے
لکھیو یا رب اسے قسمت میں عدو کی ہے

اچھا ہی سہی آتش خائی کا تصور
دلچسپ نظر آتی ہے اک بوند لہو کی ہے

کعبے میں ڈرے ہو غش نہ کیجو سنگ سیہ
یہاں تو کوئی سنتا نہیں فریاد کسو کی ہے

صد حیف وہ ناکام کہ اک عمر سے غالب
حسرت میں رہے ایک بت عربدہ جو کی ہے

دشنے نے کبھی منہ نہ لگایا ہو جگر کو
خنجر نے کبھی بات نہ کی ہو جسے گلو کی ہے

سب کہاں کچھ لاکھوں میں پہچانے ہم
حیراں کی ہوی ہے دل ہجراں زدہ کی ہے

آغوش گل کشودہ برای وداع ہے
ای عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے

ہی وصل ہجر عالم تمکین و ضبط میں
معشوق شوخ عاشق دیوانہ چاہیے

اوس لب سے مل ہی جائیگا بوسہ کبھی تو ہاں
شوق فضول و جرأت رندانہ چاہیے

چاہیے اچھوں کو جتنا چاہیے
بہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہیے

صبح زندان سی واجب ہی جندر — جاہی ہی اپنے کو کہیں جانے
چاک سب کا جیب بے ایام گل — کعبہ اک پر کا ہی اشارہ جانے
دوستی کا پردہ ہے بیگانگی — منہ چھپانا ہم سے چھوڑا جانے
دشمنی نے میری کھویا غیر کو — کس قدر دشمن ہے دیکھا جانے
اپنے کو ای میں کیا چاہیے سے — یار ہے ہمکو آرا جانے
منحصر مرنے پہ ہو جسکی امید — نا امیدی اوسکی دیکھا جانے
م غافل ان سے طلسموں کے والے — جانے والا یہی اچھا جانے
نے جانے ہیں خوبرو بہ کو اسد — آپ کی صورت کو دیکھا جانے

ق

رفتم و دوری منزل ہے نمایاں مجھسے — میرے رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھسے
درس عنوان کتابہ غافل خوشتر — ورنہ ہے نگہ نشہ شیرازۂ مژگان مجھسے
وحشت آتش دلسی شب تنہائی میں — دود کہلوج رہا سایہ گریزاں مجھسے
غم غماں ہنوز سادگی اموز بیاں — کس قدر خانۂ آئینہ ہے ویراں مجھسے
اثر آبلہ سی جادۂ صحرای جنوں — صورت نشہ گوہر ہے چراغاں مجھسے
بجودی بسکہ شہید فراغت جو — پرتو سایہ کہلوج مرا شبستاں مجھسے
بیکسی ہائے شب ہجر کی وحشت دیکھے — سایہ خورشید قیامت میں ہی پنہاں مجھسے

شوق دیدار میں گر تو مجھے گردن مارے
ہر گنہ مثل کف شمع پریشاں مجھے

گردش ساغر صہبا رگ گردن مجھے
آبنہ داری ہے تک دیدۂ حیران مجھے

گنجہ گرم ہے اک آگ ٹپکتی ہے اسد
ہے چراغاں خس و خاشاک گلستاں مجھے

ولہ

چاک کرتا ہوں جب اس سے گریباں کو میں
ہو جاتا ہے تہ زخم نمایاں کو میں

جلوہ گل نے کیا ہے کہ چمن زار خیال
دیدۂ دل کو زیارت گہ حیراں کو میں

بعد یک عمر ورع بار تو دیتا بارے
کاش رکھتا نہ ہوس خدمت دربان کو میں

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
اے شیشہ دل پہ ابر ہوں بادہ کشا ہوں کو میں

مستی بذوق غفلت ساقی ہلاک ہے
اے ہوشیار یک دو نگاہ قبول ہوں کو میں

ہے مشتمل نمود صور پر وجود بحر
یاں کیا دھرا ہے قطرہ و موج و حباب کو میں

غالب ہوا ہے ساقی فصل بہار سے
محو ہوں اس ابر چشم گہر بار کو میں

سرشک سرمحرا دادہ نور العین دامن ہے
دل بیدست و پا ہر برخوردار بستر ہے

خوشا اقبال رنجوری عیادت کو تم آئی ہو
فروغ شمع بالین طالع بیدار بستر ہے

بطوفان گاہ جوش اضطراب شام تنہائی
شعاع آفتاب صبح محشر تار بستر ہے

ابھی آتی ہے بو بالش سے اور شب الفت کی
ہمارے ذوق کو خواب زلیخا عار بستر ہے

کہیں کس دل کی کس حالت میں ہر بار اس سے
کہ بیتابی سے ہر اک بار بستر خار بستر ہے

خط سبز سے رشتہ الفت رگ گردن ہوا جاوے
غرور دوست سے آفت ہر دشمن ہوا جاوے

سمجھ اس فصل میں کوتاہی نشو و نما غالب
اگر گیہ سرو کے قامت پہ پیراہن ہوا جاوے

ونہ

فریاد کے کوئی لے نہیں ہے
نالہ پابند نے نہیں ہے

کیوں بو نے ہیں باغبان تو نے
گر باغ گدائی بے ہیں ہے

ہر جند ہر ایک شے میں تو ہے
پر تجھ سی کوئی شے نہیں ہے

قاتل کہ ہوئے ہے تیغ ہستی
ہر جند کہیں کہ ہے نہیں ہے

شادی سے گزر غم نہ ہوا ہے
اردی جو نہ تو دی نہیں ہے

کیوں رد قدح کرے ہے زاہد
مے ہے یہ مگس کی قے نہیں ہے

ہستی ہے نہ کچھ عدم ہے غالب

بنوچہ نسخۂ مرہم جراحت دل کا ... کہ اوسمیں ریزۂ الماس جزو اعظم ہی
بہت دنوں تئیں قلق نے مجھے پیدا کیا ... وہ ایک رنگ کہ جسکا نظیر عنقا ہی
کہے ہے بادہ مجھے لب بسی کہ رنگ فروغ ... خط پیالہ سراسر نگاہ کحل جواہر ہے
کہیے تو اس دل افگار مریض کے دوا کیا ہی ... کہ ایک عمر سے حسرت ہر شب بالیں ہے
بجا ہی گر نہ سنے نالہ ہای بلبل زار ... کہ گوش گل نم شبنم سے پنبہ آگیں ہے
کہے ہے ترک جفا میں جفا برای خدا ... کہ وقت ترک جفا وداع تمکیں ہے
کہوں ہو چشم بتاں محو ناز کیوں نہ رہے ... یہ اس بیمار کو نظارہ سے پرہیز ہے
مرے مرنے پہ کہتے ہے ارزو رہ جائے ... واہی ناکامی کہ اوس کافر خونخوار پہ ہے
جو تشنہ قصد سیر گلستان آگہر ہے ... خوشہ گندم دیکھ روے بار باد آتا ہے
مرے ہیں ولے اوسکی تمنا نہیں کرتے ... ہم رشک کو اپنے بھی گوارا نہیں کرتے
طاہر کا ہے پردہ کہ پردہ نہیں کرتے ... در پردہ اوہیں غیر سے ہے ربط نہانے
کوئی ہمارے دل سے پوچھے تیرے تیر نیم کش کو ... یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا
دیکھ در پردہ کرم دام اختراع مجھے ... کرگئی وابستۂ شیوۂ عریانے مجھے
ہیں گلہای نشاط مژہ خونبار کاشک خزاں ... مرجع برگ صد اسباب طرب ہے ای کاش
کہتے ہو نہ دیں گالیاں اوسکی خاطر سے ... جانتا محو ثنای لب شیریں دہنی ہے

مہری غم خانہ کی قسمت جب رقم ہونے لگی
کلک باندیشۂ اسباب دربانے مجھی

بدگمانی ہائے وہم کاوش بنہائی مکن
اسقدر ذوق نوائے مرغ بستانے مجھی

وائے وہاں بھی شور محشر نے نہ دم لینے دیا
لیکن بنہاں گور میں ذوق تن آسانے مجھی

وعدہ آنے کا وفا کیجے یہ کیا انداز ہے
تم نے کیوں سونپی ہے میرے گھر کی دربانے مجھی

ہاں نشاط آمد فصل بہاری واہ واہ
دی مے و گل نے بہائی کوہ و صحرا نے مجھی

دہر میں نقش وفا وجہ تسلی نہ ہوا
مے ہوا خون جگر ہونے تک انے مجھی

بادہ و ساغر بہ تمثال پری پیکر نظر
نغمہ ہائے غم کو بھی اے دل سنا نے مجھی

لے گئی تنہا بہار دل فریب اپنے ساتھ
اس بہار بے خزاں میں غم کے آنے مجھی

ہاں دل عبرت نگاہ تاب لا فشار غم
واں کف رحمت بہ مرہم ہائے پنہانے مجھی

بارب اس آتش بجاں کی دادکس سے چاہیے
رشک سے جلتا ہے ہر یک نالۂ بیتاب مجھی

ہے مجھے ابر بہاری ذرہ پروردگار
فیض سے تیرے ہوا ہوں غنچۂ بستانے مجھی

دل لگا کر آپ بھی غالب مجھی سے ہو گئے
عشق سے آتے ہیں مانع میرزا صاحب مجھی

کعبہ میں جا کے پہ اے غالب نہ تو ہرگز ہوا
حق تجھ کو گر ہے اپنی یاد سے شرما جا ہی مجھی

خدایا جذبۂ دل کی مگر تاثیر الٹی ہے
کہ جتنا کھینچتا ہوں اور کھنچتی جا ہی ہے مجھی

ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا
آپ آتے تھے مگر کوئی عناں گیر بھی تھا

تم سے بے جا ہے مجھے اپنی تباہی کا گلہ
اس میں کچھ شائبۂ خوبی تقدیر بھی تھا

تو مجھے بھول گیا ہو تو پتہ بتلا دوں
کبھی فتراک میں تیرے کوئی نخچیر بھی تھا

قید میں ہے ترے وحشی کو وہی زلف کی یاد
ہاں کچھ اک رنج گراں باری زنجیر بھی تھا

بجلی اک کوند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا
بات کرتے کہ میں لب تشنۂ تقریر بھی تھا

یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہے خیر ہوئی
گر بگڑ بیٹھے تو میں لائق تعزیر بھی تھا

دیکھ کر غیر کو ہو کیوں نہ کلیجا ٹھنڈا
نالہ کرتا تھا و لیکن اثر تیر بھی تھا

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا

ریختے کے تمہیں استاد نہیں ہو غالب
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا

سینے میں دل ہے دل میں اک ناوکِ بلا ہے
کر دامانِ خیال یار جو ہاتھ آ رہا ہے

تکلیف برطرف نظارے میں بھی سہی لیکن
وہ دیکھا جائے کب یہ فتنہ دیکھا جائے ہے

ہر بن مو سے دم ذکرِ نہ ہو تو نہ ہو ہے
رہنے کا جی نہیں ہے نہ ہٹرا جائے ہے

قیامت ہے کہ ہووے مدعی کا ہم سفر غالب
وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے

ولہ

ہے وحشت کہ دل اس سے اتنا مانوس ہے
مرا ذمہ دیکھ کر گر کوئی بتلا دے مجھے

کب تجھ سے دل اسیر کو آرام ہے
وہاں تک کوئی کب سے ہو جا دے مجھے

موجِ خمیازۂ آرائشِ عرض یک قلم
کہکشاں ریزۂ دستارِ اعتبار ہے

یہاں تک میرے آنے پر وہ خوش ہوا
رقص گاہِ جاں نوشت بزمِ اولیا دے مجھے

زبسکہ مشقِ تماشا جنوں علامت ہے
ولہ

آئینہ دل ہے سراپا نگاہ ہونے تک

تا کجا ہوں کہ آبنہ ہی در طلسمت ہے
تجھ سے قسمت میں مری صورتِ قفلِ ابجد

لے ہی جائے ہے دعا کہ بس اب ہیچ و تاب
لکھا ہے عجز سر رشتۂ اسبابِ مشکلِ

وفا مقابلہ و دعوائے عشق تب بنا
جنس سا ختہ و قفِ کمِ قیمت ہے

روندے ہے اور عشق میں بے باک ہو گئے
ولہ

ہم آشنا کس سے کہ بس پاک ہو گئے

صرف بہائے مے ہوئے آلاتِ میکشی
نہیں بہ ہی وہ حساب کہ یوں پاک ہو گئے

رسوائے دہر گو ہوئے آوارگی سے تم
بارے طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے

کہتا ہی کون نالۂ بلبل کو بے اثر
پر دم میں گلستاں کے ہے یہ جگر خاک ہو گیا

بو جس کی کیا وجود و عدم اہل شوق کا
آپ اپنے آگ ہے یہ خس و خاشاک ہو گیا

آب بقا کے نام پہ اوس سبز فام کا
ہے ایک بوند آگ کہ جس خاک ہو گیا

اس رنگ سے اوٹھائی کل اوس نے بہار ناز
دشمن بھی جس کو دیکھ کے غمناک ہو گیا

نشو و نما دیا رنگ سازِ ہمت طرب
شیشہ مئی سرو سبز جو بیا رنگ نغمہ ہے

ہمنشیں مت کہہ کہ برہم کر نہ بزم عیش یار
واں تو میرا نالہ کو بھی اعتبار نغمہ ہے

عرض ناز شوخیِ دنداں برائے خندہ ہے
دعوی جمعیتِ احباب جائے خندہ ہے

صفحۂ افسردگی کو غیرتِ بیداد خرام
ورنہ دنداں در دلِ افشردن بنائے خندہ ہے

شبنمِ عدم میں غنچہ محو غیرتِ انجام گل
شبنمِ جہاں زانو تامل در فضائے خندہ ہے

نشو و نما بالیدگی ہیں احباب منکر زخم ہائے
دل محیطِ گریہ و لب آشنائے خندہ ہے

نسخہ بیدادِ خریدارِ متاعِ جلوہ ہے
آئینہ زانوئے فکرِ اختراعِ جلوہ ہے

ناتوانی آگہی رنگِ تمنا باختن
جنبشِ واگردیدہ آغوشِ وداعِ جلوہ ہے

جنبشِ لب واں زخم نہ پیدا کری کوئی
مشکل کہ تجھ سے راہ سخن وا کری کوئی

عالم غبارِ وحشتِ مجنوں ہے سر بسر
کب تک خیالِ طرۂ لیلا کری کوئی

افسردگی نہیں طربِ انتظار ہے
واں در پہ دل کہ بزم تمنا کری کوئی

دور نے بسمل ای ندیم ملاف تسکیں مجھی — آفرینیں تو مقدۂ دل وا کریں کوئی
لخت جگر سے ہے رگ ہر خار شاخ گل — تا خبد باغبان نئے صحرا کریں کوئی
چاک جگر سے جب رہ تدبیر وا ہوئی — کیا فایدہ کہ جیب کو رسوا کریں کوئی
ناکامی نگاہ ہے برق نظارہ سوز — تو وہ نہیں کہ تجھ کو تماشا کریں کوئی
ہر سنگ و خشت ہے صدف گوہر شکست — نقصان نہیں جنوں سے جو سودا کریں کوئی
سر بر ہوئے نہ وعدۂ صبر آزما سے عمر — فرصت کہاں کہ تیری تمنا کریں کوئی
ہے وحشت طبیعت ایجاد یاس خیز — یہ درد وہ نہیں کہ نہ پیدا کریں کوئی
بیکارئ جنوں کو ہے سر پیٹنے کا شغل — جب سے تمہ ہوئی جیب نہ پیدا کریں کوئی
حسن فروغ شمع سخن دور ہے اسدؔ — پہلے دل گداختہ پیدا کریں کوئی

باغ پا کر خفقانی یہ ڈراتا ہے مجھے — سایۂ شاخ گل افعی نظر آتا ہے مجھے
جوہر تیغ بسر چشمۂ دیگر معلوم — ہوں میں وہ سبزہ کہ زہر آب اگاتا ہے مجھے
مدعا محو تماشائے شکست دل ہے — آئینہ خانہ کی دیوار ہوا جاتا ہے مجھے
نالہ سرمایۂ یک عالم و عالم کف خاک — آسمان بیضۂ قمری نظر آتا ہے مجھے
زندگی میں تو وہ ٹھکرائے ہیں محفل سے مجھے — دیکھیں اب مرگ پر کیا کیا اٹھایا جاتا ہے مجھے
کوہ کے ہیں مرے افتاد کے صدا ہو جانا — لازم عشق تھا اس شور کو رسوا ہو جانا

بغیر از سایهٔ شمشاد بالین در برم گنجم نفسم — از سر نو زندگی هو کرد ما هو جایی

مشتی بدون عقد بسازی هلاک هیچ — موج شراب یک مژه خواب ناک هیچ

خیز ز خم تیغ ناز تپش دلبر آزمود — جیب خیال بر شکن ما تهوتنی چاک هیچ

جوشش خون بس که نظر آنا نهیز داشت — صحرا همه بر آبله بس بگشت خاک هیچ

لب بستن بر جشن گرفتن گواه جنایت — قیامت کشتهٔ لعل بتان کا خواب سنگین هیچ

آمد سیلاب و طوفان صدای آب هیچ — نقش پا جوکا هیچ رکنهای انگلیس جاده هیچ

بزم می و خشنگده هی کسی چشم مست کا — شبنم بنفشه بر بتان هی موج بادهٔ هیچ

جیب نسیم شانه کش زلف یار هی — ناف دماغ آهوی دشت تتار هی

کس کا سراغ جلوه هی حیرت کوای خدا — آینه فرش شش جهت انظار هی

هیچ ز درد و تیغ جا بسیط غبار خون — گرد ام سه هی وسعت صحرا شکار هیچ

دل مدعی و دیده بنا مدعا علیه — نظاره کا مقدمه بهر رونکا هی

چشمکی هی شبنم آینهٔ برگ گل به آب — ای عندلیب وقت وداع بهار هی

بیم آبروی هیچ وعدهٔ دیدار کی بجی — وه آدمی پا نه آدمی به بیان انتظار هی

بی پرده کوی و دای مجنون گذر مکر — هر ذرکے نقاب میں صد بیقرار هی

ای عندلیب یک کف خس بهر آشیان — طوفان آمد آمد فصل بهار هی

وصف گوا خبرنه سپهر چه سپهر — ای ببد باغ آینه تمثال دار چه
غفلت کفیل عمر و امید ضمان بساط — ای مرگ ناگهان تجهیز کبا انتظار چه
همسنگ من بهای تماشای هر نگه — مطلب نهیں کچھ اور سوا مطلب آرزو ہے
خمیازہ تن نمی تماشا ادا نگیز چه — نگاه دلیپ شبنم سرمه سا نگیز چه
نشاء تنگ خلوت بیتابی چه شبنم — صبا جو غنچه کی پر و بمن جا نگیز چه
بوجه سبزه عاشق سی آب تیغ نگاه — که زخم روزن در سی هوا نگیز چه
هجوم ناله حیرت عاجز عرض تپاک افغان چه — خموشی ریشه صد نیستان سی خس همدان چه
تکلف برطرف ی جانستان پر لطف تر خوبان — نگاه بی حجاب ناز تیغ بی نیام عریان چه
مجھے بہ کثرت غمسی تلف کیجئے — که جمع عبد مجکو بهتر از خاک گریبان چه
دل و دین نقد لا سے بی گرو اک جا دهرے — که اس بازار می سا غر متاع دستگردان چه
غم آلودم بلا می پرورش دیتا عاشق کو — جراغ روشن اپنا قلزم سر صرصر کا مرجان چه
آبله کهیں ندون که تمنا کهیں جسی — اب کهان سی لاؤن که تجه کهیں جسی
حسرت لے لاکهیں تیرے بزم خیال می — گلدسته نگاه سویدا کهیں جسی
پهونکا هی کسنے گوش محبت می اسدا — افسون انتظار تمنا کهیں جسی
سر پر هجوم درد غریبی سے ڈالیے — وه ایک مشت خاک که صحرا کهیں جسی

ہے چشم تر میں حسرتِ دیدار سے نہاں — شوقِ عناں گسیختہ دریا کہیں جسے

درکار ہے شگفتنِ گلہائے عیش کو — صبحِ بہار پنبۂ مینا کہیں جسے

غالبؔ برا نہ مان جو واعظ برا کہے — ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے

شبنم بہ گلِ لالہ نہ خالی زادہ ہے — داغِ دلِ بینا بہ نظرگاہ حیا دیے

دل خوں شدۂ کشمکشِ حسرتِ دیدار — آئینہ بدستِ بتِ بدمست حنا دیے

شعلہ سے نہ ہوتی ہوسِ شعلہ نے جو کی — جی کس قدر افسردگیِ دل پہ جلا دیے

نہ شب میں شبِ ہجر کو دیتا جو فروغ — صبحِ بصد آئینہ باندازِ گلہ آغوش کشا دیے

قمری کفِ خاکستر و بلبل قفسِ رنگ — اے نالہ نشانِ جگرِ سوختہ کیا دیے

خونینیِ شبِ افسردہ کبِ وحشتِ دلکو — معشوقۂ ہجومِ نگہِ طرفہ بلا دیے

مجبوریِ دعوائے گرفتاریِ الفت — دستِ تہِ سنگ آمدہ پیمانِ وفا دیے

معلوم ہوا حالِ شہیدانِ کفِ شیشہ — تیغِ ستم آئینۂ تصویرِ ادا دیے

اے پرتوِ خورشیدِ جہانتاب ادھر بھی — سایہ کلہِ گوشۂ دیوارِ گدا دیے

نادادہ نہ سمجھوں کہ یہی حسرتِ دل تھا — یارب اگر اس کردہ کو ہوتے سزا دیے

بیگانگیِ خلق سے بیدل نہ ہو غالبؔ — کوئی نہیں تیرا تو مری جان خدا دیے

مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے — جوشِ قدح سے بزم چراغاں کیے ہوئے

کرتا ہی جمع ہر جگر فتہ لخت لخت کو
خامہ ہوا ہی دعوت مژگان کیے ہوی

ہر رہ وضع احتیاط سی رکنے لگا ہی دم
ہر گون ہوس ہی جامہ گریبان کیے ہوی

ہر گرم نالہ ہای شہید ناز جیسے نفس
مدت ہوی ہی سیر چراغان کیے ہوی

ہر پرسش جراحت دل کو جیسے عشق
ساماں صد ہزار نمک دان کیے ہوی

ہر بہر رہا ہی خامہ مرکان بخون دل
ساز جمن طراز ی داماں کیے ہوی

با ہمدگر ہوی ہی دل و دیدہ ہر فریب
نظارہ خیال کا ساماں کیے ہوی

دل ہر طواف کوی ملامت کو جاتی ہی
پندار کا صنم کدہ ویراں کیے ہوی

ہر گون ناز ہی ہر ادا کیلیے طلب
عرض متاع حسن و دل و جاں کیے ہوی

وہ تو ہی ہر ہر ایک گلہ سے بہ ہر خیال
صد گلستان نگاہ کا ساماں کیے ہوی

ہر جا ہی نامہ دلدار کہولن
جاں نذر دلفریبی عنواں کیے ہوی

مانگی ہی ہر کسو کو لب بام پر ہوس
زلف سیاہ رخ پہ پریشاں کیے ہوی

چاہی ہی ہر کسو کو مقابل میں آرزو
سرمہ سے تیز دشنہ مرکاں کیے ہوی

ایک نوبہار ناز کو تاکے ہی ہر نگاہ
چہرہ فروغ مے سے گلستاں کیے ہوی

چے ڈھونڈتا ہی ہر رہ چے خواب کہ اب دن
بیٹھے رہیں تصور جاناں کیے ہوی

ہر تہیں ہی کہ در بہ کسو کے پڑی رہیں
سر زیر بار منت درباں کیے ہوی

خاک صحرای نجف جوهر سنبل بوغان — جنبش نقش قدم آینه بخت بهار
دره اوس گردکاخور شید کوآینه ناز — کرده اوس دشت کی امید کوا حرام بهار
از نبشم کوهی و مانی طلب مشق نماز — عرض خمیازه ایجاد دهد بر موج غبار
عرض بی بهره بن ای شمع شبستان بهار — دل پروانه چراغان پر بلبل گلزار
شکل طاوس کزین آینه خانه بپرواز — فرق من جلوه کی شیر بهوای دیدار
شبی اولاد کی غم بی بپری گردون — سنگ اختر من بیهوده گوهر نثار
هم عبادت کو بنز انقش قدم بهر نماز — هم ریاضت کو بنبر حوصله استغفار
مدح من شبری نهان زمزمه نعت نبی — جام می شبری عیان مایده جوشن استار
جو بروئت دعا آینه لیعنی ناشیر — یک طرف نازش مژگان دگر روم حیا
مردمک سی هو عزاخانه یک شهر نگاه — خاک در کی بنبری جوشن هو آینه وا
دشمن آل نبی کو بطرف خانه دهر — عرض خمیازه سبیدب هو طوفان دوا
دیده نادل سد آینه یک پرتو نور — نبض مینی بی رقم ناکف راقم شمار

[illegible]

دهر خبر جلوه یکتای تو نبی — هم کهان هو بی اگر حسن تو نا جمله بین
همه بیاهای نماز کزنه عبرت بی نه دون — همه بیاهای نماز کزنه دنیا بی نه دین

نازه بهجی نغمه نوید بم سپنج و عدم
نوبی اینه فرش حزون و تمکین

ثبت شد عنوان وفا یاد بدست تسلیم
صورت نقش قدم خاک نشین تمکین

لاف دانش غلط و قطع عبارت معلوم
در دریک ساغر غفلت همه دنیا و جه و چند

نقش معنی همه بیجا نه فروش صورت
سخن حق همه بیجا نه فروش تحسین

عشق بیرایهٔ شیرازهٔ اجزای حواس
وصف زنگار رخ آرایش مرات مبین

کوکبی آرسته مرد و طرب گاه رقیب
بیستون آینهٔ خواب گران شیرین

کسی و یکدل نفس ابهت وفا آتش خیز
کسی با با اثر نالهٔ دلهای حزین

سامع زمزمهٔ اهل جهان همه تکبیر
نه سر و برگ تماشایش نه دماغ تعویذ

کسد بزر به امیدی که عیار ما بد
بگفتم خاتم آداب وفا دار و تمکین

نقش لاحول بگو ای خامه زمان تحریر
با جبین عرض گرای قطرب وسواس قرین

مظهر فیض خدا جان و دل خرم رسد
قبلهٔ آل نبی کعبهٔ ایجاد حسین

هوس سایهٔ ایجاد جهان گرم حزام
موکف خاک بسا توسن دو عالم که امین

جلوه پرداز نقش قدم اوست که جبین
هر کف خاک بسا دیدهٔ گریان نگران بر زمین

نسبت ما بس او سکی بی نبه بنه که رسید
ابد آبست فلک خم شدهٔ ناز زمین

مدعی حق ادا کی شود ای کاش که نوای
نوبی بگ سخت نفس باد صبا مطرب گبین

بزمش مژه گاو سکی ہی جہان ہیں خرچا : قطع ہو جاہی نہ سر رشتۂ ابکار کہیں
کفر سوز اوسکا وہ جلوہ ہی کہ جس سے ٹوٹے رنگ عاشق کہ بدلے رونق بتخانہ چین
جائی نہاں ہا دل و جان فیض رسانا ہا وہی خم رسل قوہی بقنوای یقین
جسم اطہر کو بنی دوش پیمبر مسند نام ہای کو بنی ناصیۂ عرش نگین
کس کی ممکن ہے بنی مدح بخوبی از واجب شعلۂ شمع مگر شمع بہ باندہی آہن
استانہ بر بنی بھے جوہر آئینۂ سنگ رقم بندگی حضرت جبہ ساہین
بنی بے در کے لئے اسباب نثار اماده خاکپو تکو جو خدا نے دی جان و دل و دین
بنی مدحت کے لئے ہیں دل و جان کام و زبان بنی تسلیم کو ہیں لوح و قلم دست و جبین
کس سے ہو سکتی ہی مداحی ممدوح خدا کس سے ہو سکتی ہی آرائش فردوس بریں
جنس بازار معاصی ہے اسد سر بسر کو اسی کوی اوسکا خریدار نہیں
نسخۂ عرض مطالب بنی بھے کنساخ مطلب بھے بنی بھے جو صمد فضلب بہ از سکہ یقین
دی دعا کو مری حق مرتبہ حسن قبول کہ اجابت کہی ہر حرف پہ کو بار آمین
ہم شبیر سے ہو سبزہ بہاں رنگ پذیر کہ رہیں خون جگر سے مری آنکھیں رنگین
لیلیٰ کو الف دل مجنوں بہ سراں لوں کہ جہاں رنگ جبیں اوس سے قدم اور مجھے جبین
دل الف نسب و سبزۂ نوخیز دلفگار نگہ جلوہ پرست و نفس صید گزین

صرف اعدا اثر شعله دود دو زخ وقف احباب کل و سنبل فردوس برین

نسخه

قطعه در تعاشیش عنوان دارد در جواب کفتا داستان آن آمده پشیمان بر وقف دلداده

گفتی فرزند کز نادانسته غیر و نکی وفا داری کجا کردی بهم تم تو غیر از خاموشی چیزی نهی

بس اب بگذر به یک خرسند کی جاوید ملجا و قسم لو هم اگر بهر کهن کنیم تم کهنه نهی

بیاموز ستا پاس عطای بخشنده دانستن و معنای گزده شکر در برابر ان آفرین

هی جو صاحب کی کف دست به بهبه چکنی دلی زیب دنیای اسی حضرت اچها نهی

خانه انگشت بدندان کی اسی کیا لکهی ناطقه سر بگریبان کی اسی کیا کهی

مهر یکنوب عنبران گرامی لکهی حرز بازوی شکرخان حور آرا کهی

مسی آلوده سر انگشت حسینان لکهی داغ طرف جگر عاشق مسبدا کهی

خاتم دست سلیمان کی نشانه لکهی سر پستان پریزاد سیمتا کهی

اخر نوخط قلم سی نسب دیجی خال مشکین رخ دلکش تیلی کهی

محرالاسود دیوار حرم کیجی فرض نافه آهوی بیابان ختن کا کهی

وضع میں اوسکو اگر سمجهی خاف تر میں رنگ میں سبزه نوخیز مسیحا کهی

صوفی میں الیسی شهرا می گر مهر نماز مبکده میں الیسی خشت صهبا کهی

کیوں اسی فضا در گنج محبت ہو کہیں — کیسے اب نقطۂ پرکار تمنا کہیں
کیوں اسی گوہر نایاب کو ڈھونڈھا کیجے — کیسے اب مردمک دیدۂ عنقا کہیں
کیوں اسی تنکۂ پرواز پہ بجلی کہیں — کیسے اب بے نفسی کو بھی مسیحا کہیں
بندہ پرور کے کف دست کو کف کیوں کہیں — اور اس چیخ سپاری کو سویدا کہیں

رباعیات

بعد از اتمام بزم عید اطفال — ایام جوانی رہے ساغر کش حال
آہو بچی ہیں ناکواد اقلیم عدم — ای عمر گذشتہ یک قدم استقبال

رباعی

شب ذلف و دغ عوں فشاں گاہم نہا — کیا شرح کروں کہ طرفہ تر عالم نہا
رو باہیں ہزار آئینہ سیے صبح تلک — ہر قطرہ اشک دیدۂ برنم نہا

رباعی

آتش بازی ہی جیسے مشغل اطفال — ہے سوز جگر کا بھی کچھ اب ہے حال
تھا موجد عشق بھی فیاض کوئی — لڑکوں کے لیے گیا ہی کیا کھیل نکال

رباعی

دل ہائے کہ جو جاں درد تہید ہیچ — بیتابی رشک و حسرت دید ہیچ

صرف اعدا اثر شعله دود دو زخ وقف احباب کل و سنبل فردوس برین

قطعه در تعریف سوزان که در سرخ [illegible] واسوخت گوید اندوه پشیمان بر دلف دلدار

گفتی مده دل که نادانسته غیر و بگی وفا دارد کجا گرنه بهر تم تغویر هم خاموش رهنی نهی
بس اب بگری به کس نشر مند گر جاو ملجاو قسم لو میسے گر بیہ بیہ کہیں کہیں ہم کہنے نہی

یاد دشمار بس [illegible] سخن راندن [illegible] آزرده سخن [illegible] افتن نرسد

ہے جو صاحب کے کف دست پہ بہہ چکنے ڈلی زیب دنیا ہی اسی چیز کو صہبا کہئی
خامہ انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھئی ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہئی
مہر بکنوب عنبران گرامی لکھئی حرز بازوی سکندر خاقان خود آرا کہئی
مسی آلودہ سرانگشت حسینان لکھئی داغ طرف جگر عاشق شیدا کہئی
خاتم دست سلیمان کہ مثابہ لکھئی سر بسنان پرنیان سے مانا کہئی
آخر نسخہ قیصر سے نسبت دیجئی خال مشکین رخ دلکش صنمی کہئی
محو الاسود دیوار حرم کیجئے نام نافہ آہوی بیابان ختن کا کہئی
فتح میں نوشکوا کیجئے طاق نسیان رنگ میں سبزہ نوخیز مسیحا کہئی
موسمی میں اسے ٹھہرائی گر مہر نماز میکدہ میں اسے جشن خم صہبا کہئی

کیوں اُس پری وِصال سے دِل کو لگائیے
کیجے اب اِس لطیفۂ بے کار سے گُریز

کیوں اُس گُہرِ نایاب سے تصویر کیجیے
کیجے اب اِس مرقعِ دیدۂ صدف سے گُریز

کیوں اُس تکلّفِ بیراہن سے لگائیے
کیجے اب اِس لباسِ تنِ نازنیں سے گُریز

بندہ پرور کیے کف دست کو کیجے فرش
اور اِس جگہ سے سایۂ کوہِ بدا سے گُریز

رباعیات

بعد از اتمامِ بزمِ عیدِ اطفال — ایامِ جوانی رہے سوگشتِ حال
آیا ہے مجھے نامہ سواد اقلیمِ عدم — اے عمرِ گذشتہ یک قلم استقبال

رباعی

شب زلفِ دوتا غمِ فراغم تنہا — کیا شرح کروں کہ طرفہ تر عالم ہے
رو بامنِ ہزار آئینہ سیما ہے تنگ — ہر قطرۂ اشک دیدۂ برنم ہے

رباعی

آئینہ بازیِ جہانِ عقلِ اطفال — ہے سوزِ جگر کا میرے کچھ اب ہے حال
تنہا موجِ عشق ہے فصاحت گوئی — لاکوں کے بے گناہی کی کہیں لگا ل

رباعی

دل ہے کہ جو جاں درد تمہید سہے — تنہا بے اشک و حسرت و دید سہے

ہم اور فزوں ای نجبی افسوس — تکرار روا نہیں تو تجدید سہی

ہے خلق حسد فروش لڑنے کے لیے — وحشکدہ تلوئر لڑنے کے لیے
بغیے ہر بار کاغذ باد کیلئے — بغیے ہیں یہہ بد معاش لڑنے کے لیے

وکہ جبکے بسند ہو گیا ہے عناب — دل رگ رگ کر بند ہو گیا ہے نالب
والسہ کہ شب کو نیند آتے ہے نہیں کباب — سونا سوگند ہو گیا ہے عالب

مشکل ہے زبس کلام مرا اے دل — سن سن کے اوسی سخنوران کامل
آسان کہنے کی کرتے ہیں فرمائش — گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل

ہیں ہشت بہشت صفحات زوجلدے باہم — آثار جلالے و جمالے باہم
ہیں ہشت و کنوں اسفل و عالے باہم — ہے اب کے بہشت فدردوالے باہم

صبح ہے جو مجلد اے جمجاہ زوال — ہے فضل و عنایات شہنشاہ پہ دال
شیرازہ لبند دال بہ بخت و اقبال — ہے دانش و داد و دولت و دین بکمال

دیوان مصحفی (لکھنؤ، امروہہ)

تقابلی مطالعہ

مرتبۂ ومنتخبہ

امیر لکھنوی و امیر مینائی

(م- ۱۲۹۹ھ) (م- ۱۳۱۸ھ)

تخریج

محمد بدرالدین

حرفے چند

مدت ہوئی (معارف اگست ۱۹۴۷ء) عبدالسلام خاں صاحب نے ایک مختصر سا تقابلی مطالعہ ذخیرۂ رامپور (دواوین مصحفی کے خدا بخش لائبریری میں محفوظ قلمی نسخے) اور رامپور سے طبع شدہ انتخاب مصحفی کو سامنے رکھ کر کیا تھا۔ اسکو دیکھ کر خیال ہوا کہ اس کام کو اور آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ مقالہ کا یہ کام خدا بخش فیلو جناب محمد بدرالدین کے سپرد کیا گیا جنھوں نے اس کام کو بڑی محنت سے انجام دیا۔

مصحفی کے ۹۸ دواوین خدا بخش لائبریری میں محفوظ ہیں، چند دیوان لاہور سے طبع بھی ہو چکے ہیں اور دو دہلی سے بھی قلمی اور مطبوعہ دواوین کو ایک طرف ——— اور انتخاب مصحفی طبع رامپور (امیر مینائی و اسیر لکھنوی) کو دوسری طرف رکھ کر جو تقابلی مطالعہ کیا گیا۔ اس کے بڑے دلچسپ نتائج نکلے۔ یہ نتائج پیش خدمت ہیں۔

——— ضرب

جناب محمد بدرالدین
ریسرچ فیلو
خدابخش لائبریری پٹنہ

مصحفی نسخۂ رامپور

تقابلی مطالعہ کے حیرت انگیز نتائج

مصحفی کے کلام کا انتخاب اولاً ان کے شاگرد امیر مینائی (م ۱۳۱۸ھ) نے اپنے شاگرد دامیر مینائی (م ۱۳۱۸ھ) کے اشتراک سے مفصلاً مرتب کیا جو رامپور اور حال ہی میں خدابخش سے طبع ہوا۔ اس کے بعد حسرت موہانی اور شرقی لکھنوی نے مختصراً چھاپا۔ اس کے بعد گاہے گاہے کچھ مضامین اور انتخاب کلام رسائل میں چھپتے رہے۔

برسوں بعد تفہیم مصحفی کی ایک مستقل بنیاد نیاز فتحپوری نے افسر امروہوی کی تحریک پر نگار کا مصحفی نمبر شائع کرکے رکھی۔ اب اس کے بعد سے مصحفی پر بہت کچھ لکھا جانے لگا۔

بزرگوں میں بابائے اردو اور قاضی عبدالودود ایسے لوگ تھے جنھوں نے مصحفی پر زیادہ توجہ دی۔ اول الذکر نے نثری کارناموں کو منظر عام پر لانے میں خصوصی دلچسپی لی گو شعری کارناموں کو منظر عام پر لائے جانے کے خواہاں رہے، مگر قاضی عبدالودود نے تو مصحفی کے ہر ہر گوشے کو بالکل واضح کر دیا۔

اتنا کچھ ہونے کے باوجود کلام مصحفی ہنوز مکمل صورت میں طبع نہیں ہوا۔ اب تک جو مطبوعات کلیات مصحفی کے سامنے آئے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

کلیات مصحفی دیوان اول ۱۹۶۶ء، دوم ۱۹۶۷ء دہلی سے اور کلیات مصحفی اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم ۱۹۶۸ء سے ۱۹۸۴ء کے درمیان لاہور سے شائع ہوئے۔ ششم، ہفتم کا کوئی پتہ نہیں۔ ہشتم خدابخش کا خطی نسخہ منحصر بفرد ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر عابد رضا بیدار ڈائرکٹر خدابخش لائبریری کی کوشش سے مکمل مطبوع ہوا۔ مستقبل قریب میں اس کا محققانہ تعلیق ایڈیشن بھی سامنے آنے کو ہے۔ نہم = دیوان قصائد جو الگ سے ایک جلد میں ہے ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ اس طرح مصحفی کے کلیات کی مطبوعہ جلدیں اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم اور ہشتم ہوئیں اور غیر مطبوعہ جلدیں ششم، ہفتم اور نہم = دیوان قصائد۔

مصحفی کے کلام کا انتخاب جو امیر و امیر کی کوششوں سے تاج المطابع رامپور، حال طبع خدابخش، منظر عام پر آیا ہے اس میں شاگردوں کے تصرفات در آئے۔ اس جانب سب سے پہلے عبدالسلام خاں صاحب نے توجہ مبذول کرائی اور ایسے ۵۶ اشعار کی نشاندہی کی جس میں شاگردوں نے معنوی و لفظی و لسانی مرتبہ اصلاحیں کیں۔ انھوں نے کلیات مصحفی جلد دوم مملوکہ رضا لائبریری رامپور سے ان اصلاحوں کو ثابت بھی کر دیا۔ کیا یہ اصلاحیں جلد دوم

تک محدود ہیں یا اس سے آگے کی جلدوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس کا ایک تفصیلی تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس مطالعے کے دوران مندرجہ ذیل حقائق سامنے آئے:

● دستیاب سبھی نسخے (مخطوط و مطبوعہ) متنخبہ اسیر و امیر سے کم درجہ رکھتے ہیں۔ کیوں کہ اس میں غزلوں اور اشعار کی مقدار زیادہ ہے جو کسی دستیاب نسخے میں نہیں پائے جاتے۔ نسخوں کی تفصیل کے متعلق عرض ہے کہ اس سلسلے میں خدا بخش کے سبھی کلیات مصحفی کے نسخے جن سے زیادہ مکمل اور صحیح نسخے کہیں اور پائے نہیں جاتے، پیش نظر رہے۔ دیگر نسخوں کے لیے دیوان مصحفی جلد ۱-۲ مطبوعہ مجلس اشاعت ادب دہلی ۱۹۶۶ء اور کلیات مصحفی جلد ۱ مطبوعہ مجلس ترقی ادب لاہور کی تفصیلات پر اعتماد کر لیا گیا ہے۔

● دیوان مصحفی متنخبہ اسیر و امیر طبع رامپور / حال طبع خدا بخش کو جن چار نسخوں کا انتخاب اب تک کہا گیا ہے یہ درست نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ انتخاب ساتویں جلد سے بھی ہے اور اصلاح = اختلاف کی نوعیتیں بھی بالکل جلد ۱-۴ کی طرح ہیں۔ چنانچہ تقابلی مطالعہ میں اسے دیکھا جا سکتا ہے۔

● جن دواوین کو سامنے رکھ کر اسیر و امیر نے انتخاب تیار کیا ہوگا درحقیقت وہ تمام نسخے کہیں نہیں پائے جاتے۔ کیوں کہ کلام کی زیادتی اور اس سے بڑھ کر اشعار کی زیادتی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ انتخاب کے وقت جو دواوین سامنے رکھے گئے ہونگے وہ یقیناً دوسرے رہے ہوں گے۔

عبد السلام خاں صاحب نے کلیات مصحفی جلد دوم مملوکہ رضا لائبریری رامپور کو اسیر و امیر کا مصحح نسخہ قرار دے دیا ہے۔ اس میں شبہ یہ ہے کہ ہو سکتا ہے ان تصحیحات کو کسی صاحب ذوق نے بعد کو مطبوعہ نسخے سے نقل کر دیا ہو۔ اس شبہ کو مزید تقویت اس بات سے ملتی ہے کہ بقول عبد السلام خاں صاحب یہ اصلاحیں بعد کی ہیں اور جدید قلم سے ہیں۔

کلیات مصحفی جلد چہارم مطبوعہ لاہور کے دیباچہ میں ڈاکٹر نور الحسن نقوی نے کلیات مصحفی جلد چہارم مخطوطہ مملوکہ سنٹرل انسٹیٹیوٹ آصفیہ لائبریری حیدرآباد کے جس نسخہ کو غیر اہم بتایا ہے ممکن ہے کہ یہ فی الحقیقت مصحح اسیر و امیر ہو۔ اس کی دو علتیں ہیں (۱) حیدرآبادی نسخہ میں پانچ غزلیں زائد ہیں اور ان غزلوں کے انتخاب بھی متنخبہ اسیر و امیر میں شامل ہیں جن میں ایک بھی اختلاف نہیں۔ (۲) نقوی صاحب نے جلد چہارم میں جہاں جہاں حیدرآبادی نسخہ کا اختلاف نقل کیا ہے وہ تمام اشعار حرفوں / جملوں کو شامل کرنے پر متنخبہ اسیر و امیر کے بالکل مطابق ہیں۔ چنانچہ تقابلی مطالعہ میں بھی اسے صحیح مان لیا گیا ہے اور اسے اختلاف کے تحت نقل نہیں کیا گیا ہے۔

● دیوان مصحفی متنخبہ اسیر و امیر طبع رامپور / حال طبع خدا بخش میں ۲۲ غزلیں تمام و کمال زائد ہیں جو

سبھی دستیاب نسخوں (مخطوطہ و مطبوعہ) سے غائب ہیں پہلے یہ تعداد ۲۸ تھی مگر حیدرآبادی نسخہ کے زوائد کو شامل کرنے کے بعد گھٹ کر ۲۳ رہ گئی۔ ان غزلوں کے اشعار کی تعداد گو کہ ۸۴ ہے مگر مصحفی کی غزلیات کا اوسط نکالنے سے اندازہ ہوا کہ اتنی تعداد ڈھائی سو سے زیادہ ہو سکتی ہے چوں کہ یہ دستیاب ہی نہیں لہٰذا صحیح تعداد متعین نہیں کی جا سکتی۔

انتخاب قدیم (طبع رام پور/حال طبع خدا بخش) میں پائی جانے والی جو غزلیں، تمام و کمال، کلیات مصحفی (طبع لاہور اور مخطوطہ خدا بخش) سے غائب ہیں وہ ذیل میں 'انتخاب (طبع خدا بخش)' کے صفحہ/سطر کے حوالے کے ساتھ درج کی جا رہی ہیں:

ادھر نہ دیکھا، اثر نہ دیکھا ۱/۱۴۔ بتخانہ دیکھا، جانا نہ دیکھا ۱۰/۲۲۔ پار ہو گیا، انگار ہو گیا ۱/۲۳۔ خیال تھا کیا تھا، جمال تھا کیا تھا ۱۳/۲۴۔ بازار لے گیا، گرفتار لے گیا ۸/۲۹۔ دکھا دیا، اٹھا دیا ۹/۳۰۔ نقش پا کا میرے کیوں بوسہ لیا ۳/۳۴۔ خدا کا ہنسا ۶/۳۵۔ لے گیا ہو گا، رہا گیا ہو گا ۷/۳۵۔ والا، تعالیٰ ۳/۴۵۔ انا مانہ کیا ۵/۵۹۔ مسلمان سے کیا کیا، گریبان سے کیا کیا ۹/۶۰۔ دکھا جا، سنا جا ۸/۶۱۔ پیار جیا ۲/۶۳۔ دربند، پر بند ۱۰/۸۰۔ کیا لباس، ملگجا لباس ۷/۱۰۲۔ لگائے افسوس ۱۰/۱۰۲۔ خط، غلط ۵/۱۰۵۔ آرسی مخطوظ ۹/۱۰۵۔ جاں بوقت وداع ۸/۱۰۶۔ پریشانی زلف، دیوانی زلف ۱۲/۱۱۲۔ کرے شست و شوئے چشم ۱۰/۱۲۱۔ جہاں میں کچھ ہیں، گماں میں کچھ ہیں ۷/۱۴۲۔ جفا ہم بھی ہیں، وفا ہم بھی ہیں ۴/۱۵۳۔ ایجاد میں، فریاد میں ۱۱/۱۶۰۔ پیرہن میں آستیں، کفن میں آستیں ۱/۱۶۵۔ جسیم ہوں، کلیم ہوں ۱/۱۴۲۔ کرنے کو، سفر کرنے کو ۳/۱۸۲۔ پلنے، چڑھ جانے ۱۱/۲۲۴۔ جو دل کی چوٹ ہے ۱۰/۲۵۲۔ پیچھے کارواں کے ۵/۲۷۱۔ یار کیا جانے، آبدار کیا جانے ۲/۲۷۹۔ یار اٹھا ہے، بے اختیار اٹھا ہے ۴/۲۸۷۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ دیوان مصحفی جلد ۱ مطبوعہ مجلس ادب دہلی (۱۹۶۶ء) میں بھی پانچ اشعار پر مشتمل ایک غزل زائد ہے جس کا نمبر ۱۶۲ اور قوافی و ردیف 'بسمل کدھر چلا، قاتل کدھر چلا' ہے۔ یہ غزل ہمیں اب تک کسی نسخے میں نہیں مل سکی اور نہ ہی اس کا کوئی شعر منتخبہ اسیر و امیر میں شامل ہے۔

● دیوان مصحفی منتخبہ اسیر و امیر طبع رامپور/حال طبع خدا بخش کی مختلف غزلوں میں ۹۳ اشعار زائد ہیں جو طبع لاہور اور مخطوطات خدا بخش میں کہیں نہیں ملے۔ یہ اشعار ذیل میں طبع خدا بخش کے صفحات کے حوالوں کے ساتھ درج کیے جا رہے ہیں، ساتھ ہی یہ بھی اطلاع دی جا رہی ہے کہ کس غزل میں سے کتنے اشعار دوسری جگہوں پر غائب ہیں۔ جیسے صفحہ ۱/سطر ۷ (آٹھ میں ایک) یعنی انتخاب صفحہ ۱ پر ہم نے جن اشعار کے اشارے نقل کیے ہیں دراصل پوری میں آٹھ شعر ہیں اس میں سے ایک شعر کسی دوسری جگہ نہیں ملتا۔

تصویر پری کا صفحہ ۱/سطر ۷ (آٹھ میں ایک)۔ حساب کچھ نہ نکلا، خواب کچھ نہ نکلا ۲/۲ (پانچ میں ایک)۔ سنبل

جاؤں گا؛ جل جاؤں گا؛ نکل جاؤں گا؛ چل جاؤں گا ۶/۱۰۷، ۱۱-۱۳ (دس میں چار)۔ یار ٹھہرے گا؛ بیقرار ٹھہرے گا ۱۶/۱۰۷، بار ٹھہرے گا ۵/۸ (دس میں دو)۔ درمغاں کا؛ بوستاں کا ۱۰/۱۰-۱۱ (پانچ میں دو)۔ منظور کا ۱۳/۱۰ (نو میں ایک)۔ ادا سے دیکھا؛ حیا سے دیکھا ۱/۱۶ (تین میں ایک)۔ بسر کرتا تھا؛ خبر کرتا تھا؛ ادھر کرتا تھا ۵/۱۶-۷ (آٹھ میں تین)۔ دیدۂ تر سے گزرا؛ سر سے گزرا ۱۳/۱۶ (تین میں ایک)۔ کشیدہ تھا؛ بریدہ تھا؛ پریدہ تھا ۶/۲۵-۸ (پانچ میں تین)۔ سودا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا؛ دعا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا ۱۳/۳۸-۱۴ (پانچ میں دو)۔ پتھر مارا ۵/۲۹ (پانچ میں ایک)۔ قابل نہیں رہا ۱۱/۳۷ (نو میں ایک)۔ کدھر آیا ۳/۳۸ (تین میں ایک)۔ آفتاب کا؛ انتخاب کا ۱۲/۴۴-۱۳ (پندرہ میں دو)۔ ذرا مل جانا؛ خدا ملوانا ۵/۵۰، صبح وصال جانا؛ ترا مل جانا ۲۰۱/۵۱ (چھ میں تین)۔ فسانہ اپنا ۷/۵۲ (چار میں ایک)۔ جل جانا ۸/۵۴ (چار میں ایک)۔ حیرانی کا؛ پشیمانی کا ۱۲/۵۴، افشاں کا؛ درباں کا ۴/۵۵-۵ (دس میں تین)۔ سلام ہو چکا اب ۷/۶۹ (پانچ میں ایک)۔ دیدار کا طلاح؛ بیمار کا طلاح ۱۰/۷۶ (تین میں ایک)۔ سفید و سیاہ و سرخ ۵/۷۹ (چار میں ایک)۔ خار کی مانند؛ غبار کی مانند ۸۱/ ۲ (آٹھ میں ایک)۔ مسکیں فریاد ۱/۸۳ (دو میں ایک)۔ مارا آخر ۱۱/۸۶ (تین میں ایک)۔ چھوٹ کر؛ پھوٹ پھوٹ کر ۵/۸۷ (چار میں ایک)۔ بوستان ذکر ۴/۹۵ (پانچ میں ایک)۔ پیکر طاؤس؛ پر طاؤس؛ افسر طاؤس ۱۰۱/۵، ۹ (سات میں دو)۔ بار شمع؛ بیمار شمع ۱۰/۱۰۵ (آٹھ میں ایک)۔ آشیاں پر عاشق؛ سائے جہاں پر عاشق ۱۱۳/۱۰، ۱۲ (پانچ میں دو)۔ ہوا داریٔ دل ۱۵/۱۱۸ (پانچ میں ایک)۔ خزانے کے نہیں ہم ۵/۱۲۲ (سات میں ایک)۔ جھنکا نہ کرو؛ بالا نہ کرو ۱۴/۱۲۴ (پانچ میں ایک)۔ اصنام کی آنکھیں ۱۱/۱۳۰-۱۴ (پانچ میں ایک)۔ خیالیاں؛ ڈالیاں؛ تالیاں؛ ڈالیاں ۱۳/۱۳-۱۴، ۱۶ (سات میں تین)۔ کاکا (صحیح کالی) کروں میں ۸/۱۲۱ (دو میں ایک)۔ ادا ہوں ۱/۱۳۳ (آٹھ میں ایک)۔ ہوا تو نہیں؛ خطا تو نہیں ۲/۱۳۴ (چھ میں ایک)۔ تلوار در میاں ۷/۱۳۵ (سات میں ایک)۔ چاہ ہی نہیں؛ آگاہ ہی نہیں ۸/۱۳۵ (چھ میں ایک)۔ ہستی کو آتا ریں ۱۱/۱۳۶ (چھ میں ایک)۔ ڈرے بیٹھے ہیں؛ بھرے بیٹھے ہیں ۱/۱۴۰ (پانچ میں ایک)۔ جلوہ گری شیشے میں؛ پری شیشے میں ۷/۱۴۰ (چار میں ایک)۔ ساتھ اڑا جاتا ہوں؛ رو بہ قضا جاتا ہوں ۱۲/۱۴۵-۱۳، چھپا جاتا ہوں؛ ملا جاتا ہوں؛ رلا جاتا ہوں ۱/۱۴۶-۴ (دس میں پانچ)۔ جہاں میں وہ نہیں؛ جہاں میں وہ نہیں ۱۲/۱۴۸ (پانچ میں ایک)۔ غدار کی پھریں؛ دیوار کی پھریں ۱۴/۱۵۱، دیوار کی پھریں؛ یار کی پھریں؛ خار کی پھریں ۳/۱۵۲-۶ (آٹھ میں چار)۔ مغرور کی گردن ۷/۱۵۹ (تین میں ایک)۔ آستینوں میں ۱۶۴/ ۴ (چھ میں ایک)۔ آؤ جاؤ؛ جاؤ جاؤ ۱۴/۱۸۶ (تین میں ایک)۔ چشم تماشائی ہو ۴/۱۸۹ (پانچ میں ایک)۔ آشکارنہ ہو ۱۲/۱۹۰-۴ (بارہ میں ایک)۔ کوہسار کو ۱۵/۱۹۶، بیمار کو؛ دیوار کو؛ خوں یار کو؛ دستار کو ۱/۱۹۷-۶، ۳ (پندرہ میں پانچ)۔ گھر کو دیکھ ۱۵/۱۹۸ (آٹھ میں ایک)۔ دیکھتا ہے کچھ؛ ماجرا ہے کچھ ۱۰/۱۹۹-۱۱ (آٹھ میں دو)۔ درگاہ ہے یہ ۹/۲۰۰ (تین میں ایک)۔

اٹھانے کے ساتھ ۱۳/۲۰۰ (چار میں ایک)۔ کافوری ہے یہ ۶/۲۰۵ (تین میں ایک)۔ بھر لے ہے ۴/۲۱۵ (نو میں ایک)۔ پا سکے؛ بنا سکے؛ اٹھا سکے؛ نہ لا سکے؛ بہا سکے ۸۰۶/۲۲۴-۱۰ (پانچ میں چار)۔ تلوار نکالی ۱۰/۲۳۰ (آٹھ میں ایک)۔ ٹکڑے ہو جاتا ہے ۷/۲۳۴ (نو میں ایک)۔ بندہ پرور جانیے ۱۰/۲۳۷ (سات میں ایک)۔ تقدیر سے پانی ۲/۲۳۹ (چھ میں ایک)۔ مرجا ہے ۶/۲۵۲ (چار میں ایک)۔ لہو پیے ۱۲/۲۵۴ (تین میں ایک)۔ راہ اپنی ہے؛ نگاہ اپنی ہے ۷/۲۵۸ (تین میں ایک)۔ پھٹ گئے ۷/۲۶۶ (آٹھ میں ایک)۔ کالوں کی ۱۵/۲۶۸ (پانچ میں ایک)۔ خونخوار اٹھا ہے؛ سر بازار اٹھا ہے ۷/۲۶۹ (چار میں ایک)۔ کہیں لاؤ بھی ۴/۲۸۱ (تین میں ایک)۔ بھی نکل جائے ۱۴/۲۸۷ (پانچ میں ایک)۔ کلب احزاں کے تلے ۴/۲۹۰ (چھ میں ایک)۔ زمیں کے تلے ۹/۲۹۴ (سات میں ایک)۔ آفت نکلی؛ قیامت نکلی؛ غیرت نکلی؛ شکایت نکلی؛ کدورت نکلی؛ تربت نکلی ۳/۳۰۷-۱۱ (دس میں چھ)۔ قلم سے گر پڑے ۶/۳۱۹ (تین میں ایک)۔ شور سلیے ۱۰/۳۲۱ (چھ میں ایک)۔ تلواروں کی، دیواروں کی ۵/۳۲۶-۶ (چھ میں دو)۔ سلامت ہو گئی ۷/۳۳۱ (آٹھ میں ایک)۔ برابر پہنچے ۵/۳۳۲ (چھ میں ایک)۔ منادی یہ جا بجا پھر جائے؛ اگر ذرا پھر جائے؛ کوئی گدا پھر جائے ۸۰۱/۳۳۳-۹ (گیارہ میں تین)۔ کہاں پھر جائے ۷/۳۳۴ (نو میں ایک)۔

● تقابلی مطالعہ کے بہت سے پہلو ہیں جن میں ایک پہلو یہ بھی ہے کہ کلام کے اندر یکسانیت تلاش کی جائے۔ یہ چیز مصحفی کے کلام میں بھی پائی جاتی ہے گو یہ ہمارے موضوع سے الگ ہے تاہم ان لوگوں کے لیے جو اس طرح کا کام کرنا چاہیں بطور مثال مندرجہ ذیل شعر پیش ہے۔

؎ جلوہ ہر ایک کو اپنا نہ دکھاؤ صاحب — کیا غضب کرتے ہو تک منہ تو چھپاؤ صاحب (کلیات مصحفی جلد اول مطبوعہ لاہور ص ۱۳۵)

؎ جس تس کو منہ نہ دکھاؤ صاحب — مکھڑا ہے غضب چھپاؤ صاحب (کلیات مصحفی جلد چہارم مطبوعہ لاہور ص ۱۳۵)

● اس تفصیلی تقابلی مطالعہ سے ایک حیرت انگیز پہلو یہ بھی سامنے آیا ہے کہ مصحفی کے کلام جہاں کہیں نظر آئے ہر جگہ کچھ نہ کچھ اختلاف نظر آیا۔ اختلاف کی یہ شدت شاید اردو کے کسی دوسرے شاعر کے کلام میں نہیں۔ تذکرے، مطبوعہ انتخاب، مضامین اور مطبوعہ دواوین غرض جہاں کہیں مصحفی کے اشعار نقل کیے گئے ہیں ہر جگہ کچھ نہ کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں مصحفی کی خود نوشت سے لے کر عبدالسلام ندوی کی کتاب شعر الہند تک، امیر و امیر کے منتخب سے لے کر مہ لقا چندا و شرقی لکھنوی کے انتخابوں تک اور قاضی عبدالودود سے لے کر ابواللیث صدیقی، افسر امروہوی اور نگار کے مصحفی بر تک جتنے اشعار نقل ہوئے۔ اسی طرح کلیات مصحفی مطبوعہ لاہور اور دہلی (صرف ۲ جلدیں)، ان تمام کو تقابلی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ سبھوں کے اختلافات یا مخطوطہ خدا بخش اور مطبوعہ لاہور کے خلاف کسی اور کا مکمل تقابلی مطالعہ پیش کرنا مقصود نہیں تھا تاہم تسکین ذوق کی خاطر منتخبہ امیر و امیر مطبوعہ خدا بخش

مطبوعہ لاہور جلد ۱ ۲ اور مطبوعہ دہلی جلد ۲ سے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

منتخب مطبوعہ خدا بخش	مطبوعہ دہلی	مطبوعہ لاہور
کب کیا سماں ہم کو ... ص ۲	... کیا کیا سہیں ہم کو .. جلد ۱ ص ۱۵	... کیا کیا سے ہم کو ... جلد ۱ ص ۱۶
جب یہ پوچھا کہ مصحفی ... ص ۳	اس نے پوچھا مصحفی ... ،، ص ۱۵	اک نے پوچھا کہ مصحفی ... ،، ص ۱۶
جو دم لبوں پہ شب انتظار ... ص ۵	جو جاں لبوں پہ شب انتظار ... ،، ص ۱۷	جو جاں لبوں پہ دم انتظار ... ،، ص ۱۸
ناز کہ جو دل تھا آغوش کی تاب لایا ص ۱۵	دل جو دو دم کی اسکے آغوش تاب لایا ... ،، ص ۱۵	دل جو دو دم کی اسکے ہرگز تاب لایا ص ۱۹
نامہ کا بر سے قاصد لایا جواب لایا ص ۱۵	نامہ کا بر سے قاصد جو ام جواب لایا ... ص ۱۵	نامہ کا بر سے قاصد لایا جواب لایا ص ۱۱
ہم نے کیا کیا نہ رے ... ص ۱۵	ہم نے کیا کیا نہ رے ... جلد ۱ ص ۱۱	ہم نے اک عمر ترے ... جلد ۱ ص ۱۲
بجا ابر و مژگان یاد ہے کوئی مثل ص ۱۵	بجا کے آیا کوئی اسکے ابرو مژہ سے جلد ۱ ص ۱۳	بجا کے آیا کوئی اسکے ابرو مژگان سے جلد ۱ ص ۲۳
رنگ رونے کا ہمارے شیخ کو ... ص ۱۵	رنگ گریے کا ہمارا یاں کو ... ،، ص ۱۵	رنگ گریے کا ہمارا ان آنکھوں کو ... ،، ص ۲۹
قیامت ہے قیامت شہر ... ص ۲۳	قیامت ایسی ہی اس شہر ... جلد ۲ ص ۳۰	قیامت ان سے کی اس شہر ... جلد ۲ ص ۳۶

● کلیات مصحفی جلد ۵ ۔ ۱ اور جلد ۵ اسیر و امیر کے پیش نظر نہیں تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تینوں دواوین میں سے ایک بھی شعر انکے منتخبہ میں شامل نہیں ہے۔ جلد ۵ ۔ ۶ اور جلد ۵ ۔ ۷ سے انتخاب شامل نہیں ہونے کے دو سبب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ انہیں یہ نسخے دستیاب نہیں ہوئے ہوں گے دوسرا یہ کہ قصداً انھوں نے چھوڑ دیئے ہوں گے مگر پہلا سبب قرین قیاس ہے۔ دوسرے سبب کی کوئی توضیح سمجھ میں نہیں آتی کیوں کہ جلد ۵ سے انتخاب جو شامل ہے۔

تفصیلی تقابلی مطالعہ میں دیوان مصحفی منتخبہ اسیر و امیر طبع رامپور / حال طبع خدا بخش کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اسکے ہر ہر شعر کا دستیاب سبھی جلدوں سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں کلیات مصحفی جلد ۱ ۔ ۵ مطبوعہ لاہور اور جلد ۱ ۔ ۵ مخطوطہ خدا بخش کو مقابل گردانا گیا ہے گرچہ ۵ ۔ ۶ اور ۵ ۔ ۷ میں سے ایک بھی شعر نہیں مل پایا۔ احتیاطاً دیوان جلد ۱ ۔ ۵ مخطوطہ خدا بخش اور دیوان قصائد بھی دیکھ لیا گیا ہے۔ اختلافات نقل کرنے میں سب سے پہلے دیوان مصحفی منتخبہ اسیر و امیر کے خدا بخش ایڈیشن کا صفحہ / سطر نقل کیا گیا ہے اس کے بعد مطلوبہ مصرع نقل کیا گیا ہے۔ مقابل کی ترتیب الٹ دی گئی ہے یعنی پہلے مطلوبہ مصرع اس کے بعد جلد / صفحہ نقل کیا گیا ہے۔ اس کی شکل اس طرح ہے:

صفحہ / سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد / صفحہ
۱ / ۱	نظارہ کروں دہر کی کیا جلوہ گری کا	کیا دید میں عالم کی کروں جلوہ گری کا	سوم / ۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	مکتبات مصحفی	جلد/صفحہ
۱/۱	نظارہ کروں دہر کی کیا جلوہ گری کا	کیا دیدیں عالم کی کروں جلوہ گری کا	سوم/۱
۲/۱	نقشے کو ترے دیکھ کے کہتا ہے زناد	جو دیکھے ہے نقشے کو ترے وہ یہ کہے ہے	" / "
۴/۱	..... جو شتاب عدم ہیں	..... جو آمادۂ رہ ہیں	" / "
۵/۱	کیا بھیجوں میں قاصد کو وہاں کوچے ...	کیا بھیجوں کبوتر کے نہیں کوچے...	" / "
۱/۲	.. .... ہر ہر قدم	..... ہر اک قدم	اوّل/۱۱۲
۲/۲	دکھائیں گے	دکھادیں گے	" /۱۱۲
۴/۲	مجھے آنکھوں میں یوں لخت جگر بہتے...	اس آب اشک میں یوں لخت دل بہتے...	" /۱۱۳
۵/۲	.... اس زلف کا	.... کچھ زلف کا	" / "
۶/۲	... مرہم سے کچھ واقف	... مرہم سے واقف	" / "
۷/۲	... جلو میں اس کے اکثر	... جلو میں جس کے اکثر	" / "
۸/۲	شب مہتاب میں کیا کیا سماں ہم کو دکھاتا ہے	..... کیا کیا سے	" /۱۱۵
۱۱/۲	بگولے سے ہماری خاک کے ہوتا ہے یہ ہمسر	..... یہ روکش	" /۱۱۹
۱۲/۲	تبھی ہم تم پہ گل کھاتے تھے جوش مہر و الفت تھا	..... کھاتے پھریں تھے اوبیاں لڑکے	" /۱۱۹
۱۲/۲	نہ لے بے درد میرے سامنے نام دہاں کا	نہ لے تو میرے آگے نام لے بے درد دہاں کا	" /۱۱۷
۱۵/۲	دل تجھ کو دیا لے اسے غمخوار یہی تھا	... لے مرا غمخوار	اوّل/۱۲۰
۳/۳	ابرو نے ترے دل ہی پہ تلوار لگائی	..... تلوار چلائی	" / "
۴/۳	دیکھا تجھے کوچے میں جو اپنے تو وہ بولا	اس کو میں جو دیکھا تجھے شب اس نے تو بولا	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۳	تیوری کو چڑھائے کبھی وہ آگے سے میرے	بیزاری کے عالم میں کبھی آگے سے میرے	اوّل/۱۲-۱۲
۶/۳	کیوں قتل کیا مصحفی خستہ کو تو نے	کیوں مصحفی خستہ کے تئیں تو نے کیا قتل	" / "
۷/۳	کیا چاہنے والوں میں گنہگار یہی تھا	کیا سینکڑوں عاشق ہیں	" / "
۸/۳	تجھ سے گر وہ دلا نہیں ملتا	تجھ سے گر وہ	" /۲۸-۲۷
۹/۳	اور سب کچھ جہاں میں ملتا ہے	..... کچھ ملے ہے دنیا میں	" / "
۱۰/۳	شیخ کعبہ سے اٹھ نکل باہر	شیخ کلیسے	" / "
۱۲/۳	درد و غم کو بھی ہے مقدر شرط	..... ہے نصیبہ شرط	" / "
۱۳/۳	خشت تک خوں بہا نہیں ملتا	جز نگہ خوں بہا	" / "
۱۴/۳	بے نمک چھڑکے زخم پر اپنے	بن نمک چھڑکے زخم سینے کے	" / "
" / "	ہم کو کچھ بھی مزا نہیں ملتا	مصحفی کچھ مزا نہیں ملتا	" / "
۱۵/۳	فہم اگر ہو مجھے غنیمت جان	جان میری! مجھے غنیمت جان	" / "
۱۶/۳	جب یہ پوچھا کہ مصحفی سے بھلا	اک نے پوچھا کہ مصحفی	" / "
۲/۴	بوسے کے سوال پر رکے وہ	بوسے کا کیا سوال لیکن	" /۳۰
" / "	پر منہ سے جواب کچھ نہ نکلا	اس منہ سے جواب ...	" / "
۵/۴	سینے میں جو دل کی جستجو کی	.... دل کی کی تفحص	" /۳۱
۸/۴	صدقے اس مرغ گرفتار کے جو اڑ کے دہیں	اس گرفتار کے صدقے میں کہ اڑ کر دوں ہی	" / "
۹/۴	مصحفی مرہی گیا دیکھ کے اس کی یہ ادا	مصحفی ... گیا میں تو ادا دیکھ اس کی	" / "
۱۲/۴	جھڑ پڑا برگ چمن میں جو کوئی لالے کا	جھڑ پڑا داغ	" /۳
" / "	ہم نے پھاہے کی جگہ داغ جگر پر رکھا	ہم نے وہ داغ اٹھا پیتے جگر ...	" / "
۱۳/۴	اس کی آنکھوں کو نہ دیکھا مرے غمخواروں نے	..... دیکھا کبھی دین داروں نے	" / "
۱۵/۴	چار پارہ جو مرے داغ کا اترا تھا کرنڈ	چار ٹکڑے ہو مرے ... اترا جو ...	" /۴

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۱	کیا برا ہے کہ رہے مصحفی اب یہاں دن رات	کیا برا ہے جو رہے مصحفی نت یاں بیٹھا	اوّل/۳
" / "	تم ہی جانو کہ دربان کوئی در پر رکھا	تم ہی جانو کہ دربان ہے در پر رکھا	" / "
۵/۲	سو سو طرح کا حادثہ مجھ پر گذر چکا	. . . . . تجھ پر	" / ۴
" / "	تو اب تلک نہ لے دلِ بیتاب مر چکا	پر لے دل! ایک روز کہیں تو نہ مر چکا	" / "
۵/۳	تا قبضۂ تیر تو ترے خوں میں بھر چکا	. . . . . خوں سے	" / ۵
۵/۸	خنجر مژگاں پہ ترے مر گیا	خنجر مژگاں پہ گرا ٹوٹ کر	" / ۴۴
۵/۹	سوتے ہی ہم رہ گئے افسوس ہائے	رہ گئے ہم سوتے ہی افسوس ہے	" / ۴۲
" / "	قافلہ یاروں کا سفر کر گیا	قافلۂ صبح، سفر	" / "
" / "	ہاتھ سے مفت اپنے لبو تر گیا	ہاتھ سے بر باد کبوتر گیا	" / ۴۱
۵/۱۲	دکھ سناتے ہو عبث بار بار	درد کی سناتے ہو مجھے واہ واہ	" / "
۶/۱	جادۂ شمشیر تھا یا کوئے یار	چلتی تھی تلوار در عشق پر	" / "
۶/۳	رکھو مجھے معذور تم اے قافلے والو	معذور مجھے رکھیو تم اے قافلہ باشاں	" / ۴۵
۶/۴	اس درجہ گیا جلد کہ پھر منہ نہ دکھایا	ایسا ہی گیا جلد کہ	" / "
۶/۹	خیال یار جو شب مجھ سے ہمکنار رہا	. . . . . میرا ہمکنار	سوم/۲۴
۶/۱۱	تہہ مزار ہماری ہوئیں نہ آنکھیں بند	پس از وفات بھی اپنی ہوئیں نہ	" / ۵
" / "	کہ مرے بھی ترے آنے کا انتظار رہا	بس کہ ترے ہی آنے کا	۰ / ۰
۶/۱۲	فغاں جرس کی ہے ایسی جو آج درد انگیز	فغاں بانگ جرس تھی (کچھ؟) ایسی درد انگیز	" / ۲۵
۶/۱۳	ترا تھا ڈر کہ نہ دیکھا بہت اسے شب وصل	میں تیرے ڈر سے نہ دیکھا ادھر بہت شب وصل	" / "
۶/۱۴	اجی وہ وصل کا وعدہ تو در کنار رہا	بغرض وہ وصل کا	" / ۵
۷/۲	ہمارے ہاتھ وہ آئے کبھی نہ یا قسمت	ہمارے ہاتھ میں آئے کبھو نہ یا قسمت	۰ / ۰
" / "	کہ تیرے پاؤں پہ مہندی کا اختیار رہا	کہ پانو پر ترے	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸/۷	یوں کھلے بالوں مرے سامنے آیا نہ کرو	تو کھلے بالوں مرے سامنے آیا مت کر	دوم/۵
۹/۷	شوق سے گرمی عارض وہ دکھائیں مجھ کو	گو کہ خورشید قیامت میں بٹھاویں مجھ کو	″/″
″/″	موم کا تو میں نہیں ہوں کہ پگھل جاؤں گا	کیا پتا موم کا ہوں میں کہ	″/″
۶/۸	یہی ہے لوٹ تو دستِ جنوں کے ہاتھوں سے	. . . . . تو شانے کے ہاتھ سے پیارے	اوّل/۸۳
″/″	نہ ایک میرے گریباں کا تار ٹھہرے گا	نہ ایک بھی تری زلفوں کا تار	″/″
۷/۸	بجز عدم نہ کہیں یہ شکار ٹھہرے گا	خبر نہیں کہ کہاں یہ شکار	″/۸۴
۸/۸	جو دم لبوں پہ شبِ انتظار	جو جاں لبوں پہ دمِ انتظار	″/″
۹/۸	اے نہ دفنا کرو ہمدمو یہ سمجھو تو	. . . . . کرو سمجھو تو کوئی یارو	″/″
″/″	لحد میں مصحفی بے قرار ٹھہرے گا	زمیں میں	″/″
۱۴/۸	شعلہ اٹھا ہی تھا اس سینے میں پر بیٹھ گیا	. . . . سینے سے پر . . .	″/۸۹
۱۵/۸	اے مصور تجھے ہم لکھ کے دکھا دیں گے اسے	. . . . . دکھا دیں گے	″/″
۱۰/۹	نہ ایک قطرۂ خوں صبح تک جگر میں رہا	سحر کے ہوتے نہ اک قطرۂ خوں جگر . . .	″/۷۲
۲/۹	دکھا دیا مجھے جلوہ یہ کس نے چھپ کے کہیں	کبھی جو یار نے دزدیدہ مجھ کو دیکھا تو میں	″/″
″/″	امید لذتِ نظارۂ دگر میں رہا	امید وارِ یِ نظارۂ	″/″
۳/۹	دل و جگر ترے پیکان تیر کے گھر تھے	. . . . . تیر کا گھر تھا	″/″
″/″	کبھی وہ دل میں رہا اور کبھی جگر میں رہا	کبھو وہ دل . . . کبھو جگر . . .	″/″
۴/۹	اٹھا کے آنکھ نہ دیکھا کبھی مجھے اس نے	نہ دیکھا مجھ کو کبھی اس نے آنکھ اٹھا اور میں	″/″
″/″	میں ساری عمر تمنائے یک نظر میں رہا	تمام عمر تمنائے یک	″/″
۵/۹	خلش گئی نہ پسِ مرگ بھی ترے غم کی	. . . پس از مرگ بھی الم کی ترے	″/″
″/″	موئے جو ہم تو وہی نیشترِ جگر میں رہا	موئے بھی ہم	″/″

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۹	اڑوں میں کیا کہ نہ کچھ خاک بال و پر میں رہا	. . . میں کاہے سے کیا خاک	اوّل/۷۳
۷/۹	تم اٹھ گئے جو صبح مصحفی کی بالیں سے	. . . جو میاں مصحفی	" /۷۳
۹/۱۰	مشاطہ سمجھ کے شانہ کرتا	. . . . . شانہ کیجو	" /۵۸
" / "	اس زلف کا بال ہو نہ بیکا	اس زلف کا ہو نہ بال بیکا	" / "
۹/۱۱	سمجھے نہ وہ مومن اور کافر	. . . . . اور نہ کافر	" / "
۶/۱۲	لاشے پہ مصحفی کے کہتے ہیں لوگ افسوس	لاشے پہ اس کے ہر دم کہتے ہیں لوگ آ کر	" /۵۹
۱۰/۱۲	ہے گماں اس مصرع قد پر نہال طور کا	مجھ کو چولہے میں نظر آتا ہے شعلہ طور کا	۷/ورق ۱۱ ب
" / "	ہوں میں شاعر سوجھتا ہے مجھ کو مضمون دور کا	ہوں میں شاعر باندھتا ہوں تب تو مضمون دور کا	"
۱۰/۱۴	معنی الحق بولو سب جہاں پر کھل گئے	معنی الحق بولو کیونکہ سب پر کھل نہ جائیں	"
" / "	دار پر جس وقت سر اونچا ہوا منصور کا	دار نے البتہ سر اونچا کیا منصور کا	"
۱۱/۱	. . . . . کے ہوں سرگرم سعی	. . . . . کے ہو سرگرم سعی	"
" / "	بوجھ سر پر ہو تو جلد اٹھے قدم مزدور کا	پاؤں جلدی بوجھ کے باعث پڑے مزدور کا	"
۲/۱۱	. . . . . دکھلانا نہ گیسو حور کا	. . . . . دکھلاتا نہ ساعد حور کا	"
۳/۱۱	دل میں جس کے درد ہو اس سے ڈرا بھی کیجئے	دل پہ جس کے جبر ہو اس سے ڈرا بھی کیجئے	"
" / "	. . . . . عاشق مجبور کا	. . . . . عاشق مجبور کا	"
۴/۱۱	. . . . . مزہ یہ ہے محال	. . . . . مزہ ہے یہ محال	"
" / "	رنگ تیرہ ربط فلفل سے نہ ہو کافور کا	رنگ تیرہ صحبت فلفل میں ہو کافور کا	"
۵/۱۱	گوئے بازی ہو تو ہے سر مغرور کا	گوئے بازی ہو تو ہے سر گرد نئی مغرور کا	۷/۱۳ الف
۶/۱۱	مصحفی جانباز بھی ہوتے ہیں کوئی جی کے چور	سرگذشتہ مصحفی ہوتے ہیں کوئی جی کے چور	"
۸/۱۱	عمر آخر مٹ گیا داغ اس دل رنجور کا	عمر آخر یہ ہوا داغ اس دل رنجور کا	۷/۸ ب
۹/۱۱	کب کوئی مجھ سا ہے عاشق اس رخ پر نور کا	ہو نہیں جاتا ہوں عاشق ہر شرر کے نور کا	۷/۹ الف

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/ورق
۹/۱۱	چاہے سوسی سا پروانہ چراغ طور کا	ہوں میں موسیٰ کی طرح پروانہ شمع طور کا	۷/۹ الف
۱۰/۱۱	اٹھ گئی ہے دل سے مطلق صبح ہونے کی امید	جس سے پھر ہرگز نہ ہووے صبح کی مجھ کو امید	"
۰/۰	بخت بد نے منہ دکھایا کس شب دیجور کا	منہ نہ دکھلانا الٰہی اس شب دیجور کا	"
۱۱/۱۱	منزل ملک عدم ہو جائے گی گرتے ہی طے	آنسو لے ملک عدم تک ان کو پہنچانا مجھے	"
۰/۰	. . . . . کر بیٹھا ارادہ دور کا	. . . . . کر بیٹھے ارادہ دور کا	"
۱۲/۱۱	زلف میں افشاں ہے گرمی سے عرق افشاں ورخ	چاندی میں کرتک اس روئے عرق افشاں کی سیر	"
۰/۰	کیا برستا ہے شب مہ میں یہ باراں نور کا	گر نہ دیکھا ہو برستا تو نے باراں نور کا	"
۱۳/۱۱	خوشوں کے مانند سر سے پاؤں تک ہیں آبلے	عشق کی تپ سے سراپا میں ہیں میرے آبلے	۷/۹ ب
،،	آدمی ہے تیرا دیوانہ کہ نخل انگور کا	آدمی دیکھا نہ ہوگا خوشۂ انگور کا	"
۱۴/۱۱	. . . . انفعال اے باغباں	. . . . انفعال اس واسطے	۷/۹ الف
،،	سرنگوں رہنا ہے نرگس مخمور کا	سرنگوں رہتا ہے دیدہ نرگس مخمور کا	"
۱۵/۱۱	چشم کم سے دیکھتا ہے میرے آنسو کو بھی وہ	دل میں اس کے جا نہیں پاتا مرا شک سفید	"
۱۶/۱۱	. . . . . سے صاف ہوتا ہے عیاں	. . . . . سے اصفری جاتی نہیں	"
۱۷/۱۱	مصحفی چرخ کبود سے نہ اتنا بھی الجھ	مصحفی اتنا بھی مت چرخ کبود سے الجھ	"
۱/۱۲	چھیڑنا اچھا نہیں ہے خانہ	چھیڑنا اچھا نہیں کچھ خانہ	"
۲/۱۲	لوہے کے چنے ہوں تو چباؤں یہ مرا قصد	لوہے کے چنے تھے جو جوانی میں چبائے	۷/۸ ب
،،	پیری کو ادھر عزم ہے دنداں شکنی کا	پیری کو ہے عزم ان کے بھی دنداں شکنی کا	"
۵/۱۲	خوگر نہ ہوا ہاتھ مراناں شکنی کا	خوگر ہی نہیں ہاتھ مراناں شکنی کا	"
۶/۱۲	زخموں پہ مرے مصحفی اب قصد کیا ہے	زخم دل عاشق پر ارادا تو کیا ہے	"
۹/۱۲	سب خلق کی سرنوشت پڑھ لی	اک خلق کی سرنوشت یا بی	۷/۱۲ الف
۱۰/۱۲	مشکل ہے کتاب حسن تیری	جب اٹھ گئی خدا تو ہر سخن میں	۷/۱۲ ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۱۲	سمجھا نہ کہیں	سمجھا تو کہیں	۷/۱۵ب
۱۱/۱۲	آجائے نہ اڑتے ہیں	آجائے نہ اڑتے ہیں	۷/۸۰الف
۱۲/۱۲	امید ہے مجھ کو کہ دل اس بت کا پسیجے	یہاں کوہ پگھل جاتے ہیں کیا اس کا عجب ہے	"
"	آتا ہے مرے آہ سے پتھر کو پسینا	آوے جو تپ عشق سے پتھر کو پسینا	"
۱۴/۱۲	گرمی میں یہیں کہیں گھنا نہ صنم جا	دوپہر ہے گھنا نہ یہیں ورنہ مری جاں	"
۱۵/۱۲	میخانے میں جب وہ نگہ گرم سے دیکھے	آتے ہی ترے بزم میں سب ڈر گئے از بس	"
"	شیشے کو غش آجائے تو	شیشے کو غشی آئے تو	"
۱/۱۳	گھٹا چھانے سے ہے طوفان اندھیرا	گھٹا چھائی ہوا طوفان اندھیرا	۷/۸۰الف
"	کہ گھر باہر ہے اب یکساں اندھیرا	گھر اور باہر ہوا یکساں اندھیرا	"
۲/۱۳	شب غم میں ابھی گھبراتے ہیں ہم	شب ہجراں کا شکوا کیا کرے ہے	۷/۸۰ب
۵/۱۳	کہاں اب وہ فروغ شمع اقبال	نہ گل ہووے کسی کی شمع اقبال	۷/۸۰الف
۶/۱۳	ہوئی رونے سے	ہوئی گریہ سے	"
"	فزوں جیسے شب	فزوں ہو جوں شب	"
۷/۱۳	پڑا ہے مصحفی بے ماہرو کے	پڑا ہے مصحفی اس شمع رو بن	۷/۸۰ب
۹/۱۳	صدمے سو دل پر	صدمہ سو دل پر	۷/۷۰ب
"	واہ رے ضبط وہ الفت کا زمانہ کیا تھا	واہ رے ضبط وہ چاہت کا زمانہ کیا تھا	"
۱۱/۱۳	..... دزدیدہ نگہ کام اپنا	..... دزدیدہ نظر کام اپنا	۷/۸۰الف
۱۲/۱۳	..... نہ تھا مجھ کو گلہ	..... نہ تھا اندیشہ	"
۱۳/۱۳	قیس واماندہ رہا اس سے تو ...	قیس واماندہ رہا تجھ سے تو	"
"	پھر قدم ناقۂ لیلیٰ کو اٹھانا کیا تھا	آگے لے ناقہ قدم جلد اٹھانا کیا تھا	"
۱۴/۱۳	..... تجھے قصد سفر	..... تجھے عزم سفر	"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴/۱۳	منھ پہ یہ بات مرے سامنے لانا کیا تھا	کہہ کے یہ بات مرے جی کو کڑھانا کیا تھا۔	۷/۸ الف
۱۴/۵	جسے اس نے پکڑا تھا	جسے رات پکڑا تھا	اوّل/۱۰۹
۱۴/۶	چشم گریاں سے مری آنسوؤں کا تار بندھا	چشم خونبار سے گریہ کا وہیں تار بندھا	۷/۹ ب
۱۴/۸	جنون عشق جو مجھ سے نہ دشمنی کرتا	جنون عشق نہ گر مجھ سے دشمنی کرتا	۷/۱۰ ب
۱۴/۱۰	مرید شیخ حرم کا نہ جا کے ہوتا میں	مری ہی مشق رسا ہوتی بت پرستی میں	"
۱۴/۱۳	زیادہ اس میں جو	زیادہ اس سے جو	"
۱۴/۱۴	. . . . . جو مزہ برش شمشیر میں تھا	. . . . . جو مزہ یار کی شمشیر میں تھا	۷/۱۴ الف
"	لیک بے زخم	لیک بن زخم	"
۱۵/۳	کسی کوشش کسی تدبیر سے کیا ہوتا تھا	نکلی تلوار تو اس دم ترے بسمل نے کہا	"
۱۵/۴	. . . . . اپنی بھی جاگیر میں تھا	. . . . . اپنی بھی تسخیر میں تھا	"
۱۵/۶	جس دل میں تیرے ملنے کا ارمان رہ گیا	اس دل	اوّل/۱۰۹
"	وہ دل تڑپ تڑپ کے مری جان رہ گیا	یہ دل	"
۱۵/۹	وائے وہ زخمی کہ سنبھلا اور سنبھل کر رہ گیا	ہائے وہ	" /۱۱۳
۱۵/۱۰	کیا کہوں برگشتگی اپنے نصیبوں کی میں ہائے	. . . . سرگشتگی اپنے	" /"
" /"	میاں کچھ کچھ نیچہ اس کا اگل کر رہ گیا	گل کٹارا اس کی کمر سے کچھ اگل . . .	" /"
۱۵/۱۱	تھوڑا بہت جو ڈر ہے تو فرقت کی رات کا	اور بیش و کم جو ہے بھی تو ہجراں کی رات کا	" /۱۰۴
۱۵/۱۲	مانگا جو بوسہ میں نے تو کہنے لگا کہ واہ	بوسہ جو میں نے مانگا تو	" /"
۱۵/۱۳	جاتا ہے جی ادھر کو کھنچا کائنات کا	. . . . ادھر ہی کھنچا	" /"
۱۶/۴	دیر تک اپنے شہیدوں کو نظر کرنا تھا	. . . . شہیدوں پہ	" /۱۰۱
"	سرسری تم کو نہ مقتل میں گذر کرنا تھا	. . . . مقتل سے گذر	" /"
۱۶/۸	گر اٹھایا تھا مرے خون کا بیڑا قاتل	گر لب بام کے شائستہ نہ تھا اے قاتل	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸/۱۶	لب خنجر کو مرے خون سے تر کرنا تھا	. . . خنجر تو مرے	اوّل/۱۰۱
۹/۱۶	کیوں کہا یار کا آنا سر محفل قاصد	کیوں خبر یار کے آنے کی میں کی یاروں کو	" / "
" / "	چپکے کہنا تھا کسی کو نہ خبر کرنا تھا	کیا کیا ہائے کسی کو نہ خبر کرنا تھا !	" / "
۱۰/۱۶	اٹھ گیا یار شب وصل بہت چوکا میں	بچ رہا شب مرے قابو سے وہ میں ہی چوکا	" / "
" / "	دونوں ہاتھوں کو مجھے طوق کمر کرنا تھا	. . . . کو مرے طوق	" / "
۱۱/۱۶	تیغ قاتل کو عبث ہاتھ پہ رد کا افسوس	تیغ قاتل کو میں کیوں ہاتھ سے	" / "
" / "	مصحفی تجھ کو یہاں سینہ سپر کرنا تھا	. . . میرے تئیں سینہ سپر	" / "
۱۵/۱۶	لذت زخم میں بیخود ہیں ہمیں کیا معلوم	سینہ سوراخ تو ہے لیکن یہ معلوم نہیں	" / ۹۷
" / "	آہ سینے سے کہ وہ تیر سپر سے گذرا	آہ سینے سے کہ یہ تیر	" / "
۱/۱۷	یا یہ اڑنے میں کوئی بال کبوتر ٹوٹا	یا ہوا بیچ کوئی	" / ۹۶
۲/۱۷	لب خشک ایک کا بھی تر نہ ہوا اے ساقی	حیف صد حیف کہ اک پیاسے نے تمنہ کے	" / ۹۷
" / "	بادہ خواروں کی کشاکش ہی میں ساغر ٹوٹا	بیچ مجلس کے کشاکش ہی میں . . .	" / "
۳/۱۷	ہنگام مصیبت کوئی	بے بال و پری میں کوئی	۷/الف
۴/۱۷	جیتا ہے کوئی کشتہ شمشیر محبت	مارا ہے جس جنبش لب نے ترے کافر	"
" / "	کچھ کارگر اعجاز مسیحا	وہ زندہ باعجاز مسیحا	"
۶/۱۷	کیا تیرگی بخت مرا اس میں ہے شامل	کیا ہجر کی شب ہی کو مری موت لکھی تھی	"
۷/۱۷	ہم نے تو یہی قول فلاطوں سے سنا ہے	میراں ہوں دوا کرتے ہیں کیوں اس کی طلبا	"
" / "	. . . . . عشق کا اچھا نہیں ہوتا	. . . . . عشق تو چنگا نہیں ہوتا	"
۸/۱۷	ہستی سے رواں قافلے رہتے ہیں شب و روز	ہستی سے ادھر کو ہیں عبث قافلہ جاتے	۷/ب
" / "	مسدود عدم کا کبھی رستا نہیں ہوتا	آباد عدم کا بھی تو صحرا نہیں ہوتا	"
۱۱/۱۷	ہاتھ میں اس کے اگر	دست بسمل میں اگر	۷/ب

جلد/صفحہ	کلیات مصحفی	دیوان مصحفی	نمبر/سطر
۷/۷ب	کتا خوش ذبح کے دم بھی میں وہ بسمل ہوتا	یہ خوشی ہوتی کہ جاتے میں نہ بسمل ہوتا	۱۱/۱۷
"	. . . . . نہ کرتی امداد	. . . . . نہ کرتی امداد	۱۳/۱۷
"	جذبۂ عشق میں کی سخت کمی ورنہ مدام	جذبۂ عشق دکھاتا جو اثر لے لیلیٰ	۱۴/۱۷
"	تو نے روئے سے کیا مرتبہ افزوں اس کا	منھ لگا کر اسے گستاخ کیا خود تو نے	۱۵/۱۷
۹	آئینہ ورنہ ترے	ورنہ آئینہ ترے	۰/۱۸
۷/۱۳ب	کب میں فکر غزل زلف	کب میں فکر صفت زلف	۲/۱۸
"	نالہ کرنا	نالے کرنا	۳/۱۸
"	. . . آکے شفاعت نہ مری کی دم قتل	. . . آکے مری سعی نہ کی قاتل سے	۴/۱۸
"	کیا مراد دوست کوئی گبر و مسلمان میں نہ تھا	کیا کوئی دوست مرا گبر و مسلمان میں نہ تھا	" / "
۱۹/۷الف	روندنے سبزہ کو لالہ کا چمن پھونک دیا	باغ میں آتے ہی لالے کا چمن پھونک دیا	۵/۱۸
۱۳/۷ب	. . . . . تھا اس کی	. . . . . تھا یہ بھی	۷/۱۸
اوّل/۱۲۰	بازے ترے عہد میں وہ نکلا	ہم ہجر کے شب موے تو نکلا	۹/۱۸
" /۱۱۹	دل درد و غم کی اس کے ہرگز نہ . . .	تا کہ جو دل تھا آخر غم کے نہ تاب لایا	۱۱/۱۸
" / ۰	. . . . دل مت جا تو اس گلی میں	کہتا نہ تھا میں لے دل اس کوچے میں نہ جاتا	۱۲/۱۸
" / "	نامے کا میرے جو قاصد الٹا جواب لایا	خط کا مرے جو قاصد الٹا جواب لایا	۱/۱۹
" / "	. . . تو اب منھ کیا دیکھتا ہے پی لے	اے مصحفی تو اب کیا منھ دیکھتا ہے پی بھی	۲/۱۹
" / "	ہو یار آپ ساقی جام شراب لایا	لبریز کر کے ساقی جام شراب لایا	۰/۰
۱۲۹/۰	. . . نظر تر بھی پڑے ہے آہ کرتا ہوں	کسی کی جب نظر پڑتی ہے ترچھی نالے کرتا ہوں	۵/۱۹
" / "	. . . ہے دل میں میرے آہ انداز . . .	کھبا ہے آہ دل میں میرے انداز نظر کسی کا	۰/۰
۱۲۶/ "	. . . . . سچ کہدے	جلا ہے سیکڑوں خطے کے ظالم مجھ سے یہ کہدے	۶/۱۹
" / "	پڑھا دے گا	بھلائے گا تو اس کو پہلے خط لے نامہ بر کس کا	۰/۰

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۹/۷	بھلا ہم بھی تو دیکھیں جان ہے کس پر فدا تیری	. . . . دیکھیں کون وہ دل خواہ ہے تیرا	اوّل/۱۲۷
۱۹/۸	تمہیں اے مصحفی کیا ہو گیا ہے ہم سے سچ کہدو	. . . میاں مصحفی . . . . ہے میٹھے راتوں کو	" / "
۱۹/۱۰	برگ گل سا جھما ہے دل میں مرے	. . . . . جیسے ہے جی میں	" / ۱۲۵
۱۹/۱۱	کچھ عجب رنگ ہے زمانے کا	کچھ بھروسہ نہیں	" / ۱۲۶
۱۹/۱۳	ہاتھ خالی مرا دنیا میں جو بالکل ہوتا	وادیٔ عشق میں رکھتا جو قدم میں تو مرا	۷/الف
" / "	یہی زادِ سفر	نالہ زادِ سفر	"
۱۹/۱۴	کچھ دکھاتا جو ترا رنگ . . .	گرد کھاتا یہ ترا رنگ . . .	"
۱۹/۱۵	دل دیوانہ کو کچھ ہوش بھی دیتا جو خدا	ہاتھ اٹھاتا نہ اسیری سے مرا دل اے کاش	"
۱۹/"	زلف سے چھوٹ کے وابستہ کا کل ہوتا	زلف سے چھوٹتے ہی بستہ کا کل ہوتا	"
۲۰/۶	ہے نزاکت وحشتِ دل کی یہی تو دیکھنا	یہ خیال اک دن اسی صورت فزوں ہو جائے گا	اوّل/۱۱۸
۲۰/"	رفتہ رفتہ عشق گیسو میں جنوں ہو جائے گا	رفتہ رفتہ مجھ کو سوجھے ہے جنوں	" / "
۲۰/۸	تابشِ خورشید میں باہر نہ پردے سے نکل	. . . . . میں تو گھر سے باہر مت نکل	" / "
۲۰/"	پھول سا رخسارہ تیرا لالہ گوں ہو جائے گا	. . . . . رخسارہ	" / "
۲۰/۱۰	گر ہم مشیر ہوتے اللہ سے یہ کہتے	. . . . . اللہ کے تو کہتے	" / ۱۲۱
۲۰/"	فرقت سے وصل کی شب یارب دراز کرنا	یعنی وصال کی شب	" / "
۲۰/۱۲	کرتے ہیں چوٹ سب پر یہ آہوانِ بد مست	. . . چوٹ آخر یہ	" / "
۲۰/"	آنکھوں سے اس کے لازم ہے احتراز کرنا	. . . اس کے اے دل نکا احتراز . . .	" / "
۲۰/۱۳	پاؤں تو رکھ نہیں سکتا ہے جو پر اپنا	پاؤں گر رکھ . . . تو در پہ . . .	" / ۱۲۷
۲۰/"	منہ تو غرے سے . . . اے کبھی چھپ کر اپنا	. . . . . کبھو	" / "
۲۰/۱۴	سرخی رنگ حنا یہ ہے تو اے رشک چمن	. . . . . تو ان ہاتھوں سے	" / "
۲۰/"	خون ہو گا ترے ہاتھوں سے مقرر اپنا	خون ہووے گا کسی روز مقرر . . .	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۰/۱۵	وقت آیا ہے مگر آج برابر اپنا	آن پہنچا ہے مگر وقت مقرر اپنا	اوّل/۱۲۸
۲۱/۱	سینہ جلتا ہے تپ غم سے نہیں ضبط کی تاب	. . . . . تپ عشق سے اکثر اپنا	،، / ،،
۲۱/۲	کام اتنا بھی نہ آیا تن لاغر اپنا	اتنے بھی کام نہ آیا تن	،، / ،،
۲۱/۳	قاصد کبھی ہمارا اس یار تک نہ پہنچا	. . . . . دلدار تک	،، / ۱۲۲
۰/۰	الٹا ہی خط پھر آیا دلدار تک نہ پہنچا	. . . . ہی نت پھر آیا خط یار تک	،، / ،،
۲۱/۴	کیسی بہار میں کی طالع نے نارسائی	ہم اک طرف کہ ہے اس نو بہار میں تو	،، / ،،
،، ،،	پر تک قفس سے اڑ کر گلزار تک نہ پہنچا	اک پر بھی اپنا اڑ کر	،، / ،،
۲۱/۵	آنکھوں سے اشک اپنا مژگاں تلک تو آیا	آنکھوں سے اشک ڈھل کر مژگاں . . .	،، / ،،
۲۱/۶	سختی سے روز فرقت دی جان مصحفی نے	روز اجل یہ سختی دی جان مصحفی نے	،، / ،،
۰/۰	یٰسین پڑھنے کوئی بیمار تک نہ پہنچا	یٰسین خواں کوئی اس	،، / ،،
۲۱/۹	. . . . . پہلو میں کل رقیب	. . . . . پہلو میں شب نصیب	۱۲/الف
۲۱/۱۰	مصحفی عالی وقاروں پر	مصحفی عالی مزاجوں پر	،،
۲۱/۱۳	بیٹھ کر اٹھ گیا جہاں سے وہ شوخ	. . . . . جہاں وہ شوخ	سوم/۷
۲۲/۵	قفس میں مرغ گرفتار کا جو شور نہیں	. . . . . وہ شور	،، / ۲۲
۰/۰	پھڑک کے وہ طپش دل سے رہ گیا ہوگا	پھڑک پھڑک تپش دل	،، / ،،
۲۲/۶	چھپ کر جو وہ گھر	جب چھپ کے وہ گھر	،، / ۲۶
۲۲/۷	کچھ یار کے دامن کی خبر پوچھو نہ مجھ سے	کیا یار کے دامن کی خبر پوچھو ہو ہم سے	،، / ،،
۲۲/۸	جانے کا نہ لے نام کہ یہ عید کی شب ہے	جانے کا نہ لے نام شب عید ہے پیارے	،، / ،،
۲۳/۹	یوں میں نے بت ماہ لقا کو نہیں دیکھا	میں اس صنم ماہ لقا کو نہیں دیکھا	دوم/۲۳
۲۳/۱۰	پھولا ہوا لالہ ہے عبث رنگ پر اپنی	پھولا ہے بہت لالہ رو رنگینی پر اپنی	،، / ،،
،، / ،،	اس نے ترے ہاتھوں کی حنا کو نہیں دیکھا	اس نے ترے پاؤں کی حنا کو نہیں دیکھا	،، / ،،

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱/۲۳	اتنی ہے حیا تجھ میں کہ پردے سے حیا کے	اتنی ہے حیا تجھ میں کہ افراط حیا سے	دوم/۲۳
۱۲/ "	ہم نام ہی سنتے ہیں فقط مہر و وفا کا	ہم نام ہی سنتے ہیں سدا مہر و وفا کا	" / "
" / "	آنکھوں سے کہیں مہر و وفا کو نہیں دیکھا	آنکھوں سے کبھی مہر و وفا کو نہیں دیکھا	" / "
۱۳/ "	ہنستا ہے پریشانیٔ عشق پہ جو ہر دم	ہنستا ہے جو ہر لحظہ پریشانی پہ میری	" / "
۱۴/ "	سمجھے مرے رونے کو وہ کیا خاک کہ جس نے	زلفوں کے تموج کو وہ کیا سمجھے کہ جس نے	" / "
۱/۲۴	اے مصحفی دل خاک لگے باغ میں میرا	اے مصحفی دل کیوں کہ لگے باغ میں میرا	" / "
۲/۲۴	ملنے سے میرے یار کو انکار ہی رہا	ملنے سے میرے، اس کو زبس عار ہی رہا	" / ۲۵
۹/ "	آخر نصیب غیر ہوئی وہ متاع حسن	آخر نصیب غیر ہوئی وہ متاع نیک	" / ۲۴
" / "	فرصت کبھی نہ مجھ کو گریباں دری نے دی	تخفیف دی نہ اس کو گریباں نے ایک دن	" / ۲۵
۱۵/۲۴	حاضر ہوا یہاں بھی گنہگار	حاضر ہوا ہے یہاں بھی گنہگار . . .	۴۱/ب
۴/۲۵	جاں تا بگلو آمدہ جاتی ہے تو جائے	جانِ بگلو آمدہ جاتی ہے تو جا بھی	۲۹/الف
۱۰/۲۵	. . . . . بھی نہ مشت غبار کا	. . . . . بھی نہ ہرگز غبار کا	۲۹/الف
۱۱/۲۵	تکتا ہوں منہ میں اس کا وہ	میں اس کا منہ تکوں ہوں وہ	"
۰/۰	ضغطے میں	ضغطہ میں	"
۱۳/۲۵	دیکھو شبیہ عاشق و معشوق کا ورق	ہو جس ورق پہ عاشق و معشوق کی شبیہ	"
۱۴/۲۵	دلی ہے جس کا نام زمانے میں مصحفی	دلی کہیں ہیں جس کو زمانہ میں مصحفی	۲۸/ب
۱۴/۲۵	ساکن تھا میں کبھی اسی اجڑے دیار کا	میں رہنے والا ہوں اسی اجڑے دیار کا	۶/ "
۴/۲۶	. . . . . قیامت کی جو مطلق دہشت	. . . . . قیامت کا جو مطلق خطرا	۲۸/ب
۵/۲۶	. . . . . زلیخا بھی خریدار ہے کیا	. . . . . زلیخا تو خریدار ہے کیا	"
۸/۲۶	کبھی سمجھے نہ کہ سیر گل و گلزار ہے کیا	ہم نے جانا ہی نہیں یہ گل و گلزار ہے کیا	"
۹/۲۶	نوک نیزے کی	نوک سبزے کی	"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۶/۱۰	بے پنجوڑے	بن پنجوڑے	۷/۲۱ الف
۲۶/۱۱	دیکھنا آئینہ	دیکھیو آئینہ	"
۲۶/۱۳	ہو گیا خشت تو	گر ہوا خشت تو	۷/۲۲ ب
۲۷/۱	شیخ حرم	شیخ الحرم	۷/۲۹ ب
۲۷/۴	..... سما گئی ہے	..... سما رہی ہے	۷/۳۰ الف
۲۷/۹	آنکھ مجنوں سے وہ آہوئے	ہم سے وہ آنکھ ہی آہوئے	۷/۳۵ ب
۲۷/۱۱	رہا کر اب تو اسیر قفس	تو چھوڑ آہو اسیر قفس	" الف
" / "	..... لگی رنگ پر گلاب آیا	..... لگی موسم گلاب آیا	"
۲۸/۱	خنجر ترا تو پی کے لہو تازہ	خوں پی کے تیرا تو تر و تازہ	۷/۲۹ ب
۲۸/۴	ہم کو نصیب بھی نہ	ہم کو نصیب ہی نہ	۷/۳۰ ب
۲۸/۶	عالم ہے بت پرستی عاشق سے مطلع	ہے کون بت پرست	"
۲۸/۷	میرا اور اس کا ایک ہے احوال مصحفی	میرا اور اس کا ایک ہے دل کب سے مصحفی	۷/۳۰ الف
۲۸/۹	منزل مقصود تک اس کا	منزل مقصود کو اس کا	۷/۱۷ الف
۲۸/۱۰	..... تب رہا صیاد نے مجھ کو کیا	..... تب رہا ہم کو کیا صیاد نے	"
" / ۱۱	کیا غیر کا کھٹکا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	کیا غیر کا خطرہ	سوم/۲
" / ۱۲	غیروں سے جو ملنے کی صلاح اوس سے میں پوچھوں	گر غیر سے ملنے کی صلاح اس سے میں پوچھوں	" / "
۲۹/۱	بعضوں کا مقولا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	بعضوں نے یہ سمجھا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	" / ۳
۲۹/۲	سن کے شیریں نے نہ کیوں سینے پہ پتھر مارا	کیوں نہ شیریں نے یہ سن سینے پہ خنجر مارا	" / "
" / ۳	چٹکی اک دل میں یہ لی جیسے کہ پتھر مارا	..... نشتر مارا	" / "
" / ۴	جس کبوتر کو کہ خط لیکے وہاں بھیجا تھا	جس کبوتر کو میں خط دے	" / "
" / ۵	غیر نے راہ میں ضد سے وہ کبوتر مارا	بیچ رستے کے گیا وہ ہی کبوتر مارا	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۲۹	مصحفی وادیٔ الفت میں سمجھ کر چلنا	مصحفی عشق کی وادی میں سمجھ کر جانا	سوم/۳
″/″	آدمی جاتا ہے اس راہ میں اکثر مارا	آدمی جائے ہے	″/″
۱۲/۲۹	ہو گیا دل جو الگ آج مرے پہلو سے	ہو گیا دل جو الگ مجھ سے میرے پہلو سے	۹/″
″/″	کس طرح گھر کو یہ بیمار پہنچتا ہو گا	"گھر تلک کیوں کر یہ . . . . . "	″/″
۲/۳۰	میت اس در سے گئی میری تو اس شوخ نے ہائے	. . . . . شوخ نے بھی	۱۰/″
۳/۳۰	وقت شب محو خیال یار میں رہنے لگا	دھیان کس کا بندھ گیا ایسا جو راتوں کو نہیں	″/″
″/″	بدگمانی نے ستایا اس قدر مجھ کو کہ ہائے	. . . . . کہ آہ	۱۱/″
۶/۳۰	جوڑے کا کھوکنا مرے حق میں بلا ہوا	بالوں کا	۲۳/″
″/″	لخت جگر کا اشک رواں میں یہ حال ہے	. . . . . یہ رنگ ہوا	″/″
″/″	دریا میں جیسے جاتا ہے مردہ بہا ہوا	دریا میں جیسے جائے ہے	″/″
۳/۳۱	دل یہ کہتا ہے کہ تو جا میں نہیں جانے کا	دل یہ کہتا ہے تو جا میں تو نہیں	دوم/۵۳
″/″	چین سے خاک رہیں ہم کہ جہاں میں ہم کو	کیا رہے چین سے ہم خاک کہ دنیا میں ہیں	″/″
″/″	قصد کرتے نہ کبھی زیر زمیں جانے کا	. . . . . کبھو زیر زمیں	″/″
۹/۲۱	پاس میرے وہ ترا ناز سے آتا نہ رہا	. . . . . پیار سے آتا	″/۵۱
″/۱۱	. . . . میرے جو اٹھے	. . . . . میرے جب اٹھے	″/″
″/۱۳	پاتے ہیں زلف بنانے ہی پہ مائل اس کو	پایا میں . . . . . ہی کا مائل تجھ کو	″/۵۲
″/″	ہائے کب دو دو پہر ہاتھ میں شانا نہ رہا	. . . . . گھڑی ہاتھ میں	″/″
″/۱۳	مصحفی کا نہ نشاں پوچھ کے مدت گذری	. . . . . مدت ہوئی یہاں	″/″
۱۵/۲۱	اے جان خلق تجھ کو جان جہاں بنایا	سارے جہاں کا تجھ کو	″/۷۷
″/۱۷	اپنی تو اس چمن میں عمر اس طرح سے گذری	میں نت عمر یوں ہی گذری	″/۷۹
۱/۲۲	محنت پہ تو نظر کر صورت گر ازل نے	محنت پہ تک نظر	″/۷۸

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۳۲	گرم سفر ہے پر منزل کو ہم نہ پہنچے	از بس کہ اس سفر میں منزل	دوم/۴۸
۴/۳۲	اے مصحفی گریباں سارا لہو سے تر ہے	سو ٹکڑے ہے گریباں دامن لہو میں تر ہے	" / "
۵/۳۲	یہ رنگ اپنا ظالم تو نے کہاں بنایا	یہ رنگ تو نے ظالم اپنا کہاں بنایا	" / "
۹/۳۲	مصحفی اب تو میری	مصحفی یعنی میری	" / ۴۷
۱۰/۳۲	چھوٹا بھی تو کبھی نہ سوے آشیاں لگا	چھوٹا بھی گر تو پھر نہ	" / "
۱۱/۳۲	یارانِ رفتہ ہم سے منہ ایسا چھپا گئے	..... اپنا چھپا گئے	" / "
۱۲/۳۳	کیا جانتا تھا میں کہ نہ دے گا وہ مصحفی	..... نہ دیوے گا مصحفی	" / "
۱۳/۳۳	پہلوؤں میں ٹھہر دلِ بیتاب	میرے پہلوں میں اے دلِ بیتاب	" / ۶۴
۱/۳۴	ہائے اس کا جھجک کے اٹھ جانا	..... جھک کر	" / ۶۵
" / "	جیسے بجلی چمک کے اٹھ جانا	..... چمک کر	" / "
۲/۳۴	اندک اندک سرک کے اٹھ جانا	..... سرک کر	" / "
" / ۳	بیٹھنا خاک پر مری اور پھر	..... میری تو وہیں	" / ۶۶
" / "	اس سے دامن جھٹک کے اٹھ جانا	..... جھٹک کر	" / "
" / ۴	روٹھنا اور بک کے اٹھ جانا	..... بک کر	" / "
" / ۶	صبح کو سرپٹک کے اٹھ جانا	..... پٹک کر	" / "
۷/۳۴	ہوا ہے دشمن جاں اب تو باغباں میرا	ہوا ہے دشمن جاں بس کہ باغباں میرا	" / ۶۸
" / "	چمن میں رہنے نہ دیگا یہ آشیاں میرا	چمن میں رہنے نہیں دیتا	" / "
۸/۳۴	زمیں پر اس نے دیئے مجھ کو عمر بھر چکر	تمام عمر رکھا اس نے مجھ کو چکر میں	" / ۶۹
" / "	کہاں کا دشمن جاں تھا یہ آسماں میرا	کہاں کا دشمن جاں ہے	" / "
۱/۳۴	گردن تک آ کے پھر گئی وہ تیغ آب دار	..... کل اس کی آب تیغ	" / ۷۵
۴/۳۴	پیری سے ہو گیا ہے یوں دل کا داغ ٹھنڈا	..... ہو گیا یوں اس دل کا	سوم/۱۱

صفحہ/سطر	دیوانِ معصفی	کلیاتِ معصفی	جلد/صفحہ
۳۴/۲	بھڑکا دی آتشِ مے ساقی کہ ابر تر نے	گرمی کی رت ہے ساقی اور اشک بلبلوں نے	سوم/۱۲
۰۰/۰	چھڑکاؤ سے کیا ہے کیا صحن باغ ٹھنڈا	..... سب صحن باغ ٹھنڈا	۰۰/۰۰
۰۰/۹	جس دشت میں کہ ناقۂ لیلیٰ کا ہے گذر	جس دشت میں کہ ناقۂ لیلیٰ کا تھا گذر	۰۰/۱۵
۰۰/۱۱	سب آسماں سے	شب آسماں سے	۰۰/۱۶
۳۵/۱	رنگ کفک سے اس کے ہوا تا نہ ہمکنار	..... سے تا نہ ہوا اس کے ہمکنار	۰۰/۱۸
۰۰/۳	حسرت زدوں کو بھی ہے عدم والوں کا خیال	حیرت زدوں ..... دھیان	۰۰/۱۹
۰۰/۴	عاشق کے مٹنے کا سبب کچھ بھی تو ہوگا	عاشق سے	۰۰/۲۰
۰۰/۵	مر جاؤں گا خود یاد وہ مجھے قتل کرے گا	مر جاؤں گا میں یاد ہی جاوے گا مجھ مار	۰۰/۰۰
۰۰/۹	..... بھی ہم نے شب نہ پہچانا	..... بھی شب نہ ہم نے پہچانا	۰۰/۲۹
۳۵/۱۱	گماں عماری لیلیٰ کا جسپہ پڑتا تھا	..... ہوتا تھا	۰۰/۰۰
۳۶/۲	چھپ کر جو چلے آؤ کسی دن مرے گھر میں	آوے تو بہانے سے چلا شب میرے گھر کو	۰۰/۴۵
۰۰/۰	کیا ایسا کوئی تم کو	ایسا کوئی کیا تجھ کو	۰۰/۰۰
۰۰/۴	نزع کے وقت بھی منہ کر کے ادھر دیکھ لیا	نزع کے دم بھی میں منہ	۰۰/۴۶
۰۰/۵	صبح ہوتے بھی وہ بے مہر نہ آیا مرے گھر	صبح ہوتی ہے	۰۰/۰۰
۰۰/۰	نالہ نیم شبی تیرا اثر دیکھ لیا	نالہ صبح میں تیرا بھی اثر	۰۰/۰۰
۰۰/۶	زخم پہلو پہ جو کھایا تو کہا قاتل نے	زخم کھایا جو میں پہلو پہ تو قاتل نے کہا	۰۰/۴۷
۳۶/۷	بوئے خوں دیتا ہے کچھ مجھ کو گلشن اے صبا	..... مجھ کو کچھ	۰۰/۵۸
۰۰/۰	ہے شہیدوں کا یہاں کس کس کے مدفن اے صبا	..... کس گل کے	۰۰/۰۰
۰۰/۸	بلبلیں کرتی ہیں کس کشتے پہ شیوہ اے صبا	..... کشتے کا	۰۰/۵۹
۱۰/۱۱	ڈال کر شبنم کی مندری بے تکلف کانوں میں	..... غنچوں کی مندری شاخ گل کے ...	۰۰/۰۰
۳۶/۱۲	میں گریباں کا ہوں تو ہے گل کی دشمن اے صبا	..... کا تو تو ہے	سوم/۶۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳/۳۶	...کی ہیں قندیلیں جو روشن	...جو قندیلیں ہیں روشن	سوم/۶۰
۱۵/۳۶	وقت فرصت ہے اٹھا لے اب تو چلمن اے صبا	..... رخ کی چلمن	"/۶۱
۱/۳۷	دل تڑپ میں نہیں واقف ہے شکیبائی کیا	غم کی شدت میں کروں فکر میں شیدائی کیا	دوم/۴۶
"/"	جان ہی لے گی ہماری شب تنہائی کیا	جان بھی لیوے گی تو اے شب تنہائی کیا	"/"
۲/۳۷	سن کے آواز مری گھر میں کہا ظالم نے	..... میں یہ بولا کافر	"/"
"/"	دیکھنا در پہ کھڑا ہے وہی سودائی کیا	دیکھیو	"/"
۳/۳۷	سارے آفاق میں چرچا ہوا گر عشق کا ہو	گو زن و مرد کریں عشق کا اس کے چرچا	"/"
۴/۳۷	... خبر لے کوئی	... خبر لیجو کوئی	۴۷/"
۴/"	دا دھڑکتا ہے مرا پھر وہی شب آئی کیا	جی دھڑکتا	۴۷/"
۵/۳۷	کچھ سمجھتا نہیں جس روز سے عاشق میں ہوا	جب سے عاشق ہوا میں اس کا سمجھتا ہی نہیں	"/"
۶/۳۷	آج کس گل کے گلستاں میں سواری آئی	اس کے آنے کی خبر سن کے خیابانوں میں ...	"/"
"/"	ہر طرف بادِ صبا پھرتی ہے گھبرائی کیا	دیکھیو بادِ صبا	"/"
۸/۳۷	مصحفی گوشے میں بیٹھا ہے جو خاموش سا آج	مصحفی کے تئیں میں عشق میں پڑا دیکھا کل	"/"
۹/۳۷	آنکھوں پہ تا بصبح سرِ آستیں رہا	آنکھوں پہ کھینچتا میں سرِ	"/۵۸
۱۰/۳۷	تو بھی وہ میری شکل سے چیں بر جبیں رہا	تو بھی تو ہیری	"/۵۰
۱۲/۳۷	بیٹھا وہ جس کے پاس مقرر وہیں رہا	بیٹھا تھا اس کے پاس مرا دل وہیں رہا	"/۵۸
۱۴/۳۷	اللہ رے ضعف ان سے میں پیچھے کہیں رہا	ان سے میں ننگ قافلہ پیچھے	"/۵۹
۱۶/۳۷	کیا میرے رنگ زرد کا چرچا ہے دہر میں	مت میرے رنگ زرد کا چرچا کرو کہ یاں	"/۵۸
"/۵	..... کسی کا ہمیشہ نہیں رہا	..... ہمیشہ کسی کا نہیں رہا	"/"
"/۱۷	کیوں جاؤں بار بار نہ اس در پہ مصحفی	رکھوں میں روک کیوں کہ دل اپنے کو مصحفی	"/۵۹
۱/۳۸	کہنے میں میرے اب تو مرا دل نہیں رہا	میرے کہے میں اب تو مرا دل	"/۵۹

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۳۸	سوزِ غم پنہاں سے دل اپنا جو بھر آیا	اس گرمی سے روئے ہم یعنی کہ شب آنکھوں میں	دوم/۵۷
۴/ "	اے مصحفی کھول آنکھیں پیری میں تغافل سے	اے مصحفی پردے میں یوں بیٹھے نہیں بنتی	" / "
" / "	وہ صبح ہوئی پیدا وہ وقت سحر آیا	اٹھ صبح ہوئی روشن اور وقت سفر آیا	" / "
۵/۳۸	جا و جی اور کوئی یار کرو تم اپنا	. . . . . اور ہی کوئی . . .	" / ۵۵
۶/ "	وصل منظور نہیں پاس بلاتے کیا ہو	ہر گھڑی پاس بلاؤ نہ مجھے جانے دو	" / "
۷/ "	پاس اس ہر بار میں جاتا ہوں تو وہ کہتا ہے	پاس اس کے جو میں جاتا ہوں تو کہتا ہے یہی	" / ۵۶
۸/ "	مجھ کو رونا ہے تمہارا مجھے کیا روتے ہو	مجھے رونا	" / "
۳/ "	چارہ لے دیدۂ خونبار کرو تم اپنا	فکر لے	" / "
۹/ "	مصحفی یہ مرضِ غم ہے تو مر جاؤ گے	یوں ہی اک روز میاں مصحفی کھل جاؤ گے	" / "
۱۰/۳۸	بلبل کے ترانوں سے ہو رنگ اور رچن کا	کرتا تھا کہیں وصف میں اس غنچہ دہن کا	" / ۶۲
" / "	انداز اڑائے وہ اگر میرے سخن کا	بلبل نے اڑایا ہے انداز سخن کا	" / "
۱۱/ "	ایسا بھی غضب لے دلِ بیتاب نہ کرنا	ایسا نہ خلل کیجو کہیں اے دلِ بیتاب	" / "
۱۴/ "	کس زلف سیہ فام کے آئی یہ مقابل	. . . . . آئی ہے مقابل	" / ۶۴
۱۵/ "	موجوں میں نظر آئے شب ماہ کا عالم	ہر موج دکھاوے شب مہتاب کا عالم	" / "
" / "	دریا میں پڑے عکس جو اس سیم بدن کا	. . . . . گورے بدن کا	" / "
۱۶/۳۸	. . . . . ہیں وہاں قدر سخن ہے	. . . . . ہیں کہ واں قدر سخن ہے	" / "
۲/۳۹	جو آگیا فلک کے ستانے سے اٹھ گیا	آیا جہاں تو دوں ہی بہانے سے اٹھ گیا	" / ۱۷
۴/۳۹	باقی نہ مصحفی کا رہا خاک بھی نشاں	ہرگز نہ مصحفی کا رہا خاک بھی نشاں	" / "
۸/ "	میں نے تو تیرے عشق میں کیا کیا نہیں کیا	میں نے بھی تیرے	سوم/۶۴
۱۰/۳۹	میدان عشق میں جو میں	میدان عشق سے جو میں	" / ۶۸
۱۱/ "	صحرا میں دیکھ کر ترے دیوانے کی لحد	صحرائے کشتگانِ محبت کو دیکھ کر	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱/۳۹	قیس اس قدر ڈرا کہ نہ آگے قدم بڑھا	میں یہ ڈرا کہ واں سے نہ	سوم/۶۹
۱۳/ "	ہائے گلشن میں ترے دامن اٹھانے کی ادا	سیر گلشن میں ترے	" /۷۲
۱/۴۰	میں کہ دن چین سے بستے ہوں اس گل کے کہاں بیٹھا	میں کہ دم چین	" /۶۳
۲/۴۰	تصور میں تری رفتار کے ہر موج دریا کا	. . . . . کے میں موج	" /۶۴
۴/ "	تماشا دیکھتا ہوں میں لب آب رواں بیٹھا	. . . . . ہوں بر لب	" / "
۴/۴۰	مجھے آتا ہے رحم اس طائر بے پر کی حسرت پر	مجھے رحم آئے ہے حسرت پہ آہ اس مرغ بے پر کی	" / "
۵/ "	کہ اڑ سکتا نہیں اور ہے قریب آشیاں بیٹھا	کہ اڑ سکتا نہ ہو اور رہو بہ زیر آشیاں بیٹھا	" / "
۵/ "	کوئی آرام سے کس دن بہ زیر آسماں بیٹھا	کوئی بھی چین سے یارو بہ زیر	" / "
۶/ "	ترے در پر اس بہانے مجھے دن کو رات کرنا	ترے کو میں اس بہانے ہیں دن	" /۶۵
۸/ "	بے چارہ اس قدر تو گنہگار کچھ نہ تھا	یارو! وہ اس قدر	" /۷۱
۹/ "	شانہ کرنے میں جو واں زلف کا سر ٹوٹ گیا	شانہ کرتے جو	" /۷۲
/ "	زخم کاری مرے یہاں تار رفو ٹوٹ گیا	زخم سینہ کا مرے تار	" / "
۱۱/ "	سادہ لباسی پہنا زیور اتار رکھا	جب دن دہوں کے اس نے گہنا اتار[1] . .	" /۷۵
۱۲/ "	وعدے پہ تم نہ آئے وہاں سو رہے خوشی سے	تم ساتھ مصحفی کے واں سو رہے	" /۷۶
/ "	دل کی جلن نے مجھ کو یہاں بے قرار رکھا	دل کے قلق نے مجھ کو یاں	" /۷۶
۱/۴۱	نالے کرتا جو ترے کوچے میں آجاؤں گا	نالہ کرتا	" /۷۴
۲/ "	خواب میں آکے زلیخا سے کہا یوسف نے	. . . . . زلیخا نے کہا یوسف سے	" / "
/ "	. . . . . کبھی تجھ کو دکھا	. . . . . کبھی پھر بھی دکھا	" / "
۴/۴۱	صانع نے جو تم ابرو ئے خمدار میں رکھا	. . . . . دلدار میں رکھا	دوم/۷
/ "	حق یہ ہے وہ تم کون سی تلوار میں رکھا	صانع نے بھلا کون سی	" / "

[1] کلیات سوم غزل ۸۶ کے دو اشعار کے دو مصرعے لیکر ایک شعر بنا دیا ہے۔

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴۱/۶	کیا خوں میں روؤں کہ مرے ضعف بدن نے	خوں روؤں کہاں سے میں کہ اس رونے سے یاد	دوم/۷
۱۴۲/۱	کچھ بھی نہ مری دیدۂ خونبار میں رکھا	کیا خاک مرے دیدۂ	۱۱/۱۱
۱۴۲/۷	صد چاک کیا رخنۂ دیوار میں رکھا	کر چاک وہیں رخنہ	۱۱/۱۱
۱۴۲/۸	یوسف کا خریدار نہ کوئی نظر آیا	دکان پہ یوسف کی نہ کوئی	۱۱/۱۱
۱۴۲/۱۲	مٹی میں ہم نے اپنا رخت بدن ملایا	خاک سیہ میں ہم نے اپنے تئیں ملایا	۱۱/۸
۱۴۲/۱۱	تو بھی نہ ترے دل سے ظالم غبار نکلا	..... دل کا	۱۱/۱۱
۱۴۲/۱۳	نام اس صنم کا منہ سے بے اختیار نکلا	تیرا ہی نام منہ سے بے اختیار نکلا	۱۱/۱۱
۱۴۲/۲	تھی فکر اہل جرم میں کسکو کروں میں قتل	سوچے تھا اہل جرم سے کس کو	اوّل/۱۱
۱۴۲/۱۱	اتنے میں یاد اس کو میرا نام آگیا	اتنے میں اس کو یاد میرا	۱۱/۱۱
۱۴۲/۳	اور آفتاب حشر لب بام آگیا	.... آفتاب عمر	۱۱/۱۱
۱۴۲/۵	مجھو خدا کے واسطے کچھ یہ برا نہیں	..... واسطے پیارے برا نہیں	۱۱/۱۲
۱۴۲/۱۱	دو دن کوئی کسی کے اگر کام آگیا	دو دن اگر کسی کے کوئی کام	۱۱/۱۱
۱۴۲/۶	پس مرگ کر نہ مری خاک تو دہ	پس از مرگ کیجو	۱۱/۱۰
۱۴۲/۷	تم تو کہتے تھے مرے پاس نہیں دل تیرا	تم تو کہتے تھے یہاں دل ترا ہم پاس نہیں	۱۱/۱۰
۱۴۲/۹	یار اس کو تو ترا غم کھا گیا	اس کے تئیں! پیارے ترا ..	۱۱/۱۱
۱۴۲/۱۱	چمکا ہوا ستارہ ہے اب تو نقاب کا	ہے اندنوں ستارہ چمک پر نقاب کا	۱۱/۲۷ب
۱۴۳/۱	..... شوق انھیں گل	..... شوق اسے گل	〃
۱۴۳/۲	اس کے زوال میں بھی ہے عالم	اس گل کی وہ صفا نہ وہ عالم	〃
۱۴۳/۱۱	..... کا ہے تخت گلاب کا	..... کا ہے بجا گلاب کا	〃
۱۴۳/۴	..... سے نہیں ہیں یہ منتشر	..... سے نہ ہوں کیوں (کنڈا) کے منتشر	۱۱/۱۱۸
۱۴۳/۵	... دل جلوں کو تشنہ روا گر وہ ہو	... دل جلوں پہ جو وہ ستم ترشی کرے	〃

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۴۳	.... روح کو عذاب	..... روح پر عذاب	۷/۱۸ب
۷/۴۳	..... سے رنگتے ہیں موئے سفید ہم	..... سے رنگیں ہوں موئے سپید کو	"
۷/۴۳	نسخہ یہ خوب ہاتھ لگا ہے خضاب کا	نسخہ یہ مرے ہاتھ لگا ہے خضاب کا	۷/۲۸ب
" ۸/	خیمہ تنا ہوا	خیمہ کھینچا ہوا	"
" ۱۴/	آنکھ بچے جس کی مصحفی	آنکھ بچے جس کی مصحفی	۷/۲۸الف
" ۱۶/	کیونکہ نتیجہ نیک ہو	ہووے نتیجہ نیک نہ رد	۷/۲۴ب
" ۱۷/	مجرم کی طرح دل کو مرے کھینچ لے گیا	آتے ہی صبح دل کو مرے آگے رکھ لیا	"
۲/۴۴	کچھ دھیان بھی کیا نہ کسی	کچھ دھیان بھی رکھا نہ کسی	۷/۲۵الف
" ۴/	ہاتھ سے جب سے ترا گوشۂ داماں ...	ہاتھ سے یار کا جب گوشۂ داماں	۷/۲۳ب
" ۶/	پوچھتے پوچھتے اشکوں کو ہوئی	پوچھتے پوچھتے آنکھوں کے ہوئی	"
" ۷/	..... قفس کا تو ہمیں اے صیاد	..... قفس کا ہمیں اتنا صیاد	"
" /	حسرت اتنی ہے کہ افسوس گلستاں چھوٹا	پر یہ حسرت ہے کہ یوں ہم سے گلستاں چھوٹا	"
۹/۴۴	سمجھ کے عاشق	سمجھ لی عاشق	۷/۲۴ب
" /	بتاؤں کیا جو مزہ قبر کی فشار میں تھا	عذاب اور تو کیا قبر کی فشار میں تھا	"
" ۱۰/	..... اپنے ذبح کے بعد	..... اپنے بعد از ذبح	"
" ۱۲/	..... سر آستانہ تھا	..... سر آشیانہ تھا	۷/۲۰الف
" ۱۳/	گھر نہ ہی اسی کو گلستاں میں رات برق	پھرتی تمام رات رہی اس کے گرد برق	۷/۲۰ب
" ۱۴/	دھوا رشوق دل کو چالاک	مٹھی جو تھی انھوں کو بھی چالاک	۷/۲۰الف
" /	..... کے زلف کا یہ	..... کے جعد کا یہ	"
۱/۴۵	کنج قفس سے وہ مجھے آزاد کر چکا	کنج قفس سے تو مجھے	۷/۱۹ب
" ۲/	..... چرخ گر یہ گاہیں گے ہم	..... چرخ گر اب کہیں گے ہم	"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴۵/۹	کیا جری ہے جگر آئینے کا دیکھے تو کوئی	چھاتی آئینہ کی کیونکر نہ سر ہے کوئی	۷/۳۳۷ب
،،/۱۰	پاس الفت	شرم الفت	۷/۳۴۲الف
۴۵/۱۰	..... روز مراد شمن	..... روز ترا دشمن	۷/۳۴۲الف
،،/۱۱	مصحفی فارسی و ریختہ سب خوب ہے تو	مصحفی ریختہ و فارسی میں تو تو میاں	،،
۴۶/۱	کشش عشق نے لیلیٰ کو دکھائی تاثیر	کچھ تو صدمہ ہوا لیلیٰ اسفر اس کے کا	۷/۳۴۹الف
،،/۳	کیا جیے کوئی کہ	کیا جیئں خاک کہ	۷/۳۴۹ب
،،/۴	..... ہو کہ ترے باعث سے	..... ہو کہیں تیرا ہی ہے	،،
،،/،،	میرے لب تک نہ کبھی ساغر	مے کا لب تک نہ مرے ساغر	،،
،،/۶	..... خبردار رہے	..... خبردار ہوشک	،،
،،/۸	رہ گیا ہائے تڑپ کر دل ناکام اپنا	پیچ و تاب رگ بسمل نہ ہو کیوں دام اپنا	۷/۱۹الف
،،/۱۰	..... مجھ سے جو بیزار ہوا	..... مجھ سے تو بیزار ہوا	۷/۱۹ب
،،/،،	بات کہکر ترے آگے	بات کہتے ترے آگے	،،
۴۶/۱۲	ہمیشہ اس قدر کرتے ہو رم کیا	میاں! تم ہم سے نت کرتے	۱قول/۷۷
،،/۱۳	کہو سچ قابل نفرت ہیں ہم کیا	تمہیں ایسے برے لگتے ہیں	،،/،،
،،/۱۳	صمد سے پھر گئیں زاہد کی آنکھیں	..... زاہد کی	،،/،،
،،/۱۴	ابھی جاؤ بھی جھوٹوں کی قسم کیا	میاں! جاؤ بھی	،،/،،
۴۷/۱	..... پلکوں پر آنسو	..... پلکوں پہ آنسو	،،/،،
،،/،،	نہیں ہے نام کو آنکھوں میں نم کیا	جگر سب ہو گیا اے چشم نم کیا	،،/،،
،،/۲	دید کرنے کو آنکھیں ہیں درکار	دید کرنے کو چاہئیں آنکھیں	،،/۹۳
،،/۵	کبھی تو	کبھو تو	،،/۵۹
،،/۶	کہا اے مصحفی اس سے جو اک دن	... مصحفی ہی اس سے اک دن	،،/۶۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴۷/۸	.... کی کیا یہاں دور	... بی یاں کیا دور	اوّل/۵۱
" /۱۰	..... مرقع ہوگا اے مانی	.... مرقع ہووے اے مانی	" /"
" /۱۱	رواں ہوں اشک جب آنکھوں سے میری پھر زرا دیکھے	..... جب پلکوں پہ میری تب	" /"
" /۱۲	وہ ناہموار رستہ مصحفی ہے دشت الفت کا	وہ اوگھٹ راہ ہے اے مصحفی دشت محبت کی	" /۵۲
۴۸/۱	ہزار حیف کہ اب وہ زمانہ آیا ہے	..... کہ یہ وہ	" /۵۴
" /۲	باغ جہاں میں کون نہ تیرا ہوا شہید	پایا نہ اس چمن میں کسی نے لباس عیش	" /۵۵
" /"	جو گل گیا وہ خون سے تر ہو رہے گیا	جو گل گیا سو خوں میں ڈوبا جامہ رہے گیا	" /"
" /۳	مطرب پسر کی دست درازی تو دیکھنا	مطرب ..... درازی کو عشق ہے	" /"
" /۴	سیج و جیغ کبھی خط و رخسار دیکھنا	کیا جانے کیا کرے گا یہ دیدار دیکھنا	" /۱۶
۴۹/۸	انداز و ناز و غمزہ و رخسار و خال و خط	کھینچے ہیں اپنی اپنی طرف زلف و خال و خط	اوّل/۱۶
" /۶	جب آنکھ اس سے لڑ گئی مر مر کے ہم بچے	جب دیکھا ہم نے اس کو تو مر مر کے ہم بچے	" /۱۷
" /۷	غیر اس کو چھیڑتا ہے تو کہتا ہے اس سے یوں	چھیڑے ہے اس کو غیر تو کہتا	" /۱۹
" /۸	اشک اس کے حق میں اشک مریم کا فور ہو گیا	اس حق میں اشک مریم	" /۲۰
" /۹	آتے ہی اس نے چہرے پہ زلفیں جو کھول دیں	..... بکھڑے پہ	" /"
" /۱۲	کاہے کو بیٹھوں جا کے میں اعداں کے کام کیا مرا	کاہے کو جا کے بیٹھوں میں واں	" /۹
۴۹/۱	..... مجھے اس نے نظر	.... مجھے ان نے نظر	" /۲۴
" /۲	تو کرے ناز اگر حسن پہ اپنے ہے بجا	گر کرے ناز تو اس حسن پہ اپنے	" /"
" /"	کر بنا کر تجھے خالق نے بہت ناز کیا	کہ خدا نے بھی بنا تجھ کو بہت	" /"
" /۴	داغ تھا بیش نظر لالہ صحرائی کا	داغ دیکھے تھا کھڑا لالہ	دوم/۸۰
" /۷	رہزن قافلۂ دل ہو لیں جب وہ پلکیں	..... ہو شرگاں	" /۷۹
" /۸	شیشۂ دل کو مرے چور کیا کیوں اس نے	..... جو اس نے	" /۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴۹/۲	کیا بگاڑا تھا بھلا گنبد مینائی کا	کیا لیا تھا میں بھلا	دوم/۷۹
" ۹/	پھول لالے کے نہیں ہیں یہ زمیں سے پیدا	.. نہیں یہ کہ زمیں سے اب تک	" ۱۰/
" ۱۰/	جوشِ زن خون ہے اب تک ترے سودائی کا	جوش مارے ہے پڑا خوں کسی	" ۱۰/
" ۱۰/	کیا تماشا ہے جو آتا ہے ترے کوچے میں	..... ہے کہ آگے سے ترے کوچے کے	" ۱۰/
" ۱۱/	قدم آگے نہیں بڑھتا ہے تماشائی کا	قدم اٹھتا نہیں آگے کو تماشائی کا	" ۱۱/
" ۱۲/	لے سکے نام تو اب کوئی شکیبائی کا	..... تو یاں کوئی	" ۸۰/
" ۱۳/	مصحفی ریختہ پہنچا مرا کس رتبے کو	..... ہے مرا رتبے کو	" ۱۱/
" ۱۵/	جذبۂ دل اب اثر اتنا تو دکھلانے لگا	حسن اس کا اب سماں کچھ اور دکھلانے لگا	" ۴۸/
" ۱۱/	کہ کے میری گریہ وہ مجھ کو آپ سمجھانے لگا	آگے گھر میرے وہ مجھ کو ..... لے	" ۴۹/
۲۰۰/۲	میں فقط بے صبر و طاقت ہجر میں اس کے نہیں	میں ہی کچھ بے صبر و طاقت عشق میں ...	دوم/۴۷
" ۳/	جامہ خاکی کی طرف آیا جو میں دستِ جنوں	ہو چکی فصلِ گریباں چاکی اب دست جنوں	" ۴۸/
" ۱۱/	دھجیاں کر کے مجھے کپڑوں کی دکھلانے لگا	..... دامن کی دکھلانے	" ۱۱/
" ۴/	ہاتھ پر ہاتھ اس کا رکھ کر بیٹھنا تھا کیا غضب	ہاتھ پر دھر ہاتھ اس کا بیٹھنا کیا ہے غضب	" ۱۱/
" ۱۱/	یہ کرشمہ ایڑیاں ہم سے رگڑوانے لگا	اس ادا سے تو بس اپنا جی ہی پس جانے لگا	" ۱۱/
" ۶/	دل جو رہتا ہے گریزاں مجھ سے اس کا کیا سبب	..... اتنا کیا	" ۴۹/
" ۱۱/	ظاہرا صدمے مرے پہلو میں یہ پانے لگا	ظاہرا کچھ اب مرے پہلو سے دکھ پانے لگا	" ۱۱/
" ۷/	مجھکو محفل میں یہ ساقی کی ادا آئی پسند	مجھ کو ساقی کی یہ مجلس میں بہت بھائی ادا	" ۱۱/
" ۱۱/	مصحفی کو جامِ خالی سے وہ ڈھکنے لگا	..... سے جو	" ۱۱/
" ۱۲/	کیوں جوشِ جنوں دھوم مچانے نہیں دیتا	..... دستِ جنوں	" ۵۲/
" ۱۳/	اے مصحفی دشمن ہے وہ میرا کہ صبا کو	دشمن ہے وہ یاں تک کہ نسیم اور صبا کو	" ۱۱/

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/سطر
۵۰/۱۳	دو پھول بھی تربت پہ چڑھانے نہیں دیتا	تربت پہ مری پھول چڑھانے نہیں دیتا	دوم/۵۲
۵۱/۲	ہم بھی بیٹھے ہیں سرِ راہ بنا کر تکیہ	ہم نے باندھا ہے سرِ راہ پہ تیری تکیہ	" /۵۵
" /۶	لالہ ہوا ہے میں پر رنگ شفق سپہر پر	لالہ ہوا ہے روئے خاک رنگ شفق ہر آسماں	" /۶۲
" /۷	خوں کہاں کہاں گرا زخم تن نگار کا	. . . . زخم جگر	" /"
" /۸	تیغ لیے ہوئے علم اب کہو کیوں کھڑے ہو تم	تیغ لیے کھڑے ہو کیوں ہاتھ میں اب لیا علم	" /"
" /۱۰	یاقوت ساں چمکنے لگا رنگ خاک کا	یاقوت سا دمکنے لگا	" /۲۴
" /۱۱	رکھتا ہے پاؤں کشتے کی تربت پہ جب وہ شوخ	آتا ہے اپنے کشتے کی تربت پہ جب . . .	" /"
" /۱۲	آتا ہے نعرہ کان میں روحی فداک کا	اک نعرہ واں سے اٹھتے ہے روحی . . .	" /"
" /۱۲	ملنے میں کتنے گرم ہیں یہ ہائے دیکھنا	. . . . . دیکھیو	" /"
" /۱۳	اے باغباں نہ مجھ سے خفا ہو کہ اب چلا	. . . . . مجھ سے ہو آزردہ میں چلا	" /"
۵۱/۱۳	اک دم خوش آگیا ہے مجھے سایہ تاک کا	. . . . . آگیا تھا	دوم/۲۴
" /۱۴	ہے شکر کی جگہ کہ خدا آپ مصحفی	شکر خدا کے نام ہے عصمت کا مصحفی	" /"
" /"	محشر میں ہے گواہ مرے عشقِ پاک کا	روز جزا کو آہ مرے	" /"
" /۱۶	کب سے کھلی ہیں آنکھیں مری انتظار میں	یہ خستہ چشم وا ہے ترے انتظار	" /۳۲
" /۱۷	بحرِ جہاں میں آمد و شد جلد جلد ہو	بحرِ جہاں میں دیر شد آمد روا نہیں	" /۳۳
۵۲/۵	دل فریبی اسے کہتے ہیں کہ مجھ سے سرِ راہ	اس فریبی کا میں کشتہ ہوں کہ	" /۱۸
" /۸	تا نہ دیکھو کہ سرِ راہ نہاں ہو جانا	لطف کیا جب بسرِ راہ عیاں	" /۴
" /۹	منہ دکھانا بھی تو پردے میں نہاں ہو جانا	. . . . تو پردوں ہی نہاں	" /"
" /۱۰	جی میں آئے تو ذرا تو کبھی یہاں ہو جانا	جی میں آئے تو کبھی آپ بھی یاں ہو . . .	" /"
" /۱۱	کوچۂ عشق میں پرسش کی نہیں بات کوئی	. . . . . میں پرسش نہیں کچھ اے یارو	" /"
۱/۵۳	چھوٹا میں بلاؤں سے پس مرگ لحد میں	ہو مجھ نہ عذاب اس کو کبھی جس کی پس مرگ	" /۱۲

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵۳/۱	تعویذ ہے چھاتی پہ مرے نقش قدم کا	چھاتی پہ ہو تعویذ ترے نقش....	۱۲/۱۵۵
۲/"	ہیں دشمن عشاق یہ معشوق ہیں جتنے	ہو جاتے تھے معشوق یوں ہی دشمن عاشق	۱۲/"
۳/"	بے نور رہے ویراں ہے اب کلبۂ احزاں	مدت ہوئی ویراں ہے مرا کلبۂ احزاں	۰/"
۵/"	تقدیر میں اپنی غم خوباں میں ہے مرنا	..... خوباں ہی میں مرنا	۱۵/"
"/"	لکھا ہے جو حق نے وہ برا بھی نہیں لکھا	لکھا بھی جو حق نے تو برا بھی	"/"
۶/"	بدنامی کے ڈر سے سر مکتب بھی اس نے	..... سر مکتوب پر اس نے	"/"
۹/"	اس شوخ نے گھر کا تو پتا بھی نہیں لکھا	گھر اپنے کا اس نے تو پتا	۱۵/"
۵۴/۱	سوتے سوتے جو کہا اس نے کہ گھر جاؤں گا	..... اس نے میں گھر	۱۵/"
۲/"	یہی رہتا ہے ترے کوچے میں اندیشہ مجھے	یہ بھی اندیشہ ہے ہر دم دل میں اے زلف	"/"
"/"	کہ میں اس در سے اٹھوں گا تو کدھر جاؤں گا	..... سے جو اٹھا تو	"/"
۳/۵۴	جس طرح پیش نظر سارا زمانہ گذرا	جس طرح جائے ہے گذرا ہوا عالم سارا	۰/۱
۴/"	مصحفی اس کی اداؤں کا جو عالم ہے یہی	مصحفی یہ ہی ہیں گر اس کی جفائیں تو دیکھا	"/"
۶/"	اک عجب تھا سوندر کیا تیری اے جنوں	..... تھا جو ندر	۱۶/"
۷/"	اشک آیا میری آنکھ میں یوں لخت دل لئے	اشک آیا چشم خانے میں یوں	"/"
۱۲/"	جس سے نکلے کوئی انداز پشیمانی کا	.... نکلے ہے اک انداز ...	۱۲/"
۱/۵۵	خبر کچھ تجھ کو بھی ہے تجھے کچھ اے بت	اے برہمن تجھے اس کی بھی خبر ہے جو فریب	"/"
۲/"	لب پر آیا جو مرے حال پریشانی کا	گر میں احوال لکھا اپنی پریشانی کا	۱۲/"
۳/"	کیا بھلا یہ بھی کوئی بھول بھلیاں ٹھہرا	ہو گیا حلقۂ زنجیر اسے کام نہنگ	"/"
"/"	پاؤں زنداں سے نکلا ترے زنداں کا	پاؤں لوہے سے	"/"
۶/"	جس کو سمجھے ہیں فلک سب وہ مرے لشکروں میں	کہکشاں تو نہیں گردوں پہ اگر کیجے غور	۱۲/"
"/"	تختہ پارہ ہے کوئی کشتیٔ طوفانی کا	..... ہے کسی کشتی	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۵۵	خورشید کو سائے میں زلفوں نے چھپا رکھا	..... زلفوں کے	۳۰/۱
" / "	چتون کی لگاوٹ نے سرمے کو لگا رکھا	چتون کی دکھا خوبی زلفوں کو لگا رکھا	" / "
" / ۱۰	معمار نے قدرت کے طاق سر ابرو کو	..... طاق خم ابرو کو	" / "
" / "	موقعے سے بنایا تو کچھ لیک ذرا رکھا	موقعے سے بنایا تو فلک لیک جھکا رکھا	" / "
" / ۱۱	ہم میں تری الفت نے بتلا تو ہی کیا رکھا	..... نے کہہ تو ہی کہ کیا رکھا	" / ۲۰
" / ۱۲	سویا تو لپٹ کر میں ساتھ اس کے مگر اس نے	..... کے دے اس نے	" / "
" / ۱۶	چمک کر میان سے نکلی جو تیغ آبدار اس کی	جو نا گہ میان سے نکلے وہ تیغ	" / ۶۸
" / "	تو میں کیا خضر اپنی زندگی سے ہاتھ دھوؤں گا	تو کیا میں خضر	" / "
" / ۱۷	خیال زلف ہے مجھ پر نہ قصد گریہ کر اے دل	خیال زلف میں اس کے نہ قصد	" / "
۱/۵۶	مری تربت پہ گر اے باغباں تو لالہ بوئے گا	..... پہ تو اے باغباں گر لالہ	" / "
۳/۵۶	لگی چوٹ دل پر مرے باغ سے	..... باغ میں	اوّل/۱۴
" ۳	جو ملتا تار کوئی مجھ کو اس زلف معنبر کا	لگے گر ہاتھ میرے تار اس	" / ۱
" / "	تو ہوتا باعث شیرازہ ان اجزائے ابتر کا	تو ہووے باعث	" / "
" / ۷	نہ مجھ کو دھیان بالا پوش کا ہے اور نہ بستر کا	نہ مجھ کو فکر	" / "
" / ۸	گیا ہوں جان سے تو بھی تڑپ کچھ مجھ میں باقی ہے	..... تڑپ اک مجھ	۲/۱۰
" / ۱۰	کوئی پر اڑتے اڑتے شاید آ جائے کبوتر کا	..... شاید آ پہنچے	" / "
" / ۱۱	نہ سوکھا ایک دن رومال اپنے دیدۂ تر کا	..... ایک دم رومال	" / "
" / ۱۲	بھری مجلس میں گر پڑتے ہیں میری آنکھ سے آنسو	مری آنکھوں سے گر پڑتے ہیں آنسو بیچ مجلس کے	" / ۱۱
" / "	چھلکنا یاد آتا ہے کبھی مجھ کو جو ساغر کا	چھلکنا جب کے ساقی مجھ کو یاد آتا ہے ساغر کا	" / "
۱/۵۷	یاد ہاں جاتے ہوئے آتے تھے لاکھوں وسوسے	اس قدر پر چا کہ گھر خوش ہی نہیں آتا اسے	" / ۱۵
" / "	دل اسی کوچے میں یا آنکھوں پہ رہتے لگا	..... اب آنکھوں	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۵۷	صور محشر کی طرح ہر نالہ شور انگیز تھا	شور محشر	اول/۷
" /۴	یا ہے اب یہ گر مجوشی یا کبھی پرہیز تھا	..... یا کہ وہ پرہیز ...	" /"
" /۶	فصل گل میں کیوں نہ کرتے ہم بھی دعوائے جنوں	نو بہاراں میں جو کرتے ہم بھی	" /"
" /۷	کی ذرا آب دم شمشیر قاتل نے کمی	کی ٹک اک آب	" /"
" /۸	کہتے ہیں اہل محلہ مصحفی کل مر گیا	کہتے ہیں دیکھ اس کی صورت مصحفی	" /۸
" /۱۱	دل جس کے حوالے کریں ایسا نہیں کوئی	دل جس کے تئیں دیجے ایسا	" /۲۵
" /۱۲	کیا خاک سیے جامۂ صد چاک رفوگر	کیا جامہ صد چاک کا ناصح تو سیے گا	" /۲۶
" /"	ثابت نہ گریباں ہے نہ دامن ہے ہمارا	ثابت نہ تو چولی ہے	" /"
" /۱۴	کہتے ہیں جسے عشق وہی فن ہے ہمارا	..... عشق سودہ فن	" /"
۲/۵۸	ہوں گرچہ بے گناہ مگر تیرے روبرو	.... بے گنہ پہ مجھے تیرے	" /۱۹
۳/۵۸	نہ بوسہ لینے کی کر مجھ پہ اے صنم تہمت	.... مجھ پہ او میاں تہمت	اول/۲۱
" /۴	.... بہت تنگ ہے	.... نپٹ تنگ	" /۲۲
" /۶	ہوا اب میں کوئی روؤں نہ اس ماتم سے کیا ہوگا	... میں تو مت رو کوئی ماتم سے ...	" /"
" /۷	شمیم برگ گل	نسیم بوئے گل	" /"
" /۸	..... جو ذرا نقاب الٹا	..... جو رخ نقاب	سوم/۲۸
" /۹	یہ عجب رسم دیکھی کہ بروز عید قرباں	میں عجب یہ رسم دیکھی مجھے روز عید قرباں	" /۲۹
" /۱۲	جو ہوں آشنائے حسرت وہ کسی سے ہوں نہ سائل	جو ہیں آشنائے مشرب	" /۲۷
" /"	سر آب ہم نے دیکھا قدح حباب الٹا	اسی واسطے ہے	" /"
" /۱۳	جی میں سوچا کہ	جی میں کہتا ہے	" /۴۰
۱/۵۹	عشق بازی میں سپاہی نہیں کہتے ہیں اسے	عشق بازوں ..... نہیں ہم گنتے اسے	" /۴۱
" /"	کھا کے دل پر	کھا کے در پہ	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۵۹	..... قیس کہیں صحرا میں	..... قیس کسی	سوم/۴۱
" /۱۱	اک دم نہ رکا ہاتھ مرا جامہ دری سے	ہرگز نہ رہا ہاتھ مرا	اوّل/۶۹
" /۱۳	آنکھوں سے گریں کیوں نہ ستارے صفت اشک	ہو اشک ان آنکھوں سے گرے صبح کے تارے	" /۷۰
" /"	کیا کیا دُرِ نایاب ترے کان میں دیکھا	عوقی کے تئیں جب سے ترے	" /"
۳/۶۰	تو جس رات کو غیر کے	تو جس شب کہ جا غیر	" /۵۶
" /۴	مجھے خواب آرام اس رات آیا	..... آئی	" /۵۷
" /۵	زلفوں سے اس کی لے دل کیا ہے مجھے سروکار	..... دل ہے مجھ کو کیا سروکار	" /۶۸
" /۶	وہ صید خوں گرفتہ جیتا نہ جا سکا پھر	..... جیتا بچا نہ ہرگز	" /۶۸
" /"	جو صید گہ میں تیرے آیا قضا کا مارا	..... گہ میں آیا تیر قضا کا مارا	" /"
" /۷	رونے سے میرے باغ میں شب کو حباب وار	رو یا چمن میں رات میں اتنا کہ جوں حباب	" /۵۶
۳/۶۱	کس کی پلکیں	کس کی مژگاں	اوّل/۷۶
" /"	دل میں ہر تارے کے روزن ہو گیا	سینۂ افلاک روزن	" /"
" /۴	..... عشق نے ایسا	..... عشق نے یاں تک	" /۷۳
" /۵	مزہ نہ زخم کا کچھ بھی ملا کہ وہ کس دن	وہ زخم کون سا آیا مرے کہ سو سو بار	" /۷۴
" /۶	ترا تو روئے محظوظ خدا کی قدرت ہے	میں تیرے روئے محظوظ پہ سخت حیراں ہوں	" /"
" /۷	لب اس گل کی طرح قابل رفو نہ رہا	کہ جیب گل کی	" /"
" /۱۰	ہوا ہوں ناقواں ایسا میں اس کے عشق بد میں	..... ناقواں اتنا میں نظم میں اس کی ابرو کے	" /۱۱۷
" /۱۱	دماغ اتنا تو ہم سے باغباں کا اٹھ نہیں سکتا	کہ اب ہم سے دماغ اس باغباں	" /"
" /۱۲	تعجب کی جگہ ہے یہ کہ بعد مرگ یار والے	عجب یہ ہے کہ بعد از مرگ میرے ، میرے یاروں	" /"
۱/۶۲	تیرے بیمار کی حالت یہ دگرگوں ہے کہ رات	..... کہ آج	سوم/۵۴
" /۴	..... جو کوئی لے کے چراغ	..... جو کہیں لے کے	" /۵۶

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۶۲	کس طرح چین سے سوؤں کہ شب ہجر مجھے	چین سے کیوں کہ میں سوؤں	سوم/۲۱
۷/"	کھینچ کر ہاتھ وہ در پر سے اٹھا لیتا	بانہہ گہہ گہہ کے وہ در	"/۲۲
۸/"	ستم تو ہوتے ہیں پر یہ ستم نہیں ہوتا	... ہووے ولے یہ ستم	اوّل/۴۹
۹/"	بہار آئی ہے اور باغباں کی غفلت سے	ہے رت بہار کی اور باغباں کی حملت ہے	"/"
۱۰/"	غضب ہے کھینچے کے آتے ہیں جب وہ تیغ دو دم	ہمارے قتل کو کھینچے ہے جب وہ	"/"
"/"	ہمارے جسم میں اس وقت دم نہیں ہوتا	غرض کہ ہم میں تو اس وقت	"/"
"/۱۱	پہنچتے ہیں جو حرم تک بھی ہم ضعیف کبھی	حرم تلک جو پہنچے بھی ہیں بصد محنت	"/"
۱/۶۳	اے مصحفی آیا نہ نظر صبح کے ہوتے	پایا نہ تجھے مصحفی میں صبح	"/۵۱
"/"	کیا تو بھی شب ہجر چراغ سحری تھا	اے سوختہ جاں کیا تو چراغ ...	"/"
"/۵	دل سے جو موج اٹھی اس سے کام کچھ ہم نے لیا	دل سے جو موج اٹھی میرے اس کو ناز عشق نے	"/۴۶
۸/۶۳	اس کے مزار پر تو آتا خاتم کو اک شب	..... آثار وا ہے اک	اوّل/۲۷
"/"	حسرت کو اپنی حسرت کے ساتھ لے کے سیا	.... کو اپنے دل کی جو ساتھ	"/"
"/۹	قبروں پہ ان کے ہم نے یک	تربت پہ ہم نے ان کی یک	"/"
۲/۶۴	لاشے پہ مصحفی کے کہتے ہیں لوگ آ کر	لاشے پر اس کے ہر دم کہتے	"/۵۹
۳/۶۴	ہو کیوں نہ تشنہ خوں تو ہم سے بیکسوں کا	تشنہ خوں وہ ہم سے بے بسوں کا	"/۷۵
"/۴	ناخن بدل زدن ایسی تھیں انگلیاں صنم کی	..... بدل زدن از بس تھیں	"/"
"/"	سینے پہ میرے نقشہ اب تک ہے ان دنوں کا	..... نقشہ ہے اب تلک دسوں کا	"/"
"/۸	کیا کشتہ جو ناحق دلربا کے ہاتھ کیا آیا	مجھے کر قتل ناحق	"/۳۲
"/۱۰	جانشیں رخ ترا خط معنبر ہو گیا	.... رخ پر ترے خط	"/۳۹
"/"	ان دنوں کچھ طول روز و شب برابر ہو گیا	اس برس کچھ جلد روز	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶۵/۱	مور چے جیسے کسی پیل دماں کے زیر پا	مور پے آجاویں جوں پیل ...	اول/۹۰
" /۲	شاخ گل کا تجھکو ہم جھکنا دکھادیں گے نسیم	... کا جھکنا نہم تجھکو دکھادیں	" /"
" /۳	خون کس کا	خوں کسی کا	" /۹۱
۶۵/۶	..... میں کیوں یوں جان دیتا کوہ پر	..... میں یوں کیوں جان دیتا عشق باز	۷/۱۹الف
" /۹	..... جس جا کہ پڑے تھے کشتے	..... جس رہ میں پڑے تھے کشتہ	۷/۲۸ب
" /۱۰	..... ہے کہ نظروں سے وہ پہچان گیا	..... ہے وہ نظروں میں وہیں بوجھ گیا	"
۶۶/۱	جب نسیم سحری کا	جب کہ باد سحری کا	۷/۲۹الف
" /۲	کوئی نظر سے گذرا معشوق	کوئی نظر پڑا کیا معشوق	"
" /۶	..... قدموں پہ اپنی	..... قدموں پر اپنی	۷/۱۱الف
" /"	تو وقت نزع اجل کو	میں وقت نزع اجل کے	"
۶۶/۹	فلک نے ایک بھی دانہ کبھی نہیں دیکھا	وہ سنگسار ستاروں سے آپھی تھا گردوں	۷/۴۱ب
۶۷/۱	..... کہدو آوے ادھر	..... کہدو آوے گا	۷/۲۷ب
۶۷/۴	سناتا ہے پیام وصل مجھ کو ہر سحر جھوٹا	پیام وصل لا دیتا ہے مجھ کو	سوم/۳۰
" /۵	کہا تھا ایک دن میں نے کہ ظالم تجھ پہ مرتا ہوں	کہا تھا ایک دن میں نے تیں ظالم	" /۳۱
" /"	مجھے وہ آج تک سمجھا ہے	.... سمجھے ہے	" /"
" /۶	..... جو زنہار اٹھ بیٹھا	..... بیمار اٹھ	" /"
" /"	جو تو آیا تو بستر سے وہی بیمار اٹھ بیٹھا	تیرے آتے ہی آنکھیں کھول کر بیمار اٹھ ...	" /"
" /۷	کہ بیش از حشر تیرا تشنہ دیدار اٹھ بیٹھا	تیرا کشتہ دیدار ...	" /۳۳
" /۹	جانب جی کچھ اشاروں سے بتا کر رہ گیا	جی کی جانب کچھ اشارے سے	" /۲۸
۶۷/۱۱	... سرخی کہاں سے اس کے بھر آئی	..... اس کے آئی ہے	سوم/۳۸
" /"	جو تیرا تیر قاتل خون دل میرا نہیں پیتا	..... تیر پیاسے خون	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶۸/۱	گلے پر غیر کے چلتی ہے تیغ تیز روز اس کی	چلے ہے روز غیروں کے گلے پر تیغ تیز اس کی	سوم/۲۹
۶۸/۴	ثبات کس کو یہاں ہے دم بھر بے رنگ لاہو جن کا	سمجھ لے اس سے بدن کی خوبی نہ رنگ کچھ پوچھ اس بدن کا	۱۴/ب
۶/ "	سفر میں کر اتر گیا، یہ دل سے یاروں کے وائے قسمت	عزیز و یاراں و دوستاں کے کچھ ایسا چت سے اتر گیا ہے	۱۵/الف
۶۸/۶	کہ خواب میں بھی مرے نہ آیا	نہ خواب میں بھی مرے تو آیا	۱۵/الف
" /۷	بجائے شیشہ ہے ناخن تمام جگر خراشی سے کیا ہے فرصت	ہر اک سخن میں جگر پہ تیشہ لگے ہے میرے زباں ہلاتے	"
" /"	..... کہوں جو قصہ میں کوہکن کا	..... کہوں فسانہ میں کوہکن کا	"
۶۸/۸	بام تک اس کے	بام پر اس کے	دوم/۸۵
" /۹	مرگئے ہم تو دلا نالہ ہی	... تو دلا نالے ہی	" / "
" /"	نظر آیا نہ کسی شب اثر نالۂ شب	ہم نے اک روز نہ دیکھا اثر...	" / "
" /۱۰	وقت شب آؤ تماشے کو کہ مانند انار	تو بھی آوے جو تماشے کو تو ماند...	" / "
" /۱۱	صبحدم لخت جگر کیسے گرے پلکوں سے	... جگر کیوں مرے پلکوں سے گرے	" /۸۶
" /"	مصحفی ہم تے	مصحفی میں نے	" / "
" /۱۲	بات کرتے ہی سناتی ہیں گالی کیا خوب	ہم کو دینے لگے تم چھیڑ کے گالی ...	" /۸۴
" /۱۲	آپ نے ہم سے نئی چھیڑ نکالی کیا خوب	آپ نے ہم سے بھی یہ چھیڑ نکالی...	" / "
۶۹/۲	آرسی لے کے ذرا تو بھی تو دیکھ اپنی زیب	..... تو بھی دیکھ اپنے لب	" /۸۵
" /"	لب کی مسی پہ کھلے پان کی لالی کیا خوب	مسی پر کھلتی ہے یہ پانوں کی.....	" / "
۶۹/۳	..... رہے بھی تو کم فرصتی کے ساتھ	.....رہے تو یہ کم فرصتی کے ساتھ	۴۴/الف
۶۹/۴	میں خستہ تمام	یہ خستہ تمام	اول/۱۳۳
" /"	جادو دکہ کام	بس اپنا تو کام	" / "
" /۵	زلفوں میں پھر اس نے منھ چھپایا	روٹھا رہا وہ یونہی تو اپنا	" /۱۳۴
" /۹	دھوسیا ہی سے مرے نالۂ غمناک کو خوب	دھوسیا ہی کو مرے	" /۱۳۳

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۷۰/۱	ہوئے آنکھوں سے رواں لخت جگر آخر شب	راہی آنکھوں سے ہوئے لخت	سوم/۷۸
۷۰/۲	بات کچھ بنتی چلی تھی شب وصلت میں مری	..... تھی یہ شب وصل مری	سوم/۷۹
" /۳	کون ہوتا ہے مرے گھر سے الٰہی رخصت	آج کس کا ہے مرے گھر سے سفر آخر شب	" /۸۰
" /"	کہ بھرے آتے ہیں یہ دیدۂ تر آخر شب	جو بھرے آتے ہیں	" /"
" /۵	گرچہ خوبی میں ترا ابرو ہے خمدار بے خوب	اس کی ابرو کے تو سودے میں ہے چوکنا اے ہوش	" /۷۷
" /"	ہاتھ آجائے ہمارے تو یہ تلوار ہے خوب	مصحفی ہاتھ گر آئے تو یہ	" /"
" /۱۱	خوب رویوں سے کبھی دل کا لگانا نہیں خوب	..... سے دلاجی کا لگانا	" /۸۴
" /"	یہ تو سب خوب ہیں لیکن یہ فرمانا نہیں خوب	.... تو ہیں خوب ولیکن	" /"
۷۱/۱	اب تو بے رحم	اب تو کم بخت	" /"
۷۱/۵	کیوں نہ پھر موج فنا	کیوں نہ ہو موج فنا	" /۴۲
" /۸	کیوں کر اس مست کو ہوشیار ہوں	کیوں کے (نکٹا) وہ شوخ کرے پھر ہوں	" /۴۲
" /۹	..... جگر پی کے وہ اپنا رہ جائے	..... جگر اپنا وہ پی کر رہ جائے	" /ب
" /۱۴	لاکھ پردوں میں	لاکھ پردے میں	دوم/۹۲
۷۲/۱	ہر چند اس نے میری طرف سے بنائی بات	..... تیری طرف	" /۹۴
" /"	قاصد کو اس کے سامنے کچھ کہہ نہ آئی بات	..... سامنے پر کہہ	" /"
" /۲	پیک صبا نے اس کے دہن کا کیا ہو ذکر	اس گل کی باغ میں جو صبا نے چلائی بات	" /"
" /"	..... میں نے پائی بات	..... ہم نے پائی	" /"
" /۶	..... کہاں کوئی مصحفی	..... کب کوئی مصحفی	" /"
" /۷	کہتے ہیں جبرئیل مجھے سن تو بھائی بات	روح القدس کہہ ہے مجھے سنیو بھائی بات	" /"
" /۸	منعم عبث عبث ہے گرفتار سنگ و خشت	منعم تو ہو رہا ہے	" /۹۶
" /"	دب جائے گا کبھی تہ دیوار سنگ و خشت	کیجے کہ جائے گی کہ یہ معمار سنگ ...	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۷۲/۱۰	مجنوں کے قبر کی کہوں کیا خوبصورتی	محلوں کی واں کے کیا میں کہوں خوبصورتی	دوم/۹۷
۷۲/۱۱	لعل و گہر کا مرتبہ کیا جانتے ہیں وہ	... گہر کی قدر کو کیا	۹۶/"
۷۲/"	جو عمر بھر سہے ہیں	بھر عمر جو سہے ہیں	"/"
۷۲/۱۴	پختہ عبث بناتے ہو زاہد کی قبر کو	سنگی عبث بتاتے	دوم/۹۶
۷۳/۱	نہ کرے دل تو اظہار محبت	برا ہوتا ہے اظہار محبت	اوّل/۱۴۲
۷۳/"	غضب ڈھائے گا اقرار محبت	نہ کیجے گا ہے اقرار	"/"
۷۳/۲	کیا ہے گرم	کیا پھر گرم	"/۱۴۱
۷۳/۵	ذرا طاقت نہیں ہے دل میں لیکن	بہ ایں نازک تنی لے وا مصیبت	"/۱۴۳
۷۳/"	ہے اب بھی ناز بردار محبت	ہوا تو ناز بردار	"/"
۷۳/۶	نہ دیکھو چشم کم سے مصحفی کو	بہ چشم کم نہ دیکھو مصحفی کو	"/۱۴۱
۷۳/۹	جس نے کہ یہاں آکے پیا جام محبت	اس میکدے سے جس نے پیا ...	"/۱۵۳
۷۳/۱۰	بیشتر خلق میں ہیں پیر و جواں پیر پرست	اور یاں پیر و جواں جتنے ہیں ہیں پیر پرست	"/۱۵۰
۷۳/۱۲	عشق میں آئی نہ دس بیس نہ دو چار کی موت	اس کی ابرو سے کچھ آئی نہ تھی دو چار ...	"/۱۴۴
۷۳/"	کتنے اس کھیت میں مارے گئے تلوار کی موت	کتنے اس شہپے میں مارے گئے	"/"
۷۳/۱۳	..... مرض ہے وہ یہی کہتا ہے	.... مرض ہو وہ	"/"
۷۳/۱۴	روح کو اس تن خاکی میں ہو رلعت کیونکر	آب و دانے کا گلہ تجھ سے نہیں اے صیاد	"/"
۷۳/"	ہے نقط قید قفس مرغ گرفتار کی موت	ہے مگر قید	"/"
۷۴/۲	افسوس آشیاں پہ مرے برق گر پڑی	ہے ہے کہ آشیاں پہ مرے برق ہے گری	"/۱۵۰
۷۴/۳	پڑھتا ہے کون پرزے اڑاتا رہا وہ شوخ	نت پرزے پرزے کر کے اڑاتا	"/۱۴۹
۷۴/۴	..... قافلہ یاروں کا چل چکا	..... لد چکا	"/"
۷۴/"	ہم سے نہیں ہوا ابھی ساز سفر درست	اور ہم سے ہو سکا بھی نہ ساز ...	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۷۴	ہرنے دیکھا اسے رکھدی زمیں پر پشت دست	دیکھ اسے خورشید نے رکھدی	سوم/۹۱
" /۱۱	اس کے کوچے میں مراتون بٹا دست بدست	اس کے مقتل میں	" /۹۲
" /۱۴	یوہیں اس گل کو مرا نامہ گیا دست بہ دست	یوں ہی اس کو میں مرا نامہ گیا	" /۹۲
۲/۷۵	..... نشتر پر خار ہے پنہاں	..... نشتر صد خار ہے پنہاں	۴۵/۷ الف
" /۳	جو کرتی ہے عاشق	جو کرتی تھی عاشق	"
" /۴	خوشی کو کیا کوئی ڈھونڈھے کہ نام	خوشی کا نام جو ڈھونڈھو تو نام	۴۴/۷ ب
" /۵	..... ہوئی جان زار سے	..... ہوئی جسم زار سے	"
۶/۷۵	اے دل تلاش یار میں پھرتا ہے تو عبث	اس چرخ خود مراد سے اس کے وصال کی	اوّل/۱۵۶
" /۹	..... کی وہ بھی سہی	..... کی وہ ہی سہی	۴۶/۷ ب
۱۰/۷۵	کیا وہ جو آرام میں آیا ہے خلل آج	آرام دسکوں میں نظر آتا ہے خلل آج	اوّل/۱۵۷
۱/۷۶	آفاق میں کل عالم تصویر تھا جن پر	تھا ان کے بھی اوپر کبھی تصویر کا عالم	" /۱۵۹
" /۲	..... وہی قصر و محل آج	..... جو یہ قصر و محل ...	" /"
" /۲	مدت سے ہمیں فکر تھی اثبات دہن کی	مدت سے تو ہم تھا ہیں اسکے دہن کا	" /۱۵۷
" /۳	عقدہ یہ ہوا جنبش لب سے تری حل آج	جنبش میں ملک اس لب کی یہ عقدہ ہوا حل آج	" /"
" /۳	اس لغزش مستانہ سے جاتے جو سنبھل آج	..لغزش و مستی سے جو جاتے ہیں سنبھل آج	" /"
" /۷	پڑھتے نہیں کیوں آپ کوئی تازہ غزل آج	... نہیں ہو تم جو کوئی شور و غزل ...	" /۱۵۸
" /۸	..... جا بھی گھر اپنے طبیب	..... گھر کو لے طبیب	" /۱۵۹
" /۹	میں نے عیسیٰ سے	میں مسیحا سے	سوم/۱۰۳
" /۱۱	اس زلف کو جو شانے کی صورت لگائے ہاتھ	جوں شانہ جس نے ہاتھ لگایا ہو زلف کو	دوم/۱۰۹
" /۱۲	مجبور ہوں کروں پر قان کا علاج کیا	موئے سپید پر بھی یہ اتنی بری نہیں	" /"
" /"	نرگس سے کب ہو زردی رخسار کا علاج	نرگس کرے جو زردی	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۷۷/۱	تجھ سے میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ تلوار نہ کھینچ	..... کہ تو تلوار	اوّل/۱۶۱
" /۲	آئینہ ہو جو الگ یار سے اتنا میں کہوں	وہ لگا آئینہ خانے میں تو لے آئینے	" /"
" /"	سامنے رہنے دے تو بیچ میں دیوار نہ کھینچ	میرے اور یار کے بیچ آن کے دیوار...	" /"
" /۴	رو کے کوئی سوار اسے کیا عناں کی طرح	کس طرح کوئی روک رکھے اس کو کیا کرے	دوم/۱۱۷
" /۵	ممنوں ہوں کس طرح نہ سگ کوئے یار کا	.... ہوں میں جی سے سگ	" /"
" /۷	تم گھر میں جائے غیر کے راحت سے سو رہے	تم جا کے گھر میں غیر کے واں سو رہے میاں	" /۱۱۸
" /"	آنکھوں میں اپنی رات کٹی پاسباں کی طرح	آنکھوں میں رات کاٹی ہیں یاں پاسباں...	" /"
۹/۷۷	بولی کبھی نہ مصحفی خوش بیاں کی طرح	..... مصحفی سے خوش زباں کی...	دوم/۱۱۸
" /۱۱	جنبش میں ہے وہ ابرو سے خمدار کے طرح	چلکے ہے کچھ وہ ابرو ئے	سوم/۱۰۸
" /۱۲	سینے سے تیرے جلوہ نما ہے ضیائے صبح	سینے سے جلوہ گر ہے ترے ابتدائے صبح	دوم/۱۱۹
" /"	گل کھاتی ہے	گل کھائے ہے	" /"
" /۱۳	اے ماہ خانگی ترے برقع کو دیکھ کر	اے ماہ شستگی ترے برقع کو دیکھ کر	" /"
۷۸/۲	..... اٹھا تھا کہ اب تلک	.... تھا جواب تلک	" /"
" /۳	.... جو ہو مطلوب وصل دوست	.... جو تو چاہے ہے وصل ...	" /۱۲۰
" /۵	دیکھ کر اے گل گلستاں میں ترے آنے کی طرح	دیکھ اس رشکِ پری کے باغ میں آنے ...	اوّل/۱۶۵
" /۶	..... کو اے ہم نشیں	..... کو تو ہم نشیں	" /"
" /"	ہاتھ ساعد سے جدا کر تو مرا شانے کی طرح	..... جدا ہووے مرا شانے	" /"
" /۷	گر نہیں ہے محفل عالم میں کوئی شمع رو	میں بھی ہوں اس شعلہ سرکش کا عاشق آسماں	" /"
" /"	آسماں پھرتا ہے کس کے گرد پروانے کی طرح	رات دن پھرتا ہے جس کے	" /"
" /۸	ایک دم جھگڑے میں میرے ایک دم غیروں کے پاس	گاہ جھگڑے میں مرے گاہ بہ کام دیگرے	" /۱۶۶
" /"	صاف ہے اس دولت دنیا میں پیمانے کی طرح	ساری اس کی چشم میں نکلے ہے پیمانے...	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱/۷۸	لباس پہنے ہوئے ہے وہ شوخ ...	... پہنے ہے اکثر وہ	دوم/۱۲۲
۱۲/ "	دل گداختہ پہلو میں یوں نظر آیا	.... پہلو سے یوں	" /۱۲۳
" / "	کہ جیسے کورۂ حدّاد میں ہو آہن سرخ	... کورۂ آتش میں ہو ہے آہن...	" / "
۱۳/ "	کہ ہم کو آئے نظر	کہ مجھ کو آئے نظر	" / "
۱۴/ "	شہید اگر نہیں	شہید گر نہیں	" / "
" / "	تو رنگ خوں سے ہے کیوں مصحفی کا دامن سرخ	رہے ہے خوں سے کیوں مصحفی کا مدفن سرخ	" / "
۱/۷۹	میں چھیڑتا ہوں جو ان کو جلیس کہتے ہیں	... جو اس کو کہہ ہے کٹ کے رقیب	اوّل/۱۶۹
۴/۷۹	اس پر غمار کے ہوں میں صدقے کہ ایک جا	اس چشم پر خمار کے صدقے کہ اک جگہ	اوّل/۱۷۰
۶/ "	گلشن میں میرے داغ جگر سا کہیں نہیں	دیکھا نہ تیرے رنگ کا اک اس چمن کے بیچ	" / "
۸/ "	..... ہاتھ ہیں ان کے	..... ہاتھ ہیں اس کے	" /۱۶۸
۹/ "	.... ان کو یوں ہیں ابتدائے سرخ	..... اس کو تو ہیں	" / "
۸/ "	..... زرد ہو گئے	..... زرد ہو چلے	" / "
۱۰/ "	یوں دل ہوائے دامن جاناں سے زندہ ہے	دل جی اٹھے ہے جنبش دامن میں یار کی	" / "
" / "	..... ہو کوئی	..... ہو کبھی	" / "
۱۱/ "	معلوم اپنے رونے کا ہو کچھ تو ہم کو رنگ	گریے کا رنگ اپنے تو معلوم ہو ہمیں	" /۱۶۹
۱۲/ "	کیا جس طرح میرے منہ پہ در بند	کیے جس ڈھب سے اس نے چاک در بند	" /۱۷۸
" / "	کرو یوں ہیں مرے چاک جگر بند	وہ کرتا کاش یہ چاک	" / "
۱۴/ "	نہیں ہوتا ہے دل	نہیں ہوتا جو دل	" /۱۷۹
۱/۸۰	..... کس راہ سے جائے	..... کس رہ سے جائے	" / "
۲/ "	مری آنکھوں سے باہر جائے کیونکر	.... باہر کیوں کر جائے	" /۱۸۰
۴/ "	قفس میں ہیں جو کچھ بے بال و پر بند	قفس میں تھے ہمارے مشت پر...	" /۱۷۹

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۸۰	بتو کاوشی سے	بتاں کاوشی	اول/۱۴۸
۶/ "	پھڑکتا ہے بسان مرغ پر بند	.... ہے پڑا جوں مرغ	" /۱۴۹
۷/ "	..... اس نے قاصد	..... اس نے یارب	" /۱۸۰
۱۳/۸۰	کچھ قدر مداح کی اپنے تو بھی	کچھ قدر شاعر با خلاق پیش آ	۷/۵۱ ب
۷/۸۱	جب میں کرتا ہوں دیکھ کر اس کو	دیکھ اس گل کو جب میں کرتا ہوں	اوّل/۱۴۶
۱۱/ "	جھڑتی ہے جو مرے نفسِ واپسیں سے گرد	..... نفس آتشیں	سوم/۱۱۹
۱۲/ "	جاتا ہوں میں جو بر سرِ پا	جاتا ہوں لگر میں بر سر	" / "
۱۴/۸۱	..... کہ شبنم تمام شب	.... جو شبنم ..	سوم/۱۱۸
۲/۸۲	کاغذ سمجھ کر اس پہ ہی ہم کچھ رقم کریں	... سمجھ کے اس پہ بھی ہم کچھ کریں رقم	اوّل/۱۴۳
۳/ "	رخت سفید کا ترے کشتہ ہوں کیا عجب	بے رنگ ہو گئے ہیں کچھ اس کا عجب نہیں	" / "
" / "	لالہ ہو میری خاک سے پیدا اگر سفید	لالہ ہماری خاک .... سپید	" / "
۴/ "	گویا کہ ایک قطرۂ خوں جسم میں نہیں	گویا کہ قطرہ خوں نہیں اس میں دیکھیو	" /۱۴۴
" / "	چہرہ ترے مریض کا ہے کس قدر سفید	چہرہ مریض کا ہے ترے کس قدر سپید	" / "
۵/ "	ہے ہجر یار میں یہ مری چشم تر کا رنگ	تجھ بن یہ رنگ ہے مری چشم پرآب کا	" / "
" / "	ہو جس طرح کسی کا سپیدی سے گھر سفید	ہووے کسی کا جیسے سپیدی سے گھر سپید	" / "
۶/۸۲	شتاب ذبح کر اب کیا	کرے گا ذبح تو پھر کیا	۷/۵۲ الف
" / "	کہ جاں میری بھی اسیری	کہ جاں مری بھی اسیری	"
۸/ "	..... میں پھول نہ رکھ	..... میں گل کو نہ رکھ	"
۱۱/۸۲	.... ہے قفس سے نہ ذبح کرتا ہے	..... ہے مجھے تو نہ ذبح کرتا ہے	۷/۵۲ ب
۲/۸۳	شوق میں لکھئے	شوق سے لکھئے	اوّل/۱۸۶
۱۵/۸۲	کلیات میں اس شعر کے دونوں مصرعے الگ الگ اشعار میں موجود ہیں۔		جلد ۲/۱۲۰-۱۲۴

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۸۳	پرزے پرزے جیسے ہونا ہو وہ لکھے نامہ	... پرزے جو کوئی ہو سو لکھے نامہ شوق	اول/۱۸۶
۴/"	.... یوں تو وہ پڑھتا	..... یوں تو تو	"/۱۸۵
"/"	..... کوئی در پر کاغذ	..... ترے در پر کاغذ	"/"
۶/"	..... سر پہ آگیا	..... سر پہ آگیا	"/۱۹۳
۷/"	مد نظر سنے جو نہ تھے اس کے سامنے	تھا دیدنی ہی حال مراتب تو رو دیں	"/"
"/"	کیوں بنے گیا مری تصویر کھینچ کر	اس کو سے لے گئے مری تصویر...	"/"
۹/"	اس حسن لازوال	اس حسن لایزال	"/۱۹۴
۱۰/"	پیکاں و دل ہیں ایک کماندار دیکھ تو	مت کھینچ سر کو تیر کے یوں ورنہ تو میاں	"/"
"/"	..... بدن سے مرے	..... جگر سے مرے	"/"
۱۱/"	جاتا میں اپنے پاؤں	جاتا تھا اپنے پاؤں میں	"/"
۱۴/"	لالے اگے ہیں شہیدوں کی لحد سے اب تک	لالہ سر کھینچے ہے خاک شہدا سے اب	دوم/۱۳۱
۱/۸۴	..... پس پھر گئے آپ	..... بس پھر	دوم/۱۳۰
۲/"	..... دے کر ہوئے نادم کیسے	..... دے کر کے پشیمان ہوئے	"/۱۳۱
"/"	..... مسیحا کو دوا دکھلا کر	..... مسیحا سے	"/"
۳/"	کیا قیامت ہے کہ وہ شوخ چھپالے پھر منہ	پھر قیامت ہے جو شوخ چھپالے منہ کو	"/"
۴/"	بچنے جاتے ہیں ہم دل کو تو کہتے ہیں رقیب	دل کو ہاتھ اس کے بچوں ہوں تو	"/"
"/"	لے چلو تم انہے	لیجیو تم اسے	"/"
۵/"	نامہ بر کہیو اس بت سے جدائی کا گلہ	کہیو قاصد مرے پیارے سے	"/"
۶/"	حسن کہتا ہے کہ عارض سے الٹ دے پردہ	.... ہے اسے پردہ اٹھانے، پر شرم	"/۱۳۰
"/"	شرم کہتی ہے اسے منہ کو چھپا دکھلا کر	یوں سکھاتی ہے کہ لے منہ کو	"/"
۸/"	مصحفی میں تو اسے حال چلا دکھلا کر	مصحفی میں اسے حال اپنا چلا	"/۱۳۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۸۴	یوں پردہ ہے اس کافر بے پیر کے منہ پر	یوں ہے وہ نقاب اس بت بے پیر....	دوم/۱۳۸
،،/۱۰	کیا جانے کسے ذبح کیا تو نے ستم گر	..... ذبح کیے آئے ہے کافر	،،/،،
،،/۱۱	ہے غیر کی خواہش جو ترے دل میں تو ہو یار	گو غیر کی خواہش ہے ترے ... تو ہو مجھے	،،/،،
،،/۱۲	..... صید کی مرغانِ حرم میں	.... صید کی کچھ صید حرم	،،/،،
،،/۱۳	برسات میں شق ہوتی نہیں بھیگ کے دیوار	.... شق پڑتی نہیں اس میں منعم	،،/،،
،،/،،	..... مری تعمیر کے منہ پر	..... تری تعمیر....	،،/،،
،،/۱۴	رخ جس نے کیا تیری طرف آنکھ نے تیری	منہ جس نے کیا تیری طرف چشم نے تیری	،،/،،
،،/،،	تیر مژہ مارا اسے نخچیر کے منہ پر	جو تیر کے مارا اسی	،،/،،
،،/۱۵	لازم ہے تجھے قدر مری زخم کہن کی	مت چشم حقارت سے مرا زخم جگر دیکھ	،،/۱۳۹
۱/۸۵	اس ترک تیغ زن کو مرے دل کی کیا خبر	اس تیغ زن کو یار مرے دل سے کیا خبر	اوّل/۱۸۹
،،/،،	..... بسمل کی کیا خبر	..... بسمل سے کیا خبر	،،/،،
۲/۸۵	آوارگان عشق کو منزل کی کیا خبر	آوارگان شوق کو منزل سے کیا خبر	اوّل/۱۸۹
،،/۳	..... عیش کی محفل کی کیا خبر	.... عیش کی محفل سے	،،/،،
،،/۵	ناگاہ اڑا دینے	یک بار اڑا دینے	،،/۱۹۵
،،/۶	ظاہر میں نہیں حکم مرے قتل کا اچھا	ظاہر نہ کیا کر تو مرے قتل کو اس سے	،،/۱۹۶
،،/،،	آنکھوں سے اشارہ سو جلاد کیا کر	آنکھوں میں اشارہ سوے جلاد...	،،/،،
،،/۷	ممکن نہیں ہم شیخ تری	کیا ذکر ہے ہم شیخ تری	،،/،،
،،/،،	تو اپنے مریدوں سے یہ ارشاد	.... مریدوں ہی کو ارشاد	،،/،،
،،/۹	ڈرتا ہوں میں سینہ کہیں پھٹ جائے نہ تیرا	ڈرتا ہوں کہ تیرا کہیں سینہ نہ ترق جائے	،،/،،
،،/۱۰	دیکھی ہے تو رتن کی پھبن جب سے ڈنڈ پر	کندن سے تو رتن کی پھبن دیکھ ڈنڈ پر	،،/۱۹۷
،،/۱۱	سنتا ہوں شیخ شہر بہت ہے خضب دوست	از بس خضاب دوست ہیں مدت ہے شیخ جی	،،/،،

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۸۵/۱۱	رہتی ہے اس کے ہاتھوں	رہتی ہے ان کے ہاتھوں	اول/۱۹۷
" ۱۲/	ہوا تو آ کے سبب اسباب	ہوا تو آ کے شب اسباب	" ۱۸۸/
" ۱۳/	..... گل کریں احباب	..... گل کرے ناصح	" ۱۸۹/
" ۱۴/	کہاں گئے تھے میاں مصحفی بتاؤ تو	گئے کہاں تھے میاں مصحفی	" / "
۸۶/۱	ہے آئنے میں اس کے خط	ہے اس کے آئینے میں خط	" ۱۹۲/
" ۲/	..... کشتوں کو پامال کر دیا	..... کشتوں کو	" / "
" ۳/	بہر خدا کرے کوئی اس	کیجو خدا کے واسطے اس	" / "
" ۲/	ناوں سے اپنے ہو گا بپا اور تازہ حشر	اک حشر تازہ ہوئے گا دیوان حشر میں	" / "
" ۴/	مشتاق بوسہ رکھتے ہیں ہمنال پر نظر	..... منہ نال	" / "
" ۵/	ایسا یہ دل غنی ہے کہ جھوٹوں بھی مصحفی	اتنا یہ دل غنی ہے کہ بندے کی مصحفی	" / "
" ۷/	کرتا نہیں کبھی میں زر و مال پر نظر	نے چشم جاہ پر نہ زر	" / "
۸۶/۸	بڑھ کے اک دم سے نہیں گلشن ہستی کی بہار	اک دو دم بیش نہیں گلشن	اول/۱۹۲
" ۹/	منہ سے برقع نہ کسی روز اتارا آخر	..... برقعے کو مری جان اتارا	" ۱۹۸/
" ۱۰/	کام بجلی کا کرے گا	کام آتش کا	" / "
" ۱۲/	رکھتا تھا ہو بت کبھی زنار کمر پر	جس بت سے نہ باندھا کبھی	" / "
۸۷/۲	عجب ڈھنگ ظالم کی آنکھوں کا دیکھا	میں آنکھوں کا تیری عجب رنگ دیکھا	" ۲۰۰/
" ۳/	سر غیر ہو زیب	سر خصم ہو	" / "
" ۴/	ہوا جلوہ گر چاند سارا زمین پر	..... چاند تارا	" ۲۰۱/
" ۷/	مدت سے اپنا کشور دل بے چراغ ہے	مدت سے شہر دل کا مرے بے چراغ ہے	" ۲۰۲/
" ۹/	تو مصحفی کے دل کو پلکنا نہ ہاتھ سے	مت مصحفی کے دل کو پٹک اپنے ہاتھ سے	" / "
" ۱۱/	..... فلک کا گلہ	..... فلک سے گلہ	" ۲۰۱/

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸۷/۱۲	..... ہوس میں رہا	..... ہوس میں ہوا	اوّل/۳۳
۹۲/"	ظالم رکھ اپنے ہاتھ کو	چل بے رکھ	"/"
۹۲/"	کشتے کا تیرے اور نہ ہم کو لانشاق	مدفوں کا تیرے کھوج نہ ثابت ہوا مگر	"/۲۰۱
۹۲/"	دو چار استخواں	اک چند استخواں	"/"
۸۷/۱	.... تو گلے سے مرے لگ	..... گلے سے کبھی لگ	"/۱۹۵
۹۲/"	ہم تو ہمدم ہیں ترے غیر	ہم تو اپنے ہیں میاں غیر	"/"
۹۲/"	..... سمجھ لوں گا کبھی	..... سمجھ لوں گا میں غیب	"/"
۹۲/۴	..... غیروں کی تربت	..... اوروں کی تربت	"/"
۹۲/۵	ہو جو کچھ کام کبھی ہم سے بھی فرمایا کر	کبھی کچھ کام تو ہم کو بھی تو فرمایا کر	"/"
۸۸/۸	آخر گئے تھے تجھ کو وہ	..... گئے رہی تجھ کو	"/۱۹۰
۸۸/۱۰	رونے لگا میں آخر کچھ مدعا	آخر کو سودیا میں کچھ	"/"
۸۸/۱۱	دل اس کو دے دیا تھا کچھ آشنا	میں اس کو دل دیا تھا یار آشنا	اوّل/۱۹۰
۸۸/۱۲	کیا جانے زیر لب کیا اس نے کہا سمجھ کر	اس نے بھی زیر لب ہی کچھ کچھ کہا	"/"
۸۸/۱۴	جو گیا یہاں سے گیا حسرت و ارماں لیکر	یہاں سے کیا کیا نہ گئے حسرت و ارماں لیکر	۷/۵۹ب
۸۸/۱۵	کس قدر شاد ہوا کرتی ہے جی ہی جی میں	جی ہی جی بیچ بہت شاد ہوا کرتی ہے	"
۸۸/"	تری آنکھوں کی بلائیں	ترے عارض کی بلائیں	"
۸۸/۳	.... مجھے دونوں سے	..... مجھے ہر یک سے	۷/۹۰الف
۸۸/۱۴	ساتھ آیا ہے	ساتھ آتا ہے	۸/۹۰الف
۸۹/۷	آئے گلی سے اس کی ہم خون میں نہا کر	آئے تری گلی سے ہم	اوّل/۱۹۹
۸۹/۱۰	طائر ہے کون ایسا مشتاق ہے جو اس کا	مت اس چمن کے یارو تم گل کا رنگ پوچھو	"/۲۰۰
۸۹/۱۱	پلکوں سے گر پڑیں تو	پلکوں سے گریں تو	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸۹/۱۳	رکھی ہے آج اس نے سر و ہی	قاتل نے پھر رکھی ہے سر و ہی	۷/۵۸ ب
۸۹/۱۵	کب میں نے تیز گل کی طرف کی کبھی نظر	دیکھا ہے کب میں گل کو یہ اس کا خیال ہے	"
" /۱۶	اک لحظہ چھوٹتا نہیں	یک لحظہ چھوٹتا نہیں	"
" /۱۷	..... ہیں کہ کرتے ہیں بلوۂ قتل	..... ہیں جو کرتے ہیں بلوۂ قتل	"
۹۰/۵	کس طرح وہ سلجھائے	کس طرح سے سلجھائے	دوم/۱۲۶
" /"	جو ہاتھ کہ رہتا ہو گریباں...	یہ ہاتھ تو رہتا ہے گریباں...	" /"
" /۶	..... دل پہ تاسف	..... دل کا تاسف	" /۱۲۷
" /"	..... پنجۂ مژگاں	..... صف مژگاں	" /"
" /۱۰	شعلہ کی طرح دل جو بھڑک اٹھتا ہے ہر دم	میں آہ کے شعلے سے بھڑک اٹھا ہوں سارا	" /۱۴۳
" /"	کیا جانے کدھر کو گئے	کیا جانیے کیدھر گئے	" /"
" /۱۱	ناز کی اس کمر کی کیا کہیے	لاغری اس کمر کی تو دیکھو	" /۱۲۹
" /۱۵	زخم اس تیغ کے ہیں میرے تن لاغر پر	زخم سینے میں لگے ہیں مرے اس تیغ کے یوں	" /۱۴۱
۹۱/۲	ہاتھ جس طرح کہ جاڑے میں رہیں مجمر پر	ہاتھ جاڑے میں رہیں جیسے سدا مجمر پر	" /"
" /۳	لہراتے ہیں کافر جو ترے بال	کافر یہ جو بکھرے ہیں ترے بال	" /۱۴۴
" /"	..... حال ہوا پر	..... جال ہوا پر	" /"
" /۴	برباد گلستاں میں ہوا کون یہ طائر	بلبل وہ ہوا کون گلستاں میں کہ جس کے	" /"
" /۵	گھر گھر کے نہیں ابر سیہ آتا ہے ساقی	یہ ابر سیہ تاب نہیں لڑ کے گیا ہے	" /"
" /۸	مستوں کا یہ ہے نامہ	عاشق کا ترے نامہ	" /"
۹۱/۶	..... اب تک ہے آسماں	..... ہے اب بھی آسماں	دوم/۱۴۹
" /۷	گلزار میں گئے وہ جس دن کماں نے کر	جب وہ گیا چمن میں لے ہاتھ میں کماں کو	" /"
" /۸	صیاد بلبلوں نے کیا کیا نہ داغ اٹھائے	مر ہی گئے نہ بلبل صیاد کیا کیا یہ	" /۱۴۷

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹۱/۹	رکھنا نہ تھا قفس کو دیوار بوستاں پر	..... دیوار گلستاں پر	۱۴۴/دوم
۹۲/۱۰	..... وہ ماہ چلا دیا تھا	..... وہ مہ چلا گیا تھا	۱۲۳/ "
۹۲/۱	آیا جو وہ بت تیز	آیا جو وہ کل تیز	۱۲۹/ "
۹۲/۲	گلیوں میں نہ راتوں کو نکلے ماہ لقا پھر	راتوں کو نہ گلیوں میں نہ نکلے	۱۹۱/اوّل
۹۲/۳	یہ دیدۂ تر وہ ہیں اگر جوش پر آئیں	... ترسے ہیں کہ گر جوش پر آویں	۱۱/ "
۹۲/۴	باندھ آیا ہے کمر	باندھ آیا تھا کمر	۱۹۶/ "
۹۲/ "	..... کل ہم	..... ہم کل	۱۱/ "
۹۲/۵	کل بخشکل لے گئے تھے	کل بہ خواری لے	۱۱/ "
۹۲/۶	ساتھ پیکاں کے نکل آیا جو دل لپٹا ہوا	کل جو پیکاں ساتھ اپنے دل لئے نکلا ذرا	۱۱/ "
۹۲/۸	شعلہ ہے یا یہ شرر	برق ہے یہ یا شرر	۵۶/دوم ب
۹۲/۹	چشم مردم کش ہے تیری	چشم مردم کش نے تیری	۵۷/دوم الف
۹۲/۱۱	غالۂ حسن حسیناں کا ہوا ہے بخت پر	غالۂ حسن کا خوباں کے ہوا بخت پر ہے	۱۱/ ب
۹۲/۱۲	..... میری یہ اثر دکھلایا	..... میری جفا تو اس کو کیا	۱۱/ "
۹۲/۲	..... سے نہ ہونا امید	..... سے تو نومید نہ ہو	۵۸/دوم الف
۹۲/۳	یہی نالے ہیں تو دکھلائیں گے تاثیر آخر	کریں گے یہ دم سرد بھی تاثیر آخر	۱۱/ "
۹۲/۴	..... دی اپنی گلاہ پر	..... دی ترچھی کلاہ پر	۶۴/دوم الف
۹۲/۶	چنی بنا ہے گل	چنی بنی ہے گل	۱۱/ "
۹۲/۸	گرتی ہے برق بھی تو گلیم سیاہ پر	اکثر گری ہے برق گلیم سیاہ پر	۱۱/ "
۹۲/۱۱	..... گلے سے لپٹ گئے	..... گلے میں لپٹ گیا	۱۱/ ب
۹۲/۱۳	کیا آسماں سے ہے مجھے کام مصحفی	کیا کام آسماں سے مجھے ہے مصحفی	۶۵/دوم الف
۹۲/۱	..... گر بت پردہ نشیں پہ تو	..... گر صنم پردگی پہ تو	۶۶/دوم الف

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹۴/۱	..... میں آنکھ سے	..... میں چشم سے	۲/۱۰۷ الف
۹۵/۲	ایسا تو ظلم بلبل	ہے ہے یہ ظلم بلبل	"
۹۵/۳	ترا اپنی سرگذشت	اپنی تو سرگذشت	"
۹۵/۴	یہ آئینے میں یار سے کہتا ہے عکس یار	کہتا ہے آئینہ میں ترا عکس تجھ سے یوں	" ب
۹۵/۴	ہاں مجھ کو دیکھ سیر گل و بوستان نہ کر	مجھ کو ہی دیکھ سیر گل و گلستان نہ کر	۲/۱۰۷ ب
۹۵/۷	..... آنکھوں سے قاتل کھول کر	..... آنکھوں کی قاتل کھول کر	"
۹۵/۸	چوری چوری جب کبھی جاتی ہے مجنوں کی طرف	چوری چوری ناقہ کو ہانکے ہے جس دم سوئے نجد	"
۹۵/۱۰	..... عاشق پہ رہے یار زار زار	..... عاشق پہ لب کا تا گیا	۲/۱۰۸ ب
۹۵/۱۲	پاؤں رکھتا بھی نہ تھا	پاؤں رکھتا ہی نہ تھا	۲/۱۰۸ الف
۹۵/۱۲	تھا تمنا میں مری نامہ بری کی بیتاب	ہوس نامہ بری میں مری مرتا تھا تبھی	" ب
۹۵/۱۳	ابھی بیٹھے ہے	ابھی بیٹھنے سے	" "
۹۵/۱۳	جب تھے جوان تھا	ہم تھے جواں تو تھا	۲/۱۰۹ الف
۹۵/۵	ہے جی میں شب ہجر	چاہوں ہوں شب ہجر	"
۹۵/۱۱	..... نہیں ہوں میں روادار	..... نہیں خود میں روادار	"
۹۵/۶	..... آئے ہیں بتوں سے	..... آئے ہیں بتاں سے	"
۹۵/۱۱	پر ملتے ہیں معشوق نصیبوں سے وفادار	یہ حق کی عنایت ہو تو معشوق وفادار	"
۹۵/۷	گر ہم شب ہجراں میں نہیں دل کے عزادار	گر ہم شب ہجراں میں ہیں دل کے عزادار	" ب
۹۵/۸	نام ست فقط مصحفی خستہ دگر ہیچ	نامے بجہاں ماندہ و دیگر ہمہ ہیچ است	"
۹۵/۱۵	..... صیاد اس کو باغ سے	..... صیاد بلبل کے تئیں	دوم/۱۲۵
۹۵/"	مرے کے بلبل نے کہا تیری	منہ سے نکلا اس کے یہ تیری	" / "
۹۶/۱	..... وفا کا پھر ہو ہم کو اعتبار	..... وفا کا معتقد ہو پھر کوئی	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۹۶	..... اک دن دیکھنا	..... اک دن دیکھیو	۳/۱۳ الف
۸/"	لے نہ جاؤ باغ میں مجھ کو	باغ میں مت لے چلو مجھ کو	" ب
"/"	..... دیکھوں میں گریبان بہار	..... دیکھوں گا گریبان بہار	"
۱۲/۹۶	یاد آتا ہے جس وقت وہ پیار اثر افشاں	یاد آئے ہے جب مجھ کو ترے پیار کا افشاں	سوم/۱۴۰
۳/۹۷	... . کل اس نے مصحفی	..... شب اس نے	" /۱۴۲
" /۴	..... دوڑے کیسے گلاب لیکر	..... دوڑے دوں ہی ...	" /۱۴۵
" /۵	خدا کرے کہ دکھے سر ترا کبھی مجھ سے	... کرے جو تیرا سر دکھے تو مجھ سے کہے	" /۱۴۶
۶/۹۷	چلوں نہ کیوں کہ خبر مجھ کو دی ہے قاصد نے	یہ سوز دل نے خبر مجھ کو دی تھی لے قاصد	سوم/۱۴۹
" /۱۰	خون فرہاد ہے ..... اس سے	خون فرہاد جوئے ..... ان سے	" /۱۲۷
۱۲/۹۷	..... ہوگا ہوں میں وہ رہرو	..... ہوگا میں وہ ہوں جس نے	۵۴/۷ ب
"/"	دئے ہیں تازیانے کھا کے بوسے دست رہزن پر	دئے ہیں تازیانہ کھا کے بوسہ دست رہزن پر	"
۲/۹۸	لگیں تلواریں چلنے اس ادا پر باکوں ترچھوں میں	لگی تلوار چلنے اس ادا پر بانکے ٹیڑھوں پر	"
" /۵	فلک نازک دلوں کا بے جگر بیدرد ہیں رہتا	فلک رہتا نہیں نازک دلوں کا بن جگر بیدرد	"
۷/۹۸	گراں قمری کو کب ہے طوق اپنا اپنی گردن پر	گراں لگتا نہیں قمری کو اپنا طوق گردن پر	۷۴/۷ ب
" /۸	جہاں آتش پہ رکھا	جہاں آتش ہی رکھا	"
" /۱۱	روش یہ ہے تو ٹھوکر کھائیں گے سر ہائے مشتاقاں	قدم یہ ہیں تو ٹھوکر کھائیں گے سر ہائے مشتاقاں	"
"/"	ادا یہ ہے تو تلواریں چلیں گی تیری چتون پر	روش یہ ہے تو تلواریں چلیں گی ناز و غمزہ پر	"
" /۱۳	وہ اسباب سفر اے مصحفی ہمراہ کیا رکھیں	نہیں اے مصحفی رکھے ہو اسباب سفر ہمرہ	۵۵/۷ الف
"/"	تجرد میں ہو جن کو حرف کچھ عیسیٰ کے سوزن پر	تجرد میں انھوں کو حرف ہے عیسیٰ کے سوزن پر	"
۱۵/"	دل جلا دے ہے سختی میں	دل مشوق ہے سختی میں	" ب
"/"	کیا کرتا ہے خنجر تیرے سنگ در قفس پر	میں بلبل کھولوں اسے رکھ دے برگ گل چیدن پر	" "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹۸/۱۶	جیا قربان شوخی پر ادا صدقے ہے چتون پر	جیا قربان شوخی ہے نگہ صدقے ہے چتون پر	۲/۵۵ الف
۱۷/"	..... گتھی کیا لطف دیتی ہیں	..... گتھی یہ لطف دیتی ہیں	۰/۰
"/"	تماشا ہے جو ہو ناگن کوئی اسوار ناگن پر	سوار اک اور ناگن دوسری ہو جیسے ناگن پر	۰/۰ ب
۹۹/۲	عجب کیا کام بے قدروں سے نکلے گر امیروں کا	جہاں میں کام بے قدروں سے نکلے ہے امیروں کا	۰ ب
"/۳	..... کی دھڑی ایسے	..... کی دھڑی جس نے	۰ الف
"/"	جو ہر دم تیز ہے خونریزی گھائے سوسن پر	کمر باندھے ہے خونریزی کی خاطر برگ سوسن پر	" "
"/۴	..... پھنور ہے پر دھیان اتنا بھی	..... پھنور کو پر دھیان اتنا بھی	" ب
"/۶	..... عزیمت ایسی نعل پائے توسن پر	..... عزیمت اب کی نعل پائے توسن پر	۰/۵۶ الف
۹۹/۱۰	کس کے مجروح ہیں مدفوں یہ تہ خاک ہنوز	... مجروح یہ مدفون ہیں تہ	دوم/۱۴۸
"/۱۲	ابتدا عشق کی ہے اے دل صد چاک ہنوز	ابتدا عشق کا ہے اے دل غمناک ہنوز	"/"
"/۱۳	..... ہے اسی کوچے میں	..... ہیں اسی کوچے سے	"/"
"/۱۴	... آنکھیں یہ دیکھی ہیں کہ جو جاری ہے	... آنکھیں میں دیکھی ہیں جو ٹپکے ہے پڑا	"/"
۱۰۰/۲	..... یہ جوش جنوں	..... یہ دشت جنوں	"/۱۴۹
"/۳	طعمہ تیغ ہوئے کوہکن و واثق و قیس	یارا سارے گئے سب کوہکن	"/"
"/۶	شاید نہیں ہوئی	شاید ہوئی نہیں	اول/۲۰۳
"/۷	..... عاشق کا ہے خیال	..... عاشق سے کیا خبر	"/"
"/"	..... نہیں شاید ہوا ہنوز	..... نہیں اس کو ہوا	"/"
"/۸	آوارہ پھر رہی ہے چمن میں ہوا ہنوز	آوارہ چمن ہے نسیم و صبا ہنوز	"/"
"/۹	..... مصحفی کو کہیں اس نے ایک دن	..... مصحفی کو کہیں اس نے ایک دن	"/۲۰۴
"/۱۱	ساون کا مہینا ہے ترے ہجر میں ہر روز	ساون کا سا گذرے ہے یہاں مجھ پہ تو ہر روز	"/۲۰۵
"/۱۴	..... ہے وہ طول و طویل	..... ہے یہ طول	"/۲۰۶

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰۱/۱	آچکا خط بھی سر مو	آچکا خط پہ سر	اول/۲۰۷
۱۰۱/۳	قصہ اک وار میں	قصہ اک تیغ میں	سوم/۱۵۱
۱۰۱/۶	اس باغ میں رعنا نہیں محتاج تکلف	اے مصحفی رعنا	اول/۲۱۰
۱۰۱/۷	گلدستہ مرا ہاتھ ہے یا شہپر طاؤس	ساعد نظر آتا ہے مرا شہپر	۱۰۱/۱۰
۱۰۱/۸	..... سانپ کی صورت	..... مار کی صورت	۱۰۱/۱۰
۱۰۱/۱۰	یوں اس دل آوارہ میں ہیں داغ بتوں کے	..... دل سی پارہ میں ہیں داغ بتاں کے	اول/۲۰۹
۱۰۱/۱۱	..... وضع پہ کب رنگ فلک ہے	..... وضع نہیں رنگ فلک کا	۱۰۱/۲۱۱
۱۰۱/۱۴	مصحفی تیغ ناز خوباں سے	مصحفی دست و تیغ خوباں سے	۱۰۱/۲۱۲
۱۰۲/۱	..... بے کہے وہ یار افسوس	..... بن کہے ہی یار	۱۰۱/۱۰
۱۰۲/۳	... حصے میں ..... کے	... قسمت میں ..... کی	۱۰۱/۱۰
۱۰۲/۱۱	حسن گیسو کا ہے کیا یار کے رخسار کے پاس	کیوں نہ یہ زلف پھبے اب ترے رخسار ...	۱۰۱/۲۱۴
۱۰۲/۱۲	قامت یار کا شیدا کوئی ہمسا کم ہے	حق تو یہ ہے کوئی کم ہووے گا ہم سا جانباز	۱۰۱/۱۰
۱۰۳/۱	تو نہ آئے گا تو دم تن سے نہ نکلے گا کبھی	کون آتا ہے عیادت کو دل زار کے پاس	۱۰۱/۲۱۵
۱۰۳/۱۰	جمع کیوں لوگ ہوئے ہیں ترے بیمار کے پاس	لوگ سب جمع ہیں اس نرگس بیمار کے پاس	۱۰۱/۱۰
۱۰۳/۲	مول لینے کا تو مقدور نہیں یوسف کے	ہم یہ وہ مایہ کہاں لیک زر وے تقریب	۱۰۱/۱۰
۱۰۳/۳	رو سیہ زلف کو کس طرح نہ سمجھوں میں رقیب	... کو کیونکر نہ کہوں اپنا رقیب	۱۰۱/۱۰
۱۰۳/۴	آنے دیتا ہے نہیں بزم میں اپنے وہ کب	ہم بہ منت لے اب اس گھر میں جگہ دیتے ہیں	۱۰۱/۱۰
۱۰۳/۵	... دم بھر نہ دیا	... ہم کو نہ دیا	۱۰۱/۱۰
۱۰۳/۶	بیٹھنا صوفی کا اچھا نہیں میخوار کے پاس	بیٹھنا خوب نہیں صوفی کو میخوار	۱۰۱/۱۰
۱۰۳/۷	ہم کو تو ہے اے گل ترے	رہتی ہے ہمیں اک ترے	۱۰۱/۲۱۶
۱۰۳/۸	ہے مرہم کافور کا ظلم اس پہ لگانا	ہے ظلم اسے مرہم کافور لگانا	۱۰۱/۱۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۱۰۳	جس زخم کو ہے	جس زخم کو ہو	اول/۲۳
۱۱/ "	کس ساعت بد کی ہے بنا خانہ ...	... بد ہو گی بنا	" /۲۱۸
۱۰/ "	گھر کو مرے جب نہ تب آتش	.... گھر کے تئیں جب	" / "
۱۳/ "	..... نہیں ہم بیٹھے	..... نہیں بیٹھے ہم	" /۲۱۷
۱۰/ "	مثل شمع سحری ہم کو	چوں چراغ سحری	" /۱۱
۱۰۴/۲	آئینہ دل کی قدر کیا ہو	کیا جانے وہ قدر صافیٔ دل	اول/۲۲۱
۴/ "	دیکھ کر آئنے میں اپنی بہار ...	دیکھ آئینے میں وہ اپنی بہار ...	" /۲۲۳
۱۰/ "	چشم الفت سے وہ ہوتا ہے ...	پیار کی نظروں سے ہوتا ہے ...	" / "
۶/ "	..... اس سے دعوی	..... اس کے دعوی	" / "
۷/ "	کھینچ کے جس دم تری تصویر گلستاں کو گئی	عالم نیرنگی کو تری تصویر کی دیکھ	" / "
۸/ "	پر کسی نے نہ کیا پاک غبار عارض	کہ نہ جھاڑا کسی نے ان کا غبار ...	" / "
۱۱/ "	اللہ رے تری	اللہ تری	" /۲۲۲
۱۰۵/۱	..... کبھی نہ دیکھے	..... کبھو نہ دیکھے	" / "
۲/ "	خال کے گرد ہے یوں چہرہ دلدار کا خط	یوں ہے اک دور فلک مرکز عالم کا محیط	دوم/۱۶۲
۳/ "	ہم نے کیا کیا نہ ترے زخم ستم	ہم نے اک عمر ترے زخم	" / "
۴/ "	..... اک لخت جگر لیتی جا	..... جگر کو لے جا	" / "
۸/ "	..... گلشن ہے یہی مرغ	..... گلشن کہ یہ ہے مرغ	" / "
۸/ "	..... ملا ہے مجھے زندگی	..... ملا ہے ذرا زندگی	سوم/۱۶۲
۷/۱۰۶	..... کے ہوا عتبار شمع	.... کے ہے اعتبار	اول/۲۲۹
۲/ "	کس طرح رشک آئے نہ اس کے نصیب پر	ہے رشک مجھ کو اس کے نصیبوں پہ کیا کہوں	" / "
۴/ "	تاریک گو ہے راہ عدم ہوں گے ہم رواں	... گو ہو راہ عدم جا دیں گے چلے	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴/ ۱۰۶	کچھ وہ نہیں ہیں ہم کہ کریں انتظار شمع	کچھ وہ نہیں... جو کریں انتظار...	اوّل/۲۲۸
۵/ "	ہیں زیرِ خاک دل پہ بھی قامتوں کے داغ	لے کر گیا ہوں داغ بھی قامتاں پہ خاک	" / "
۶/ "	کرنا مرے مزار	کہیو مرے	" / "
۹/ "	..... میں شب بھر نہاں جلتی...	..... میں یوں تو نہاں	دوم/۱۶۵
۱۰/ "	جیسے دل جلتا ہے مرا پر کہاں جلتی	دل جلے ہے جس طرح میرا کہاں....	" / "
۱۰/۱۰۶	تو نہیں ہوتا ہے محفل میں تو اے طاؤس باغ	تو جو مجلس میں نہیں ہوتا تو پیارے تجھ بغیر	" / "
" / "	..... ہے مثلِ استخواں	..... ہے اور جوں استخواں...	" / "
۱۴/۱۰۶	..... کا کھٹکا ہے اسے	..... کا خطرا ہے اسے	۱۷۸/ "
۷/۱۰۷	سرکشی سے ہے غبارِ بس روز سے ضحاک وار	جب سے دیکھی ہے ترے شانے پہ زلفِ سیاہ	" ب
" / "	اپنے زلفِ دود کو	اپنے جعدِ دود کو	" "
۸/۱۰۷	بزم سے اٹھوائی جاتی کب نہیں روزانہ شمع	دیکھ لو اٹھوائی جاتی بزم سے روزانہ شمع	" "
۹/۱۰۷	کچھ نہیں پروا پر افشانیٔ برق نے اس سے جو آنکھ	برق کی جھپک گئی جب آنکھ ہی اس سے چرا	" الف
۱۰/۱۰۷	تا نظر آئے اسے میری شبِ تیرہ کا حال	تا نظر آئے کچھ اس کو تیرہ شب کا اپنی حال	۷/۱۷۱ الف
۱۲/ "	وصل کی شب ہو گئی ہر فندق	وصل کی شب ہو گئی ہر فندق	۷/۱۷۱ "
۱۳/ "	تا سحر کرتا تھا میں سیرِ گل	تا سحر کرتا تھا وہ سیرِ گل	۷/۱۷۲ ب
۱۴/ "	تیرے اٹھ جانے سے محفل ہو گئی برہم ہزار	ایک ہے جو اس کے فندق کی خاکا نگ و شمع	۷/۱۷۱ ب
۱۵/ "	منہ دکھائے شام کو کس طرح شب	منہ دکھائے کیونکے وہ وقتِ شام شب....	۷/۱۷۱ الف
۱۷/ "	وہ تو ہو اس پر تصدق یہ کرے اس سے گریز	وہ تو ہو اس پہ صدقے وہ کرے اس سے گریز	" "
۱/۱۰۸	اس نے پروانے کے صید اس نے	اس نے پروانے جلائے اس نے	" "
۲/ "	مجلسِ احباب میں شب ہم گئے تو لطف کیا	مجلسِ ہستی سے وہ اور ہم جو تھے رخصت طلب	" "
۴/ "	داغ سینے کا وہی ہے سختیٔ ہجراں وہی	منعکس اس قد کا بھی آئینہ لو ہے ہزار	" ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۱۰۰	قطع کر راہ عدم ہو شب کو بے کھٹکے زواں	منزل ملک عدم طے کر تو بے کھٹکے ہی یار	۷/۷۲ ب
۷/ "	..... فانوس کپڑے کی کوئی	..... فانوس جھونے کی کوئی	" "
۱۲/ "	شب کہ تھا پیش نظر اس	شب کہ پیش دیدہ تھا اس	۷/۷۳ الف
۱۳/ "	دل جلوں کے تن پہ ہے ہر سر پہ فانوس دار	جامہ جوں فانوس بہتر دل جلے کے تن سے دور	۷/۷۲ ب
۱۵/۱۰۸	دل میں روشن ہے جو یار ب داغ	ہے مرے سینے میں روشن داغ	دوم/۱۶۹
" / "	صبح محشر تک نہ ہو گل یہ محبت	گل نہ ہو ہرگز الٰہی یہ محبت	" "
۱۶/ "	یار کا نقش قدم تھا میری تربت	تھا ترا نقش قدم ہی میری	" "
۱/۱۰۹	داغ دل کو کیوں لئے پھرتا	داغ دے دل کو لئے پھرتا	" "
" / "	میں نے کیا اس کو	میں نے اب اس کو	" "
۲/ "	..... مصحفی ہنگام شب	..... مصحفی اپنے تئیں	" "
۶/۱۰۹	بوسہ لانہ دست حنائی یار کا	بوسہ بھی ہم تو رنگ حنا کا نہ لے سکے	۷/۷۷ ب
۷/ "	داغ سے روشن	آہ سے روشن	۷/۷۶ ب
۸/ "	میرے ہاتھ آیا ہے یہ شام	میرے ہاتھ آیا ہی شام	" "
۱۰/ "	ہو گیا کیا سامنا اس روئے آتشناک سے	سامنے سے جب ہوا اس روئے آتشناک کے	" "
" / "	ہر گھڑی خس کو پکڑتا ہے جو زنداں میں چراغ	دمبدم پکڑے ہے خس کو اپنے زنداں میں چراغ	" "
۱۲/ "	دیکھنا گر ڈال کر منھ کو گریباں	دیکھنا گر ڈال کر سر کو گریباں	۷/۷۷ الف
۱۳/ "	..... نہیں آگاہ ہم	..... نہیں ہم کو خبر	" "
۱۴/ "	جل گئے سوز مرمیں گل جب	جل گئے سو آشیانہ جب	" "
۴/۱۱۰	عکس داغ عشق میرے لخت لخت دل میں ہے	لخت لخت دل میں ہے عکس فروغ داغ عشق	سوم/۱۷۰
۵/ "	..... ستارے جو ہیں دل پر مرے	.... ستارے شب کو نت دل	" "
۶/ "	... کس کو تو نے آج	..... کس کو جو تیری	الف/۲۲۹

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱۰/۶	تا قبضہ جو بھری ہے لہو میں تمام تیغ	تا قبضہ بھر رہی ہے لہو سے تمام ...	اوّل/۲۲۹
۱۱/۷	..... طرز خرام تیغ	..... طرز سلام تیغ	" "
۱۱/۹	بچا نہ ابرو و مژگان یار سے کوئی	بچ کے آیا کوئی اُس کے ابرو مژگاں سے	" ۲۳۰
۱۱/۱۰	..... خوں میں نہائی تیغ	..... خوں میں اب نہائی ...	" "
۱۱/۱۱	جھپٹ کے چوم لیے میں نے دونوں ہاتھ اسکے	میں ہاتھ چوم لئے اس کے دوڑ کر دوں ہی	" ۲۳۱
۱۱۱/۱	..... بے سرخی	..... بن سرخی	" "
۱۱/۲	دیا ہے ماہ کو	کیا ہے ماہ	" "
۱۱/۴	..... پہلو کو دیکھو	..... پہلو سے دیکھو	" "
۱۱۱/۷	ہجر کی شب چاہئے کیا اے بت پرفن چراغ	گود ھرا ہو سامنے یا آتش دو روغن چراغ	۱/۶، الف
۱۱/۱۰	بجھ گیا ہو جس	بجھ رہا ہو جس	" "
۱۱/۸	..... اپنے بالادست کو	..... اپنے غالب دست کو	۱/۵، الف
۱۱/۹	..... دنیا سے بعد مرگ ہم	..... دنیا سے یعنی بعد مرگ	" "
۱۱/۱۰	ہو نہیں سکتا چراغ	کس طرح ہو وے چراغ	" ب
۱۱/۱۱	دل نہایت تنگ ہے جب سے چھٹا وہ جامہ زیب	خانہ چشم مور سے رکھتا ہوں میں تاریک و تنگ	" "
۱۱/۱۱	چاہئے ہو اس مکاں کا دیدہ	چاہئے اس گھر کا ہو وے دیدہ	" "
۱۱/۱۲	تشنہ دیدار کی جاتی نہیں تا زیست پیاس	تشنگی عاشق کی یہ تو جی تلک جاتی نہیں	۱/۶، الف
۱۱/۱۳	جس طرح ہوتا ہے آتش	سچ ہے کرتے ہیں سب آتش	۱/۵، ب
۱۱/۱۵	مصحفی شمع تجلی	مصحفی برق تجلی	۱/۶، الف
۱۱۲/۲	..... تو حیران رہ گیا	..... تو پھر آہ رہ گیا	اوّل/۲۳۲
۱۱/۳	کھینچتا ہے ہر کشش میں کمانداروں مرا	ہر اک کشش میں اس کی کھنچا جا ہے جی مرا	" ۲۳۲
۱۱/۴	..... ساری خلق	..... ساری بزم	" ۲۳۳

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۳۰	آیا نہ وہ تو صورت پروانہ جل گیا	پروانہ وار تو جو نہ آیا تو جل گیا	اطلس/۲۲۴
۸/۰	رہتی ہے جگر دیتے رخ سے	گرد گل مار حلقہ زن ہے	،،/۲۲۵
۰/۰	کیا بالہ ماہ	یا بالہ ماہ	،،/،،
۹/۰	... بھلا ہے کیا ہے اب جینے کا لطف	... بھلا اب کیا سا جینے	،،/۲۲۶
۱۰/۰	..... پھیرا تو اس کا نور	..... پھیرا اور اس	،،/،،
۱۱/۰	..... ہے ٹکڑے گریبان بہار	..... ہے چاک گریبان تک بہار	،،/،،
۰/۰	ان سے معشوقوں کے پوچھا چاہیے جینے کا لطف	ایسے معشوقوں.... کہنے کا	،،/،،
۴/۱۱۳	آنکھیں کس پرہیز سے کرتی ہیں دید	نظریں کسی ..... ہیں سیر	۲۲۷/۰
۵/۰	چاہیئے پرہیز اس سے مصحفی	عشق مت کر عشق مت کر مصحفی	،،/،،
۰/۰	دیکھ اے ناداں :.....	مان اسے ناداں	،،/،،
۸/۰	گالیوں سے ٹلیں نہیں ممکن	کوئی ان گالیوں سے ٹلتے ہیں	،،/،،
۱۳/۰	کسی سے میں نے از خود	کسی پر میں نہ یاں از	،،/۲۲۸
۱۴/۰	یہ اس کے حسن کی نیرنگیاں ہیں	یہ سب چھلیاں ہیں اس کی ہی طرف سے	،،/،،
۱۵/۰	عبث رسوا کیا یاروں نے مجھ کو	کیا رسوا عبث یاروں نے واللہ	،،/،،
۰/۰	مجھے تو دیکھنے کا اس کے تھا	مجھے اک دیکھنے کا اس سے تھا ...	،،/،،
۳/۱۱۴	..... ایذائے عشق	..... ایذائے خلق	،،/،،
۴/۰	..... غوغائے عشق	..... غوغائے خلق	،،/،،
۵/۱۱۴	کیا مورد عتاب فلک ایک ہیں ہمیں	کیا مورد عذاب فلک ایک ہیں ہی ہوں	۷۸/ب
۰/۰	تارے ہیں ہم پہ کیوں	تارے ہیں مجھ پہ کیوں	،، ،،
۶/۰	..... نے مارا ہے مصحفی	..... نے رکھا ہے مجھے مار	،، ،،

۶۴

ف دو اشعار کے دو مصرعوں کو ایک شعر بنایا گیا ہے۔

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱۴/۴	پر غش سا آگیا ہمیں	.... آگیا وہیں	اوّل/۲۴۱
۱۱۵/۸	پھر زلف کو ہوئی ہے	پھر جعد کو	۱۱/۱۱
۱۱۵/۱۲	بھڑکی ہے آگ گل کی خیوار عندلیب	پروانہ کیا اڑے ہے چراغاں میں تو نہیں	۱۱/۱۱
۱۱۵/۱۱	پہنچا نہ کوئی شعلہ	پہنچا جو کوئی	۱۱/۱۱
۱۱۵/۳	چمن ہے دیدہ خونباری سے سرسبز	ادھر آ دیکھ چشم خوں فشاں میں	۱۱/۲۴۰
۱۱۵/۴	خاک مزار بھی مری جلتی ہے اب تلک	تربت کی میری خاک کسی جلتی	جلد سوم/۱۰۷
۱۱۵/۶	نظارہ باز گل کے اڑا لے گئے مزے	..... باندیدہ بھی گل کا اڑا گئے	۱۱/۱۱
۱۱۵/۸	ہے طرفہ یہاں موسم باراں	یہ طرفہ کہ یہاں موسم باراں	۸۱/الف
۱۱۵/۱۰	..... رنگ ان کی لبوں پر	..... رنگ اس کی لبوں پر	۱۱/۱۱
۱۱۵/۱۱	..... تجھے جلوہ نما	..... جلوہ کناں	اوّل/۲۴۴
۱۱۵/۱۱	.... ہم نفسو	..... ہم نفساں	۱۱/۲۴۵
۱۱۶/۱	کب مثل روئے یار ہوا	ہرگز نہ تیری رو نما ہوا	۸۵/ب
۱۱۶/۱	شبنم نے کی چمن میں بہت	شبنم نے کی اگرچہ بہت	۱۱/۱۱
۱۱۶/۴	شاید چمن میں عطر لگا کر گیا تھا یار	شاید لگا کے عطر چمن میں گیا تھا یار	۱۱/۱۱
۱۱۶/۵	دشمن تو اس کی جان کا لے مصحفی نہ ہو	اے مصحفی تو جان کا دشمن نہ اس کی ہو	۱۱/۱۱
۱۱۶/۷	کان دھر کر کبھی سن یار مری زاری دل	کان دھر کر ترے کوچے میں سنوں زاری دل	۸۶/۱۱
۱۱۶/۱۰	تا ہو معلوم تجھے حال گرفتاری دل	تا ہو معلوم تجھے درد گرفتاری دل	۱۱/۱۱
۱۱۶/۸	پاس سے اس کو کسی دم نہ سرکنے دیتا	پاس سے اس کو شب غم نہ سرکنے دیتا	۸۶/الف
۱۱۶/۹	بھاڑ میں جائے پڑوسی جو پڑے ہیں	بھاڑ میں جائے پڑوسی جو پڑے ہیں	۱۱/۱۱
۱۱۶/۱۰	..... اب مجھ سے تو غمخواری دل	..... اب مجھ سے بھی غمخواری دل	۱۱/۱۱
۱۱۶/۱۰	نہ ہوئی نکہت گل سے بھی	نہ ہوئی باد صبا سے بھی	۱۱/۱۱

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱۶/۱۲	ممکن نہیں ہے یہ کہ رکیں ہم سے اشک و آہ	مجبور رہوں میں کیوں کہ کروں ضبط گریۂ آہ	اوّل/۲۵۰
۱۱۷/۱۲	..... جو لے کے وہ	..... کو لے کے وہ	۱۱/۱۱
۱۱۷/۱۴	شاید ہوئی ہے اس کو ہوائے ...	اس بت کو پھر ہوئی ہے ہوائے ...	۱۱/۱۱
۱۱۸/۱۴	ملتا نہیں مجھے تو کوئی رازدار دل	... نہیں کوئی مجھے تو رازدار دل	۱۱/۲۵۱
۱۱۸/۲	پیچ کیا رشک سے کھاتا ہے چمن میں سنبل	پیچ پگڑی کے تری رشک سے بل کھاتی ہیں	۱۱/۱۱
۱۱۸/۳	..... ہماری قبر پہ	.... ہماری خاک پہ	۱۱/۲۴۸
۱۱۸/۱۱	..... جذب دل نے	.... جذب عشق نے	۱۱/۱۱
۱۱۸/۴	لائق ہے دیکھنے کی بہار جنوں مری	ہے دیدنی بہار جنوں کی مرے کہیں	۱۱/۱۱
۱۱۸/۱۱	ٹکڑے جگر کے سر پہ مرے ہیں بجائے گل	ٹکڑے جگر کے رکھے ہیں سر پہ بجائے گل	۱۱/۱۱
۱۱۸/۵	آیا تھا کون بند کھلے رات باغ میں	آیا تھا رات بند کھلے کون باغ میں	۱۱/۱۱
۱۱۷/۶	..... کیا کام مصحفی	..... کیا ربط مصحفی	اوّل/۲۴۸
۱۱۸/۷	چشم بدور عجب تو نے لگایا کاجل	چشم بدور میاں تو	سوم/۱۸۲
۱۱۸/۸	..... یہ تل اے عیار	..... یہ تل کاجل کا	۱۱/۱۱
۱۱۸/۰	.... چشم نے در پردہ چرایا ...	.... چشم نے ظاہر ہے چرایا	۱۱/۱۱
۱۱۸/۹	اس نے رو رو کے وہاں اپنا	اس نے واں رو رو کے سب اپنا ...	۱۱/۱۸۳
۱۱۸/۱۰	..... سینے میں داغ غم نہ سمجھو	..... سینے پہ داغ غم تو نہ جان	۱۱/۱۱
۱۱۸/۱۱	ہے یہی عشق کے چمن کا گل	ہے کسی کے یہ چست لگن کا گل	۱۱/۱۱
۱۱۸/۱۲	دیوان ہی میرا تھا مرا نامۂ اعمال	تھا آپ ہی دیوان مرا نامۂ اعمال	دوم/۱۸۳
۱۱۸/۱	نالے کو مرے سن کے ہوا تاز سے بولا	نالے کو سوانے کے مرے یوں نہ کہے تا	۱۱/۱۸۵
۱۱۸/۲	... جنوں باعث آمرزش	... جنوں موجب آمرزش ...	۱۱/۱۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۱۱۸	کیا ساتھ	ہاں ساتھ	۲۵۳/۱۸۴
" /۳	.... ہے کہ کوچے میں بتوں کے	.... ہے جو کوچے میں بتاں کے	" /"
" /۴	اے آہ شرر بار تجھے دیکھ لیا بس	اے آہ اثر دیکھ لیا بس میں ترا بھی	" /۱۸۳
" /۶	..... اشک ندامت سے ہمارے	..... اشک پشیمانی سے اپنے	" /۱۸۴
" /۱۲	ہوں نہ بیمار اگر ہو نہ	ہوں نہ بیمار میں گر ہو نہ	" /۱۸۶
" /۱۳	عقدے زنجیر صفت اس میں پڑے ہیں لاکھوں	مثل زنجیر گرہ اس میں	" /"
" /"	.... وہ زلف ہے زحمت ...	..... یہ زلف ہے	" /"
" /۱۴	... کوچے میں گیا شب کو تو دل کھو آیا	... کوچے میں دل اپنے کو میں شب کھو آیا	" /"
" /"	..... کچھ بھی خبر داری	..... مجھ سے خبر داری	" /"
۱/۱۱۹	..... تو بیٹھا دیکھتا ہے	.... تو بیٹھا سونگھتا ہے	۸۲/الف
" /۲	یوں کیا افسردہ حسن	یوں کیا فرسودہ حسن	" /ب
" /۳	تو سوم کے روز	تو سیم کے روز	۸۴/الف
" /۴	صبح کو تھے چاندنی پر	صبح تھے اس چاندنی پر	" /"
" /۵	..... وہ بت بند قبا	..... وہ کل بند قبا	" /"
" /۶	.... پہ ہیں یوں داغ ہجراں مصحفی	.... پہ یوں پیسے (کھٹا) کے گل ہیں مصحفی	۸۲/ب
" /۹	جس طرح مفلس سپاہی کے	ہو دیں جوں مفلس سپاہی کے	" /"
۸/۱۱۹	... رکھ آئے آشیاں میں ...	... رکھ دیں گے ... بٹے	۲۹۱/اوّل
" /۱۰	جان و جاناں میں کوئی فرق نہیں	ہیں تجلّی ذات کے تیری	" /"
" /"	ایک پردہ ہیں درمیاں	... پردہ سا درمیاں	" /۱۰
" /۱۲	..... گلے سے مل ملا کر	..... گلے سے لگ لگ کر	۲۶۲/"

بٹے دو اشعار سے دو مصرعے لیکر ایک شعر دیوان میں۔

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱۹/۱۵	سر اس جان جاناں پر	سر اپنے کو تجھ پر	اوّل/۲۶۵
۱۱۹/۱۶	کبھی کام	کبھو کام	،،/،،
۱۱۹/۲۰	..... جائیں	..... جاویں	،،/۲۵۳
۱۲۰/۷	یہ چال ہے کون آہ	کوئی چال ہے یہ بھی	،،/۲۵۵
۱۲۰/۸	غیروں کو تو روز دیکھتا ہے	اوروں کی طرف تو دیکھتا...	،،/،،
۱۲۰/۹	مجھ پر بھی کوئی نگاہ	ادھر بھی تو کر نگاہ	،،/،،
۱۲۰/۹	اب تک نہ جہاں	ہے راست تو یہ کہ میں نہ دیکھا	،،/،،
۱۲۰/۱۰	کس کس کو ٹلے گی حسرت یاد	کچھ رحم بھی ہے، تری جفا سے	،،/،،
۱۲۰/۱۲	کہدو کوئی جا کے مصحفی سے	اے مصحفی دل کہیں نہ دیجئے	،،/۲۵۶
۱۲۰/۱۴	کس لطف سے	کیا لطف ہیں	،،/۲۶۶
۱۲۰/۱۶	وہ سرو ہوا اور وہ	وہ مینہ کی بوچھاریں وہ	،،/،،
۱۲۱/۱	اے مصحفی عشرت میں کہ عسرت میں بسر ہو	ہم مصحفی قانع ہیں یہ خشک و تر گیتی	،،/،،
۱۲۱/۲	... ہم کو تھا اس بے وفا سے کام	... ہم کو کبھی تھا سابقہ سے کام	،،/۲۵۹
۱۲۱/۵	آنکھیں اک بت سے لڑا	ایک سے آنکھیں لڑا	،،/۲۵۴
۱۲۱/۶	بدحواسی سے شب اس کو بزم میں	بے حواسی .... اس کی بزم...	،،/،،
۱۲۱/۷	بے بلائے	بن بلائے	،،/،،
۱۲۱/۸	چھیڑتا ہے کیا نہ دکھلا آئینہ	چھیڑ مت ہر دم نہ آئینہ دکھلا	اوّل/۲۵۴
۱۲۱/۱۱	... کر ستم تیرے اٹھانے کے نہیں ہم	... تری گالیاں کھانے کے...	،،/۲۶۴
۱۲۱/۱۲	جتنا کہ ہمیں خوار یہ رکھتا ہے شب و روز	... کہ یہ دنیا میں ہمیں خوار رکھے ہے	،،/،،
۱۲۲/۴	مر جائیں گے اے باد صبا دور چمن سے	جاویں گے صبا باغ میں گلگشت چمن کو	،،/،،
۱۲۲/۱۰	شمع رو جس جا ہیں پروانے	شمع رو ایسے کے پروانے ...	دوم/۱۹۱

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲۲/۱۰	اس محبت کے بھی	اس فراست کے	دوم/۱۹۱
" /۱۱	ہر طرح تیری ہے ہیں جو کچھ کہ ہیں	الغرض جو کچھ ہیں تیرے ہیں میاں	" /"
" /"	آشنا ہیں خواہ	آشنا ہیں یا کہ	" /"
" /۱۲	ان پری رویوں سے کیسی بیدلی	..... سے ہو دیں گے جدا	" /"
" /۱۳	.... بھرے دامن	.... بھرا دامن	" /۱۸۹
" /"	کب صاحب دولت ہو یہ بسمل نہیں معلوم	کس وقت یہ دل ہو گیا بسمل	" /"
" /۱۵	پیدا ہیں مرے دل	نکلیں ہیں مرے دل	" /"
۱۲۳/۷	کس جرم کا خواہاں ہوں	کس چیز کا	" /"
" /۲	ملاح تو کیا نوح کو ساحل نہیں معلوم	پہنا ہے نظر آگے ہے ساحل نہیں معلوم	" /"
" /۵	..... زمانے کی مگر	..... زمانے میں مگر	" /۱۸۷
" /۶	..... اب گھر میں ذرا سونے کو	.... اب گھر کو ذرا سو دیں گے	" /"
" /۷	یا نہ آتے تھے کبھی گلشن سے کاشانے کو ہم	یا تو گل دیتے تھے جن کو نیش دیوانے کو ہم	اوّل/۲۶۰
" /۸	شعلہ بھڑکے تو کسی کے آتش رخسار کا	یار دامن سے ترے کوئی شعلہ بھڑکا چاہیئے	" /"
" /"	صورت خاشاک پھر	جوں خس و خاشاک پھر ...	" /"
" /۹	..... تیرے آجاتا ہے یاد	..... تیرے یاد آتا ہے یار	" /۲۶۱
" /"	دیکھ لیتے ہیں جو پائے	دیکھتے ہیں جب کہ پائے	" /"
۱۲۳/۱۱	صبح کر دیں گر کبھی چھیڑیں	صبح کو دیں گر چھیڑیں	اوّل/۲۶۱
" /۱۲	دل کی نادہی سے اپنا بھی تو اب گھر اگیا	مصحفی ہرگز کسی کی بات کو سنتا نہیں	" /"
" /"	..... سمجھائیں	..... سمجھا دیں	" /"
" /۱۳	... . کچھ اے باد صبا رحم	..... ٹک لے باد	سوم/۱۹۰
۱۲۴/۳	پردہ ہی اب بھی ہے نظروں	پر چلا جائے ہے نظروں	" /۹۲

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۱۲۴	سچ ہے کہ عجب خانہ	عالم کے میاں خانہ	اوّل/۲۵۲
۵/ "	پہنی جو قبا جامۂ گلدوز کی تم نے	پہنے سے میاں جامۂ گل دوز کے بر میں	" / "
۶/ "	پہنچے گے تمہیں تازہ نہالانِ چمن کیا	نسبت تمہیں کیا تازہ نہالانِ چمن سے	" / "
۷/ "	مرغانِ چمن کرتے ہو کیا	.... کرتے ہو کیوں	" / "
۸/ "	گلشن میں اگر نہ مزمہ	باغ میں جا زمزمہ	" / "
۱۰/۱۲۴	.... ہیں بس اس	.... ہیں اب اس	۸۹/الف
۱/ "	ہے دل میں آگ یوں نہ ہیں آتشیاں میں ہم	دیویں گے اکدن آگ لگا آشیاں میں ہم	" "
۱۱/ "	آنکھیں ہیں بند ہیں ابھی خواب	پکی ہے نیند ہیں ابھی خواب	" "
۱۳/ "	سر کے قدم نہ لاکھ پڑے سر پہ تیغ ظلم	تیر جفا کا اس کے نشانا ہے مدام	" "
۱/ "	شکر خدا کہ ٹھہرے ہے امتحان	شکر خدا نکل نہ گئے امتحان	" "
۱/۱۲۵	دیکھو مری جان آئینہ دیکھا ...	تو جان مری آئینہ دیکھا	دوم/۱۸۶
۲/ "	میں دخل کسی بات میں کرتا ہوں تو کافر	بات اسکی میں بولوں ہوں تو جھنجھلا کے وہ کافر	" "
۳/ "	عاشق کو کیا قتل اگر گھر میں بلا کر	یار و جو میں دل اپنا گنوایا تو تمہیں کیا	" / "
۴/ "	اے مصحفی سنتے بھی ہو اس رونے سے حاصل	سنتے ہو میاں مصحفی اس رونے	" / "
۷/ "	سرخی سی	اک سرخی سی	" / ۱۸۷
۸/ "	کیوں جائے نہ بے پیچ ہوئے مصحفی اس پاس	دیوانہ سا جاتا ہے چلا مصحفی	" / ۱۸۸
۹/ "	دنیا میں مسافر ہیں نہیں کوئی مکیں ہم	غافل تو ہوا ہم سے ذرا بھی تو نہیں ہم	" / ۱۹۷
۱۱/ "	پھر دل کو لگا لیں گے نئے سر سے کہیں ہم	... کونے سر سے لگا دیں گے کہیں ...	" / "
۱۲/ "	..... پھرتے ہیں ہر ایک چمن میں	..... ہیں ہم کوچہ بہ کوچہ	" / "
۱۳/ "	گردیدۂ تحقیق سے اے مصحفی دیکھیں	میاں مصحفی گردیدۂ تحقیق سے دیکھیں	" / ۱۹۸
۲/۱۲۶	..... رہا کوئے یار میں	..... رہا اس گلی کے بیچ	۸۹/ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۱۲۶	کر لیں قفس میں کھول کے دل خوب چہچہے	کنج قفس میں خوب سے کر لیویں چہچہے	۷/۸۹ب
۵/ "	پھر دیکھنا کہ شیشہ ہے ساغر ہے	تو دیکھیو کہ شیشہ و ساغر ہے	" "
۷/ "	..... عشق کے ہاتھوں شب فراق	..... عشق کی دولت شب فراق	" "
۱۰/ "	تا صبح شمع سال مژہ	یوں شمع تا سحر مژہ	" "
۸/۱۲۶	دل نذر کر چکے ہیں پری وش کو کر چکے	دل نذر کر چکے ہیں پری وش کے ہو سو ہو	۸۹/۷ ب
۱۰/ "	یادگار اس کا زمانے میں	یادگار اس کی زمانے میں	۹۰/۷ الف
۱۱/۱۲۶	..... ہوا گرم	..... صبا گرم	سوم/۱۸۸
۱۴/ "	خورشید نے کو لا پئے سوگند کیا گرم	خورشید نے کھانے کو قسم کو لہ کیا گرم	" / "
۱/۱۲۷	..... لیلیٰ نہ کہیں ہو	..... لیلیٰ تو نہ ہووے	" / "
۳/ "	ہر عضو سپند کا ہے پڑا	ہر عضو مکتا ہے	" / ۱۸۹
۵/ "	کفر کی کیوں نہ زمانے میں سیاہی چھائے	میں ہوں اس کفر کے صدقے کہ یہ ایمان سیاہ	اوّل/۲۵۷
" / "	..... زلف پری	..... زلف تری	" / "
۶/ "	تیری آنکھوں کی فلش اس کو بھی آئی ہے پسند	بے تکلف تری آنکھوں سے اسے کیا نسبت	" / "
" / "	کیوں نہ سوزن رو دہو	کیونکہ سوزن رو دہ ہے	" / "
۷/ "	کیا ہے صیاد جو آتے نہیں اب سوئے چمن	کوئی صیاد نہیں سوئے چمن رو کرتا	" / "
۹/ "	..... تو کیوں	..... تو پھر	" / ۲۵۹
" / "	..... یہ پیرہن تمام	..... کیوں پیرہن ...	" / "
۱۲/ "	چہرے پہ	مکھڑے پہ	دوم/۱۹۵
۱۲/ "	تیرے نم وضو	تیرے یم وضو	" / ۱۹۶
۱۴/ "	حلقہ نہیں یہ کاکل ساقی میں بلکہ	حلقے نہیں یہ زلف میں ساقی کے بلکہ ...	" / "
۱/۱۲۸	..... مگر نہ ہو	..... وے نہ ہو	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲۸/۲	نہ حلق خونچکاں	...تے زخم خونچکاں	دوم/۲۰۲
"/"	اتنا تو جانتا ہوں کہ آفت رسیدہ ...	عاشق ہوں میں کسی کا اور آفت	"/"
"/۳	عمر گذشتہ ہوں کہ میں ہوش رمیدہ ...	...گذشتہ پاکہ غزال رمیدہ	"/"
"/۴	پیدا ہے میرے وضع سے اک سوزش جنوں	نکلے ہے میری وضع سے اک	"/"
"/۷	مہلت نہیں مجھے کہ ذرا آرمیدہ	...نہیں ہے اتنی کہ ٹک آرمیدہ	"/"
"/۸	..... میرے یہ مصحفی	..... میرے جو مصحفی	"/"
۱۲۸/۱۱	جان پر اپنی جو کھیلا ہے جدائی میں تری	... اپنی میں کھیلا ہوں جدائی ...	دوم/۲۰۳
"/۱۴	..... یاں سے تجھے قصد سفر...	... یاں سے ترا عزم سفر...	"/۲۰۴
"/۱۵	اس کے در پر جو میں بیٹھا تو یہ جھنجھلا کے کہا	...پر ہی جو رہتا ہوں پڑا میں دن رات	"/"
"/"	مصحفی جا بھی یہاں سے ترا گھر.....	مجھ سے جھنجھلا کے کہے ہے ترا ...	"/"
۱۲۹/۱	..... دکھاتی ہے	.... دکھائے ہے	"/۲۰۸
"/۳	..... عمر میں	..... عمر سے	"/۲۰۹
"/"	ساتھی جو تھے چلے گئے سب چھوڑ...	ساتھی چلے گئے ہیں سبھی چھوڑ...	"/"
"/۵	کرتے ہیں رخ اس آئینہ خانے میں ہم جدھر	دیکھے ہیں ہم اس آئینہ خانے میں جس طرف	"/"
"/"	اپنی ہی شکل آتی ہے ہر جا نظر ہمیں	جز روئے دوست کچھ نہیں آتا نظر ہمیں	"/"
"/۶	کیا جانتے تھے ہم کہ خفا ہوگا باغباں	.... ہم کہ وہاں تو بھی ہوئے گا	"/۲۰۸
"/۷	..... اختلاط کسی سے ہوں مصحفی	..... اختلاط خس و خار ہو کہاں	"/۲۰۹
"/۹	میرا بھی تو ہے.....	میرا بھی ہے	"/۲۱۲
"/۱۱	..... کے نہیں لب	..... کے نہیں رخ	"/۲۱۳
"/۱۴	پڑ گئی کیا تری نگاہ کہیں	کھائے اک ناوک نگاہ نہیں	"/۲۰۶
۱۳۰/۱	آتی ہے شرم اس کی میں تقریر کیا کروں	آتی ہے شرم میں اسے تقریر کیا کروں	اول/۲۷۹

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲۰/۲	..... مجھے بھی نہیں ہے حذر	..... مجھے بھی ہے بنی	اوّل/۲۷۵
۱۲۰/۳	..... قاتل نے یہ کہا	..... قاتل نے یوں کہا	۱۲۰/۳
۱۲۰/۴	..... نہیں ذرا	..... نہیں مرے	۱۲۰/۴
۱۲۰/۵	..... مصحفی	.....	۱۲۰/۵
۱۲۰/۷	.....	.....	دوم/۲۰۳
۱۲۰/۸	..... آنکھوں سے تو رخ کا نظارہ	..... آنکھوں سے ترا دیکھنا پیارے	۱۲۰/۸
۱۲۰/۹	حیرت زدہ ہر وقت رہیں دام کی آنکھیں	نت دیدۂ حیراں ہی رہیں دام کی آنکھیں	دوم/۲۰۲
۱۲۰/۱۰	آتی ہے اگر سیرِ گلستاں کو یہ خوش چشم	کیا دور ہے اس شوخ سے آتے ہو چمن میں	۱۲۰/۱۰
۱۲۰/۱۱	تلووں سے ملتی ہیں بادام کی آنکھیں	مل ڈالے جو تلووں تلے بادام	۱۲۰/۱۱
۱۲۰/۱۵	ان کو بھی شوق	اُدھر سے شوق	اوّل/۲۸۶
۱۲۰/۱۷	ان کی کمر تو	اس کی کمر تو	۱۲۰/۱۷
۱۲۱/۱	..... ہیں ویسی ہیں گالیاں	..... ہے ویسی ہی گالیاں	۱۲۱/۱
۱۲۱/۲	..... خونِ سیکڑوں بے جرم مصحفی	..... خونِ سیکڑوں عاشقِ مصحفی	۱۲۱/۲
۱۲۱/۶	..... ہر دم جو اس کو	..... ہر دم کی اس کو	۱۲۱/۶
۱۲۱/۷	بے بادہ تفِ دل سے	مستی میں تفِ دل سے	۱۲۱/۷
۱۲۱/۱۲	پھر لب	ہر لب	۱۲۱/۱۲
۱۲۱/۹	بس گیا وہ نگار آنکھوں میں	ہے بسا گل عذار آنکھوں میں	۱۲۱/۹
۱۲۱/۱۰	سچ بتا رات تو کہاں جاگا	رات جاگا ہے تو کہاں جو تری	۱۲۱/۱۰
۱۲۱/۱۱	..... شمشیر ساں چمکتا	..... شمشیر سا چمکتا	۱۲۱/۱۱
۱۲۱/۱۵	سب شبِ انتظار	میں شبِ انتظار	۱۲۱/۱۵
۱۲۲/۱	..... جانیں تلف	..... جی کو تلف	۱۲۲/۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳۲/۲	فلک جب کسی کو ہنساتا ہے مجھ پر	فلک گر ہنساتا ہے مجھ پر کسی کو	اول/۳۱۹
" /۳	یہ برہم ہوئی تیری پلکوں سے محفل	نہ یہ وہ زمیں ہے نہ وہ آسماں ہے	" /"
" /"	کہ الٹی ہوئی	کچھ الٹی	" /"
" /۵	مشرہ پر جو لے مصحفی ہے یہ آنسو	جب آیا ہے مژگاں پہ آنسو میں اس سے	" /۳۲۰
" /۷	..... چاہو گر تم بہانے	.... چاہو تم تو بہانے	" /۳۱۶
" /"	ہزاروں مکاں ہیں ٹھکانے	جگہیں سینکڑوں ہیں ٹھکانے	" /"
۱۳۲/۹	بھڑکنا سمجھ کر ذرا آتشِ گل	بھڑکیو سمجھ کر ٹک اے آتش ...	اول/۳۱۶
" /۱۱	نہ بیٹھو ابھی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر	لگا تیر کوئی جسے چاہے پیارے	" /۳۱۷
" /"	..... ہاتھ میں لو	.... ہاتھ میں لے	" /"
" /۱۲	نہیں کعبہ و دیر پر منحصر کچھ	بتوں کے تحشم کا کیا ذکر کیجے	" /"
" /"	کہ ایسے یہاں کارخانے	خدائی ہے یاں کارخانے	" /"
" /۱۵	معشوق ہوں یا عاشق معشوق نما ہوں	مخلوق ہوں یا خالق مخلوق نما ہوں	" /۳۳۲
" /۱۷	..... ہست گر ہستیٔ عالم	..... ہست تو پرستیٔ عالم ...	" /"
۱۳۳/	..... مظہر انوار خدا	..... مظہر آثار خدا	" /"
" /۷	جان سے اس نے لاکھوں مارے ہیں	جان سے لاکھوں اس نے مارے ہیں	" /۳۲۶
" /۹	..... چھاتی انھیں لگا رکھوں	.... چھاتی سے میں لگا	" /"
" /"	داغ سینے کے مجھ کو	داغ چھاتی کے مجھ کو	" /"
" /۱۰	مصحفی آنسوؤں پر اتنا ناز	مصحفی کیوں نہ ہاتھ آویں گے	" /"
" /"	ایسے کیا عرش کے یہ تارے ہیں	ایسے کیا آسماں کے تارے ہیں	" /"
" /۱۳	وہی فرقت میں اس کی زاریاں ...	وہی آہ و فغاں و زاریاں	" /۳۱۱
" /۱۴	..... احوال میرا	..... احوال دل کا	" /۳۱۲

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴۳/۱۴	کئی دل کو مرے بیماریاں	کہ اس دل کو کئی بیماریاں	اول/۳۳۲
۱۳۴/۱	..... طرح کسی گل کا ہے عاشق	..... طرح ہے عاشق ہے کسی کا	،،/۲۰۵
،،/،،	ای لالہ بتا داغ ہے کیوں تیرے جگر میں	.... بتا کیوں ہے ترے داغ جگر میں	،،/،،
،،/۳	ہر روز کوچے میں اس کے جاتا ہے	تو جو اس کی گلی میں جاتا ہے۔	،،/۲۹۷
،،/۴	خوش رہو بے سبب خفا ہو اگر	کس طرح سجدہ کیجیے اس کو	،،/،،
،،/،،	لے بتو تم مرے خدا تو	ہے وہ بت تب ہی کچھ خدا تو	،،/،،
۱۳۴/۵	پوچھے کیا ہو حال دل میرا	پوچھتا کیا ہے حال دل کا مرے	اول/۲۹۷
،،/،،	ہے عیاں تجھ	او میاں تجھ	،،/،،
،،/۶	یوں جو منہ کو بنائے بیٹھے ہو	یوں جو تو منہ پھرائے بیٹھا ہے	،،/،،
،،/،،	سچ کہو مجھ	کیوں میاں مجھ	،،/،،
،،/۷	مصحفی کیوں خفا سے بیٹھے ہو	مصحفی سچ تو کہہ تو روٹھے ہے کیوں	،،/،،
،،/،،	..... نے تمہیں کہا	..... نے تجھے کہا	،،/،،
،،/۹	خوف ہے فرق نہ آئے مری بینائی میں	پاگذرتی تھی بہم عالم یکجائی میں	دوم/۲۲۱
،،/،،	جاگنا سخت ہے مشکل شب تنہائی میں	جاگنا مجھ کو پڑا یا شب	،،/،،
،،/۱۰	آتش گل ذرا سمجھ کے بھڑک	آتش گل بھڑکیوں بچ کے ذرا	،،/۲۲۰
،،/۱۱	تجھ سے دل لگ گیا ہے ورنہ مرے	..... ہے یوں تو مرے	،،/،،
،،/۱۳	..... آگے وہ اب	.... آگے سواب	اول/۲۷۹
۱۳۵/۱	..... تیرے بعد ہے	... تیرے اور ہے	،،/۲۴۸
،،/،،	ہاں ایک قصر	الا کہ قصر	،،/،،
،،/۲	..... آئینے کو کہیں توڑ	... آئینے کے تئیں توڑ	،،/،،
،،/۳	... اس کی دل کا جو سودا کیا کبھی	... اس کی ہم نے جو سودا کیا کبھی	،،/،،

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳۵/۴	خلوت کو تیری زلف کی اس وقت	حلقوں کو تیری زلف کے اس وقت	اول/۲۸۵
۵/ "	ہم روزِ عیش دیکھ چکے روزِ حشر بھی	ہم روزِ عیش دیکھ چکے صبحِ حشر بھی	" / "
۶/ "	..... وہ مجھ سے مگر خیر ہو گئی	..... وہ مجھ سے ہو لے خیر پہ ہوئی	" / "
۹/ "	..... دکھاؤں گا رونے کا اپنے رنگ	..... دکھاؤں گا گریے کا اپنے رنگ	" / ۳۰۰
۱۰/ "	لکھا ہے خط میں اس نے ہر اک ...	لکھا ہے اس نے خط میں ہر اک ...	" / ۳۰۱
" / "	ایک اس میں نام بندہ	اک اس میں نام بندہ	" / "
۱۲/۱۳۵	بہلائیں دل کو کس سے کبھی ہو کے ہم سخن	بیٹھے ہیں چپکے کس سے سرِ حرف وا کریں	اول/۳۰۱
۱۵/ "	وابستہ چمن طرب و غم	وابستہ بہارِ طرب غم	دوم/۱۹۹
۱/۱۳۶	نازک نہال شہر کے البتہ قہر ہیں	... نہال جتنے ہیں دلی کے قہر ہیں	" / "
۲/ "	..... عمر یہاں کون خوش رہا	... عمر تو یاں کون	" / ۳۰۰
" / "	..... جو اک دم بہت	..... جو یک دم بہت	" / "
۳/ "	تم کو نصیب روز بنا نازِ لف کا	زلفوں کے پیچ سے ہی نکلتا ہے اب بھلا	" / "
" / "	اپنا تو حال بر ہم و در ہم بہت	یعنی کہ حال اپنا تو در ہم بہت	" / "
۶/ "	اب تو دعا مری ہے یہ صیاد دام میں	اب تو یہی دعا ہے مری دامِ عشق میں	" / ۳۰۱
۷/ "	خضر آئیں نظر ... ان کو	خضر آئے نظر ... اس کو	" / ۳۱۰
۸/ "	کچھ ڈر نہیں منزل پہ	..... منزل کو	" / "
۹/ "	..... چیز ہے پائیں جو رسائی	..... چیز ہے گر ہو مجھ رسائی	" / ۳۱۱
" / "	ہم چہرے پہ	ہم کھڑے پہ	" / "
۱۲/ "	جاتے ہوں جو کعبے کو وہ	جو کعبہ رواں ہو دیں وہ	" / ۳۱۲
۱۳/ "	جلتے تھے فرشتوں کے بھی پر	ملتا تھا فرشتہ بھی نہ پر	" / ۳۲۳
۱۲۷/۱	چہرہ وہ کسی کو بھی دکھاتا نہیں اپنا	یارو وہ کسی کو بھی دکھاتا ہے نہ اپنا	" / ۳۱۵

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲۷/۲	ہر سمت سے	ہر بام سے	دوم/۲۲۵
" /۳	..... تو ذرا بھی نہیں ہم کو	..... تو ہرگز نہیں ہم کو	" /"
" /۴	رہتا ہے نیا روز سفر	رہتا ہے ہمیں روز	" /۲۲۴
۱۲۷/۵	..... وہ گل پیرہن صنم	..... وہ پیراہنِ جاناں	۹۱/ب
" /۷	آنسو نہیں ہیں عشق	آنسو نہیں یہ عشق	۹۲/الف
" /"	آنکھوں کے دونوں ساچوں ہیں ڈھلتی....	ساچوں سے وہ تو چشم کے ڈھلتی	" "
" /۱۰	گلشن فراق میں نظر	تجھ بن چمن مجھے نظر	" ب
" /۱۱	تو چندی آئی دھوم سے چل	تو چندی پنجشنبہ ہے چل	" الف
" /۱۲	رہا ہے حسن	رہے ہے حسن	" ب
" /۱۴	ہر ایک دوست زر قلب ہے نہیں خالص	رکھے ہے دوست ہر یک حکم قلب دوکش کا	" "
۱۲۸/۲	وہاں باغ میں ہنسا گل تر بھول...	آتے ہی قفس میں جو یہ گھر بھول...	۹۳/الف
" /"	پرواز چمن کو مرے پر بھول...	پرواز چمن کو مرے پر بھول ...	" "
" /۴	یاران عدم مجھ کو مگر	یاران عدم ہم کو مگر	" "
" /۵	آتے ہی جو راہ اہل نظر	آتے ہی یہاں اہل نظر	" "
" /۶	جاؤں میں کس کے پاس مرا....	میں کس کے پاس جاؤں مرا....	۱۱۲/ب
" /"	دنیا میں بے وفا	ہم شکل بے وفا	" "
" /۹	یہ آئینے میں میری طرف	یہ آئینہ میں تیری طرف	" "
" /۱۳	ہاتھوں میں بتوں کے ہے	ہاتھوں میں بتاں کے ہے	۱۱۲/ب
" /"	گنجشک کو جس صورت نادان...	گنجشک کو جوں لڑکے نادان...	" "
" /۱۴	انسان کا رنگ آخر انسان	انسان کا رنگ ہو انسان	" "
۱۲۹/۱	..... خواہش پہ جب نظر	..... خواہش پہ گر نظر	۹۴/الف

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳۹/۱	قاتل کی چٹکیاں نہ	خوباں کی چٹکیاں نہ	۹۴/الف
۱۳۹/۲	افسوس کی جگہ ہے کہ وہ گل کرے بناؤ	افسوس کی ہے جا تو کرے اپنا واں بناؤ	۹۴/ب
۱۳۹/۴	واں تو رات بھر صحبت رہی ہندی انگنے کی	واں صحبت رہی ہندی سے جب آنت بجا کی	۹۶/الف
۱۳۹/۱۱	یہاں دیوانہ بن کر اور	تو یہاں دیوانہ بن کر اور	" "
۱۳۹/۵	کبھی نالا کبھی زاری کبھی چھاتی پہ شب بھر	کبھو نالا کبھو زاری کبھی ہا اور کبھو ہو ہے	" "
۱۳۹/۶	... کیا یہ غم اٹھانے کو خدایا میں	... کیا یہ درد و دکھ سہنے خدایا میں	" "
۱۳۹/۷	سو آرزوئے گشتہ	صد آرزوئے گشتہ	۹۰/ب
۱۳۹/۸	یہ کہتے ہوں گے اس کو لا	یہ کہتے ہوں گے ان کو لا	" "
۱۳۹/۹	اے کاش اس سے روز جزا وہ دو چار ہوں	اے کاش ان سے روز جزا وہ دو چار ہو	۹۱/الف
۱۳۹/۱۰	شیریں کی حسرتیں	شیریں سی حسرتیں	" "
۱۳۹/۱۰	..... اپنی جان	..... اپنا جان	اوّل/۲۷۰
۱۳۹/۱۱	..... پھول پان	..... پھول و پان	" "
۱۳۹/۱۱	... شب آ جا رے پاس	... شب رہ ہمارے	اوّل/۲۷۰
۱۳۹/۱۲	لاکھ چاہا نہیں پہ بیٹھ رہیں	ہم نے چاہا بہت کہ بیٹھیں ٹلے	۲۷۱/"
۱۳۹/۱۲	چین کب آسماں دیتے ہیں	بیٹھنے آسمان دیتے ہیں	" "
۱۴۰/۲	چھٹ گیا اوسکا گریباں جب سے	پھٹ چکا جب سے گریباں تب سے	۲۷۲/"
۱۴۰/۳	چھیڑ ہم کو نہ بھرے	چھیڑ ہم کو مت بھرے	" "
۱۴۰/۴	..... ہے کہ آپ	..... ہے جو آپ	" "
۱۴۰/۸	غم کی خم ہو گئے خالی مرے مے پیتے ہی	.... خالی مرے مے پینے سے	۲۷۰/"
۱۴۰/۱۰	لب نہ پیمانے میں نم ہے نہ تری شیشے میں	نہ تہی جام میں اب ہے نہ تری ...	" "
۱۴۰/۱۱	..... ترے حسن کی پرواز کہاں	..... ترے حسن کا پرواز کہاں	دوم/۲۷۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲/۱۴۰	دیکھو پہنچی ہے چمن میں مری پرواز	دیکھو پہنچی ہے یار و مری پرواز	دوم/۲۳۰
۱۳/"	حسن پر اپنے جو مغرور کو ہے ناز بہت	عاشق عالم خط قدرتی کیا جانے	"/۲۳۱
۱۴/"	دوں میں تشبیہ رگ گل کو کمر سے ترے کیا	کیونکہ نسبت دوں رگ گل کو کمر سے تیری	"/"
"/"	نازکی اس میں مسلم ہے مگر نازکہاں	نازکی اس کی مسلم ہے پہ یہ نازکہاں	"/"
۱۵/"	..... ہیں میرے	..... ہیں واللہ	"/"
"/"	..... کہوں کوئی ہے ہمراز	... کہوں اپنا میں ہمراز	"/"
۱/۱۴۱	ماہ و خورشید بھی منہ اپنا چھپا ...	مہ و خورشید منہ اپنے کو چھپا ...	"/"
۲/"	..... ترے دام میں ہائے	..... ترے دام کے بیچ	"/"
۴/"	..... اپنے جگر	..... میرے جگر	"/"
"/"	..... صبا جاتے ہیں	..... ہوا جاتے ہیں	"/"
۵/"	..... بہار آتی ہے	.... بہار آئے ہے	"/"
۷/"	..... بہ تنگ آیا ہوں	..... یہ جاں آیا ہوں	"/"
۷/۱۴۱	.... جان ہی	.... جان بھی	دوم/۲۳۸
۱۱/"	جب یہ بت زلف	جب بتاں زلف	"/۲۳۷
"/"	..... جوش میں	..... جوش پر	"/"
۱۲/"	..... عجوہ	..... جلوے	"/۲۳۹
"/"	نہیں دیکھا ہے جو جلوہ وہ دکھا ...	جو کہ دیکھا نہیں ہم نے وہ دکھا ...	"/"
۱۳/"	دیکھو جاتے ہیں	یعنی جاتے ہیں	"/"
۱۴/"	یہ بگولے کہ جو ہوتے ہیں بیاباں میں بلند	یہ بگولے جو یہاں اٹھتے ہیں صحرا سے کبھو	"/"
۱۶/"	رشک اس رو سے جو ہے ہم کو ترے کوچے میں	عشق جاں کو جو جاتے ہوئے کوچے میں ترے	"/۲۳۷
۷/۱۴۲	یہ وہ کوچہ ہے جہاں راہ کے چلنے والے	یہ وہ صحرا ہے جہاں راہوں کے چلنے والے	"/۲۳۹

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴۲/۲	پاؤں رکھتے ہی تہ خاک سما	چلتے چلتے ہی زمیں بیچ سما	دوم/۲۳۹
" /۳	مصحفی درد محبت ہو نہاں کیا دل میں	مصحفی کیوں کہ چھپے ان سے مراد دردنہاں	" /"
" /۹	..... اب تو سر راہ کہیں	..... ملائے تو سر راہ	" /۲۴۲
" /۱۰	نہیں ملتی شب تیرہ میں مجھے راہ کہیں	شب تاریک ہے اور ملتی نہیں راہ کہیں	" /"
" /۱۱	آشنائی کا مرے ساتھ وہ دم بھرنا ...	دوستی کا تو مرے ساتھ تو دم ...	" /۲۴۳
" /"	غیر ..... ہو جائے	دشمن ..... ہو جائے	" /"
" /۱۲	اٹھ گیا جب وہ مرے پاس سے پھر مجھ کو کیا	جب مرے پاس سے یار اٹھ ہی گیا مجھ کو کیا	" /"
" /"	خواب اب	خواہ وہ	" /"
" /۱۳	خوف آتا ہے مجھے ہے یہ زمانہ الٹا	آہ کرنے سے دلا تیرے مجھے یہ ڈر ہے	" /۲۴۴
" /"	..... مجھ پہ مری	..... مجھ پہ تری	" /"
" /۱۴	دم الجھتا ہے تڑپتا ہوں ذرا تاب نہیں	جی درازی سے تو اب اس کی بہ تنگ آیا ہے	" /"
۱۴۳/۱	یار کی چاہ کا مذکور کیا کرتا ہے	چاہ کا اس کی ہی تو ذکر کیا کرتا ہے	" /۲۴۴
۱۴۳/۱	مصحفی تجھ کو نہ رسوا کرے یہ چاہ کہیں	تجھ کو رسوا نہ کرے مصحفی یہ چاہ کہیں	دوم/۲۴۴
" /۴	..... ہم نالہ کر سکیں	..... ہم آہ کر سکیں	" /"
" /۵	..... شوق	..... عشق	" /"
" /"	تیزی جو پاؤں میں ہو تو راہ	گر پاؤں اٹھائیے تو یہ راہ	" /"
" /۹	کعبے کی اسی میں ہے بنا دیر	عاشق کا بنا ہے حرم و دیر	" /۲۴۱
" /۱۰	جاتا ہوں جو میں بزم میں کہتا ہے	بیٹھوں ہوں جو اس کو میں تو کہتا	" /"
" /۱۱	مذکور جو اس شوخ کا کرتا ہوں میں سب میں	مذکور جو کرتا ہوں میں اس شوخ کا ہر جا	" /"
" /"	... ہوئے جاتے ہیں سن غیر	... موئے جاتے ہیں بس غیر ...	" /"
" /۱۳	ہے تیرگی میں کس کو سفید و سیہ ...	دیکھو ہیں کہے ہے سپید و سیہ ...	سوم/۱۹۶

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۱۴۴	یوں رو کے	یوں رو رو	سوم/۲۰۴
۲/۱۴۴	رستے میں جیسے رہ رو برسات ...	رستے میں جوں مسافر برسات ...	" / "
" / ۲	کرتے ہیں زندگی کیا اس ترک کی گلی میں	.... کیا ہم خاک اس گلی میں	" / "
" / "	سائے میں تیغ کے ہم اوقات ...	تھ زیر تیغ بیٹھے اوقات ...	" / "
" / ۴	یہاں زیست شمع ساں ہے تلوار ہی کے نیچے	ہر زیر تیغ اپنی جوں شمع زندگانی	" / "
" / "	..... سر کٹا کر ہم رات	.... سر کٹے ہے تب رات	" / "
" / ۵	جن جن کو بات کرنا	میں جن کو بات کرنا	" / "
" / ۶	اوروں سے تو ہیں اس بت	... سے سنیں است بت	سوم/۲۲۳
" / ۷	کرتے ہیں	کرتے تھے	" / "
" / ۹	..... باغ میں جاتے ہوئے تو نے	..... باغ کو جاتے ہوئے تو بھی	" / "
" / "	سن لیں نہ کبھی مرغ	سنتی نہ گئی مرغ گر	" / "
" / ۱۰	سنتا ہے یہ عالم کی	سنتا ہے یہ ہر اک کی	" / "
۱۴۴/۱۱	ہر روز	بر روز	سوم/۲۲۳
" / ۱۲	اے مصحفی	میاں مصحفی	" / "
" / ۱۴	..... جس درد کا چارہ	..... جس کا کوئی چارہ	" / ۲۲۴
" / ۱۵	..... کو جو دیکھا	..... کا جو	" / "
۱۴۵/۲	تکیہ بنا کے بیٹھے سا کوچے میں ترے	تکیہ گلی میں اس کی بنا کر سا میں بیٹھے	" / ۲۲۵
" / ۵	اس قدر قتل میں میرے تجھے جلدی کیا ہے	قتل کرنے میں مرے اتنی شتابی کیا ہے	" / ۲۳۳
" / ۶	..... ایسا ہے کہ	..... اتنا ہے کہ	" / "
" / ۸	..... تیز قدم	..... گرم رواں	" / ۲۳۱
" / ۹	..... برا ہو کہ میں اس کے	.... برا ہو وے کہ جس کے ...	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۱۴۵	....خورشید کے	....خورشید میں	دوم/۲۳۱
۵/۱۴۶	....مرے تیرے سوا	.....ترے میرے سوا.....	،،/۲۲۸
،،/۶	لالہ ساں میں ہی نہیں داغ بدل چیں بچیں	میں ہی نہیں لالہ نہیں داغ بدل خوں تجھ بن	،،/،،
،،/۸	.....اپنا جو میں نذر کروں	.....اپنا جو بھیجوں اس پاس	،،/۲۲۹
،،/،،	.... مجھ سے کہ لا اور.....	....مجھ سے لے آ اور	،،/،،
،،/۱۰	عیدگاہوں میں یہ ہنگامے	حشر کے روز یہ ہنگامے	،،/،،
،،/۱۱	کیوں کر	کیوں کہ	،،/،،
،،/۱۲	اپنی خوشی سے جس کو حوالے کیا ہے دل	...خوشی سے دل کو دیا ہو میں جس کے ہاتھ	،،/۲۱۲
،،/۱۴	...دیا ہے اس کو تو لے مصحفی دیا	...دیا میں اس کے تئیں مصحفی دیا	،،/،،
۲/۱۴۷	وہ تو	وہ جو	،،/۲۰۰
،،/۴	گھر کے ناشندے	گھر میں باشندے	،،/۲۰۳
،،/۵	یک بیک حسرت پرواز سے مرجاتے ہیں	یک بیک موسم پرواز میں مرجاتے ہیں	،،/،،
۸/۱۴۷	....اشک یوں ہے آنکھوں میں	....اشک ہے وہ آنکھوں میں	اوّل/۲۸۱
،،/۸	جس طرح سے کنویں	جیسے اس سے کنویں	،،/،،
،،/۱۰	..... کی بھولا ہے عبث تو	..... کی مت بھول کہ یہ لوگ	،،/۲۴۸
،،/،،	رکھتے ہیں نہ خرقہ یہ زنار.....	خرقے کے تلے رکھتے ہیں زنار.....	،،/،،
۱/۱۴۸	سیر جہاں.....	سرِ جہاں	دوم/۲۳۵
،،/۲	دیکھے جو..... غافل تو جاندلے	دیکھے ٹک.... غافل جو تُو تو پھر	،،/،،
،،/۳	دیکھو وہ تیغ و تیر سے کرتے ہوا امتحان	کیا امتحان کر دیکھو ہمارا یہ تیغ و تیر	،،/،،
،،/۵	خوبوں	خوباں	،،/،،
،،/۸	..... کے لیے	..... کے تئیں	،،/،،

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴۸/۱۰	اگلی سی شورشیں نہیں	وہ شورشیں رہیں نہیں	دوم/۲۲۵
" /۱۴	اس قدر آپ کو پرہیز ہے کیوں عاشق سے	اتنا پرہیز محبت کرتے ہو تم عاجز سے	اوّل/۲۸۹
" /"	بات جو سوچے ہو تم اپنے	تم جو کچھ سمجھے ہو سو اپنے	" /"
" /۱۵	جو لطافت کہ مرے یار کی رفتار میں ہے	وہ جو اک ناز خرامش میں تری نکلے ہے	" /"
" /"	خوش خرامی کی روش	خوش خرامی روش	" /"
" /۱۶	مصحفی آئی خزاں ختم ہوا موسم گل	مصحفی بے رخی گل سے سبھی نالاں ہیں	" /"
۱۴۹/۲	..... رکھ پھریں	..... رکھ کے پھریں	سوم/۲۰۶
" /۳	دیکھتا تھا خواب میں اس کا میں داماں ...	خواب میں دیکھے تھا میں ہے اس کا داماں ...	" /۲۱۲
" /۵	اب ہم خوں کی پاتے ہیں تری ...	اب تلک پاتے ہیں لوہو کی تری ...	" /۲۲۴
" /۶	..... نہ رہنا غافل	..... تڑپنا غافل	" /"
" /۷	میں نے تیرے لئے مانگی ہیں دعائیں	میں ترے واسطے مانگی	اوّل/۳۱۰
" /۸	ناز بردار یہاں ہم	ناز بردار بتاں ہم	" /"
۱۴۹/۹	..... شفا ہم کو	..... شفا مجھ کو	اوّل/۳۱۰
" /"	..... مرض غم	..... مرض دل	" /"
" /۱۰	..... میں جس کی ہیں	..... میں ہیں جس کی	" /۳۱۱
" /۱۱	..... رات جو میں جا نکلا	..... رات میں جا نکلا تھا	" /۳۱۰
" /"	دوڑیں اٹھ اٹھ کے مرے پیچھے	دوڑیاں اٹھ کے مرے پیچھے	" /"
" /۱۳	اٹھتا ہے ایک فتنہ جہاں	فتنہ اٹھے ہے ایک جہاں	" /۳۳۳
۱۵۰/۱	کیا خوبڑی ہے مجھ کو کہ	کیا خوبری ہے مجھ میں کہ	" /"
" /"	اٹھتا نہیں وہاں سے جہاں بیٹھتا	ہو رہتا ہوں وہیں کا جہاں	" /"
" /۴	..... عالم کو سوچ کر	..... عالم پہ کر نظر	" /۳۴۳

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵۰/۳	جی تو ہوتا نہیں جانے	جی تو کرتا نہیں	اول/۱۹۴
" /۴	.... جان تو	... جاں جو تو	" /"
" /۵	.... ہے وہاں	.... ہے انھیں	" /"
" /"	لوگ کیوں سوئے عدم یہاں سے چلے...	یار کیوں خاک کے پردے میں چلے.....	" /"
" /۶	کیوں کر	کیوں کہ	" /۳۳۵
" /۸	.... گھر نہ رہو رات ...	.... گھر تو نہ رہ رات....	" /"
" /۹	.... کہا ہے مگر اس کا ڈر ہے	.... کہا میں تو نے یہ ڈر ہے	" /"
" /۱۰	ایسے دیوانے کو ہو جائے	ایسا دیوانہ رکھے جائے ...	" /۳۳۶
" /۱۲	... لکھا تم نے مرے نام کا بے ...	... لکھا آپ نے مرے تئیں بے...	" /"
" /"	یہ بھی اے جان ہے تحریر کا عنوان	خط کے لکھنے کا بھلا ہو ہے یہ عنوان....	" /"
" /۱۳	.... طرح بھرے آتے ہیں یہ دیدۂ تر	....طرح سے آتے ہیں بھرے دیدۂ تر	" /۳۳۷
" /"	مجھ کو یہ اندیشہ ہے لائیں نہ یہ	مجھ کو یہ ڈر ہے کہ لاویں نہ یہ....	" /"
۱۵۰/۱۴	قتل تم مصحفی خستہ کو کرتے ہو عبث	مصحفی کے تئیں تم قتل عبث کرتے ہو	اول/۳۳۷
" /"	خلق ہوتے نہیں اس طرح کے انسان ...	پیدا ہوتے ہیں بھلا ایسے بھی انسان...	" /"
" /۱۶	گھر کا دروازہ جو ہم صبح وا	صبح اٹھ ہم جو در خانہ کو وا...	" /۳۲۳
۱۵۱/۱	وقت رخصت کا ہے لے تجھ کو دعا	..... رخصت ہے اب ہم تجھ کو....	" /"
" /۲	..... نظر جان سے مارا	... نظر جٹ سے دوں ہی مارا	" /"
" /"	..... انداز کے کب تیر.....	..... انداز کو کوئی تیر.....	" /"
" /۴	ان کو سمجھا جو ترے کوچے میں رہتے ہیں مدام	ان کو سمجھا کہ ترے کوچے کے رہنے والے	" /۳۲۴
" /"	..... رات یہ آوازے	..... رات دن آوازے ...	" /"
" /۵	ہے جہاں	تھی جہاں	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵۱/۶	پھول اس خاک سے لائے کے اگا	پھول لائے کے کئی واں سے اگا ...	اول/۲۲۴
۷/	کچھ ان دنوں	پھر ان دنوں	۲۲۰/
۹/	رونا پھروں نہ کیونکہ میں قافلے میں ہر سو	رونا پھروں ہوں تنہا میں قافلے میں یارو	۲۲۱/
۱۰/	کیا مصحفی میں روؤں یاروں کی محبتوں کو	اے مصحفی میں روؤں کیا پچھلی صحبتوں...	/
۱۲/	..... چمن	..... قفس	۲۰۸/
/	... پائے اس نصیب کے	..... اپنی بدنصیبی کے	/
۱۳/	اک روز اس ... اٹھائیں گے ...	اک دن اب اس ... اٹھا لینگے ...	/
۱۵/	بلکوں نے اس کی جان نچوڑی کسی طرح	لوٹے مزے اسی نے یہاں جس ذبح کے	۲۰۹/
۱۵۲/۱	..... جدھر تو در	جدھر کو تک	۲۰۷/
۲/	... مریض عشق ہوئے ہے یہ باغباں	... مریض ہے یہ نہ کچھ دیکھتا ہوں	/
۹/	عبث لوگ یہ افترا	مرے دل پہ یہ افترا	۲۰۴/
۱۰/	دیا سرمہ کب ان کی آنکھوں میں میں نے	میں کب سرمہ آنکھوں میں اس کی دیا ہے	۲۰۳/
۱۵۲/۱۰	غلط مجھ پہ سب تو طیا باندھتے	یوں ہی یار اک تو نیا باندھتے	اول/۲۰۳
۱۱/	..... ان شاعروں کو	..... نا شاعروں کو	۲۰۴/
۱۲/	کس دن سر شوریدہ نہیں چاک	ہے نت سر شوریدہ مرا چاک	۲۰۱/
۱۳/	رکھے وہ اسے ہاتھ پہ یا کنج قفس میں	خواہی اسے ہاتھوں میں رکھے خواہ قفس میں	۲۰۲/
۱۴/	شمع سحری ہیں نہیں کچھ عمر کو وقفہ	جوں شمع سحر اتنا نہیں عمر کا وقفہ	/
۱۵/	اس طفل پر مرتے ہیں لڑکپن میں ہزاروں	کم عمری میں جو دیکھے ہے حسن اس کا کہے ہے	۲۰۱/
/	کیا جانیے کیا قہر ہو دو چار	یہ طفل غضب ہووے گا دو چار	/
۱۵۳/۱	کیا جانیے اب ناقۂ لیلیٰ کو ہوا کیا	کیا جانیے کیدھر کو گیا محمل لیلیٰ	۲۰۳/
/	..... فریاد جرس	..... آواز جرس	/

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵۳/۳	..... کبھی اچھی	..... کہیں اچھی	اول/۲۰۳
۱۰/۰	لاشیں جو اس کے کشتوں کی اب تک....	کشتوں کی اس کے لاشیں جواب تک...	دوم/۲۲۶
۱۱/"	..... دفن بھی	.... دفن انھیں	"/"
۱۱/"	.... منہ کو پھیر کے کہنا	.... منہ پھیر کے وہ کہنا....	"/"
۱۳/"	..... ہرگز یقین	.... اب تک یقین	"/"
۱۴/"	کوئی کسی جگہ ہے پڑا اور کوئی....	کوئی کہیں ہے پڑا	"/"
۱۵۴/۲	..... ہم کو اس کو ہم سایہ	.... ہم کو اس کا ہم سایہ ...	"/۲۰۵
۳/"	..... وہ تجھ کو	.... وے تم کو	"/"
۴/"	نہیں کوچے میں رہنے سے ہے ہم کو اور کچھ حاصل	ہمیں اس کو ہی رہنے کا نہیں کچھ اور تو حاصل	"/۲۰۶
۵/"	اے کاش زمیں کی کہیں	یارب کہ زمیں کی کہیں	"/۲۲۹
۶/"	کرتے ہیں ترے پالے کی انگاریں کی مدد سے	قوت سے ترے پائے نگاریں کی کریں ہیں	"/"
۷/"	اتنا تو بتا کس کو کہاں ذبح کیا ہے	اس سختی سے کہہ کس کے تئیں ذبح کیا ہے	"/"
۱۵۴/۷	خوں سے تر ہیں تری تلوار	جو خوں میں بھرے ہیں تری ...	دوم/۲۲۹
۱۰/"	اوراق جو ہیں پیش نظر ارض و سما کے	افراد ہیں یہ جتنے کہ عرضی و سماوی	"/۲۳۰
"/"	..... ہیں یار کے چہرے پہ نقابیں	..... ہیں مہرۂ بازی کی نقابیں	"/"
۱۱/"	اے مصحفی کیا خاک کریں زہد کا دعویٰ	اے مصحفی اب چکھو مزہ زہر کا تم نے	"/۲۳۱
۱۳/"	پلکیں ..... نہ ہوئیں	مژگاں ..... نہ ہوئی	"/۲۳۹
"/"	گلیاں تری کشتوں سے تماشا نہ ہوئیں....	آہوں کی مری جھنڈیاں برپا نہ ہوئی....	"/"
۱۴/"	..... نہ ہوئیں	..... نہ ہوئی	"/"
۱۵/"	..... ان کو بھی کیا محو	..... بھی لبھایا	"/"
"/"	..... نہ ہوئیں	..... نہ ہوئی	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۶/۱۵۴	اب تو مجھے کچھ یاد نہیں ورنہ شب وصل	مجھ کو بھی نہ کچھ یاد رہیں ورنہ	دوم/۲۳۸
" / "	..... نہ ہوئیں	..... نہ ہوئی	" / "
۱/۱۵۵	اب بر کو بھی کرتی ہیں شرمندہ یہ پلکیں	ندیاں مری آنکھوں سے بڑی بہتی تھیں لیکن	" / ۲۲۹
" / "	..... نہ ہوئیں	..... نہ ہوئی	" / "
" / ۲	اے مصحفی دزدیدہ نگہ کی تھی نہ جب تک	دیکھے تھا میں دزدیدہ کبھی اس کی طرف کو	" / "
" / "	..... نہ ہوئیں	..... نہ ہوئی	" / "
" / ۲	گالیاں اس بت بے مہر کی	ایک دو گالیاں اس شوخ کی	اوّل/۲۷۳
" / "	..... ہے وہ	..... ہے سہو	" / "
" / ۵	..... کہاں اپنا گذارا ان تک	..... کہاں بار ہیں اس کو میں	" / ۲۷۴
" / ۷	..... کوچے سے اسے	..... کوسے ہم اسے	" / ۲۷۳
" / "	..... جائیں تو ہم صبح	..... جاویں تو پھر صبح	" / "
" / ۸	جی رہے یا نہ رہے اس کی	جی رہے یا نہ رہوں اس کی	" / ۲۷۴
۸/۱۵۵	ہم تو اے مصحفی مشتاق جفا رہتے ہیں	مصحفی ہم کو ان باتوں سے کیا رہتے ہیں	اوّل/۲۷۴
۱۰/۱۵۵	مجھ سے تو ملتفت ہی نہیں	مجھ پر ملتفت ہی نہیں	۹۷۷ ب
" / ۱۳	..... مجھ کو زمانے کے رشک سے	..... مجھ کو بھی کس کسی کے رشک سے	۹۷۷ الف
" / ۱۵	جنس نفیس ہے دل صد پارہ مصحفی	جنس نفیس تھا دل صد پارہ مصحفی	" "
" / "	سمجھیں جو ناقص	سمجھے ہے ناقص	" "
" / ۱۷	..... اے ہم صفیر	..... اے ہم صفیر (بکتا)	۱۰۴۷ ب
" / "	جہاں ہیں اور قفس میں اسیر ہم	قفس میں اور ہیں جو ں کا اسیر ہم	" "
۵/۱۵۶	کے اپنے عہد کے	کہ اپنے وقت کے	۱۰۵۷ الف
" / ۱۱	پائیں جو دل مرا ابھی لے جائیں خوبرو	زن بازی خانہ جن کے کا عالم ہے یک سا	۱۰۷۷ "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲/۱۵۶	ہم خاکسار یوں ہی رہتے ہیں خاک.....	رہتے ہیں عرش تک (کفنا) ہے خاک.....	۷/۱۰۲ الف
۱۴/۱۵۶	..... ہم تو سفر.....	..... ہم بھی سفر.....	سوم/۲۴۸
۱۵/"	جا کر پڑھاؤں گور پر نہ زلیخا کے شمع و گل	لیجاؤں گور پر نہ زلیخا کے شمع و گل	۷/۱۰۴ ب
۱۶/"	..... نہ کھینچنا	..... نہ کھینچیو	" "
۱/۱۵۷	..... تھے وہ برے مصحفی تمام	..... تھے سو گئے مصحفی گذر	" "
۱/۱۵۷	پیری میں کیونکر اپنی جوانی.....	پیری میں آہ کیوں (کفنا) کے جوانی.....	۷/۱۰۴ ب
" ۲/"	اکدم گلے سے مل لو بوس.....	اکدم گلے سے لگ کر بوس.....	۷/۱۰۲ الف
" ۳/"	..... یارو چلو ٹھہر کر	..... یارو ٹھہر کے چلنا	" "
" ۴/"	..... ظالم دے اتنی تو اجازت	..... ظالم اتنی تو دے رخصت	" "
" ۵/"	شہباز سے نہیں کم کچھ ان بتوں کی آنکھیں	ہیں جیسے باز و بحرے ہندی بتوں کی آنکھیں	" "
" ۶/"	..... چاہیں دم میں.....	..... چاہیں پل میں.....	" "
" ۷/"	..... ہے تکیوں کی ہم آغوشی میں	..... ہے زانو کی ہم آغوشی میں	۷/۱۰۰ ب
" ۱۰/"	دل سے خواہش ترے دیدار کی جانے کی نہیں	خواہش روئے نکو دل سے تو جانے کی نہیں	۷/۹۹ الف
" ۱۲/"	شب فرقت میں اگر جی سے یہی ہے نفرت	وعدہ وصل وہ محشر پہ کرے گا کہ کبھی	" "
" ۱۳/"	صبح محشر بھی اجل شکل دکھاتے...	صبح محشر میں منہ اپنا وہ دکھانے...	" "
" ۱۳/"	اے خوشا حال جو ہیں غرق تصور میں ترے	اے خوشا حال انھوں کا جو تصور میں ہیں غرق	" "
" ۱۴/"	کچھ عزلت میں خبر سارے زمانے کی نہیں	کچھ خبر ایسے ہی لوگوں کو زمانے کی نہیں	" "
" ۱۴/"	..... میں ابھی باقی ہے	..... میں اگر باقی ہے	" "
۱/۱۵۹	..... ترے غم میں کہ مر جائیں کہیں	..... ترے غم میں گذر جائیں کہیں	۷/۹۵ ب
" ۲/"	کیوں تڑپتے ہیں یہ بسمل کہو مر جائیں کہیں	کیوں تڑپتے ترے بسمل ہیں یہ مر جائیں کہیں	" الف
" ۵/"	..... دکھائے جو جوہر زہر کو تو	..... دکھائے مہر خورشید سنم	" "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵۸/۵	..... سے اگر جائیں کہیں	..... سے یہ گر جائیں کہیں	۹۵/۷ الف
" /۶	..... نہیں مجھ کو گلہ	..... نہیں میرا گلا	۹۵/۷ الف
" /۷	..... میں تو سمجھا کے کہا	..... میں تو بولا وہ بلیش	" ب
" /۸	..... انھیں دیکھو تو	..... انھیں دیکھ تو	" "
" /۱۰	مصحفی بھیج نہ قاصد کو یہ تعجیل ہے کیا	مصحفی بھیجو قاصد کو شتابی کیا ہے	" الف
۱۵۸/۱۳	..... باہر وہ رکھتا ہے قدم	..... باہر رکھے ہے وہ قدم	سوم/۲۰۲
" /"	دیکھتا ہے جب	دیکھ لے ہے جب	" /"
" /۱۵	..... شعر و سخن میں	..... شعر و سخن پر	" /۲۰۳
۱۵۹/۱	... تھا جو نیک یار و دلے دل کے زخم ...	... تھا فون تاروں نے مرے ہر زخم ...	" /۲۱۶
" /۲	... سر پٹکتی جاتی ہے اپنی عماری	... سو پٹکتی جائے ہے اپنا عماری	" /"
" /۳	دلا تو مید کیوں ہے وصل سے ...	دلا تو مید مت ہو وصل سے	" /"
" /۵	گو میں نے تو جھک جھک	ہر چند میں جھک	/۲۳۹
۱۵۹/۱۰	ماہ و خورشید جو اس	مہ و خورشید گر اس	۹۱/۷ الف
" /۱۱	خوبرو گر دل بیمار کا چارا	خوبرویاں جو مرے درد کا چارا ...	۹۰/۷ "
" /۱۲	مصلحت ہے کہ ترے در کی سنگھائیں مٹی	مصلحت ہے یہ بھگو کر کے سنگھائیں مٹی	" ب
" /"	..... ہمیں لوگ پکارا نہ کریں	..... ہمیں یار پکارا نہ کریں	" "
" /۱۳	..... چاہیں یہ بت	..... چاہیں خوباں	" "
" /"	سخن اس میں ہے ہمیں	حرف ہے اس میں ہمیں	" "
۱۶۰/۱	..... ہوں یہ کہدو ان سے	..... ہوں میں کہدو ان سے	۹۱/۷ الف
" /"	.... فرہاد طرف میری گذارا نہ کریں	.... فرہاد طرف میری گذارا نہ کیا	" "
" /۲	..... سے کبھی راہ کو طے کر نہ سکیں	..... سے نہ منزل کو کریں طے ہر گز	" ب

صفحہ/سطر	دیوان/مصحفی	کلیات/مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۲۶۰	..... ہوتوں کو ہرگز	..... ہوتباں کو ہرگز	۹۰/۷ الف
۱۱/	تا وہ آئینے	تاکہ آئینہ	" "
۶/	اے جنوں قیس کا اس دشت میں ہمدوش ہوں میں	دست تجرید میں مجنوں سے فزوں کوش ہوں میں	۹۳/۷ "
۸/	مشتری کو یہ ہوس ہے کہ درگوش ہوں میں	مشتری کو یہ تمنائی درگوش ہوں میں	" "
۹/	..... عشق کا مدہوش ہوں میں	..... عشق کا مے نوش ہوں میں	" "
۲/۱۶۱	قیس کیا منتظر ناقہ لیلیٰ ہیں مدام	رہتے ہیں منتظر ناقہ لیلیٰ شب و روز	۱۰۱/۷ الف
۳/	شادیانہ بھی نہیں قبر پہ ان کی بس مرگ	سائباں ان کے مزاروں پہ نہ ہوں لازم ہے	" "
۴/	نغمہ سنجی میں کریگا کوئی کیا مجھ سے بحث	نغمہ سنجی کا مرے شور ہوا ہے جیسے	" "
۱۱/	..... سنجان سخن جتنے ہیں	..... سنجان چمن جتنے ہیں	" "
۶/	حلقہ در حلقہ جو وہ زلف مسلسل دیکھی	حلقہ در حلقہ تری زلف مسلسل سے صنم	" ب
۷/	وہ حسن ہے کہ کسی کو کوئی کلام نہیں	ہے برگ گل کا تو کیا منہ جو ہو دو چار اس سے	۱۰۲/۷ ب
۹/	کہ وقت دفن بھی یاروں کا اژدہام نہیں	کہ بعد دفن بھی یاروں کو اذن عام نہیں	" "
۲/۱۶۲	لاکھوں گلوں پہ صورت خنجر	لاکھوں گلے پہ خوں دم خنجر	۱۰۷/۷ اب
۴/	پہنچا نہ میری آبلہ پائی کو کچھ مزہ	نشتر رسیدہ ہیں مرے پاؤں کے آبلہ (آبلے)	" "
۱۰/	صحرا میں فرش خاک پر اکثر	صحرا میں نوک خار پہ اکثر	" "
۵/	باقی وہی ہے بادیہ گردی میں آبرو	گر مجھ کو بخت بد نے گرایا ہے خاک پر	" "
۱۰/	غلطاں ہر ایک دانہ	غلطاں ہر ایک دانہ	" "
۶/	بے صبر مجھ سا بھی نہ کوئی ہوگا مصحفی	مجھ سا بھی بے شعور کوئی ہوگا مصحفی	۱۰۸/۷ الف
۸/	اس کا یہی سبب ہے جو گرم فغاں نہیں	اس کا سبب یہ ہے جو میں گرم فغاں نہیں	" "
۱۰/	سرگشتہ کیا کوئی عقب کارواں نہیں	واماندہ کیا کوئی بہ پس کارواں نہیں	" "
۱۱/	عادت جو ہو تو بوجھ نہیں ہے ہجوم غم	عاشق کو تیرہ بختی لازم ہے ہو نہ رنج	" "

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۶۲/۱۱	..... سر پہ کسی کو گراں نہیں	..... سر پہ کسی کے گراں نہیں	۷/۱۰۸ الف
" /۱۲	ہے شکر کی جگہ کہ دمِ امتحاں اُسے	ہے یہ بھی جائے شکر کہ اس مست ناز کو	" ب
" /۱۴	یہ ہم زار روح کو کیونکر وبال ہو	پہنچے گا کچھ سے ربطِ نہ جاں روح کو	" "
" /۱۶	اب دل سے عشقِ زلف و رخِ یار مٹ گیا	کیا کام ہم کو روئے مخطط کے عشق سے	" "
" /"	قرآں میں میرے سورہ	قرآں دل میں سورہ	" "
" /۱۷	..... کہ میں تجھے نذر کیا کروں	..... کہ میں تری نذر کیا کروں	۷/۹۹ ب
۱۶۳/۱	پر مصحفی سا شاعرِ جادو بیاں نہیں	پر مصحفی سا شعر میں جادو بیاں نہیں	۷/۱۰۸ "
" /۳	..... بنا کے کبکِ قمر کو رواں کروں	..... بنا کے اپنا فلک کو رواں کروں	۷/۱۱۱ "
" /۴	غمخوار ہو تو تم ہو اگر یار ہو تو تم	غمخوار ہے تو تو ہے دگر یار ہے تو تو	۷/۱۱۲ الف
" /"	..... جو تم سے غمِ دل	..... جو تجھ سے غمِ دل	" "
" /۶	سبب روشنیِ چشمِ بشر ہے	سبب روشنیِ نورِ نظر ہے	" ب
" /۷	وہ چمک ہے کہ کسی نے کبھی دیکھی نہ سنی	گل نزاکت میں نہیں چاندنی کی لگنی اسے (کذا)	" "
۱۶۱/۷	مہر تاباں ہے الٰہی کہ قمر	ہے صباحت کا یہ پتلہ کہ قمر ...	۷/۱۱۲ ب
" /۸	وہ لطافت وہ صفائی ہے کہ اللہ اللہ	عضو عضو اس کے سے ہوتی ہے صباحت پیدا	" "
" /۱۲	..... ہیں جو دھنسے جاتے ہیں ...	..... ہیں کہ گھسے جاتے ہیں	۷/۱۱۴ الف
" /۱۳	دیکھ تو عشرت	دیکھیو عشرت	" "
" /۱۵	وائے تقدیر کہ ہیں آج گرفتارِ قفس	اپنے پاؤں کو ہوا آہنِ زنجیر نصیب	" "
" /"	یاد وہ دن	یاد وہ دن	" "
۱۶۴/۱	جنس مقصود مقدر ہی سے ہاتھ آتی ہے	رتبۂ عشق کوئی پاوے ہے ہر اہل ہوس	" "
" /۲	جو چن کے آتے ہیں فشاں یہاں جینوں میں	جینوں کے رہتے ہیں فشاں چنے جینوں میں	" "
" /۵	..... جو سینے پہ دگدگا اُس کی	..... جو سینہ کی ارلسی اس کی	" ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۱۶۴	شفق نہیں ہے یہ افلاک	شفق نہیں ہے نہ افلاک	۱۱۴/۲ ب
۷/ "	وہ بگڑے دم میں جو	وہ بگڑے پل میں جو	" "
۸/ "	حضور آئینہ ہوتا ابھی	دو چار آئینہ ہوتا ابھی	" "
۹/ "	جھکی ہوتی ہے نظر جس کی شرمگینوں میں	جھکی ہوتی ہے نظر اس کی شرمگینوں میں	" "
۹/ "	باندھوں ایسے کام میں کس طرح خیال گردن	باندھوں ایسے کام میں پھر کیونکے خیال گردن	۱۰۹/۲ "
۱۰/ "	جس کو ہو دست تصور	جس کے ہوں دست تصور	" "
۱۰/ "	سنسان ہجر میں ہے ساقی	سنسان سا ہے تجھ بن ساقی	" الف
۱۰/ "	خم خشک سب پڑے بن خالی ہیں جو سبو ہیں	خم خشک ہو رہے ہیں خالی پڑے سبو ہیں	" "
۱۲/ "	غیبت میں بھی تصور ٹلتا نہیں ہے اس کا	غائب میں بھی تصور ٹلتا نہیں ہے از بس	" "
۱۲/ "	شب ہائے ہجر میں بھی ہم اس کے	شب ہائے ہجر گو یا ہم اس کے	" "
۱۳/ "	مدت سے گل چمن میں مشتاق	مدت سے گل تمہارے مشتاق	" "
۱۴/ "	چرخ دستارہ دونوں سرگرم	چرخ دستارہ اب تک سرگرم	" "
۶/۱۶۵	..... نہیں پہلو میں تو ہم فرقت میں	..... نہیں پیارے تو ترے ہجر میں ہم	۱۰۵/۲ ب
۷/ "	..... کے نیا آیا ہے	..... کے عجب آیا ہے	" "
۱۰/۱۶۵	تمہارے کوچے میں اکثر دہائیاں ...	سدا گلی میں تمہاری دہائیاں ...	دوم/۲۰۵
۱۱/ "	ہماری ان کی کسی دن موافقت نہ ہوئی	ہوئی نہ ساز مری اس کی صحبت اک شب ہائے	" / "
۱/۱۶۶	..... ہاتھ سے دامن	..... ہاتھ میں دامن	" / ۲۱۶
۵/ "	..... نہ رکھنا	..... نہ رکھیو	" / ۲۲۳
۶/ "	... محفل میں جاتے ہیں یہ حالت ہوتی ہے اپنی	... مجلس میں جاتے ہیں تو ہو جاتی ہے یہ حالت	" / "
۷/ "	..... بھی تجھے فکر	..... بھی تمہیں فکر	اوّل/۲۹۷
۹/ "	کبھی یہ بات کبھی ہم نے تو	جوں ہی یہ بات کہی اس سے تو ...	" / "

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۶۶/۸	تا بمقدور لے ہم تے بہت	اپنا سا ہم تے تو اس دل کو بہت	اول/۲۸۷
" /۱۱	ڈبو وے لے کے اپنا کاغذ.....	ڈبو وے لے کر اپنے کاغذ....	" /۲۹۳
۱۶۶/۱۲	..... طوفان رونے کا	..... طوفان گریے کا	اول/۲۹۳
۱۶۷/۱	بھنور سے گرد اپنے خط سا عکس نے کھینچا ہے	بھنور سے عکس نے گرد اپنے خط سا کھینچا ہے	" /۲۹۴
" /۳	نہ تھے ہم مصحفی اتنے گنہگار اس کے کیا کہیے	نہ تھا میں مصحفی اتنا گنہگار اس کا کیا کہیے	" / "
" /۴	ڈبویا ہم کو	ڈبویا مجھ کو	" / "
" /۵	..... تھا کسی کی میں بلائیں	..... تھا کسو کی	دوم/۲۴۴
" / "	وہ ہاتھ ہیں اور مانگ رہا ہوں میں دعائیں	ان ہاتھوں سے اب بانگوں ہوں دن رات دعائیں	" / "
" /۷	..... کبھی یہ مزہ تر.....	..... کبھی اک مژہ تر.....	اول/۲۹۰
" /۹	گر یہ عاشق	گرچہ عاشق	" /۲۹۱
" / "	چشم ماہی کو	سچ ہے ماہی کو	" / "
" /۱۰	دیکھ کر سر نہ کہیں مردم آبی ٹپکیں	ابھی سوپیٹ چلے جاویں گے سب ماہی گیر	" /۲۹۲
" /۱۱	کھل گیا ہم یہ پیالے ہیں یہ گھڑیالوں کے	یہ وہ آنکھیں ہیں کہ گھڑیال کے پیالے کی طرح	" / "
" /۱۱	..... ہیں دیدۂ تر آٹھ	..... ہیں گریے سے اب آٹھ...	" / "
" /۱۲	جس طرح ہو کسی دریا میں چراغاں	کبھی دیکھی بھی ہے دریا پہ چراغاں ...	" / "
" / "	یوں چمکتے ہیں مرے دیدۂ تر پانی میں	یوں جھلکتے ہیں مرے لخت جگر پانی میں	" / "
" /۱۳	جامۂ شبنم کا وہ پہنے تو بدن یوں جھلکے	جھلکے ہے یوں وہ بدن جامۂ شبنم سے تمام	" / "
" /۱۴	سیکڑوں لاکھوں پڑیں جال اگر.....	سیکڑوں جال بھی واں ڈالیں اگر...	" /۲۹۳
۱۶۸/۱	رنگ رونے کا ہم اس شوخ کو	رنگ گریے کا ہم ان آنکھوں کو	" /۲۹۶
" / "	آ کے چمکا جو	آن جھمکا جو	" / "
" /۲	ایک دم بھی نہ گیا دل سے خیال...	اک گھڑی یاد سے بھولا نہ خیال..	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۶۸/۳	نور بخشا یہ ترے چہرۂ نورانی نے	میں نظر بھی نہ کروں ان پہ کبھی گرمہ وسال	اول/۲۹۶
۴/ "	... ہے مرا نقش	.... ہے ترا نقش	دوم/۲۱۸
۱۶۸/۴	گل کھلائے نہ کوئی اس کی بہار ...	کہیں کچھ گل نہ کھلائے یہ بہار	دوم/۲۱۸
۵/ "	..... اس کا بھی	..... اس کی بھی	" /۲۱۷
۶/ "	..... کسی کا یہ	..... کسی کی یہ	" / "
۷/ "	..... نہ ضائع ہو کہیں رنگینی	..... نہ بے عرفہ بہار رنگینی	" / "
۸/ "	..... تو اس کی کہ بہنگام	.... تو تو اس کی کہ ہنگام	" /۲۱۹
۹/ "	..... چمن تجھ کو	.... چمن تجھ کو	" /۲۱۷
" / "	اور ہی کچھ ہوئی چنت سے بہار ...	دیکھوں چولی کی چنت یا کہ بہار ...	" / "
۱۰/ "	... جامہ پر شبنم کا اگر زیب بدن	... جامۂ شبنم ہو گر اس کے بر میں	" /۲۱۸
۱۱/ "	بڑھ گئی گریۂ خونیں سے ادھر ...	بہہ گئی گریۂ خونیں کی ادھر	" / "
۱۲/ "	مصحفی فصل گل آئی ہے مقرر کہ نسیم	مصحفی کیوں کہ نہ بھولوں میں کہ تحریک نسیم	" /۲۱۹
۱۴/ "	..... گوہر بن گیا ہے	..... گوہر ہو گیا ہے	اول/۲۷۴
۱۵/ "	.... ہیں وہ سب غمناک	.... ہیں سبھی غمناک	" /۲۸۰
۲/۱۶۹	..... رونا آئے	..... رونا آوے	" /۲۹۹
" / "	اور چھپکے	اور جو چھپکے	" / "
۴/ "	..... قسمت ہے کہ	.... قسمت تھی کہ	" / "
" / "	تلخی خیز و ترش روئی درباں دیکھوں	تلخی خیز و ترش روئی	" / "
۵/ "	وصل کا روز جسے کہتے ہیں سب اہل جہاں	کہتے ہیں جس کو تمیں وصل کا دن دنیا میں	" /۳۰۰
۶/ "	..... دیکھا ہو رخ روز وصال	.... دیکھا ہو میں رخ شب وصل	" / "
" / "	پھرا نہیں آنکھوں	کیوں کہ ان آنکھوں	" / "
۱۶۹/۷	داغ سینے پہ کروں نقش ترے چھلوں کی	ہوں میں پر مرے داغ تھا دل میں اس کے	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۶۹/ر	جی میں آتا ہے تماشائے	نہ یہ آیا کہ تماشائے	اول/۳۰۰
۱۶۹/۱۰	قصد ہوتا ہے کہ اب چل کے	جی میں آتا ہے کہ ٹک جا کے	اول/۳۰۰
۱۶۹/۱۴	..... ہستیٔ فانی نہیں	..... ہستیٔ فانی نہ تھی	۱۰۳/ب
" / "	چھوڑ کر مجھ کو گئی یہ ہستی	پھینک تو مجھ کو گئی لے ہستی	" "
۱۷۰/۲	دیکھیے تو اراب کس کس کی گردن پر چلے	تیغ بر کف جس نے دیکھا اس کو جی میں یہ کہا	" "
" / ۳	عرش کیا! کی آدم خاکی نے یہ لامکاں	لامکاں سیری کا دعوا آدم خاکی کو ہے	" "
" / ۴	نہ یہ طاقت کے اس کی بزم سے اٹھکر میں گھر جاؤں	نہ یہ طاقت کہ بزم اس کی سے اٹھکر اپنے گھر جاؤں	۱۰۳/الف
" / "	..... مجھ کو کہ قرباں ہو کے مر جاؤں	..... مجھکو کہ ہو قرباں مر جاؤں	" "
" / ۵	..... شمشیر یہ دم میں گذر جاؤں	..... شمشیر اک دن گذر جاؤں	" "
" / ۶	..... نہ ہو میں یار کے دل سے اتر جاؤں	..... نہ ہو جو میں ترے جی سے اتر جاؤں	" ب
" / ۷	..... کارواں میرا	..... کارواں اپنا	" "
" / ۱۱	خجلت سے اس کے آگے رو پوش	خجلت سے عشق کے میں رو پوش....	۱۱۲/ب "
" / "	..... جاؤں میں بات کیا بناؤں	..... جاؤں تو بات کیا بناؤں	" "
" / ۱۲	قدرت نہ اس قدر بھی مجھ کو سپہر نے دی	اتنی بھی دست قدرت مجھ کو نہ دی فلک نے	" "
" / "	جو شہر کے کنارے اک جھونپڑا بناؤں	دریا ہی کے کنارے اک چونترا بناؤں	" "
" / ۱۳	اے مصحفی جو آؤں	اے مصحفی گر آؤں	" "
۱۷۰/۱۴	... کا ہے اے میرے انسان ...	... کا ہو وے سو کوئی انسان...	" / ۲۷۲
" / "	.... گردش کہاں یہ	.... گردش کد ھر یہ	" / "
۱۷۱/۱	دیکھا جو اس کو غش کیا اب کیا مرے دل کو خبر	دیکھ اس کو جوں ہی غش کیا یہ بھی نہ جانا ہم نے پھر	" / ۹
" / ۲	..... ہے لے وے بھی کوئی	.... ہے وے لے تو کوئی	" / ۲۷۳
" / "	..... لے جائے ہیں	.... لے جاوے مجھے	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴۱/۳	گلیوں میں بکسر دھوم	گلیوں کے اندر دھوم	اول/۲۷۳
،،/۵	..... اب جا کر دیا	.... اب جا کے دیا	،،/،،
،،/۶	اب تو اس کوچے میں سب چھوڑ کے جا بیٹھا ..	جی تک دام محبت میں لگا بیٹھا	دوم/۲۳۱
،،/۷	ڈھونڈتا پھرتا ہے وہ تیغ بکف اور	ڈھونڈھتا ہے وہ مجھے تیغ لئے اور...	،،/،،
،،/۸	قسم اے گل تری زلفوں	قسم اس شوخ کی زلفوں	،،/،،
،،/۹	پیشتر گنج شہیداں میں میں جا ...	سب سے پہلے میں ہی میدان میں جا ...	،،/۲۳۲
،،/۱۰	... ہے شب وصل کہ تصویر کی طرح	... ہے کہ خلوت میں شب وصل کے بیچ ..	،،/،،
،،/۱۱	.... کہ جا بھی تجھے کیا	.... کہ چل بے تجھے کیا	،،/،،
،،/۱۲	..... نہ دے شعر.....	.... نہ کر شعر.....	،،/،،
،،/۱۳	.... سے میں اپنی خفا	.... سے اپنی میں خفا	،،/،،
۱۴۱/۱۵	..... چوکتے ہیں شب بھر	..... جو کتے ہیں، ہم نے	۹۷/۷ ب
،،/۱۶	سینے پہ تو بنا ناک موتیوں کا مالا	سینہ پہ تو بنا ناک موتیا کا مالا	۹۸/۷ الف
۱۴۲/۲	... تھوڑی باتیں تھیں درمیاں...	....تھوڑی چاہت تھی درمیاں ...	دوم/۲۴۱
،،/،،	چھایا یہ رعب لکنت	پھر بات کہتے لکنت	،،/،،
،،/۵	تیرا سا حسن کب ہے تیری سو نازکب ہیں	صورت پر اس کی یار جاتی ہے جان اپنی	،،/۲۴۲
۱۴۲/۶	بھولے ہیں اس کو جس سے ہے سب جہاں کی رونق	عبد اسے کوئی اب تک واقف نہیں ہے ہے ہے	دوم/۲۴۲
۱۴۲/۹	اب تک ہے روح میری مسی	اب تک ہے روح اپنی مسی	۱۱۰/۷ ب
،،/۱۱	معلوم کیا میں کس کے آنے کا منتظر تھا	کیا جانے منتظر تھا آنے کا کس کے میں جو	،، الف
،،/،،	تھیں بعد مرگ بھی جو آنکھیں کھلی کفن میں	تھیں بعد مرگ میری آنکھیں کھلیں کفن میں	،، ،،
۱۴۲/۱۲	دنبالہ دار سرمہ سولی ہوا بلا کو	دنبالہ دار سرمہ سولی وہیں لے آیا	۱۱۰/۷ الف
،،/۷	فتنے کے ہاتھ باندھے اس زلف نے....	فتنہ کے ہاتھ باندھے جب زلف نے	،، ،،

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴۲/۱۰	صیاد کیا کریں ہم جا کر کسی چمن میں	ہم جا کے کیا کریں گے بادِ صبا چمن میں	۱۱۰/۷ ب
۱۴۳/۱	... کوئی کہدے وہ دیکھنے کو آئے	... کوئی کہدو گر دیکھنے کو آئے	۱۱۱/۷ الف
" / "	سدرمق ہے باقی ابتک بھی کوہکن میں	سدرمق سی باقی ابتک ہے کوہکن میں	" "
" / ۳	مانگیں ضرور صدقہ چاند آگیا گہن میں	مانگیں ہیں بھیک سائل چاند آ دے جب گہن میں	" "
" / ۶	کیا دانتوں کی چمک سے بجلی گری	چمکی جو دانت گویا بجلی گری	" ب
" / ۷	روئے سیہ سے بھاگے لے مصحفی فرشتے	بادل کو رقت آئے برق جہندہ تر بھی	" "
" / ۹	میں ہی واقف ہوں جو کچھ مجھ پہ بلائیں کیں ہیں	میں ہی جانوں ہوں جو کچھ مجھ سے ادائیں کی ہیں	۱۱۲/۷ الف
" / "	غوطہ زنوں نے ادائیں سے ادائیں کیں ہیں	تیری آنکھوں نے حیائیں سے حیائیں کی ہیں	" "
" / ۱۰	کہ ترے واسطے راتوں کو دعائیں کیں ہیں	میں ترے واسطے راتوں کو دعائیں کی ہیں	" "
" / ۱۱	زلف شب رنگ کا بال ایک سے ہے ایک بلا	جعد کا بال ترے ایک سے ہے ایک بلا	" "
" / "	جمع کس کے لئے تم نے یہ بلائیں کیں ہیں	جمع کس کے لیے اس نے یہ بلائیں کیں ہیں	" "
" / ۱۲	..... نظر سے بھی ادائیں کیں ہیں	..... نظر میں بھی ادائیں کیں ہیں	" "
" / ۱۳	مصحفی پھر تری تقصیر ہو کس طرح معاف	مصحفی ہو تری تقصیر بھلا کیوں کر معاف (نکلنا)	" "
" / "	..... خطائیں کیں ہیں	..... خطائیں کی ہیں	" "
۱۴۲/۱۶	منہ پھیر کر چلے ہو اجی	ہے ہے تمہیں اس طرف کو جی	۲۵۲/۳
" / "	..... کا جاتا ہے	.... کا جائے ہیں	" / "
۱۴۴/۳	منہ پھیر کر چلے تھے چمن سے کہ....	وہ منہ پھیر اچمن سے چلے تھے کہ...	۲۵۳/۰
۱۴۴/۷	پاس سے دیکھ	پیار سے دیکھ	۱۲۰/۷ الف
" / ۸	.... آبلہ تو پاؤں میں ان ...	.... آبلہ پاؤں میں ان ...	" "
" / "	صاف طے کر گئے	کیوں کہ طے کر گئے (نکلنا)	" "
" / ۹	..... کہنے میں تم اتنا نہ چلو	..... کہنے میں تم اتنا نہ چلو	" "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴۴/۱۱-۱۲	دہن زخم بھی دیتے	استخواں بھی مرے دیتے	۱۲/۱۱۰الف
۱۴۴/۱۴	آتا ہے آج	آیا ہے آج	۱۲۳/۴ب
۱۴۵/۵	..... ہے تم کو جو میری	..... ہے گر تم کو میری	سوم/۲۷۰
" / "	..... بھی دور و رسم عشق	..... بھی چاہو تو عشق	" / "
" / ۶	..... ہو نڈر ادھر دیکھو	..... ہو بہت نڈر دیکھو	" / ۲۷۱
" / ۷	لاکھ راہیں بتائیے دل کو	آگ میں گو جلائیے دل کو	" / "
" / ۸	جو را اٹھانا	ہاتھ اٹھانا	" / ۲۷۲
" / ۹	..... کو ایک نظر	..... کوئی پھر کے نظر	" / ۲۷۴
" / "	جاتے ہو کدھر پھر کے ادھر	جاتے تو ہو گھر	" / "
" / ۱۰	..... ہے بندے کا بھی گھر	..... ہے عاصی کا جو گھر	" / ۲۷۵
" / ۱۱	میرا بھی ذرا داغ	میرا بھی تو نک داغ	" / "
" / ۱۲	اے ہم نفسو بیٹھو شب ہجر مرے پاس	اے ہم نفساں بیٹھو شب ہجر میں مجھ پر	" / "
" / ۱۴	تم ادھر چاک گریباں	تم ادھر میرے گریباں	" / ۲۷۶
" / ۱۵	کر چکے سیر گلستاں تو مبارک ...	گر چلے سیر گلستاں کو مبارک ...	" / "
۱۴۶/۲	ایسی ملتی ہے جگہ اور	جا گہ تجویز کریں اور	دوم/۲۷۴
" / ۳	منھ لگا تا ہے بھلا کب صفت آئینہ	کیونکہ حیراں نہ رہیں ہم کہ خدا نے ہم کو	" / "
" / "	دی ہیں آنکھیں مجھے اس نے نگراں ...	دی ہیں جوں آئینہ آنکھیں نگراں	" / "
۱۴۶/۱۳	..... میں یکتا ہے تو	..... میں یکتا ہے تو	دوم/۲۷۸
" / ۱۴	پوچھا اس نے کیوں	پوچھا مجھ سے کیوں	" / "
۱۴۷/۱	رات دن ہے میری ہی آغوش میں	رات دن تو ہے مری آغوش میں	" / "
" / ۳	..... مرے نالے میں اثر	..... مرے نالے کا اثر	" / ۲۸۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴۷/۴	..... مرنے سے خطر	..... مرنے کا خطر	دوم/۲۵۱
" / "	میں بھلا دوں بول کہیں موت ...	میں تو لوں بول اسے موت	" / "
" / ۵	نظر آتی نہیں ہم کو کمر اس	ہم سے باندھی نہیں جاتی کمر اس کا ...	" / ۲۵۰
" / ۶	..... ہوں عجب اس کا کیا ہے	.... ہوں میں عجب کیا اس کا	" / ۲۵۱
" / "	گر مری	کہ مری	" / "
" / ۷	بے اثر آہ مری ہے تو تعجب کیا ہے	تحفۂ ماتم ہے مری آہ ستم اس کا دل	" / ۲۵۲
" / ۸	گم کرے پھر مجھے اس کی ذہن تنگ کی فکر	مجھ کو پھر فکر دہن اس کی کرے ہے حیراں	" / "
" / ۹	ایک سر ہو جو قلم دوسرا	کاٹیں اک سر کو تو پھر دوسرا ...	" / "
" / ۱۰	لطف رونے کا تو یہ ہے کہ ہو صد چاک جگر	سلسلہ رونے کا میرے نہیں ہوتا برہم	" / "
" / "	ساتھ ہر اشک کے اک لخت	اشک رہ جائے تو پھر لخت	" / "
" / ۱۱	.... قسمت ہے کہ لے جائیں	.... قسمت تھی کہ لے جاویں ...	" / "
" / ۱۲	... کوچہ ہے عجب بھول بھلیاں کہ جہاں	... کوچہ بھی عجب بھول بھلیاں ہے جہاں	" / "
" / ۱۳	زردی چہرہ پس مرگ بھی دکھلائے اثر	گاڑ دیویں مجھے جس خاک میں یا چہرۂ زرد	" / "
" / "	کیا عجب ہے کہ مری خاک	پھر عجب کیا ہے گر اس خاک	" / "
" / ۱۴	مصحفی قتل وہ کرتا ہے تو پچھتائے گا	در گذر قتل سے میرے کہ پشیماں ہوگا	" / "
" / ۱۵	غیر ممکن ہے	سخت مشکل ہے	" / "
" / ۱۶	واہ کیا چھیڑ	اس نے یہ چھیڑ	" / ۲۵۴
۱۶۸/۱	پھر چلے	کیا چلے	دوم/۲۵۴
" / ۲	.... اب جی نہیں	..... اب دل نہیں	" / "
" / ۴	.... اٹھ جائیں گے	..... اٹھ جاویں گے	" / "
" / ۵	..... مرے تیر کا	..... مرے یار کا	" / ۲۵۹

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۵/۱۶۸	بے جاں نہ کرو جاں مری	میں جاں بلب آپھی ہوں مری ...	۳۰۹/۳
۶/ "	دی جاں تلک تم کو غضب ہے اگر اب بھی	سچ روز نکالو نئی تم اپنی صد افسوس	" / "
" / "	تم دل	اور دل	" / "
۷/ "	مذہب ہے مرا عشق میں ملحد نہیں کوئی	ملحد ہوں اگر میں تو بھلا اس سے تمہیں کیا	" / ۲۶۰
۸/ "	..... ہی کچھ مصحفی	..... ہی ہے مصحفی	" / "
۱۰/ "	..... تم چلے گئے	..... تم چلے گئے	" / ۲۶۵
۱۱/ "	تمہیں سمجھاؤ	ٹک تو سمجھاؤ	" / "
۱۲/ "	..... کاٹ کر سر	..... کاٹ کے سر	" / "
۱۳/ "	جب کیا ترک مال و کشور سب	جب کہ سب ملک و مال چھوڑ گیا	" / "
۱۴/ "	کس نے یہ حال جسم زار لکھا	سوکھ کر رہ گیا ہے کاغذ وار	" / "
۱۵/۱۶۸	فروغ گل نے پھوڑا دکان ...	نہ برق گل نے جلایا مکان ...	۱۲۱/الف
۱/۱۶۹	..... سے کچھ کم نہیں ہے آتش گل	..... سے کم بھی نہیں یہ آتش عشق	" "
۲/ "	..... فوزی سے کیا کیا گل نے	..... فوزی نے کیا کیا گل کے	" "
۴/ "	ہر اک طرح سے مصیبت	ہر اک طرح کی مصیبت	" "
۶/ "	اتنا بھی ستانا ترا بھاتا نہیں مجھ کو	اتنا تو صنم کوئی ستاتا نہیں مجھ کو	۱۱۹/ب
" / "	ہر دم کا ترا ناز	ہر دم کا ترے ناز	" "
۸/ "	..... کس کو یہ ہادی تھی اذیت	..... کس کو میں ہادی تھی اذیت	" الف
۱۰/ "	فردوس کا بھولے سے	جنت کا میں بھولے سے	" ب
۱۴/ "	اس ترک کی محفل میں ہے کیوں جسم میں رعشہ	کیوں بزم میں اس شوخ کے جانے سے ڈرے میں	" "
۱۵/ "	پروانے کو	پروانہ کو	" "
" / "	کب شمع پر گر کر وہ	کب شمع پہ جل کر وہ	" "

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۶/۱۷۹	..... میں جتوں کے	..... میں بتاں کے	۱۱۹/۷ الف
۱/۱۸۰	پر سبز ہے اتنا لے عاشق سے کہ ہرگز	پر سبز ہے عاشق سے لے اتنا کہ ہرگز	" "
" /۱	پردے سے بھی آواز	پردے میں بھی آواز	" "
" /۴	گل پوش وہ آئے ہیں جلانے	سو ہا پہن آئے وہ جلانے	۱۲۶/۷ ب
" /۱۰	لو اور لگی آگ	اس رنگ لگی آگ	" "
" /۵	..... بھی باقی ہے حسینوں کی محبت	.... بھی جاتی ہی نہیں لفت خوباں	۱۲۳/۷ الف
" /۱۱	اک روگ لگایا ہے خدا نے	اک روگ دیا ہے یہ خدا نے	" "
" /۶	..... آ نکلے ادھر تم	..... آ نکلے صنم تم	" "
" /۸	..... تم تو ستانے مرے دل کو	..... تم تو کڑھانے مرے دل کو	" "
۱۸۰/۱۱	پروانہ کیا	اور وانہ کیا	۱۲۲/۷ الف
" /۱۲	حق یہ ہے کہ	یہ سچ ہے کہ	۱۲۹/۷ ب
" /۱۳	تا کوئی پتا بھی مری تربت کا نہ پائے	تربت مری معلوم نہ ہوتا کسی کو	" "
" /۸	کرنا مجھے وہاں دفن جہاں ریگ رواں ہو	وہاں دفن مجھے کیجو جہاں ریگ رواں ہو	" "
" /۱۴	..... میں ہیں سب برق کے انداز	..... میں ہے خو برق کی ساری	" "
" /۱۵	لائے صبا اڑا کے کوئی برگ گل ادھر	لائے صبا چمن سے اگر کوئی برگ گل	۱۳۷/۷ الف
۱۸۱/۱	سنسان دشت میں مجھے لے چل نہ اے جنوں	خورشید کی پناہ کو صحرائے حشر میں	" "
۱۸۱/۲	کیوں آستین	مت آستین	سوم/۲۶۰
" /۴	.... سے کہہ رہی ہے	.... سے یوں کہے ہے	" / "
" /۵	.... مثال ہی نہیں	.... مثال میں نہیں	" /۲۶۱
" /۶	..... کیا کہ چہرے سے	..... کیا جو آئے ہے	" /۲۶۲
" / "	آتا ہے پوچھنا عرق	چہرے سے پوچھنا عرق	" / "

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۸۱/۹	..... پسِ مرگ کفن ...	..... پس از مرگ کفن ...	۱۱/۷ الف
۱۸۲/۱	نہیں افلاس میں اب کوئی شناسا میرا	رفت و آمد سے جو اس کوچے کے ہے کام مجھے	" "
۱۸۲/۱۱	..... تو ہے وحشت دل سے یہ خیال	..... تو پھر وحشت دل کہتی ہے	" "
۱۸۲/۱۲	روک رکھیں کہیں کانٹے نہ چمن میں مجھ کو	باغباں جلنے نہ دیوے گا چمن میں مجھ کو	" "
۱۸۲/۱۲	..... رہنے ہی کی کوئی راہ نکالو	..... رہنے ہی کی کچھ راہ نکالو	۱۲۲/۷ ب
۱۸۲/۱۳	تو بادلہ پوشی	ہو بادلہ پوشی	" "
۱۸۳/۲	ہم بھی آمادہ ہیں دنیا	آئے ہیں ہم بھی تو دنیا	اوّل/۳۶۳
۱۸۳/۵	..... چاہیئے کچھ اس پہ	..... چاہیئے ہے اس پہ	" ۳۶۱/
۱۸۳/۶	..... ایسا کر ترے	..... ایسا جو ترے	" ۳۶۲/
۱۸۳/۹	..... نہ کہے کوئی	..... نہ کہو کوئی	" ۰/
۱۸۳/۱۱	نیچے گٹھری لئے بیٹھے	نیچے گٹھری ہوئے بیٹھے	" ۳۶۳/
۱۸۳/۱۲	..... ہے اگر سر	..... ہے کہ گر سر	" ۳۵۷/
۱۸۴/۱	..... بنائے ابھی جبریل	..... بنا دے پر جبریل	" /
۱۸۴/۴	..... ہم کو بھی کرنا	..... ہم کو بھی کیجو	" /
۱۸۴/۵	..... آہ سے	..... آہ کا	" ۳۵۴/
۱۸۴/۶	لائے	لاوے	" /
۱۸۴/۷	کچھ شر اک بھی ہر ایک کے یوں روبرو	..... ہر اک کے اس طرح سے میاں روبرو ...	دوم/۳۶۲
۱۸۴/۹	..... طرح جو رہتا ہے	..... طرح سے پھرتا ہے	" ۳۶۲/
۱۸۴/۱۰	ڈر ہے مجھے اسے بھی	ڈرتا ہوں میں اُسے بھی	" /
۱۸۴/۹	اس ناتواں نحیف پہ تلوار کھینچنا	اس ناتواں پہ عیب ہے تلوار کھینچنا	" /
۱۸۴/۱۱	ہستی کہاں ہماری اگر ہم	ہم ہو دیں پھر کہاں کے اگر ہم ...	" /

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۸۳/۱۲	مارے حیا	مارے عنا	دوم/۲۶۳
۱۸۴/۱۴	غالب کے بعد مرگ	اغلب کے بعد	۲۵۸/
۱۸۴/۱۶	اے دل کہاں تلک یہ گراں جانیاں تری	اے دل بھلا روا ہے گراں جانی اس قدر	۰۰/ ۰۰
۱۸۴/۱۷	..... وہ ترے	..... یہ تری	۲۵۹/
۱۸۴/۱	مرقد کی	تربت کی	۰۰/ ۰۰
۱۸۴/۲	تو جانیو اُسی کا یہ ہے صید مصحفی	تو جانیو یہ اس کا ہی زخمی ہے مصحفی	۰۰/ ۰۰
۱۸۴/۱۲	..... نکلنا	..... اچھلنا	دوم/۲۶۸
۱۸۴/۹	دل کو اک رنج	دل پر اک رنج	۱۲۱/۷ ب
۱۸۴/۱۰	قیس کو ناقۂ لیلیٰ کا پتا بتلا دے	دیوے مجنوں کو کبھی ناقۂ لیلیٰ کا پتا	۰۰ ۰۰
۱۸۵/۵	... بزم کی زینت تو رہی	... بزم کی نت زیب رہی...	اقل/۲۴۳
۱۸۵/۶	اس گلی میں میں تمہیں چھوڑ گیا تھا شب کو	میں یہ جانا تھا کہیں گھر سدھارے ہوگے	۰۰/ ۰۰
۱۸۵/۰۰	..... تب سے یہیں	.... تب کے یہیں	۰۰/ ۰۰
۱۸۵/۱۰	..... چاک جگر کی	..... چاک جگر کا	۲۴۴/ ۰۰
۱۸۶/۳	چلے ہیں یار کے کوچے میں پر یہ کھٹکا ہے	ملے تو ہیں یہ یہی دل میں سوچ رہتا ہے	۲۶۷/ ۰۰
۱۸۶/۴	شب وصال تو سب ان سے جنگ میں گذری	شب فراق میں دیکھا جو کچھ کہ میں دیکھا	۲۶۸/ ۰۰
۱۸۶/۰۰	سحر ہوئی ہے	سحر ہوئی یہ	۰۰/ ۰۰
۱۸۶/۶	عجیب حال ہے کچھ مصحفی کا الفت میں	ہمارے ساتھ مری جان دوستی میں تری	۰۰/ ۰۰
۱۸۶/۸	کوچہ ہو ترا یا کسی مقتل کی زمیں ہو	کوچے میں ترے گو کے نہ جا اپنے تئیں ہو	۲۶۶/ ۰۰
۱۸۶/۰۰	مرنا ہی ہمیں مدِّ نظر ہے تو کہیں ہو	مرنا ہی جب آیا تو مری جان کہیں ہو	۰۰/ ۰۰
۱۸۶/۱۱	گہہ دیر میں	گہہ دہر میں	۲۶۷/ ۰۰
۱۸۶/۰۰	پر دل کی تسلی نہ ہمیں	تسکیں دل اپنی نہ ہمیں	۰۰/ ۰۰

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۸۶/۱۲	رکھ دیکھے اس کو بھی ذرا	رکھ دیکھ تو اس کو ذرا	اول/۳۶۶
۱۳/"	..... مجھ کو نا صحو	..... مجھ کو ہر گھڑی	"/۳۶۴
۱۸۸/۱	اب کبھی میری تمہاری نہ صفائی ہوگی	آپ کی میری کسی طرح نہ ہوگی صلح	"/۲۵۸
"/۲	..... وہ ناز تو دیکھو	..... ٹک ناز	"/۳۳۹
"/۳	ہر گام پہ پامال ہی ہو کبک کہ طاؤس	طاؤس پری جلوے کو ٹھکرا کے چلے ہے	"/"
"/۵	گر حال اپنا غم سے بہت تنگ ہے	گر اپنا حال غم سے ترے تنگ	"/۳۴۱
"/۶	دل تو بہت قریب ہے کر لیں گے سجدہ ہم	کعبے کا جانا فرض نہیں ہم کو مصحفی	"/"
"/۸	..... کبھی جو	..... کبھی وہ	/۳۴۶
۱۸۷/۹	.... غیر سے الفت	.... غیر وے سے	اول/۳۴۶
"/۱۰	جہاں ہو بند دم تیغ خوف قاتل سے	جہاں کے ہو دم شمشیر تیغ تیز بلند	"/"
"/"	..... عذر خواہ	..... داد خواہ	"/"
"/۱۱	غیر ممکن ہے فقیر	یہ نہیں ممکن فقیر	"/"
"/۱۲	ماندگی میں کیا ہو منزل پر پہنچنے کی امید	گو کہ دن ہو وے بڑا پر ایسی منزل کے تئیں	"/۳۴۷
۱۸۸/۱	پردہ اٹھے یا نہ اٹھے اس کے چہرے سے مگر	گو نہ اٹھے تو نہ اٹھے اس کے چہرے سے نقاب	"/"
"/۲	یار جب پہچے خبر کو بھی نہ کوئی آدمی	نہ وہ آپ آوے نہ قاصد درمیاں سے دور ہو	"/۳۴۸
"/۳	کیا غضب ہے یہ کہ ایسی فصل میں اے باغباں	لب رواہے یہ کہ ایسی فصل گل میں باغباں	"/"
"/"	.... صحن بوستاں سے	.... اپنے آشیاں سے	"/"
"/۴	بخت پہچانے تو مجھ کو یا تک اے مصحفی	اب کے گر آیا تو میں بھی منہ سے اس کے منہ لگا	"/"
"/۷	ہم ادھر یار کے خواہاں ہیں ادھر تو اے دل	میں اِدھر یار کا خواہاں ہوں اُدھر ...	"/۲۵۴
"/۹	یاد آئی جو تری زلف پریشاں مجھ کو	یاد آئے جو ترے موئے پریشاں مجھ کو	دوم/۲۶۶
۱۸۹/۱	پر بڑا عیب یہ ہے تم میں کہ ...	پر یہی عیب ہے اک تم میں کہ...	"/۲۶۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۸۹/۳	مدتوں سے	بیستوں سے	۲۹۱/۳۳
۱۹۰/۶	تو ہم بھی بیٹھے ہیں یہاں دل...	تو ہم بھی رکھتے ہیں اک دل...	۲۶۴/"
۱۹۰/۷	جفاشعار جو ہو سو وفاشعار نہو	جفاشعار جو ہو سو وفاشعار نہو	۲۴۷/"
۱۹۰/۸	ذرا تو رہ دل بے صبر کیا ہے بے صبری	ذرا تو رہ دل بے صبر کیا ہے...	"/"
۱۹۰/۱۰	ہوائے لالہ و گل جس کو سازگار نہو	ہوائے خندۂ گل جس کو سازگار نہو	"/"
۱۹۰/۱۱	..... ہیں لالہ خوں	..... ہیں لالہ خوں	۲۴۹/
۱۹۰/"	کسی شہید کا تازہ یہاں مزار نہو	کسو شہید کی یاں تازہ کوئی مزار نہو	"/"
۱۹۰/۱۲	بچھائے ہیں ترے کوچے میں میں نے خار مژہ	کہ بہر فرش میں اس کی گلی میں خار مژہ	"/"
۱۹۰/۱۴	... شتاب مرے مرغ دل کی لے صیاد	... شتاب لے اس مرغ دل کی اے صیاد	۲۴۹/۲۴۹
۱۹۰/"	..... ہاتھوں سے	.... ہاتھوں میں	"/"
۱۹۰/۱۵	.....قدم گھر سے یار باہر....	....قدم شب کو گھر سے باہر...	"/"
۱۹۰/۱	..... زمیں کا سد راہ	..... زمیں کا ہرگز	"/"
۱۹۰/۲	بڑا مزہ ہو اگر در پہ پردہ	مزہ تو ہے جو کبھی در پر	"/"
۱۹۰/۵	لاکھ زنجیروں میں جکڑیں روک...	گھر کے زنجیروں میں	۲۵۶/"
۱۹۰/۶	..... گل چھلوں کے	..... گل چھلے کے	"/"
۱۹۰/"	یک قلم سا عدم شباب	جو مرا سا عدم شباب	"/"
۱۹۰/۷	.... ملتا ہے جس کو دور رہتے ہیں ...	... ملتا ہو جس کو دور گردی میں ...	"/"
۱۹۰/"	اس کو کیا پروا جو باہر	چاہیئے وہ شخص باہر	"/"
۱۹۰/۸	دیکھتا ہوں جب پریشان حال پاتا ہوں تمیں	میں بظاہر حد پریشاں	"/"
۱۹۰/"	..... کچھ اے مصحفی ...	.... کچھ میاں مصحفی ...	"/"
۱۹۰/۱۰	کیا خوبرو دیا ہے قسمت نے یار مجھ کو	از بس بھلا لگے ہے تو میرے یار...	۲۶۵/"

صفحہ/سطر	حدیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۸۹/۱۰	..... اس پر	.... تجھ پر	دوم/۳۴۵
۱۱/ "	..... تغافلوں سے	..... تغافلوں نے	" / "
" / "	... قفس میں گزری ساری بہار ...	... قفس میں رکھا فصل بہار ...	" / "
" / ۱۲	آنکھوں نے یہ کیا ہے کس سے دوچار ...	آنکھوں سے یہ کیا ہے کس کی دوچار ...	" / ۲۶۶
۱۹۰/۱۵	تقدیر گھونٹتی ہو جو تدبیر کا گلو	تقدیر گھونٹ ڈالے ہے تدبیر کا گلو	۷/۱۱۹ الف
۱۹۱/۱	ایسا بھی کوئی دشمن اہل سخن نہ ہو	بس اس قدر بھی دشمن شعر و سخن نہ ہو	۷/۱۲۱ ب
" / ۱۰	بے خود ہے کیسے موج ہوا بوئے خوش سے آج	بے خود ہے آج موج ہوائے خوش سے ہائے	۷/۱۲۲ الف
" / ۱۲	..... ہو کر سفید پوش	..... ہو کر سپید پوش	" "
" / ۱۵	شادی کی کوئی زیر زمیں انجمن نہ ہو	کچھ عیش کی زمیں کے تلے انجمن نہ ہو	" "
۱۹۲/۱	اے آہ	اے نالہ	سوم/۲۵۲
" / ۲	فرصت نہ جس کو اپنی گریباں دری سے ہو	فرصت نہ ہو جس کو گریباں سے ایک دم	" / "
" / "	پھر ہاتھ	وہ ہاتھ	" / "
۱۹۲/۴	سعی کیا	سعی کا	سوم/۲۵۵
۱۹۲/۸	جلوۂ حسن سے یوں دل ہے ہمارا سوزاں	جلوۂ حسن سے ہے نالۂ گرم عاشق	۷/۱۲۴ ب
۱۹۲/۹	جس میں انداز نکلتا ہے تری چشک کا	جس میں چشک کا ترے نکلے ہے انداز صنم	۷/۱۲۴ ب
" / "	تاکتا ہوں میں شب ہجر اسی تارے کو	میں شب ہجر میں تکتا ہوں اسی تارے کو	" "
" / ۱۰	دل نہ سمجھو کہ فرشتوں نے جلانے کیلئے	دل نہ سمجھو دل سوزاں کو کوئی صانع نے	" الف
" / ۱۱	..... ہے تری گریہ و زاری مجھ کو	..... مری گریہ و زاری مجھ کو	۷/۱۱۸ "
" / ۱۲	..... بگولا جو کوئی اٹھتا ہے	..... بگولا جو کبھی اٹھتا ہے	" "
" / ۱۳	میں نہ تھا وہ کہ کبھی طعنے رقیباں سنتا	میں وہ تھا جو نہ کبھی طعنے رقیباں سنتا	" "
۱۹۳/۱	کب تک شب فراق میں دل دردمند ہو	طول شب فراق سے کب تک گزند ہو	سوم/۲۷۳

صفحہ/سطر	دیوانِ محسنی	کلیاتِ محسنی	جلد/صفحہ
۱۹۳/۲	تا چونکنے پر آفتِ ہجراں	چونکنے پہ تا مصیبتِ ہجراں	سوم/۲۷۳
۱۹۳/۶	خوں ناحق ہوں وہ کس طرح سے کھوئے مجھکو	خوں ناحق ہوں میں کیونکر کے وہ کھوئے مجھکو	۱۲۰/ الف
۱۹۴/۷	میں وہ بے کس	اتنا بے کس	" "
" /۸	..... کوئی آکے نہ روئے مجھکو	..... کوئی پیٹے نہ روئے مجھکو	" "
" /۸	..... تو پانی نہ ڈبوئے مجھکو	..... تو دریا نہ ڈبوئے مجھکو	" "
" /۱۰	..... لایا ہوں یہ تحفہ ذرا چکھو	..... لایا ہوں سینے پر ذرا چکھو	۱۲۱/ ب
" /۱۱	رہا ہے گل سے	رہے ہے گل سے	۱۲۵/ الف
" /۱۲	... دے گا کس طرح خواب گراں مجھکو	... دے گا کیوں کے یہ خواب گراں مجھکو	" "
۱۹۴/۴	..... رکھ دیتا	..... رکھ دیوے	" "
" /۸	پڑا ہوں شاخ سے گر کر میں برگ	پڑا ہوں ہاتھ میں مل کے میں برگ ...	۱۲۹/ الف
" /۹	... لے جائے اب بادِ خزاں مجھکو	..... لے جاوے یہ بادِ خزاں مجھکو	" "
" /۹	رہا کچھ آسرا رستے میں منزل پر پہنچنے کا	گیا میں بیٹھ آخر کو قدم اٹھتے رہے میرے	" "
" /۱۱	نواسنجوں میں بہتر	نواسنجوں سے بہتر	" "
" /۱۲	میں ذی حق ہوں ہمارا ناقہ دے لے ساربان مجھکو	تو خالی چل ہمارا ناقہ محمل لے ...	" "
" /۱۵	نام عشق اب تو نہ لیں گے کسی عنوان ہم تو	نام اب عشق کا لیویں گے نہ یاراں ہم تو	۱۳۱/ الف
" /۱۶	..... ارزاں ہی سے ارزاں ہم تو	..... ارزاں سے بھی ارزاں ہم تو	" "
۱۹۵/۵	..... رکھ دیا خود	..... رکھ دیا خود	۱۲۹/ ب
" /۶	مصور نے دکھایا طرفہ حسن و عشق کا نقشہ	محبت نے کشش کا اپنے نقشا کھینچ دکھلایا	" الف
" /۸	..... نہیں کچھ اس میں خلاف	..... نہیں آپس کا خلاف	۱۳۰/ ب
" /۹	ایک سا چاہتے ہیں	یار ہو چاہتے ہیں	" "
۱۹۵/۹	بے خبر سمجھے ہیں	اور ہم سمجھے ہیں	" الف

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۹۵/۱۰	بدگمانی سیر گلشن سے ہوئی جو یار کو	بدگمانی جو ہوئی سیر چمن سے یار کو	۷/۱۲۵ ب
" /۳	عادت دامن کشی کس نے سکھائی خار کو	عادت دامن کشی سکھلائی کس نے خار کو	" "
" /۱۲	ہجر کی شب کیوں علد مجھ نالہ کش کا ہو نہ چرخ	ہجر کی شب ہر ستارا ہے مرے نالہ کا خصم	" "
" /۱۳	کہنہ ہوتی ہے تو لونی لگتی ہے دیوار کو	جب ہوئی کہنہ تو لونی لگتی ہے دیوار کو	۷/۱۲۶ الف
۱۹۶/۱	گر نہ ہو اس میں تمہارے لعل	گر نہ ہووے اس میں تیرے لعل	۷/۱۲۵ ب
" /۲	..... کو حاصل دم سے ہوتا ہے فروغ	..... کو دم سے ہووے ہے حاصل فروغ	۷/۱۲۷ الف
" /۴	نوجوانی کھو کے یوں پیری میں غفلت بڑھ گئی	جب جوانی ہو چکی پیری میں غفلت آ گئی	۷/۱۲۵ ب
" /۱۱	صبح کو آتی ہے جیسے نیند شب	صبح کو نیند آتی ہے ہر شخص شب	" "
" /۱۰	میرے مرنے کی خبر دینا نہ چشم یار کو	میرے مرنے کی کہو مت کوئی چشم یار کو	۷/۱۲۷ ب
" /۱۳	دل کروں کیونکر میں اپنا نذر چشم یار کو	کیا کروں ہاؤں میں دکھا کر شیشہ چشم یار کو	" "
" /۱۴	کہکشاں نے اور بھی بے قدر گردوں کو کیا	مو قلم سے کھینچ مت نقاش چشم یار کو	" "
" /۱۶	گاہ گاہ اس سے شعاع حسن آتی ہے نظر	اس سے گاہے تو شعاع حسن آتی ہے نکل	" "
" /۲	یا خدا رکھنا سلامت روزن دیوار کو	حق سلامت رکھے اس کے روزن دیوار کو	" "
" /۱۷	زہر ہے یہ ترک کر دنیا کی لذت اے حریص	لذت لوئی دنیا کے تئیں سمجھا جو شہد	" "
" /۲	..... لے کر کیا زبان مار کو	..... لے کر وہ زبان مار کو	" "
۱۹۷/۴	بوجھ عصیاں کا ہمارے لے تو دم میں بیٹھ جائے	بار عصیاں کا ہمارے لے تو وہ بھی بیٹھ جائے	" الف
۱۹۷/۹	..... اپنے نہ دربان	..... اپنے نگہبان	سوم/۲۶۲
" /۱۱	نہ نسیم نامہ بر ہو، نہ	نہ نسیم نامہ مانگے، نہ	" /۲۶۳
" /۱۲	تری دونوں گیسوؤں میں یہی رات مشورے تھے	تری دونوں زلف باہم یہ کریں تھی مشورت رات	" /۲۶۴
۱۹۷/۱۳	دل و جاں کے جو طالب ہو تو منت دار کر رکھو	مطیع و بندۂ و منقاد و منت دار کر رکھی	۷/۱۱۸ ب
" /۱۴	..... بس ہم ہی جاتے ہیں	..... بس ہم سو جاتے ہیں	" "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۹۷/۱۵	..... دیدۂ خونبار کر رکھو	..... دیدۂ بیدار کر رکھو	۱/۱۱۸ ب
۱۹۸/۱	..... تم کو یہ کہتا ہوں	..... تم کو میں کہتا ہوں	" "
" /۶	دکھاتا ہے مجھے کل داور	دکھاتا ہے ہمیں کل داور	۱/۱۱۹ الف
" /۷	تال شرط ہے اے مصحفی چوپڑ میں ...	تال شرط ہے میاں مصحفی چوسر میں ...	" "
۱۹۸/۹	صدقے میں اک ذرا ادھر	صدقے تیرے میں ٹک ادھر	اوّل/۳۸۹
" /۱۲	زلف کا بوجھ یوں کمر پہ نہ ڈال ...	زلف کو بوجھ دے کمر پہ نہ جاں ...	" /"
" /۱۴	..... کھل گئی ہوں ہی آنکھ	..... کھل گئی ہوں ہی آنکھ	" /"
" /۱۶	..... یہ ستم	..... پر ستم	" /۳۸۹
" /"	..... اپنے نامہ بر	..... اپنا نامہ	" /"
۱۹۹/۱	آنکھوں میں ذرا اشک کی تو جلوہ	راتوں کو ستاروں کی ذرا جلوہ	دوم/۲۸۱
" /"	ہو لخت جگر ہے وہ عقیق	کیا جھلکیں ہیں غافل یہ عقیق	" /"
" /۲	..... مرے	..... مرا	" /"
" /۳	..... صراحی	..... گلابی	" /"
" /"	بیڈول نہ رکھ پاؤں نسیم	یوں پاؤں نہ رکھ اپنا نسیم	" /"
" /۴	صیاد نہ کر صید مجھے کنج قفس میں	صیاد نہ رکھ میرے تئیں کنج	" /"
" /۶	ظاہر ہے کہ ہے اس میں تری زلف کا پرتو	ہر اشک کے قطرے سے ہے آنکھ لڑی ہے .	" /۲۸۲
۱۹۹/۷	جب جوش جنوں ہوگا میں تب تجھ	آیا جو جنوں مجھ کو تو میں تجھ	دوم/۲۹۲
" /۹	آنکھ نیچی ہیں سر جھکا ہے کچھ	بیچ پگڑی کا کھل رہا ہے کچھ	" /۲۸۳
" /۱۲	آنکھ ان کو نہیں شناخت کہاں	ان کی خصید کا ہوں دیوانہ	" /"
" /"	لوگ کچھ	یار کچھ	" /"
" /۱۴	سرو خوبی کو کب پہنچتا ہے	سرو کب قد کو تیرے پہنچے ہے	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۲۰۰	..... ہجر مگر وصال کے ساتھ	... ہجر کی شب وصال ...	دوم/۲۸۶
۲/"	..... ذرا ادھر	..... ٹک اک ادھر	"/"
۲/"	.... تا سور سا جاری	.... تا سور سی	"/۲۸۷
۲/"	..... بلا کے ساتھ	..... ہوا کے ساتھ	"/۲۸۷
۲/"	دل جانتا ہے خوب نہ ہوگا کبھی اثر	عالم یہ کچھ ہے اپنی دعا کا کہ ان دنوں	"/۲۸۸
۲/۲۰۱	مانی نے لکھ کے پہلے شب	مانی تو پہلے لکھ کے شب	سوم/۲۹۲
۲/"	ہو جائے ہاتھ کیوں نہ مصور ...	ہو جائے کیوں نہ دست مصور ...	"/"
۲/"	..... کو مانی نہ تو دکھا	..... کو نقاش مت دکھا	"/۲۹۳
۲/"	..... یوں نفس	..... یوں نفس	"/۲۹۴
۲/"	جس طرح عابدوں میں گنہگار	جوں صالحوں میں ہووے گنہگار	"/"
۲/"	... کے اگر دیکھتا ہے زلف اپنی	... کے جو دیکھے ہے جعد کو اپنی	"/۲۸۷
۲/"	تو سوچتا ہے یہ	کہے ہے ہائے یہ	"/"
۲/"	کروں میں دل پہ تصدق نہ کیونکر اپنی...	میں کیوں کہ دل پہ تصدق کروں نہ اپنی...	"/"
۲/"	..... مرمٹا	..... مرگیا	"/"
۲/"	..... کے مجھ کو جو مسکراتا ہے	.... کے کیوں مجھ کو مسکراتا ہے	"/"
۲/"	خبر نہیں ہے مجھے کیا قضا ہے ...	خبر نہیں مجھے یہ کیا ادا ہے	"/"
۲/۲۰۱	اڑتا تھا کیا کبوتر بام	اڑتا پھرا کبوتر بام	سوم/۲۸۰
۲/۲۰۲	اگرچہ ہے بوسہ تری ہر عضو کا شیریں صنم	اگرچہ ہے ہر عضو کا بوسہ ترے شیریں میاں	"/۲۸۶
۲/"	..... کچھ اور لذت	..... کچھ زور لذت	"/"
۲/"	بسکہ ہے قبر شہید ناز پر ...	خاک پر کشتے کی اس کے بس کہ ہے...	"/"
۲/"	نہ ہر کھائیں گے مقرر ہے یہ	نہ ہر کھا مر جائیے بس ہے یہ	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۰۲/۵	ہر کر لگاتے ہیں یہ بلا بسملوں کے ساتھ	تلوار کے سوا جو سمجھتے ہی کچھ نہیں	سوم/۲۸۸
۶/ "	فرقت میں کیا کہوں ترے بیمار کا قلق	تجھ بن قلق میں کیا کہوں بیمار کے ترے	" / "
۸/ "	سوائے خوں نہیں زیر	بغیر از خوں	اوّل/۲۸۶
۱۰/ "	... دنیا نہ ہم کو فکر دیں ...	... دنیا ہے یاں، نہ فکر دیں ...	" / ۲۸۷
۱۲/ "	..... کہ اب تلک	..... کہ دم بدم	" / ۲۸۵
۱۱/ "	ٹکڑے ہزاروں جھڑتے ہیں ...	ٹکڑے جگر کے جھڑتے ہیں ...	" / "
۱۴/ "	..... شمع قلم ہو	..... شمع کٹا ہو	" / "
۲۰۳/۳	..... نے زمانہ	..... نے اک عالم	" / ۲۷۸
۴/ "	اے دل تو زلیخا کی طرح راہ	مانند زلیخا تو سرِ راہ	" / ۲۷۹
۶/ "	اے مصحفی آیا ہے اگر بزم بتاں میں	اے مصحفی کیا دیکھے ہیں ہے مجلس خوباں	" / "
" / "	اک آدھ پری سے تو کہیں آنکھ	اک آدھ سے تو بھی کہیں یاں آنکھ	" / "
۷/ "	دیکھ لیتے تھے	جھانک لیتے تھے	سوم/۲۸۳
" / "	دیکھیں اب کون سی نکلے ترے دیدار...	دیکھیں کیا نکلے ہے اب یار کے دیدار...	" / "
۹/ "	..... بسمل کا	..... عاشق کا	" / "
" / "	آخر کار وہ نکالا لب سوناں	آخرش سب وہ ہلو کا لب	" / "
۱۰/ "	..... روزن	..... رخنہ	" / ۲۸۴
۱۱/۲۰۳	... ہیں جو پینے سے مانع ہیں ...	.... ہیں کہ جو خمر سے مانع ہے	سوم/۲۸۴
" / "	ان سے ہم پوچھتے ہیں خانہ	ان سے ہی پوچھیں ہیں ہم خانہ	" / "
۱۲/ "	شکر ہے بند جو روزن تھے وہ دو ایک کھلے	کوئی فرقے سے کوئی در سے تجھے جھانکے ہے	" / ۲۸۵
۱۳/ "	کیسے ٹھٹھ لگ کے ہیں بندھے ...	ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ رہے ہیں	" / ۲۸۴
۱۴/ "	..... وہ	..... سو	" / ۲۸۵

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵/۲۰۳	کھوٹی ہوتی ہے بس اب نامہ بر یار کی راہ	ہوئے کھوٹی نہ کہیں قاصد دلدار کی راہ	سوم/۲۰۵
۲/۲۰۴	..... تری ان آنکھوں کے	.... تری اس چشم کے	اوّل/۲۷۰
۴/ "	..... لاؤ کہیں جلد کہاں	... لاؤ بھی کید ھر ہے کہاں	" /۲۸۲
۵/ "	..... رونے کا	.... گریہ	" /"
۶/ "	..... لائے یہ اُسے	.... لائے وہ اُسے	" /۲۸۳
۷/ "	دل بھرا رہتا ہے اپنائے الفت سے مدام	شیشہ خانے میں تمہارے مجھے سچ کہدو بھو	" /"
" /"	کوئی ایسا کہو اب شیشہ گراں ..	شیشہ کوئی اس دل سا بھی لے ...	" /"
۸/ "	... اس کو جو اک جام بھی ہوے اس...	... اس کو گر اک جام بھی مے ہو اس...	" /"
" /"	دست نازک پہ نزاکت سے گراں	تیرے ہاتھوں کی نزاکت پہ گراں	" /"
۹/ "	معصحفی دیکھ کے بھر آئے نہ کیوں دل اس کو	... کے دل کیوں نہ بھر آوے اس کو	" /"
۱۰/ "	..... تازہ جواں	.... سچ کا جواں	" /"
" /"	..... تھا پیکاں	.... تھا یہ مکاں	" /۲۸۵
" /"	آج تو کچھ مرے پہلو میں ترا درد ...	جائے دل اب مرے پہلو میں ترا درد...	" /"
۱۲/ "	چمن آرا ہے کیا بہار تو دیکھ	چمن آرائے نو بہار تو دیکھ	" /۲۸۹
۱/۲۰۵	..... ہے قتل کے بعد	..... ہے کر کے قتل	" /"
۲/۲۰۵	..... عجب کیا ہے	..... عجب بھی نہیں	" /"
۳/۲۰۵	اس کو تربت	اس کی تربت	اوّل/۲۸۹
۱۲/ "	کرے کیونکر نہ روزن ہی جاسوسوں نے بند	گھر کے جاسوسوں نے روزن ہی لوائے دریغ	سوم/۲۹۲
۲/۲۰۶	..... میرے جو بھی ہے	..... میرے پاس ہو دن	۱۲۳/۷ الف ۵۱
۴/۲۰۶	میں نے تیرے لئے اے شوخ سنا	دیکھو اک تری خاطر میں سنا	اوّل/۲۸۰
۶/ "	..... ہوا سا سے جہاں نے دیکھا	..... ہوا سو تو سبھوں نے دیکھا	" /۲۸۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۰۶/۷	ہم نے کچھ قدر نہ کی	ہم نے ہی قدر	اول/۳۸۱
۲۰۷/۸	..... طرب میں	..... طرب کا	۳۸۰/"
۲۰۷/"	میں نے الفت میں تری ترک ...	عشق میں میں نے ترے ترک	"/"
۲۰۷/۹	ہائے یہ کس سے کہوں	ہائے میں کس سے کہوں	۳۸۱/"
۲۰۷/۱۰	نامہ بھیجا جو اُسے اس نے اڑائے پرزے	رلتا پھرتا ہے مرا کاسۂ سر خاک کے بیچ	"/"
۲۰۷/"	..... قسمت میں	.... طالع میں	"/"
۲۰۷/۱۱	خوں عالم کے کے پر ابھی ہوتا ہے عیاں	کون جانے ہے کہ نظارہ کش شوق کہاں	"/"
۲۰۷/"	رنگ لائے گا ترا رنگ حنا	رنگ دکھلائے ہے وہ رنگ حنا...	"/"
۲۰۷/۱۲	کان رکھ کر	کان دھر کر	۳۸۲/"
۲۰۷/"	آتی ہے دل	آئے ہے	"/"
۲۰۷/۱۴	لاکھوں میں بیچ ہے چھپتی	لاکھوں کے بیچ	۳۷۷/"
۲۰۷/۴	..... نشاں تک نہ رہا	..... نشاں بھی	۳۶۹/"
۲۰۷/"	پھر کوئی خاک	کیا کوئی خاک	"/"
۲۰۷/۵	منع دید رخ جاناں سے نہ کر اے ناصح	دیدہ بازی کا مزہ شیخ جی کیا جانیں	"/"
۲۰۷/"	اپنی تو آٹھ پہر	ان کی تو آٹھ	"/"
۲۰۷/۹	اب تو در پردہ ہوا ہے	اپنے پردے میں ہوا ہے	اول/۳۷۶
۲۰۷/۸	..... رشک ہیں چنتا	..... رشک میں پگتا	۳۳۲/الف
۲۰۷/۱۱	پھیرے گا اس سے منہ اے گل اگر تو وقت زیب	گر ہوتے ہم سے لکد شک دو چار آئینہ	اول/۳۷۵
۲۰۷/۱۲	..... کر جو	..... کر وہ	۳۷۶/"
۲۰۷/۱۳	..... دیکھتا	..... دیکھیو	"/"
۲۰۹/۲	دل کو یوں ربط ہے اس	دل کو ہے رفتگی اس	دوم/۲۸۴

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۲۰۸/۲	عشق جس طرح سپاہی کو ہو تلوار سے	جوں سپاہی کے تئیں عشق ہو ...	دوم/۲۸۴
۵/ "	آرزو ہے ترے دیدار کی ایسی کہ مدام	آرزو میں تری اے زہرہ جبیں تاروں کی	" /۲۸۵
/ "	..... روزن دیوار	..... رخنۂ دیوار	" / "
۸/ "	وصف اقلیم محبت کا کرے کیا کوئی	مصحفی مصر محبت کی کروں کیا تعریف	" /۲۸۶
۹/ "	..... آنکھ ہوئی	... دیدے ہوئے	" / "
۱۲/ "	جتنی الفت	جوں جوں الفت	" /۲۸۷
۱۴/ "	ہر گھڑی	دن بہ دن	" /۲۸۳
۲۰۹/۱	وصل میں مصحفی فراق سے بھی	ایک جب اٹھ چلوں ہوں میں دل سے	" / "
/ "	کچھ مصیبت	پھر مصیبت	" / "
۳/ "	... کو نداس سے منہ اپنا چھپا گئی	... کو ند دیکھ اُسے منہ چھپا ...	" /۲۸۱
۴/ "	..... دل کو	..... دل پہ	" / "
۵/ "	... نگاہ تیز کا وار خطا ہوں کہ وہ	.... تیز سے صدقے گیا کہ وہ	" /۲۸۲
۱۱/ "	..... جو کوئی نظر	... کوئی جب نظر	" /۲۵۵
/ "	آفت تازہ	آفت اک تازہ	" / "
۱۴/ "	..... چہرے پہ	.... مکھڑے پہ	" / "
۱۶/ "	کیا اسیروں کو قفس	کیا اسیرانِ قفس	" / "
/ "	بوئے گل لے کے جو باد سحر	جب کبھو باغ سے باد	" / "
۲۰۹/۱۷	گرچہ گرمی وہ نہیں اشک میں میرے لیکن	گرچہ وہ جست نہیں اشک میں میرے لوہی	دوم/۲۵۵
۲۱۰/۳	پر مت کرے تجھ کو یہ	پر تجھ سے کہے اتنا یہ	" /۲۵۷
۴/ "	.... کہنے لگے	..... کہنے لگا	" /۲۵۸
۵/ "	خاموش ہو زاہد ہوس حور	چل دور ہو زاہد	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۱۰/۸	... حقارت سے جو ہم کو	.... سے میاں ہم	دوم/۳۵۴
۲۱۱/۹	..... اس پر	..... تس پر	۳۵۱/
۲۱۱/۱۲	..... ترے پیکاں	..... کبھی پیکاں	۳۵۲/
۲۱۱/۱	اس واسطے رکھتا ہوں میں بند آنکھ شب ہجر	کیا سیر چمن کو نہ گیا یار تو کس روز	/
۲۱۱/۳	ہے مرگ یہ عادت کبھی انساں ...	مشکل ہے یہ عادت اگر انساں ...	/
۲۱۱/۶	جو طفلی میں دیکھا اُسے دایہ بولی	کہے تھی یہ طفلی میں دیکھ اس کو دایہ	اوّل/۴۱۸
۲۱۱/۱۰	.... کہ اس در پہ کوئی آئے	.... کہ دستک کوئی یاں آئے ...	/۴۱۶
۲۱۱/	..... آجائے تو	..... آوے بھی تو	/
۲۱۱/	ہے مالک بستاں کا یہ اب حکم	یوں صاحب بستاں کا ہے اب ...	/
۲۱۱/۱۲	ہم پہلے ہی جا بیٹھے ہیں محفل میں بتوں کی	تو آگے ہی جا بیٹھ دلا بزم میں اس کی	/
۲۱۱/	..... کچھ انھیں	..... کچھ اسے	/
۲۱۱/۱۳	آتی ہے کمر تک جو تری زلف تو آئے	تو شوق سے لپکا قد جوں شاخ گل اپنا	/
۲۱۱/	... کمر لوچ سے بل	..... کمر دیکھے بل کھانے	/
۲۱۱/۱۴	لے معنی تسخیر کرے نقش قدم کیا	کیا خاک کرے سحر ترے نقش قدم کی	/
۲۱۱/۶۷	یقین ہوگیا ہم کو تم راہ بھولے	کہیں راہ بھولے ہو شاید تمہارا	/۴۲۹
۲۱۲/۱	یہاں تک میں پھڑکا کہ	میں پھڑکا ہوں یاں تک کہ ...	/
۲۱۲/۲	.... اس کی	..... ان کی	/۴۳۰
۲۱۲/۳	نہیں خون کا ایک قطرہ اب اس میں	نہیں خوں کا اک قطرہ اب اس میں باقی	اوّل/۴۳۰
۲۱۲/۶	ایسے ہیں کہاں نصیب	رہیں گے ایسے کہاں	/۴۲۹
۲۱۲/۷	نے گل	نہ گل	/۴۲۴
۲۱۲/۹	..... کام کرتا	..... کام کرتا	/

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۱۲/۱۲	..... کہی ہے	..... لکھی ہے	اول/۴۲۵
" /۱۴	تیری روشِ سخن	تیری روشِ سخن	" /"
" /۱۵	راہ میں دیکھ کے مجھ کو یہ کہا	آشنا سا نظر آتا ہے تو یار	" /۴۵۲
" /۱۶	میں یہ کہتا ہوں کہ کھولو زلفیں	جب میں کہتا ہوں کہ اک لفظ تو کھول	" /"
" /"	وہ یہ کہتے ہیں کہ	تب یہ کہتا ہے کہ	" /"
۲۱۳/۱	چمکا ہوا ہے فصلِ بہاری سے داغِ دل	آئی ہوائے ابر تو کیا دل خنک ہوا	" /۴۴۲
" /۲	اس گل نے اپنے بند قبا کر دئے سبو دا	اس گل بدن نے بند قبا جوں ہی وا کیے	" /۴۴۲
۲۱۳/۱۲	اب بسکہ گرمیِ دل	از بسکہ گرمیِ پہ دل	۱۴/الف
" /"	کوچے میں قتلِ عام کا بازار گرم ہے	ہر گام پر اگلنے میں تلوار گرم ہے	" "
" /۱۶	ہر ایک گل کا آج	ہر برگِ گل کا آج	" ب
۲۱۴/۱	تبدیلِ چاہیے کبھی چھوٹے نہ مصحفی	رکھ مصحفی ہمیشہ تو تبدیل کا خیال	" "
" /۴	جاتی نہیں ہے تجھ سے آزار	کہتے ہیں عشق جس کو یہ آزار	" "
" /۵	بے ترہ آئے ہیں ہم باغ سے گھبرائے ہوئے	یار بن باغ سے ہم آئے ہیں دکھائے ہوئے	۱۳۹/الف
" /۶	کیا چاہیے کہ انھیں عکس سے اپنے ہے حجاب	آنکھ سیدھی نہیں کرتا کہ مقابل ہو نگاہ	" "
" /"	آرسی پر وہ نظر کرتے ہیں شرمائے ہوئے	آرسی وہ ناز سے دیکھے ہے شرمائے ہوئے	" "
" /۷	..... ہے کہ اب منہ سے فغاں کیا کیجیے	..... ہے اب اس منہ سے فغاں کیا کیجیے	" ۱۲۶/
" /۱۴	ہے نو بہارِ گلشنِ آفاق دیدنی	چھڑکے ہے کون منہ پہ ترے دیکھ تو گلاب	" ۱۳۹/
" /"	آنکھیں کبھی تو لے دلِ	آنکھیں ذرا تو لے دل	" "
۲۱۵/۱	جتنے ہیں گل جبیں میں گریباں کریں قبا	دو کان گل ہو تختہ جو آتی ہے باغ میں	" "
" /"	بند قبا وہ گردہ قبا	بند قبا وہ سرو قبا	" "
۲۱۵/	تو میداں میں	اُو عرصہ میں	۱۴۲/ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸/۲۱۵	جب گناہوں سے ناؤ بھری ہے	جب گناہوں کی ناؤ بھری ہے	۱۵۲/ب
۱۰/ "	..... کے قدردانوں سے	..... کے میں عقیدوں سے	" "
۱۳/ "	ہیں سیرگاہ سینہ	ہیں چاکہائے سینہ	۱۵۵/الف
/ "	..... کہ پھینکوں میں اس	..... کہ پھینکوں کا اس ...	" "
۱/۲۱۶	..... لگے اب تو مصحفی	لگے تیرے مصحفی	" ب
/ "	پھر چشم ہوا ہوئی رہِ خون	پھر چشم کی طرف رہِ خون	" "
۳/ "	گرد کساد و گرمی	رنگ کشاد و گرمی	۱۵۶/ "
۴/ "	تیغ ایک ہاتھ میں ہے جو اس خانہ جنگ کے	گر ایک ہاتھ میں ہے مرے خانہ جنگ کے	" "
۶/ "	اس بوستاں میں	اس گلستاں میں	" "
۸/ "	.... ایک ایسے جس کے کان میں	..... ایک جنھیں کے کان میں	" "
۱۰/ "	دیکھو اگر بچشم	دیکھے تو گر بچشم	۱۵۷/الف
۱۳/۲۱۶	مجھ کو وہ بدنصیب کہتے ہیں	مجھ سے کم پھر گے بہ ایں خوبی	" ۱۲۲/
۱۴/ "	یہاں پیش چشم نامہ	یہاں پیش دیدہ نامہ	۱۴۹/اب
۱۵/ "	میری تو جان کو	اپنی تو جان کو	" "
۱/۲۱۷	راہ عدم میں خاک ہوئے یا فنا ہوئے	جانے سے ان کے ہمنو غم مبتلا ہوئے	۱۶۹/الف
۴/ "	کل تم کو آپ یاد کیا	کل آپ ہم کو یاد کیا	" ب
۵/ "	..... فراق میں مارے رسا ہوئے	..... فراق کے آخر رسا ہوئے	" "
۶/ "	خواہاں ہے یہ دل آرزوئے زخم دگر کا	چاہے ہے یہ دل آرزوئے زخم دگر میں	۱۷۰/الف
۱۲/ "	..... کسی بے حرم کا	..... کسی کا بیگانہ	۱۷۱/الف
۱۳/ "	اسمیں تو میرؔ گھٹا جاتا	اسمیں تو اپنا گھٹا جاتا	" ب
۱۱/۲۱۸	..... نجاتا صنم جو اپنے ساتھ	..... نجاتا گر اپنے ساتھ صنم	۱۷۴/ "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲/۲۱۸	تو اس چمن میں نہ ہم	تو اس چمن سے نہ ہم	۱۵۲/۱
۱۳/ "	..... ہوتا سخنوں کو لازم تھا	..... ہوتا سخناں کو لازم تھا	" "
۱/۲۱۹	ہوئے پیشتر آپ دشمن انھیں کے	میاں پہلے دشمن ہوئے تم انھیں کے	دوم/۴۰۱
۲/ "	یہ نالہ مرا دیکھنا ایک دن تم	خدا کی قسم ہے کیا گر میں نالہ	" / "
۳/ "	الف دیکھنا	الف دیکھیو	" / "
۴/ "	..... کب تھی کہ	..... کب ہے کہ	" / ۴۰۲
۱۳/ "	فاتح کا بھی تو ممنوں نہیں میں تجھ سے بھلا	فاتحہ کا بھی تو ممنوں نہیں میں تجھ سے بھلا	" / ۲۹۶
۱۴/ "	... آئے تو کچھ مزا	..... ہو ئے تو اک مزہ	" / ۲۹۱
۱۵/ "	بتائے صاف گلابی	خبر تو لیجو گلابی	" / "
۱۶/۲۱۹	فدا ہو جان مری کیوں نہ اس	میں کیوں کہ جان نہ دوں اپنی اس	دوم/۳۹۱
" / "	جو پور پور میں پھلے ہیں تو حنا بھی ہے	ہیں پور پور میں پھلے تو پھر حنا بھی ہے	" / "
۲/۲۲۰	..... کس کی	..... کیوں کہ	" / "
۴/ "	جواب نامہ کہاں کا کوئی یہی پوچھے	جواب نامہ تو یکسو رہا یہ پوچھو کوئی	" / ۳۹۲
۵/ "	... ہے اسی خط میں میں نے کوئی بغور	... ہے میں نامے میں اس کو لیک بغور	" / "
" / "	اگر پڑھے تو دعا بھی ہے مدعا بھی ہے	کوئی پڑھے تو دعا ہی میں مدعا بھی ہے	" / "
۸/ "	..... نہ دیکھوں کہ	..... نہ گھوروں کہ	" / ۳۸۸
۱۰/ "	جان رکھ لی ہے	جان رکھی ہے	" / "
۱۱/ "	..... ہے یہی	..... ہے ابھی	" / ۳۸۳
۱۲/ "	بے خبر ..... بے خبر	لے خبر	" / "
۱۴/ "	... میں سجدے کو ترے ملک عدم	... ترے سجدے کو میں خواب عدم	" / ۳۸۴
" / "	سر سائے کے مانند اٹھایا نہ کبھی	جوں سایہ اٹھایا نہ کبھی سر کو قدم	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۹۹ / ۱	کچھ کو جو ہم جاتے ہیں کیا خاک پھریں گے	کچھ کو تو ہم جاتے ہیں پر کیوں کر پھریں گے	دوم / ۳۸۵
" / ۲	..... رفو نہ ہوگا یہ زخم جگر مسیح	.... رفو نہ ہوئے گا زخم دل اے مسیح	" / ۳۴۹
" / ۴	آنکھیں کرے جو بند تو آتیں ہے تجھے	آنکھوں کو موندے تو کر آویں تجھے	" / "
" / ۵	مستی کی ان لبوں پہ دھڑی یاد آتی ہے	مستی کی انکھڑیوں کی دھڑی یاد آتی ہے	" / "
" / ۶	..... دل میں	..... جی میں	" / ۳۷۰
" / ۷	... عرق میں یوں ہے رخ پہ حجاب کی	... عرق میں ہے بہ رخ پر حجاب کی	" / ۳۵۸
" / ۸	..... دل کو لگا ہو کہیں نہ داغ	... دل کو تو پہنچا نہ ہوئے داغ	" / "
" / ۹	.... دل کا مرے درماں	.... دل اپنے کا درماں	" / ۳۶۱
" / ۱۰	... ہے کیا میں نے گریباں صد چاک	... ہے کہ میں اس کو کیا سو ٹکڑے	" / "
۲۹۱ / ۱۱	گو تن زار مرا خاک ہوا خاک سے گرد	دست رس اس کے گریباں پہ نہیں ہے تو نہ ہو	دوم / ۳۶۱
" / ۱۲	مصحفی دعوی تسخیر کرے کیا دشمن	مصحفی کیوں کر عدو دعوی تسخیر کرے	" / ۳۶۲
۳۰۲ / ۱	..... ان سے	.... اس سے	" / ۳۶۴
" / ۲	یہ تواضع ہوئی ہم سے	غیر اس کے تو نہ کچھ ہم سے	" / "
" / ۳	ہے ہے یہ کس کا خون	ہے ہے کسی کا خون	" / ۳۴۵
" / ۶	لغزش قدم کو ہوگی ابھی گر پڑوں گا میں	ظالم خدا کے واسطے بیٹھا تو رہ ذرا	" / "
" / "	کرتا نہ ہاتھ اپنا جدا	ہاتھ اپنے کو نہ کر تو جدا	" / "
" / ۷	..... عارض پہ	.... عارض سے	" / ۳۱۲
" / ۸	... تو غزوں میں کھلے بال پھرے	... تو غزنے میں پھرے بال کھلے	" / "
" / ۱۰	آرزو ہے کہ وہ پہلے مجھے	میں یہ چاہوں ہوں وہ پہلے	" / ۳۱۳
" / ۱۱	... حال کہ جو لوگ ترے کوچے ...	... حال انھوں کا جو ترے	" / "
" / ۱۲	دشمن و دوست ہیں الفت میں ترے ایک نہ کیا	... دوست کو الفت نے تری ایک کیا	" / ۳۱۲

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۲۲/۱۳	شیخ کے ہاتھ پہ پھر ہاتھ برہمن ...	ہاتھ پر ہاتھ نہ کیوں شیخ و برہمن	دوم/۳۱۲
" /۱۵	..... تیری طرح	..... میری طرح	" /۳۱۳
۲۲۳/۲	آستین دیکھ تری خون	آستین تیری مرے خون	" /۳۱۴
" /۴	...ہے اس تیغ	....ہے یاں تیغ	" /۳۱۵
" /۵	..... کوچے میں	..... کوچے سے	" /"
" /"	.....وہ خاک	..... واں خاک	" /"
" /۶	میں شب ہجر میں اٹھ اٹھ کے جلن کے مارے	ہے شب ہجر میں اٹھ اٹھ کے قلق کے مارے	" /۳۱۶
" /۷	قہر اے مصحفی بالیں سے ہے اٹھنا اس کا	تو جو بالیں سے مری اٹھ کے لگے ہے چلنے	" /"
" /"	اس کے اٹھتے ہی.....	تیرے اٹھتے ہی	" /"
۲۲۳/۱۱	حیران سا کھڑا ہے.....	حیراں کھڑا رہے ہے.....	دوم/۳۰۴
" /۱۲	لالے کا رنگ	لالے کا پھول	" /"
" /۱۳	وہ مصحفی کی قبر کو رستے میں دیکھ کر	تو سادگی تو دیکھ کہ تربت پہ میری آ	" /"
" /"	لوگوں سے پوچھتا ہے یہ کس کا....	پوچھے ہے مصحفی سے یہ کس	" /"
۲۲۴/۳	کہتا ہے یہی ہے میرا عاشق	خلوت ہو کبھو تو یوں کہے وہ	" /۳۰۰
" /"	جو در سے	کوئی در سے	" /"
" /۷	..... رقم کی ہے	..... رقم میں ہے	" /۳۴۶
" /"	...خط یہ رخ یہ گیسو بنا سکے	...خط یہ چہرہ یہ نقشہ بنا سکے	" /"
" /۱۳	ہجر میں آرزوئے باغ کسے	ہے تمنائے سیر باغ.....	سوم/۳۴۵
" /"	نکہت گل کا ہے دماغ	گل سے سازش کرے، دماغ....	" /"
" /۱۴	اے فلک لالہ دل نہیں میرا	لالہ دیکھ اس کی چھب کو کہتا تھا	" /"
" /"	.... دے رہا ہے	..... دے گیا ہے	" /"

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۵/۲۲۴	مصحفی اب بھی نام روشن ہے	گو اندھیری ہے مصحفی شب ہجر	سوم/۲۴۵
" / "	قبر پر خواہش	پر ہوئی خواہش	" / "
۲/۲۲۵	..... جو ہنس رہے ہو	..... جو تم ہنسو ہو	" /۲۶۳
۵/ "	پوچھے کیا ہوا سیروں سے چمن	کیا گرفتار سے پوچھو ہو چمن	" /۲۵۹
۶/ "	آغوشِ غیر میں	شبِ بزمِ غیر میں	" /۲۴۴
" / "	..... کہ ہم وہیں کچھ	..... کہ یار بھی کچھ	" / "
۸/ "	محشر کے دن وہ آنکھ نہ کھولیں گے خواب سے	اٹھنے کے خاک سے نہیں وہ روزِ محشر بھی	" / "
" / "	جو پاؤں تیرے کوچے میں پھیلا	جو اس گلی میں پاؤں کو پھیلا	" / "
۹/ "	تن میں میرے فقط اک دم	یوں ہی اک تن میں مرے دم	" /۲۷۸
۱۲/۲۲۵	..... تو تری رنگ	..... تو ابھی رنگ	سوم/۲۷۹
۳/۲۲۶	..... ہم مل تو	..... ہم من تو	" / "
۶/ "	..... ہیں رشک خوں	..... ہیں اشک خوں	" / "
۷/ "	جو قدرداں سخن کے تھے وہ	تھی جن سے گفتگو یہ ہیں وہ	" /۲۶۹
" / "	جنسِ گراں بہا کے خریدار	جنسِ سخن کے اپنی خریدار	" / "
۹/ "	سر پھوڑ پھوڑ کر پس	سر کو پٹک پٹک پس	" / "
۹/ "	..... گل صحن باغ	..... گل ان کو باغ	" / "
۱۲/ "	..... وہ سب یار	..... سو ہے یار	" /۲۷۰
۱۳/ "	ہو جس سے چشم وہ بجز جفا نہ کرے	کسی کے دل میں تمنا کسی کی جا نہ کرے	" /۲۷۶
۱۴/ "	..... اے ظالم	..... اے ظالم	" / "
" / "	..... ہے کہیں کوئی بد دعا	..... ہے کوئی شخص بد دعا	" / "
۱۵/ "	..... شاکی مگر یہ ہے دل میں	..... شاکی یہ جی یہ چاہے ہے	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۷/۲۲۷	..... بھی بسر کیجے	..... بھی سحر کیجے	اوّل/۱۲۸
۸/ "	دیکھتے ہیں ..... کیا حضور	دیکھتے ہو ..... کیا میاں	" / "
۱۰/ "	غیر کو دیتے ہو جو گھر میں جگہ	غیر کو جا دیتے ہو گھر میں اگر	" / "
" / "	مجھ کو ابھی شہر	میرے تئیں شہر	" / "
۱۲/ "	گردن میں ترے ہاتھ صنم ڈال ...	ہر اک نے لگا ہوں سے مجھے ڈال ...	" / ۵۲۷
" / "	کیا مجھ کو مرے شوق نے	کیا میرے تئیں عشق نے	" / "
۱۴/ "	..... کہ عبرت نے	..... کہ غیرت نے	" / "
۱۵/ "	ہنسنا ہے جو منظور مجھے کھل کے ہنسو تم	ہنستے ہو تو اچھی طرح مجھ پہ ہنسو نا	" / "
" / "	کیا فائدہ ہے منہ میں جو رومال ...	جوں منہ میں میاں کاہے کو رومال ...	" / "
۱۶/۲۲۷	رکھتا ہے مجھے قید بلا میں یہ ہمیشہ	ہر لحظہ گرفتار ہوں اک تازہ الم میں	اوّل/۵۲۷
" / "	دل مجھ کو نہیں جان کا جنجال	یہ عشق کہ جی کو مرے جنجال	" / "
۲/۲۲۸	اس نے تو ہزاروں کو لوٹا نہیں	لاکھوں کو لگا اس نے یوں ہی ...	" / ۵۲۸
۴/۲۲۸	بسر کی ہے کیونکر	کٹے گی تو کیونکر	۳۲۷/الف
۷/ "	امید اس سے خلوت کی کیا ہو مجھے	نہیں مہلت اک دم کی دیتا اسے	" "
۱۱/ "	..... اس زلف سیاہ کا مجھ کو	..... اسی جعد سیاہ کا مجھ کو	۲۰۱/۷ "
۱۴/ "	..... تری خنجر سے ٹپکے	..... تری شمشیر سے ٹپکے	۱۹۳/۷ ب
۲/۲۲۹	..... مانی سے بندھے کاش	..... مانی میں بندھے کاش	" "
۴/ "	کیا سخت مزا ہے کہ جو لب خاک میں مل جائے	گر عالم علوی ہو سبھی تعزیہ خانہ	۱۹۴/۷ الف
۵/ "	مجروح مرے پاؤں میں کیا	مجروح میں ساقی مری کیا	۱۹۴/۷ ب
" / "	چلنے میں جو	چلتے میں جو	" "
۶/ "	کیوں کر نہ فصاحت	تو کیوں نہ فصاحت	۱۹۴/۷ الف

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۲۲۹	نگاہ نازاں کی انداؤں تو	نگاہ نازاں کی ان دنوں تو	۱۹۵/۱ ب
۲/ "	..... جگا کے نالے آئے اس کو ساتھ	..... جگا کے لے آئے نہ ہم کو ساتھ	" "
۱۱/ "	چھڑوا دیا	چھٹوا دیا	" ب
۱۴/ "	..... ہوں میں نقد دل وجاں کو	..... ہوں تجھے نقد دل وجاں	۱۹۶/۱ "
۱۵/ "	..... کایہ عالم ہے تو اک دن	..... کایہ انداز ہے اک دن	" "
۲/۲۳۰	.... لاوے کبھی بازار	.... لاوے مجھے بازار	" "
۶/ "	..... تھا مگر سبزۂ خط نے	..... تھا لے سبزۂ خط نے	۱۹۷/۱ الف
۸/ "	کچھ اور ہی آرائش رخسار نکالی	کچھ اور ہی زیبائش رخسار نکالی	" "
۷/ "	پہروں تری تصویر کو دیکھا شب فرقت	پہروں میں دیکھا کیا تصویر کو تری	" ب
۹/ "	مجبوری میں	مجبوری میں	" "
۹/۲۳۰	آواز جو لے مرغ	گر سانس بھی لے مرغ	۱۹۷/۱ ب
۱۲/ "	بے پوچھے ہوئے	بن پوچھے ہوئے	" الف
۱۴/ "	تن سے جو روح نکلی پھر	یعنی کہ بعد مردن پھر	۱۹۸/۱ ب
۱۵/۲۳۰	..... کے باہر نکل ...	..... کے اپنے نکل ...	دوم/۲۹۰
۱/۲۳۱	..... ہو چکے	..... ہو چلے	" / "
۲/ "	پروانوں کے دل آتش	پروانے رات آتش	" / "
۳/ "	..... جاں تھی	..... چال ہے	" / "
" / "	زیر قدم ترے	پاؤں تلے ترے	۹/ "
۴/ "	..... چکا مرا ابھی ہوش	..... چکا ہے کب کا یہ ہوش	" / "
" / "	پر دیر کیا یہ آج گئے خواہ کل ...	سن لیجو تم کہ یہ بھی میاں آجکل ...	" / "
۵/ "	.... کو چاک کر کے گریباں نکل ...	.... کو جیب پھاڑ کے اپنی نکل ...	۲۸۹/ "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۲۲۱	طفلان اشک کی بھی عجب خو ہے مصحفی	کیا خو بری پڑی ہے یہ طفلان اشک کی	دوم/۲۸۹
۸/ "	.... فراق بھی ستم	..... فراق اور ستم	" /۲۱۵
۱۰/ "	دل کی طرف سے پاس بھی ہے خوف جاں ...	اس عشق میں نہیں دل و بیم جاں	" /۱۰
۹/ "	.... خمار کہاں ہے شراب	.... خمار نہیں یہ شراب	" /"
۱۰/ "	دیکھوں قفس میں گر کسی مرغ	دیکھوں ہوں میں قفس میں جو مرغ ...	" /"
۱۱/ "	اتنا کہوں کہ کچھ	اتنا کہوں ہوں کچھ	" /"
۱۲/ "	.... خار پہ	.... خار سے	" /۲۹۷
۱۳/ "	..... چاپر	..... چاپہ	" /"
۱۳/ "	..... گھر میں	..... گھر بھی	" /"
۱۴/۲۲۱	ہمارے گھر تو وہ بیگانہ خو نہیں آتا	وہ آئے اس کا تو مذکور کیا ہے ہاں مجھ تک	دوم/۲۹۸
۱۵/ "	الٹ کے پردہ جو وہ	ہو بے نقاب ہو وہ	" /۲۹۷
۱/۲۲۲	سفید ہوتا ہے غلبت ہی بیش دیدۂ تر	مرے بھی دیدۂ خوں بار کیا ہی برسیں ہیں	" /"
۱/ "	مقابلے کو جو ابر	مقابل ان کے جب ابر	" /"
۲/ "	..... بھر آتی ہیں مصحفی جس دم	..... بھر آویں ہیں مصحفی کو دیکھ	" /۲۹۸
۳/ "	تری گلی میں بحال	جب اس گلی سے بحال	" /"
۵/ "	.... باغباں تو باغ	.... باغباں، باغ	" /۳۰۲
" /"	.... صیاد سے کہدے مرے	.... صیاد ہی یہ مرے پر	" /"
۶/ "	.... ہو ہوئے ہوس تو	.... ہو حسرت دل تو	" /۳۰۳
۷/ "	..... گو کہ لاکھ	.... گو کہ انھیں لاکھ	" /"
۸/ "	ہم نشینوں نے	ہم سے ہر اک کی	" /"
۹/ "	.... صفائی نہیں	.... صفا وہ نہیں	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۳۲/۱۰	..... ایسی	..... ایسا	دوم/۳۰۳
"/۱۳	تیغ سے سر کاٹ دا حسرت مرے دل سے	تیغ کو لاجی کی حسرت نے مرے جی سے ...	"/۳۰۵
"/"	..... لینا	..... لیجو	"/"
"/۱۴	..... ملتے ہیں ہزاروں مجھ کو لطف	..... نکلیں ہزاروں ہیں لطف ہائے	"/"
۲۳۳/۱	کیا جانئے اکسیر کہ عنقا ہے یہ کیا ہے	سنتے تو ہیں اکسیر ہے عنقا ہے ہما ہے	"/۳۰۶
"/"	ملتی نہیں جو چیز	کیا جانوں میں کیا چیز	"/"
"/۳	کیا جانوں میں کیا	کیا جانئے کیا	"/۳۰۷
"/"	پھر شام سے	پھر رات سے	"/"
"/۴	..... عدم سے	..... عدم کا	"/۳۰۶
۲۳۴/۵	آگاہ ہے تو مصحفی خستہ سے کچھ بھی	ٹک دیکھ تو تو مصحفی خستہ کی جانب	دوم/۳۰۷
"/"	کن پیار	کیا پیار	"/"
"/۹	..... اڑ گئے	..... اور گئے	"/۳۰۸
"/۱۱	..... زلف بگڑ جائے	..... زلف اکڑ جائے	"/"
"/"	قسمت ہے بری مجھ پہ کوئی پیچ نہ پڑ جائے	قسمت سے ہماری کہیں کچھ پیچ نہ ...	"/"
"/۱۲	کرتا ہوں جو نالے تو مجھے کوستے ہیں وہ	کرتا ہوں میں نالے تو وہ یوں کوسے مجھ کو	"/"
"/۱۳	کوچے میں ترے یار ٹھہر سکتا ہے کوئی	کیا پاؤں کرے بند وہ پھر کوئے بتاں میں	"/"
"/"	جو پاؤں جائے وہیں دم اس کا	اس کو میں قدم رکھتے ہی دم جس کا	"/"
"/۱۴	تو آئے جو گلگشت کو لے	دیکھے جو تری قد کشی لے	"/۳۰۹
"/"	..... ابھی گڑ جائے	..... وہیں گڑ جائے	"/"
"/۱۵	قطرے تری پیشانی پہ ہیں سیر چمن	ہو کر سے گھر پوش تو آیا ہے چمن	"/۳۱۰
"/"	ڈرتا ہوں کہ پھولوں	جی دھڑکے ہے پھولوں	"/"

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۶/۲۲۳	بے طرح نظر ہے طرف آئینہ تیری	دیکھے ہے تو بے طرح کچھ آئینے میں ظالم	دوم/۳۰۹
۰/۰	ڈرتا ہوں تری آنکھ کہیں تجھ سے نہ ...	ڈرتا ہوں کہ تجھ سے ہی تری آنکھ نہ	"/"
۱/۲۲۴	جب تک نہ ٹلے پھر ترے کوچے سے نہ جائے	لے کر ہی ٹلے بوسہ میاں ترے لبوں کا	"/۳۱۰
۲/۰	کون گلزار سے	کون اس باغ سے	"/"
۳/"	..... میں جو دو وقت دیا	.... میں دو وقتی جو دیا	"/"
۴/"	دل دھڑکنے کا	دل کے دھڑکوں کا	"/۳۱۱
۵/۰	..... نہیں دیکھے کے رفتار تری	.... نہیں کب سے ترے کوچے میں	"/"
۶/۰	پوچھ کچھ صفحۂ ہستی پہ نہ حال انساں	پوچھ مت صفحۂ ہستی پہ مثال انساں	"/۳۱۰
"/"	ہے عجب نقش کہ یہ آپ مٹا	ہے یہ وہ نقش کہ بن میٹے مٹا	"/"
۹/۲۲۴	... کو نہ ادب ہے نہ بلاؤں کا ہے ڈر	...کے تئیں مطلق نہیں صحبت کا شعور	دوم/۳۱۱
"/"	شانہ کیسا تری	شانہ کتنا تری	"/"
"/۱۰	..... کے میداں میں	..... کی وادی میں	"/"
"/۱۱	.... کوئی اس سمت بھی	..... کوئی ایدھر کو بھی	"/"
۱۱/۲۲۴	جگر پہ صدمہ ہے غم کے ملے تو دل میں جو شِ ژالہ بھی ہے	جگر پہ صدمۂ غم ہے کچھ تو دل ہی دل میں ژالہ بھی ہے	۱۸۷/۰
"/۱۲	جو زرد ہوتی جاتی ہے یہ	جو زرد ہوتی ہی جاتی ہے یہ	" "
۱۴/۲۲۴	جو دوست ہمارا تھا وہ ہے دشمن جانی	اس ظلم کی آفت کسی ہم فن پہ نہ ہووے	دوم/۳۱۴
"/۱۵	ہر لحظہ زلفِ اس	ہر لحظہ جدا اس	"/۳۲۰
"/۱۶	.... جو یہاں کا	..... جو وہاں کا	" "
"/۱۷	..... دل پتلیوں میں ملتا ...	.... دل ایڑیوں میں ملتا	"/۱۸۸
۳/۲۲۵	سر بستر فقط ہم یا ہماری ناتوانی ...	فقط اک ہم ہیں بستر پر پڑے اور ناتوانی ...	"/۳۲۲

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳۳۵/۴	..... تیرے بس کیا	..... تیرے پھر اب کیا	سوم/۳۲۱
" /۵	..... پردہ اب جایا	..... پردہ ہو جایا	" /۳۲۲
" /۶	... سرخ آئی ہے نظر جو اس کے جامے میں	... سرخ یوں لگتی ہے اس کے سبز جامے پر	" /۳۲۳
" /"	یہ گویا	کہ گویا	" /"
" /۷	..... ان کے	..... اس کے	" /"
" /"	کہیں کیا آہ ہم نے بھی اب ...	کریں کیا آہ ہم نے مصحفی اب ...	" /"
" /۸	کرے جو قصد چلنے کا لے درکار ہے کشتی	خلل سا آ گیا ہے جلوۂ دامن درازوں میں	" /۳۲۱
" /۹	..... نہ کیوں کر جان سے اپنے	..... نہ اپنی جان سے کیوں کر	" /۳۲۲
" /"	کہ چلنے میں تمہارے موج دریا کی روانی ...	خرام اس کے میں اک آب رواں کی سی روانی ...	" /"
" /۱۰	کفن کو پھاڑ کر کیوں کر نہ اٹھیں گور سے مردے	اٹھیں کیوں کر نہ مردے گور کے وقت خرام اس کے	" /۳۲۳
" /۱۱	ترے نالوں نے	تری باتوں نے	" /"
" /۱۲	..... چپ ہو یہ	..... چپ رہ یہ	" /"
۳۳۵/۱۴	... یہ کسی طرح	... یہ کسو طرح	دوم/۳۲۴
۳۳۶/۱	پردے پردے میں مرا طالب دیدار بھی ہے	کچھ تغافل ہے تو کچھ لطف کا آثار بھی ہے	" /۳۲۷
" /۲	..... ہوں میں دل شاد اپنا	..... ہوں دل اپنے کو میں شاد	" /"
" /۳	مجھ سے کہتا ہے کہ گلیوں میں نہ پھر سر دم	یوں جو پھرتا ہے تو گلیوں میں پڑا ہو تا خوار	" /"
" /"	..... ترا کوئی	..... کوئی تیرا	" /"
" /۴	..... خانہ بھی ہے رونق	..... خانہ ہے اور رونق ...	" /۳۲۸
" /۵	..... میں جدائی نہیں	..... میں تغایر نہیں	" /"
" /۶	..... خدمت کو	..... خدمت میں	" /"
" /۸	ہاتھ اگر آ جائے میں	ہاتھ گر آوے تو میں	" /۳۲۹

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۲۲۶	جو دیکھی ہم نے تو اس	جو کچھ کہ دیکھی ہے اس	دوم/۳۵۳
۱/۲۲	چشموں سے خلق کی جو بہی جیب آستین...	جب چشم تر سے ہم نے نکالی آستین	" /۳۶۵
" / "	نالوں نے میرے سر پہ ساری زمیں	تو دل نے نالے کر کے سر پر زمیں	" / "
" /۲	..... انکار کیوں ہے اتنا	..... ہوتا ہے کیوں تو منکر	" / "
" /۳	دھبے کے میں کیا مراجی	کم بخت تے مراجی	" / "
" /۴	مہتاب داغ اب بھی رکھتا ہے اس کی در کا	نقش جبیں ہمارا اس در پہ رہ گیا گر	" / "
" / "	ہر چند سجدہ کر کے اپنی جبیں	جوں مہر سجدہ کر کے ہم نے جبیں....	" / "
" /۵	بیٹھے بیٹھے آستان یار مر جائیے	آستاں پر اس کے بیٹھے بیٹھے ہی مر جائیے	" / "
" /۶	گر میسر بال و پر آئیں تو.....	گر بہم ہوں بال و پر اپنے تو	" /۳۶۶
" /۷	کھولئے دروازہ	کھولئے دروازہ	" / "
" /۸	.... کو جو آتا ہے	.... کو گر آتا ہے	" / "
" /۹	آپ کا میں نے کیا اتنک بہت پاس ادب	آپ کا بس بس بہت میں نے کیا اتنک ادب	" /۳۶۷
۹/۲۲۷	کھینچے تیغ زباں ہر دم میاں صاحب نہ مجھ پر....	کھینچے ہر دم میاں صاحب نہ خنجر....	دوم/۳۶۷
" /۱۱	مصحفی کہتا ہے مجھ سے یار کا درباں بھی	کاش یہ خجلت نہ ہوتی اس گلی میں کب تلک	" /۳۶۸
" /۱۳	بہار لالہ و گل..... طغیاں پر آئی ہے	بہار موسم گل.... طغیاں پہ آئی ہے	" /۳۶۹
" / "	..... جیب پر داماں پر آئی ہے	..... جیب اور داماں پہ آئی ہے	" / "
" /۱۴	..... دنداں پر آئی ہے	..... دنداں پہ آئی ہے	" / "
" /۱۵	..... حیواں پر آئی ہے	..... حیواں پہ آئی ہے	" /۳۶۹
" /۱۶	قیامت سے قیامت شہر ہندستان پر آئی ہے	قیامت ان سے ہی اس شہر ہندستان پہ آئی ہے	" / "
۲/۲۲۸	..... انساں پر آئی ہے	..... انساں پہ آئی ہے	" / "
" /۴	اصحاں مجھ پہ کہا یار نے ہنستے	پہلے مجھ پر ہی لگایا اسے ہنستے	" /۳۷۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۳۸/۴	کبھی بازار سے لی مول جو شمشیر...	گر کبھی اس نے خریدی کوئی شمشیر...	دوم/۲۷۰
"/۵	کون سچی خبر اس بزم کی لیجو یارب	بات کو کس کی میں باور کروں اس محفل سے	"/"
"/"	..... آتا ہے	..... آوے ہے	"/"
"/۶	..... نقشے کو ذرا غور کرو	..... نقشے پہ ذرا غور تو کر	"/"
"/۷	ٹھوکریں ان کے لئے اہل ہنر ہیں جتنے	کس سے یہ ٹھوکریں سیکھا ہے خدا را سچ کہہ	"/"
"/"	..... اے فلک پیر	..... لے بتا بے پیر...	"/"
"/۸	..... نہیں کچھ ڈر اس کا	..... نہیں اس کا کچھ ڈر	"/۲۷۱
"/"	لیک سینہ نہ دوپٹے	لیک سینہ تو ڈوپٹے	"/"
"/۹	چہرہ صاف سے پردہ	منھ سے یک بارگی پردہ	"/"
"/۱۰	..... نہیں اغیار ہی ہیں	..... نہیں غیروں کے تئیں	"/"
"/"	..... کو سکھایا	..... کو سنگھایا	"/"
"/۱۱	..... کالو کام	..... کاسو کام	"/"
۲۳۸/۱۴	اگر ربط دلی حاصل ہو باہم کوئی مٹتا ہے	مزاج پیر سے سردی کا کھونا سخت مشکل ہے	دوم/۲۷۲
"/"	..... ہوتا نہیں شیر	..... ہوتا ہے کوئی شیر	"/"
"/۱۵	جو تم نے مے پلائی غیر	تجھے پانی پلاتے غیر	"/"
"/"	..... اپنا ہو گیا اس	..... اپنا تو ہوا اس	"/"
"/۱۶	رواں رہتا ہے	رواں ہوتا ہے	"/۲۷۱
۲۳۹/۴	..... نظر بھی آشنا	..... نظر خود آشنا	"/۲۷۷
"/۵	... کر ڈالے ہیں پرزے فصل گل میں نے	... کر ڈالے ہیں پرزے مثل گل ہے ہے	"/۲۷۸
"/۷	..... گر ترا یہ پھول سا چہرہ	..... گر یہ تیرا پھول سا مکھڑا	"/"
"/"	... کیوں عالم میں آتش	... کیوں گلشن میں آتش	"/"

صفحہ/سطر	دیوانِ معنی	کلیاتِ معنی	جلد/صفحہ
۲۳۹/۱۰	سنا ہے آگ لگی ہے چمن میں ہم نفسو	کہیں ہے آگ لگی ہے چمن کو بے درد	دوم/۳۷۸
" / "	خبر تو لے کوئی	خبر تو لو کوئی	" / "
" / ۱۲	..... قافلہ رہرواں	..... قافلۂ رفتگاں	" / ۳۷۹
" / ۱۶	..... آنکھ ہم دمو	..... آنکھ اک ذرا	" / "
۲۴۰/۲	طلاب غیروں	طلو ہو غیروں	" / ۳۸۵
" / ۳	..... قفس میں پھوڑ کے سر	..... قفس کدے کے قریب	" / "
" / "	کہا جو آکے	کہا تھا آکے	" / "
" / ۴	ہزاروں مومن ..... ہیں یہاں	ہزار مومن ..... ہیں یہاں	" / "
" / ۵	..... ہوں ایسا کہ	..... ہوں اتنا کہ	" / ۳۸۶
" / ۶	کہ شاہِ حسن کی اس شہر میں دہائی ...	کہ اس نگر میں شہِ حسن کی دہائی ...	" / "
" / ۸	..... تو سچ سمجھے	..... تو سمجھے کہ سچ	" / "
" / ۱۰	آنکھ دکھلا کر وہ بھاگے	اک ادا دکھلا کے بھاگے	" / "
۲۴۰/۱۴	الحذر اے طایرِ دل دیکھ ہوتا ہے کیا	آپڑی ہے اب دلوں میں صید دیکھیں ہوتا ہے کیا	دوم/۳۸۷
" / ۱۵	..... ہیں وہ سر	..... ہیں شہ سر	" / "
" / ۱۶	بحرِ آفت سے نکلتی بھی ہے گر	عشق کے ورطے سے نک نکلے ہے گر ...	" / "
۲۴۱/۳	بچ کے چلنا نہ ترا	بچ کے چلیو نہ ترا	" / ۳۸۹
" / ۱۰	..... سے اٹھائے مجھے	..... سے لے چل مجھے	سوم/۳۰۱
" / "	جس میں کہ ہوں نہ میں نئی آساں ...	ہو جس جگہ زمین نئی آساں ...	" / "
" / ۱۲	..... گراں کو	..... گر اس کو	" / ۳۱۰
" / ۱۳	..... ہے یہ اس کو	..... ہے نہ اس کو	" / ۳۱۹
۲۴۲/۱	..... کمر کستا ہے	..... کمر باندھے ہے	" / ۳۲۰

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۲۴۲	... بشکستہ سینے میں ہمارے یوں ...	... بشکستہ اب سینے سے لیوے یوں	سوم/۳۱۰
۶/ "	..... معشوق پر کچھ کم	..... معشوق ہو پر کم	" /۳۱۰
۷/ "	..... ہم مرنے سے	..... ہم مرنے سے	" /۳۲۱
۹/ "	..... اس پہ گوہر	..... ان پہ گوہر	" /"
۱۰/ "	..... تن پہ نشتر	..... تن کے نشتر	" /۳۲۲
۱۳/ "	سلک گوہر کا	موتی مالا کا	" /۳۲۲
۴/۲۴۳	..... اس جگہ کہ جہاں	..... اس نگر میں جہاں	" /۳۲۵
۷/ "	..... جو کل تھی کیا بیقرار ہم تھے	..... جو تھی کل ہم بیکلی کے مارے	" /۳۲۳
۸/ "	..... گذر رہے کل	..... گذر رہیں کل	" /۳۲۶
۹/ "	دم بھر تو یہاں ناقہ	اس جا پہ ذرا ناقہ	" /۳۲۸
۱۳/ "	کبھی در کو تک کے کھڑے ... کبھی آہ ...	کبھو تک کے در کو کھڑے ... کبھو آہ	" /"
۱/۲۴۴	نہ انیس ہے	اب انیس ہے	" /"
۲/ "	..... دل مرا اچھلتا ہے	..... دل پڑا اچھلتا	" /۳۳۰
۳/ "	سحاب کو	عیسیٰ کو	" /"
۶/۲۴۴	.... ہم کو کچھ زیست	.... ہم کو اک زیست	سوم/۳۳۰
۹/ "	جب خواب میں وہ آئے منہ کو چھپا ...	گر خواب میں بھی آئے تو منہ چھپا	" /۳۳۱
۱۱/ "	.... ہم کو لگاوٹ نہیں	..... ہم کو رکاوٹ نہیں	" /۳۳۶
۱/۲۴۵	..... اک حسرت ہے	..... اک حیرت ہے	دوم/۳۹۰
۳/ "	... صحبتیں پوشیدہ ہوئی ہیں تہ خاک	... صحبتیں غائب ہوئیں اس خاک کے بیچ	" /"
۴/ "	ایک اک پھول	ایک گل پھول	" /"
۶/ "	..... سب طاقت ہے	..... سب قدرت ہے	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸/۲۴۵	دور تا ہے پر حسیں شکل جب آتی ہے نظر	خوب رو دیکھ کے دوڑے ہے یہ اس کے پیچھے	دوم/۲۹۱
" / "	..... میں ترے پائے	..... میں ترے پائے	" / "
۱۳/ "	مصحفی کو نہیں رہتی ہے کبھی فکر معاش	مصحفی کے تئیں از بس کہ نہیں عقل معاش	" /۲۹۳
۱۴/ "	پھیرنے میں منہ کے تو بائے	منہ پھیر لینے میں تو بائے	" /۲۹۵
" / "	راست و چپ یوں دیکھتے	دائیں بائیں دیکھتے	" / "
۱۵/ "	جس نے دیکھا اس کا نقشہ ہاتھ مل کر یہ کہا	جس نے چہرے کی ترے تصویر دیکھی یہ کہا	" /۲۹۴
۱/۲۴۶	..... ہے واہ کیا	..... ہے اور کیا	" / "
۲/ "	..... کرتے ہیں ورنہ ہمدمو	.... کرتے وگرنہ دوستو	" /۲۹۵
۳/ "	صاف چہرے	جان چہرے	" / "
۵/ "	... کہ پھر اور رو میں یہ ممتاز ہے	... کہ اوروں سے ذرا ممتاز ہے	" / "
۶/ "	ہے قہر کی یہ آگ ہمبادا	یہ خوں نہیں آتش ہے ہمبادا	" /۲۹۸
۷/ "	ساقی کو مرے حال سے گر ہے	ساقی کا مرے حال پہ گر ہے	" /۲۹۹
" / "	ٹے ماروں گا اک روز سر بالیں ہو سے	سر بالیں میں ٹے ماروں گا اک روز سبو سے	" / "
۸/ "	جتنا میں منتا ہوں وہ اتنا وہ بگڑتی ہے	جو جو میں بناؤں ہوں وہ اور بگڑتی ہے	" / "
۱۱/ "	..... کوئی اتنا نہیں	..... کوئی ایسا نہیں	" /۳۰۲
" / "	.... عالم آ کے اس	..... عالم اور اس	" / "
۱۳/ "	کوئی اشک ایزاں ہے	کوئی روتا آتا ہے	سوم/۲۹۵
۱/۲۴۷	ہزاروں حوادث ہیں	سدا فکر یہ وزی ہے	" /۲۹۸
" / "	یہی زندگی ہے	جو جینا یہی ہے	" / "
۲/ "	.... نہ ہم سے کہ	..... نہ اپنا کہ	" / "
" / "	میسحا ترا	پری رو ترا	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳/۲۴۷	..... اپنی یہاں ہے	..... اپنی ہی یاں ہے	سوم/۲۹۸
۴/ "	جناب لب جو ہے ہستی ہماری	کہاں ہو اک سا ہے تو ناداں	" /۲۹۹
" / "	کہ دم مارتے ہی ہوا	کہ پل مارتے یاں ہوا	" / "
۷/ "	.... اے شمع رو	..... اے رشک شمع	" /۳۰۹
۱۱/ "	وائے ناکامی انھیں	وائے رسوائی انھیں	" /۳۱۰
۱۲/ "	جن کی آرایش پہ ہے دل لوٹ اپنا مصحفی	سادگی پر جن کی جی لوٹے ہے اپنا مصحفی	" / "
۱۵/ "	..... کو سب مرے ساتھی	..... کہ ہر ہاں میرے	" /۳۰۳
۴/۲۴۸	..... مجھے کرنا تو سر راہ گلستاں	..... مجھے کیجو سر راہ چمن میں	" /۳۰۸
۵/ "	مثل نگہ چشم وہیں لائے گا پھر شوق	اٹھتے تو ہیں یہ مجلسیاں پر میں ہوں حیراں	" / "
۶/ "	کب کوئی	کم کوئی	" /۲۹۵
۱۰/ "	شہر حلو ہے ترے	پُر ہے اک شہر ترے	" /۳۳۸
" / "	خوب رو آپ ہے تو ہاتھ	خوب رو خود ہے تو بس ہاتھ	" / "
۱۱/ "	یہ ستم اس پہ ہوا	یہ ستم ان پہ ہوا	" / "
۱۲/ "	پاؤں باہر کبھی رکھا نہیں دروازے	سر نکلتے نہیں دیکھا کسی دروازے	" / "
۱۳/ "	..... جگر آنے لگے	..... جگر جانے لگے	" /۳۴۶
۲/۲۴۹	جاؤں راتوں کو جو اٹھ اٹھ کے گھر	جاؤں اٹھ اٹھ کے جو راتوں کو گھر	" / "
" / "	چین گھر میں تجھے ظالم کوئی	چین بستر پہ بھی تجھ کو کوئی	" / "
۳/ "	یوں ہی	یوں ہیں	" /۳۴۷
۴/ "	ویراں ہے	ویرانہ ہے	" /۳۴۸
۷/ "	غافل نہ ہو کہ	غافل نہ رہ کہ	" /۳۵۲
۹/ "	دل بیتاب مرا کوئی گھڑی ہے شاید	ساعت عیسویاں ہے کہ مرا دل جس میں	" /۳۵۴

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۲۴۹	..... سے ہے وصل	..... سے تھا وصل	سوم/۲۵۴
" / "	..... تری بیداری شب	.... تری بیزاری شب	" / "
" / ۱۱	کھڑکیاں بند ہوئیں روزن	کھڑکیاں چھاپی گئیں روزن	" / ۲۵۶
۱/۲۵۰	طالب دید بھلا	در پہ ہم لوگ بھلا	" / "
" / ۲	..... چلے آؤ یہاں	..... چلے آؤ کہیں	" / "
" / "	کوچے سنسان ہیں ہمسایوں ...	کھڑکیاں لگ گئیں ہمسایوں	" / "
" / ۳	..... میں نے لکھے ان کو رقم	..... میں نے لکھے تھے اس کو	" / ۲۵۷
" / ۴	کس خرابی.... ہجر بسر میں	اس خرابی.... ہجر سحر میں	" / ۲۶۰
" / ۵	میری اس کی جو سر راہ ملاقات ہوئی	ایک دن مل جو گیا وہ بت کافر سر راہ	" / "
" / ۶	قتل ہے مرغوب ان کو مجھ کو جینا شاق ہے	اس کو بے چینی وہاں یاں طاقت اپنی طاقتے	" / ۲۵۸
" / ۹	..... تیرا عل گیا جب خاک میں	..... تیرا جب بہ محوی مُوا	" / ۲۶۵
" / ۱۰	..... کہ آثار جنوں دور ہوئے	..... کہ ناسور کہن دور ہوئے	" / ۲۶۸
" / ۱۲	..... ہم سے بدبخت	..... ہم سے کم بخت	" / "
" / ۱۳	.... سنتا میں رہا طعنہ زنوں کے	.... سنتا رہا میں نیش زنوں کے	" / "
۱/۲۵۱	عکس آئینے میں دیکھا تو گیا ہاتھ سے دل	بیچ سے اٹھ گئے ہم آئینہ لے ہاتھ میں دے	" / "
" / "	آپ ناظر ہوئے وہ آپ ہی	آپ ہی ناظر ہوئے اور آپ ہی	" / "
" / ۲	..... بگڑتی ہی گئی	..... بگڑتی ہی رہی	" / "
" / "	جو جوں چاہا انھیں وہ اور بھی ...	جوں جوں چاہا میں انھیں اور بھی ...	" / "
" / ۳	ضعف کے عالم میں کیوں کر اس کے گھر ...	چاہیے جس کو پھر اس کے کیوں کہ گھر ...	" / ۲۶۵
" / "	... آئیں صحن سے گر اپنے در تک	... آویں راہ میں گر رہ گزر تک	" / "
" / ۴	..... قدر دل کو کہ	..... قدر اس کو کہ	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۲۵۱	..... کیوں کر اب	..... کیوں کہ اب	سوم/۳۶۵
" /۵	آرزو لب کو ہے اس لب تک رسائی ہو کبھی	متصل میرے جو سوئے فرش پر شب وہ تو ہائے	" / "
" /۶	.... بجے جب وہ چھرے پاؤں کے	.... بجے جوں ہی کڑے پاؤں کے	" /۳۶۶
" /۷	.... کا خوف کھا کر	.... کا ترس کھا کر	" / "
" /۹	..... سے ہے ابتر حالت مرغ قفس	..... سے بہتر ہے حالت مرغ اسیر	" /۳۶۷
" /۱۱	..... باب اثر کی	.... باب سحر کی	" /۳۷۳
" /۱۲	..... تو یاروں سے	..... تو قاروں سے	" /۳۷۴
" / "	..... وہ در کی	..... وہ زر کی	" / "
۱/۲۵۲	..... تختۂ گلزار اپنا	..... تختۂ کاغذ را پنا	" / "
" / "	زخم کھائے ہیں	زخم آئے ہیں	" / "
" /۲	..... یہی کرتے ہیں دعا	..... یہی مانگیں ہیں دعا	" / "
" /۵	..... لاگیری دوپٹے میں	..... لاکر یہ دوپٹے میں	" /۳۷۷
" /۶	.... مہندی کی شاخیں سبز ہوتی ہیں	.... مہندی کے پودے سبز ہوتے ہیں	" / "
" / "	..... الفت ہے گریباں	..... الفت تھی گریباں	" / "
" /۸	کہتے ہو مجھ سے کیا کہ بے قتل سر جھکا	پنکھے کے کھولنے میں شتابی ہے کیا میاں	" /۳۸۱
" / "	.... تو آپ پہلے کر	..... تو پہلے اپنی کمر	" / "
" /۹	سوزن کا ہے نہ کام نہ ناخن کی جگہ ہے	نے موچنے کا کام نہ ناخن کی واں جگہ	" / "
" / "	کیوں کر مزہ کی پھانس جگر سے نکالئے	مژگاں کی پھانس کیوں کہ جگر....	" / "
۵/۲۵۳	.... ہے وہ دیدہ	.... ہے سو دیدہ	" /۳۹۰
" /۸	..... ہے لیکن بہلو	..... ہے وہ اور پہلو	" /۳۹۱
" /۱۰	محروم انتظار سے آنکھیں ہیں مہینوں سے	بن دیکھے مجھے اس کے گزرے ہیں مہینے ہی	" /۳۹۲

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/
۱۲/۲۵۳	..... کرتے ہو یہ ڈر ہے مجھے	..... کرتے ہو سو جھے ہے مجھے	سوم/
۱/۲۵۴	پھر کہاں اس کا ٹھکانا در بدر ہو جائے گی	میرے اٹھ جاتے ہی پھر یہ در بدر...	" /
۲/ "	رکھتے تھے پردے میں ہم تو اس کی الفت آہنگ	ہم تو پردے میں رکھیں تھے اس کی چاہت کے تئیں	" /
۳/ "	.... میں اپنے دل میں سمجھا تھا دراز	..... میں سمجھا تھا ابھی ہے یہ دراز	" /
۱۰/ "	..... جن دنوں اغیار سے	..... جن دنوں میں غیر سے	" /
۱۱/ "	..... دشنہ ہے	..... جدھر ہے	" /
۱۳/ "	تیری کلاہ سرخ کا اے گل یہ رنگ ہے	دستار باندھنوں کا ترے ہے یہ رنگ شوخ	" /
" / "	کچھ بھی کرے	یعنی کرے	" / "
۴/۲۵۵	کیا جنوں میں کہوں میں جیب کا حال	پوچھتا کیا ہے حال جیب جنوں	" /
۶/ "	..... کو جلوہ نہ	..... کو مکھڑا نہ	" /
۱۰/ "	مرتے بھی یہی اس نے	مرتے ہوئے بھی اس نے	" /
۱۲/ "	..... ہم نے ترے جب رقم کیا	..... ہم سے ترے جب لکھا گیا	" /
۶/۲۵۶	لے اٹھ کے تو اس وقت ہو قربان...	اس وقت تو ہو اٹھ کے تو قربان...	" /
۷/ "	..... خبر ایسی سنائی ہے کہ جس سے	..... خبر تس پہ سنائی وہ کہ جس سے	" /
۸/ "	..... تجھے کچھ طالب دیدار پر اپنے	..... تجھے بھی خود بخود بیمار پر اپنے	" /
۱۰/ "	..... ڈالے ہیں ادا پر	..... ڈالے اس ادا پر	" /
۱۲/ "	..... سے روز ملو	..... سے گرم ملو	" /
۱۳/ "	.... نہ ہو یہ تو ہو لے دور فلک	.... نہ ہو بس یہی جی چاہے ہے	" /
" / "	..... کے تصویر پری	..... کے اک شکل پری	" /
۲/۲۵۷	..... میں ہے کتنا تباہ قیس	..... میں بھٹکتا پھرے ہے قیس	" /
۵/ "	..... اس ماہ کی تارے	..... اس مسی میں تارے	" /

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۵۷/۶	ہائے اتنی تو ہوئی تیری رسائی.....	ہائے تیری ہی ہوئی اتنی رسائی.....	سوم/۴۳۱
" /۷	مر گیا اشک.....	جل گیا اشک.....	" /"
" /۸	..... اس رنگ سے	..... اس لطف سے	" /۴۲۹
" /۱۰	..... کیا میں کروں اس	..... کیا کروں اور اس	" /۴۳۲
" /۱۲	..... باہر آئے	..... باہر آوے	" /"
" /"	پھر مرے سامنے وہ خواب میں کیونکر آئے	سامنے خواب میں کس طرح وہ دلبر آوے	" /"
" /۱۳	اس سے کہدو ..... در پر آئے	اس کو کہدو ..... در پر آوے	" /"
" /۱۴	... کہ کبھی وہ ..... میسر آئے	... کہ ہمیں وہ ..... میسر آوے	" /۴۳۳
۲۵۸/۲	..... وقت تو شدت	..... وقت جو شدت	" /۴۳۴
" /۴	شہر تیرے ظلم سے اے	تیری بیداری سے شہر اے	" /۴۳۵
" /"	..... لاکھوں لٹے اور گھر	..... لاکھوں گئے اور گھر	" /"
" /۵	جان کر تو وہ یہ معشوقوں نے کی	بس کہ تو وہ جان کر خوبان نے کی	" /"
" /۶	اس طرف شیشے بھرے مے سے ادھر	گر ادھر شیشے بھرے تو پھر ادھر	" /۴۳۶
" /۷	..... گئے سب رہ گذر	..... گئے اور رہ گزر	" /"
" /۱۰	استخواں مانند نے یہاں سر بسر	استخواں ہوں نے ہما سے سر بسر	" /"
" /۱۳	مری حالت سے جا کر یوں کرے	مری جانب سے جا کر یہ کہے	" /۴۳۸
" /۱۴	..... ہے کہ میلا جو چلا	..... ہے کہ گزری جو چلا	" /۴۳۹
" /۱۵	دھرے زانو پہ	رکھے زانو پہ	" /"
۲۵۹/۱	..... اس سے اتنا کہدینا	..... اس کی اتنا کہہ دیجیو	" /"
" /۲	کبھی وہ راہ سے گذرے تو اس کے	یہ عالم اس پری کا ہے کہ اس کے	" /۴۴۰
" /"	کوئی تو نام پوچھے اور ڈھونڈھے اس کا گھر کوئی	کوئی پوچھے ہے اس کا نام اور ڈھونڈھے ہے گھر کوئی	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۲۵۹	عجب حالت ہے ان لوگوں میں اپنے طائرِ دل کی	پکڑ بلبل کو کیسے لگ پڑے ہیں کو مکاں ہے ہے	سوم/۴۳۹
" /"	کوئی پاؤں میں رشتہ باندھتا ہے اور پر کوئی	کوئی پاؤں میں ڈورے ڈالے ہے باندھے ہے پر کوئی	" /"
" /۵	..... میں کیا کرتا کہ یہ ڈر تھا	..... میں کرتا پر یہ ڈرتا ہوں	" /"
" /"	..... آجائے ہو جائے سپر کوئی	آجائے ہو جائے سپر کوئی	" /"
" /۶	ہوا تو مصحفی پے جاں مگر لے وائے تنہائی	جدائی میں تری دی مصحفی جاں بہ تنہائی	" /۴۴۰
" /"	..... اس کی شب بھر نوحہ	..... اس کی ہر گز نوحہ	" /"
" /۱۱	دم بھر نگہ طالب دیدار نہ ٹھہری	سونے میں ترے چشم خریدار نہ ٹھہری	" /"
" /۱۳	دیکھا اسے آہ	دیکھ اس کو اک آہ	" /۴۴۲
" /"	حسرت کی نگاہ	حسرت سے نگاہ	" /"
۲/۲۶۰	..... میں جان مصحفی جب	..... میں جب کہ مصحفی جاں	" /۴۴۳
" /۴	کھاتا ہوں میں غم پر مری	غم کھاؤں ہوں نت پر مری	" /۴۴۵
" /۵	کب قبر پہ کرتا نہیں ہنگامہ وہ قاتل	چہلم کے دن آتا ہے زیارت کو جو قاتل	" /"
" /"	کب خوں سے مری	کیا خوں سے مری	" /"
" /۷	..... زخم کوئی لطف	..... زخم مرے لطف	" /۴۴۶
" /۹	وہ پیچھا چھوڑتا ہے تب کہ جب گھر...	وہ پیچھا اس کا تب چھوڑے ہے جب گھر...	" /۴۴۷
" /۱۰	کن آنکھوں سے	کنکھیوں سے	" /"
" /۱۱	.... کی جب جاتا ہوں تو کسی چشم حسرت سے	.... کی جاتا ہوں تو کیا اک چشم حسرت سے	" /۴۴۸
" /۱۳	..... نے تب دیدہ	..... نے جا دیدہ	" /۴۵۱
۱/۲۶۱	..... پوروں میں بنائے	..... پوروں پہ بنائے	۱۰/۴۵۲
" /۵	..... نے لیکر چھپا	..... نے آخر چھپا	" /۴۵۳
" /"	..... نہ آخر زد	..... نہ ہر گز زد	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۶۱/۸	..... گیا یوں بولا	..... گیا : بولا	سوم/۴۵۶
"/"	..... ابھی شعلہ یہ لپٹ	..... ابھی اک شعلہ لپٹ	"/"
"/۱۲	ہم رہ گئے یہ کہتے مگر	ہم رہ گئے منہ تکتے مگر	"/۴۵۸
"/۱۳	ہم بھی سو جان سے عاشق ہیں گل و ریحان کے	کہ سدا نغمہ سرا تھے چمن و بستان کے	اوّل/۳۸۹
۲۶۲/۲	..... مرے درباں کے	..... مرے درباں کے	"/۳۹۰
"/۳	..... مرے دیکھے کے سب کہتے ہیں	..... مرے دیکھے ہے جو کہتا ہے	"/"
"/۵	..... بڑا قہر ہوا وائے نصیب	..... بڑا قہر ہوا یا قسمت	"/"
"/۶	..... نہ دیکھو کہ مرے	..... نہ دیکھو یہ مرے	"/۳۹۱
"/۹	گھر میں جو اپنے ہم سے تم منہ	تم گھر میں اپنے ہم سے جب منہ	"/"
"/۱۰	نکلی نیام سے	نکلی میان سے	"/"
"/۱۱	صاحب ابھی بگڑ کے تم ہم سے مل گئے تھے	پیارے ابھی تو تجھ سے تم روٹھ کر مٹے تھے	"/۳۹۲
"/"	..... ہوا یہ جو منہ بنا کے	..... ہوا ہے جو منہ پھرا کے	"/"
"/۱۲	اے مصحفی گلی میں دیکھا مجھے تو بولا	تب دیکھ دیکھ مجھ کو بولا یہ اس سے کہدو	"/"
"/۱۳	..... ہم ہر کام	..... ہم سب کام	"/"
۲۶۳/۲	دریا میں کل نہا کر اس نے جو بال باندھے	جمنا میں کل نہا کر جب اس نے بال باندھے	"/۳۹۴
"/۳	الیاس و خضر	عیسیٰ و خضر	"/"
"/"	..... کر سے بہر	..... کر پر بہر	"/"
"/۴	جو چاہے ہم پہ تہمت روز	چاہے سو کوئی تہمت روز	"/۳۹۶
"/۵	بہلتا نہیں	پرچتا نہیں	"/"
"/۶	اگر بعد مدت کے آئے ہیں آپ	کھڑے دیکھتے کیا ہو پھر آئیے	"/۳۹۸
"/۸	نکھرا ہوا کیا چہرہ اس آئینہ رو کا ہے	اس طفل کو دیکھو تو یہ رنگ کس کا ہے	"/۳۹۹

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۶۳/۹	رکھا تھا کبھی اس نے جو دست حنائی کو	اس دست حنائی کو رکھا تھا کہیں اس نے	۱/۲۹۹
"/۱۰	سب اٹھ کے محفل جاناں سے اپنے گھر....	سب اٹھے بزم سے اور اپنے اپنے گھر...	"/"
"/"	مگر یہ کچھ نہیں معلوم ہم کدھر کو چلے	ولیک یہ نہیں معلوم ہم کدھر کو چلے	"/"
"/۱۱	خبر یہ دل ہمیں دیتا ہے اب	کہے ہے یہ تپش دل کے اب	"/"
"/۱۲	یہ کیوں شتاب ہے	یہ کیا شتابی ہے	"/"
۲۶۴/۲	..... کلیجے سے ہر بار	..... کلیجے میں یک بار ..	"/۴۰۰
"/۹	..... آہستہ رکھ اس.....	..... آہستہ کر اس	"/۴۰۲
"/۱۲	..... ہر زرد و خشک	..... ہر زرد و خشک	"/۴۰۵
۲۶۵/۱	ہم کو تو پاؤں تک نہ رسائی ہوئی نصیب	پاؤں تلک نہ ہم کو رسائی ہوئی دریغ	"/۴۰۷
"/۴	پلکیں نہ کبھی	مژگاں نہ کبھی	"/۴۰۸
"/۵	..... صناع ازل نے	..... صناع جہاں نے	"/۴۰۹
"/۷	ٹانکے ہو توڑ ڈالے ہوں خیاط نے کھینچ کر	جب ٹانکے تو توڑ ڈالے ہوں خیاط نے کھینچ کھینچ	"/۴۱۱
"/۱۱	افراط گریہ سے جو	گریہ کے ہاتھ سے جو	"/۴۱۲
"/۱۴	فغاں میں جاں کسل کرتا ہوں لیکن	فغانِ جاں گسل رکھتا ہوں لیکن	"/۴۱۳
۲۶۶/۱	..... جامہ تن میں	..... جامہ بر میں	"/۴۱۴
"/۲	..... سے یہ پاؤں	..... سے سب پاؤں	"/"
"/۴	..... خبر ان کی تو لو	..... خبر لو ان کی تک	"/"
"/۵	..... کے کٹ گئی	..... کے اٹ گئی	"/"
"/۶	چھوڑا نہ ساتھ زلف مسلسل نے ایک دم	چھوڑا نہ ایک لحظہ ترا زلف نے خیال	"/۴۱۵
"/"	خط سے جدا ہوئی	رخ سے جدا ہوئی	"/"
"/۸	میری حضور غیر سے ہوتی ہو ہم سخن	تو آگے میرے غیر سے باتیں کرے دریغ	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/سطر
۹/۲۶۶	نرگس کی ہے وہ آنکھ نہ گل کا وہ رنگ ہے	نرگس کی ہے وہ آنکھ نہ گل کا وہ رنگ ہے	۱ قلمی/۴۱۵
" / "	کیا ان دنوں ہوائے گلستاں پلٹ گئی	کچھ اندنوں چمن کی ہوا ہی پلٹ گئی	" / "
" / ۱۰	آنسو کے در کو پنجۂ مژگاں پہ لیکے میں	بازار میں لئے ہیں در اشک کو بہ کف	" / "
" / ۱۳	..... صبح مری نیند	..... صبح تو پھر نیند	" / ۴۱۶
" / ۱۴	قدغن ہے کہ اس در پہ کوئی آنے نہ پائے	قدغن ہے کہ در تک کوئی یاں آنے نہ پاوے	" / "
" / "	اور بے خبر آجائے تو پھر جانے نہ پائے	اور بے خبر آوے بھی تو پھر جانے نہ پاوے	" / "
" / ۱۵	اے مالک بستاں یہ ہی اب حکم کہ صیاد	یوں صاحب بستاں کا ہے اب حکم کہ صیاد	" / "
" / "	..... لانے نہ پائے	..... لانے نہ پاوے	" / "
" / ۱۶	ہم پہلے ہی جا بیٹھے ہیں محفل میں بتوں کی	تو آکے ہی جا بیٹھ دلا بزم میں اس کی	" / "
" / "	تا آکے کوئی کچھ انھیں سکھلانے نہ پائے	تا آکے کوئی کچھ اسے سکھلانے نہ پاوے	" / "
۱/۲۶۷	آتی ہے کمر تک جو تری زلف تو آئے	تو شوق سے لچکا قد جوں شاخ گل اپنا	" / "
" / "	پر موئے کمر بوجھ سے بل کھانے نہ پائے	پر موئے کمر دیکھیو بل کھانے نہ پاوے	" / "
" / ۲	اے مصحفی تسخیر کرے نقش قدم کیا	کیا خاک کرے سحر ترے نقش قدم کی	" / "
" / ۳	..... نہ پائے	..... نہ پاوے	" / "
" / ۴	اک دم میں	اک پل میں	" / ۴۱۷
" / ۶	کس ناز کا آنا ہے کس قہر کا جانا ہے	اس آنے و جانے میں کیا ناز نکلتا ہے	" / "
" / ۷	تم مصحفی اتنا کبھی رویا نہ کرو شب کو	میاں مصحفی اتنا تو رویا نہ کرو صاحب	" / "
" / ۸	جب تیغ	جو تیغ	" / "
" / ۹	..... کے انھیں دکھلاوی	..... کے اسے پہنا دی	" / ۴۱۹
" / ۱۳	.... مجلس میں وہاں	..... مجلس وہاں	" / ۴۲۷
" / ۱۴	یاد میں کس	یاد کر کس	" / ۴۲۷

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۶۷/۱۴	..... بوند اشک لعل	..... بوند جیسے لعل	اول/۴۲۶
۲۶۸/۲	..... ہم کو دربانی ہوئی	..... ہم کو رسہانی ہوئی	" /۴۲۷
۳/۵	کیا چیز دل ہے	دل چیز کیا ہے	" /۴۲۲
" /"	پر بات کوئی میں جو کہوں مان لیجئے	پر بات کو بھی میری ذرا مان لیجئے	" /"
" /۵	..... تو جاں نثار تمہارا	..... تو دوستدار تمہارا	" /"
" /"	..... تو کبھو پان لیجئے	..... تو کبھو پان لیجئے	" /"
" /۶	اندیشہ ہے یہی مجھے چولی مسک نہ جائے	اس اپنی تنگ چولی پہ تنگ ہم کیجے جاں	" /۴۲۳
" /۷	مقتل میں تم جو آئے ہو کشتوں کو دیکھنے	گر قبر تنگ پہ تم آئے ہو تو میاں	" /"
" /۸	..... پھر وصل مصحفی	..... پھر ملنا مصحفی	" /"
" /۱۰	..... ہو کچھ مجھے	..... ہو مجھ کو ہائے	" /"
" /۱۲	... گالی اگر دی کیا ہوا اے مصحفی	... گالی بھی دی تو کیا ہوا میاں مصحفی	" /۴۲۴
" /۱۳	سیاہی کس طرح ظاہر ہو اس زلفوں	سیاہی کیا بیاں کیجے تری زلفوں	" /"
" /"	کر جن کے دیکھنے سے جان	کہ دیکھے سے جنہوں کے جان	" /"
" /۱۴	ترے موئے کمر کو دیکھ کر حیران	کمر کی فکر میں تری صدا حیران	" /"
" /"	نہیں یہاں کام کرتی عقل کچھ نازک ...	نہیں کچھ کام کرتی عقل یاں نازک ...	" /"
" /۱۵	... یوں ہم دیکھتے ہیں اس کے گالوں کی	... یوں دیکھی ترے کانوں کے بالوں کی	" /۴۲۵
۲۶۹/۱	چھبے ہیں ..... مصحفی کیسے	چبھیں ہیں ..... مصحفی میرے	" /"
" /۲	بلائے جاں ہوئی ہے دوستی	بلائے جان ہو ہے دوستی	" /"
" /۵	جس کو نہ اپنے حسن سے مطلق ہوا آگہی	جب اپنے حسن سے بھی نہ ہو اس کو آگہی	" /۴۲۸
" /۶	کہتا ہے یار خط جو لکھا تو نے مصحفی	اب کے جو تو نے نامہ لکھا مجھ کو مصحفی	" /"
" /۸	حیراں ہوں میں صیاد ترے ہاتھ میں نازک	میں ساعد نازک ترے صدقے ہوں تجھ سے	" /۴۳۱

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۲۹/۱۱	..... ہمیں گریہ وزاری کرتے	..... ہمیں نالہ وزاری کرتے	اول/۴۲۲
" /۱۲	.... شکوہ ہی لائی	.... شکوہ بھی لائی	" /"
" /۱۳	تیری محفل میں ہمیں دخل نہیں ہے ورنہ	بار مجلس میں تری ان کو نہیں ورنہ میاں	" /"
" /"	..... آکے یہاں آئینہ	..... آکے ابھی آئینہ	" /"
۰ /۱۴	دخل ہی صحن گلستاں میں نہ پایا ورنہ	تو کہاں کانٹا بھلا یہ تو ہمیں بتلائے	" /"
" /"	گریہ ہم بھی صفت ابر	ہم بھی ٹک گریہ گرائے ابر	" /"
۱/۲۷۰	دل کو دھڑکا ہے کہاں چین سے خواب آتا ہے	نہ کہیں صبح ہی ہوتی ہے نہ خواب آتا ہے	" /۴۳۳
" /۲	..... نہیں یہ ہمدم	..... نہیں اے ہمدم	" /"
" /"	جھوٹ کہتے ہیں کہ	جھوٹ کہتا ہے کہ	" /"
" /۳	.... اس بت بدخو سے	..... اس لب شیریں سے	" /"
" /"	التجا کرنے سے مجکو تو حجاب آتا ہے	مجھ کو اس بات کے کہنے سے حجاب آتا ہے	" /"
" /۸	کہ ذرا کھول	اک ذرا کھول	" /۴۳۶
" /۱۴	وہ نہیں... سینے پر اپنے	وے نہیں... سینے پہ اپنے	" /۴۳۷
" /"	بلکہ رکھ لیتے ہیں	بلکہ رکھ دیتے ہیں	" /"
" /۱۵	آگیا دھیان جو ہم کو تیری نیرنگی کا	یک بیک جا جو پڑی اس گل نازک پہ نگاہ	" /"
۱/۲۷۱	پشت پر ہیں تو کسی وقت کمر کے آگے	کبھی پیچھے تو کبھی ہیں وے کمر کے آگے	" /۴۳۸
" /۲	چشمہ خشک	دجلہ خشک	" /"
" /"	..... مرے دیدۂ تر کے آگے	.... مرے دامن تر کے آگے	" /"
" /۳	مصحفی شب سے ہیں آنکھیں جو مری بند تو کیا	مصحفی کیا ہوا گر شب سے میں آنکھوں کو سیا	" /"
" /۷	چمکا ہوا ہے فصل بہاری سے داغ دل	آئی ہوائے ابر تو کیا دل خنک ہوا	" /۴۴۲
" /۸	ہوس گل نے اپنے بند قبا کر دیے سبھوا	اس گل بدن نے بند قبا جوں ہی وا کیے	" /۴۴۳

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۲۷۱/۱۰	.... دم کہ فضا	..... دم تو فضا	اول/۴۴۳
" /۱۱	کافی وہ کوچہ بہر تماشائے	کوچہ ترا نہ جائے تماشائے	" /۴۴۶
" /۱۲	..... اس سے لے	..... اس میں لے	" / "
۲۷۲/۱	میری طرح تمام جہاں میں پھرا نہیں	میری طرح سراسر عالم پھرا نہیں	" / "
" /۲	اہلِ بصر کی جلوۂ خالق	معنی طلب کی صورتِ خالق	" / "
" /۳	..... وہ آیا ہے بزم میں	..... وہ نکلا ہے بزم سے	" /۴۴۷
" /۶	اہلِ سخن نے جب رگِ گل کا کیا خیال	وقتے کہ شاعروں نے رگِ گل کیا خیال	" / "
" /۷	ہم نے چمن میں آ کے اگر نالہ	میں نے چمن میں آن کے جب نالہ	" / "
" / "	..... کی ہمت کہاں رہی	..... کی جرأت کہاں رہی	" / "
" /۹	جب تو نے	جو تو نے	" / "
" /۱۰	وہ شکل اس کی اور وہ شباہت	چہرے کی اس کے اب وہ شباہت	" / "
" /۱۱	وہ تیرِ غمزہ دل	جب تیرِ غمزہ دل	" /۴۴۸
" /۱۲	... بات کرنے کی طاقت کہاں	... بات کہنے کی قدرت کہاں ..	" / "
" /۱۳	..... سامنے مفتی و قاضی کو تو ڈال	.... سامنے قاضی و مفتی و بادشاہ	" / "
" /۱۴	یاروں تلک تھی رونقِ بزم اس کی مصحفی	تھی یاروں تک ہی رونقِ بزم اپنی مصحفی	" / "
" /۱۶	پوچھ حالت نہ مرے اشک کی	کیا کہوں بات میں اس گریے کی	" / "
" / "	..... اسی سیل نے	..... اسی گریے نے	" / "
" /۱۷	نو بہار آتے ہی سودائے کہن تازہ ہوا	نو بہار آنے سے سودائے سبھوں تازہ ہوا	" / "
۲۷۳/۱	کیا اثر ہی نہ رہا درد و ذرا بھی سر میں	درد سر کیوں کہ نہ ہو مجھ کو کہ ان آنکھوں سے	" / "
" / "	یاد آئی جو تری صندلِ پیشانی کی	شکل دیکھی ہے میں صندل کی پیشانی کی	" / "
" /۲	ہوں وہ غارت زدہ سر دکہ نمودار ہے صاف	وہ غارت زدہ کی طرح نمایاں ہے تمام	" /۴۴۹

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۲۷۳	میری صورت سے حقیقت مری ویرانی کی	مرے ظاہر سے حقیقت مری.....	اول/۴۴۹
" /۴	محو ہر دم جو ہے اپنی ہی.....	جو سدا محو ہے اپنی ہی.....	" /"
" /۸	اچھے وہی رہے جو.....	خوش حال ان کا مجھے جو	" /"
" /۹	..... کی ایک جنبش.....	..... کی اک ہی جنبش.....	" /"
" /۱۱	نازک کمر پہ آپ نے تلوار جب سجے	وقتے کہ اس کمر پہ طپنچے سجے کئی	" /۴۵۱
" /"	..... کیجے کہ کہاں.....	.... کیجے آپ بھی کہاں.....	" /"
" /۱۲	..... رہا کہ آج	..... رہا جو آج	" /"
" /۱۳	پانی میں اس نے خط کو جو پڑھ کر ڈبو دیا	وقتے کہ خط کو پانی میں ان نے ڈبو دیا	" /"
" /"	کیا خاک آبرو مری اے نامہ بر رہی	کہہ تو ہی میری آبرو کیا نامہ بر رہی	" /"
" /۱۵	..... کی طلب رکھتا.....	..... کی طمع رکھتا.....	" /۴۵۵
۲/۲۷۴	کچھ کام نہیں اب ترے غمخواری دل سے	پہونچا ہے لہو تجھ کو وفاداری دل سے	" /۴۵۶
" /۳	بے دل کے	بن دل کے	" /"
" /۶	کچھ دیدۂ بیدار کی شب کو نہیں حاجت	شب دیدۂ بیدار کے محتاج نہیں وہ	" /"
" /"	روشن ہے مکاں مشعل بیداری...	جو فیض سحر لیتے ہیں بیداری....	" /"
" /۸	کیا ہے کی ہے حاجت کہ پہنچتا ہے ہمیشہ	کاہے کو یہ لیں بادہ کہ پہنچے ہے ہمیشہ	" /"
" /"	..... ہیں غمخواری دل سے	..... ہیں ہوشیاری دل سے	" /"
" /۱۰	آگاہ ہے وہ خوب وفاداری دل سے	یک لحظہ جو غافل نہیں معماری دل سے	" /۴۵۷
" /۱۱	جب سے کہ نزاکت پہ تری آنکھ ...	کس گل کی نزاکت پہ مری آنکھ ...	" /۴۵۸
" /"	جو ہی رگ گل خار سی وہ دلیں گڑی ہے	جو ہر رگ گل خار سی نظروں میں کھڑی ہے	" /"
" /"	..... کہ ہر طلب خوں	..... کہ خوں خواہی کی خاطر	" /۴۵۹
" /"	ہیں پھول جمے ہیں جو مرے خوں کے قطرے	خوں کس کا کیا تو نے جو آج اے مرے قاتل	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۴،۱۳/۴	لپٹا ہوں میں جس موج سے ابرو کے گماں میں	جس موج سے لپٹا ہوں کرا ابرو کا تصور	اول/۴۵۸
۱۵/ "	مذکور کے ہمراہ میں آیا تو وہ بولا	کچھ ذکر تھا میرا جو میں آنکلا تو ہنس کر	" / "
" / "	کیا خضر کی مانند تری عمر.....	کہنے لگا وہ یوں تری کیا عمر....	" / "
۲۷۵/۲	دل خاک کروں رو کے غم یار....	دل کیونکہ کریں بیٹھ کے ہم یار....	" / ۴۵۹
" / "	محفل مجھے ملتی نہیں اغیار.....	ہوتی ہی نہیں بزم تو اغیار....	" / "
" / ۳	.... مفلس کوئی بازار.....	.... مفلس پھرے بازار.....	" / "
" / ۴	.... دیکھو نیا م اس.....	.... دیکھوں میاں اس.....	" / "
" / ۵	مرتے ہوئے اس چہرے پہ میری نہ پڑی آنکھ	پیمانہ مری عمر کا افسوس کہ یارب	" / ۴۶۰
" / "	پیمانہ رہا شربت.....	مرتے بھی رہا شربت.....	" / "
" / ۶	اے مصحفی یہ نور ہے یا نور کسی کا	اے مصحفی شاید کہیں دل بند ہے تیرا	" / "
" / "	یہ آنکھ کا پردہ نہیں.....	یہ آہ کا بھرنا نہیں.....	" / "
" / ۸	اے چشم اور رو.....	اے دیدہ اور رو.....	" / ۴۶۴
" / ۱۰	نازاں ہو اس قدر نہ کمند.....	مدت بھولیو تو اپنی کمند.....	" / "
" / ۱۱	رو رو کے خون کیا کیا لخت	کچھ خون رونے لگا ہے لخت....	" / "
" / ۱۳	.... بے پری ہوں یعنی.....	.... بے پری رہ یعنی.....	" / ۴۶۵
" / ۱۴	مارے ہزاروں طالب دیدار ہاتھ سے	مارے گئے کئی ترے اے یار ہاتھ سے	" / "
" / "	رکھی مگر نہ یار نے تلوار.....	پر تو بھی تو نے رکھی نہ تلوار....	" / "
" / ۱۵	کیا ضد ہے دیکھتا ہے سر راہ جب مجھے	اللہ رے دشمنی کہ جو نہی مجھ کو دیکھنا	" / ۴۶۶
" / "	کرتا ہے بند رخنۂ دیوار ہاتھ سے	کر لینے بند رخنۂ دیوار ہاتھ سے	" / "
۲۷۶/۲	پوچھے وہ میرے.....	پوچھے تو مرے.....	" / "
" / ۳	صیاد ابھی تو طائر دل کو قفس...	صیاد مرغ دل کو ابھی تک قفس...	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۲۷۶	ہم کو بھی تو خاک	تک ہم کو بھی خاک	اول/۴۹۳
۵/ "	من جاتے ہو روٹھ روٹھ کر تم	روٹھو ہوا اِدھر اُدھر منہ ہو	" / "
۷/ "	عاشق ہے وہی جو مثل شانہ	عشق اس کو ہے جو کہ مثل شانہ	" / ۴۹۷
۸/ "	دل نے تو تجھے	اس دل نے تجھے	" / "
۱۱/ "	گلرنگ تو ہو گئے دو شالے ...	رنگین تو ہو گئے رسالے	" / "
۱۲/ "	ہوں ابھی ایک عاشق و معشوق	پردہ گر درمیاں سے اٹھ جاوے	" / "
" / "	پردہ گر درمیاں سے اٹھ جائے	اک جہاں جسم و جاں سے اٹھ جاوے	" / "
۱۳/ "	اس نے دیکھا مجھے جو در پہ کہا	دیکھ اس کو میں تجھ کو یوں بولا	" / "
" / "	..... یہاں سے اٹھ جائے	..... یہاں سے اٹھ جاوے	" / "
۱۴/ "	جی میں ہے بوسے لیجے اتنے	جی میں ہے لاتے بوسے لیجے کہ آج	" / "
" / "	..... اٹھ جائے	..... اٹھ جاوے	" / "
۱/۴۷۰	آج گلزار میں کیا جانے ہوا کیسی ہے	آج کیا جانے کیا باد چلی گلشن میں	" / ۴۷۰
۲/ "	کچھ تو اے راہرو دم کہ اک منزل میں	اندک اے پیش رواں دم کہ اس منزل میں	" / ۴۹۹
۴/ "	ہر اک رگ میں جو زخم نیشتر	ہر دل پر مجھے اک نیشتر	" / ۴۷۰
۵/ "	امید صبح پڑتی	امید وصل پڑتی	" / "
" / "	..... شب میں اثر	..... شب کا اثر	" / "
۸/ "	اٹھ گیا کیا وہ	اٹھ گیا ہے وہ	" / ۴۷۱
	دل وحشی کی خبر ہم کو نہیں مدت سے	کچھ خبر مجھ کو دل اپنے کی نہیں مدت سے	" / "
	..... میرے اب تک	..... میرے شاید	" / ۴۷۲
	مصحفی نام تو میرا ہے جہاں میں ہر چند	آبرو کی ہے زلیخا پاس مجھے گاڑھے پاؤں	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۷۷/۱۳	آج اس ترک نے جو تیغ و سپر ..	جب سے اس شوخ نے شمشیر و سپر ..	اول/۴۷۲
۲۷۸/۱	گالیاں روز جو آکر مجھے دے جاتے ہو	روز آ آ کے مجھے گالیاں دے جاتے ہو	" / "
" /۳	آج رونے کا انداز جو نکالا ہے نیا	آج جو گریے کا سامان ہے بانداز دگر	" /۴۷۳
" /۴	... کماں دار نے شست	... کماں کش نے مگر شست	" / "
" /۵	اول تو یہ صنم گرمی رفتار	اول تو یہ دبگ اور یہ رفتار	" /۴۷۴
" / "	اس پر تری	تس پر تری	" / "
" /۷	..... تو کرے کوئی گوارا	..... تو کوئی اس کو اٹھاوے	" / "
" /۱۱	ڈھائے ہیں بہت خانہ دل اس نے ولیکن	معلوم ہے مگر اس کا نہیں ڈھونڈیں سو کیونکہ	" /۴۷۵
" / "	ثابت نہیں وہ خانہ	کیا جانے وہ خانہ	" / "
" /۱۲	..... ہے بد رسا سے جہاں سے نہ ٹلا کر	... ہے بد اس کا نہ ہر اک سے ٹلا کر	" / "
" /۱۳	..... تھے احباب سنور کر	..... تھے وے یار کہ بن بن کر	" /۴۷۶
۲۷۹/۱	... چکا ہے وہی ان کی شان باقی ہے	... چکا پہ ہنوز اس کی آن باقی ہے	" /۴۷۹
" / "	..... وہی آن بان باقی ہے	..... وہی عظم و شان باقی ہے	" / "
" /۵	جس میں ہم رہتے ہیں ساکن وہ جہاں اور ہی ہے	ہم جہاں رہتے ہیں یارو وہ جہاں اور ہی ہے	" /۴۸۱
" /۶	یوں تو عالم میں ہزاروں ہیں حسین آفت جاں	قد نو خیز نہیں آفت جاں اور ہی ہے	" /۴۸۰
" / "	..... اپنا فدا ہے	..... اپنا گیا ہے	" / "
" /۷	پر حسینوں کو مرے حق میں گماں ...	لیکن یاروں کو حق میں گماں ...	" /۴۸۱
" /۸	دیکھ آئینے کی جانب بھی ذرا محفل میں	اک ذرا جھانک تو تو خاک کے پردے سے ادھر	" /۴۸۲
" / "	تا نظر آئے یہ تجھ کو کہ جہاں اور ...	تا تجھے بھی نظر آوے کہ جہاں اور ...	" / "
" /۹	گرچہ شاعر ہیں زمانے میں ہزاروں لیکن	مصحفی گرچہ یہ سب کہتے ہیں ہم سے بہتر	" /۴۸۱
" / "	مصحفی ریختہ گوئی کی زباں	اپنی پر ریختہ گوئی کی زباں	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۷۹/۲	روک، لو ہاتھ آپ یہ بسمل	تو کھڑا رہ کہ آپ بھی یہ بسمل	دوم/۵
" ۱۴/	وعدہ اک رات تو وفا ہو جائے	ایک دن آ کے مل بھی جا پیارے	" /۰
۲۸۰/۱	آپ اپنی بھی	ٹک اپنی بھی	" /۷
" ۵/	میری نشست گاہ تو اکثر زمین ہے	نت ضعف سے فتادہ یہ سر بر زمین ہے	" /
" ۶/	... خاکساروں کو ہرگز بچشم کم	... خاکساروں کو ہرگز بچشم کم	" /۱۹
" ۷/	ہم جانتے ہیں کوچۂ جاناں کا مرتبہ	کوچے میں اس کے کتوں کا سر بر زمین ہے	" /۹
" ۸/	..... بویا تو جل گیا	..... بویا سو جل گیا	" /۱۰
" ۱۰/	کس بات پر ترا ہے دماغ آسماں پر	مت کھینچ آسماں پر خود کو آخر ش	" /۱۱
" ۱۳/	دیں تجھے اللہ نے آنکھیں تماشا...	حق نے گر دیں ہیں تجھے آنکھیں تماشا...	" /۰
" ۱۴/	ہم نشیں رکھتا ہے گر تو چشم بینا...	چاہئے کیا ہم نشیں گر تو ہے بینا...	" /
" ۱۵/	... چاند سا چہرا یہ تیرا دیکھ لے	... چاند سا تیرا یہ مکھڑا دیکھ لے	" /
۲۸۱/۱	... تو اس کے پاس خود جائے گا تو	... تو تو جاوے گا آپھی اس کے پاس	" /
" ۲/	..... یہ مری بدمستی	..... یہ تری بدمستی	" /
" ۱۱/	... خیر ہے گھر اپنے کہیں جاؤ بھی	... خیر سے تم گھر کو کہیں جاؤ بھی	" /
" /	..... کیا مجھے ترساتے ہو	..... کیا ہمیں ترساتے ہو	" /
" ۱۱/	آؤ نزدیک گلے سے مرے لگ جاؤ بھی	آئے ہو اب تو گلے سے کہیں لگ جاؤ بھی	" /
" ۷/	جائے ہم اس کی گلی میں کیا کریں	جانے کا کچھ اس گلی میں ڈر نہیں	" /۱
" ۸/	قصہ غم کیا لکھوں دم بھر میں ملیں	قصہ غم میں اگر لکھوں تمام	" /
" ۱۱/	آغوش میں جھپٹ کے تمہیں ہم نے لے لیا	ہم نے تو تم کو دوڑ کے گودی میں بھر لیا	" /۱
" ۱۳/	کون سی رات فلک تک	کونسی شب کہ فلک تک	" /۱
۲۸۲/۱	دابی جو میں نے چشم	کل جوں ہی دابی چشم	" /

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۲۸۲	غالب کہ حشر.....	اغلب کہ حشر.....	اول/۴۹۵
" /۵	جو آئے تیرے کوچے میں	جو آئے اس کے کوچے میں	" /"
" /۱۴	یہ شرم و حجاب.....	بس شرم و حجاب.....	" /۴۹۷
۸/۲۸۳	کیا اس نے اک دن نہ ملنے.....	کیا اس نے گاہے نہ ملنے.....	" /"
" /۹	..... اپنی گیسو کی صورت	..... اپنی جوں زلف خوباں	" /۴۹۸
" /۱۰	ہمیں آخر کار.....	مجھے آخر کار.....	" /"
" /۱۲	..... تری مثل گرد بار	..... تری جیسے گرد بار	" /۴۹۹
" /"	ہم اپنی خاک آپ ہی برباد کریں گے	ہم آپ اپنی خاک کو برباد کریں گے	" /"
" /۱۳	نقصان باغباں کا ہے کیا ہم جو باغ میں	کیا ڈر ہے باغباں جو کبھی آ کے باغ میں	" /"
" /"	دم بھر نظارۂ گل	ہم بھی نظارۂ گل.....	" /"
" /۱۴	اس شوخ کی گلی میں کبھی آگے سجو ہم	گر آ گئے گلی میں تری ہم کبھی تو یار	" /"
۳/۲۸۴	... شاخ گل سے مل مل کے خوب رووں	... شاخ گل کے لگ گلے سے رووں	" /۵۰۰
" /۴	..... آگے ہم کو لازم	..... آگے تیرے لازم	" /"
" /۵	..... گردوں کے پار	..... گردوں سے پار.....	" /"
" /۶	..... ہاں جرم عاشقی	... اس جرم عاشقی	" /"
" /۷	... تیری ابتک جیتا رہا یہ مخمروں	... تیری بیاسے جیتا رہا ہے ابتک	" /"
" /۹	غیر کی باتوں میں تو آ جائے	غیر کے قابو میں یوں آ جائے	" /۵۰۱
" /۱۰	خاک بھی میری نہ پہنچی	خاک بھی اپنی نہ پہنچی	" /"
" /"	..... برباد میں مشت	..... برباد یہ مشت	" /"
" /۱۲	ترسیں روز عید بھی دیدار کو ہم	عید کے دن بھی رہیں محروم ہی ہم.....	" /۵۰۲
" /"	یاریوں اغیار سے ہو ہم کنار	یاریوں غیروں سے ہو ہے ہم کنار.....	" /۵۰۲

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۲۸۵/۱	دیتے نہیں جو داد	کرتے نہیں جو داد	اول/۵۰۲
" /۲	خاطر کو غم کی قید سے آزاد کیجیے	خاطر کو بندِ غم سے تک آزاد کیجیے	" /۵۰۳
" /۳	خارا کنی سے سینہ تراشی بھی کم نہیں	صنعت پہ آئیے تو ابھی سنگ سخت میں	" /۵۰۲
" /۴	..... رکھے صدا بلند	..... رکھے نوا بلند	" /۵۰۳
" /"	نانی کی طرز	نالے کی طرز ..... [1]	" /"
" /۵	..... پر ابھی باقی ہیں مصحفی	..... پر ہیں کہاں مصحفی مگر	" /"
" /۷	عاشق سے اپنے قطع مروت نہ کیجیے	عاشق کو اپنے متع محبت نہ کیجیے	" /۵۰۴
" /"	..... جو محبت نہ کیجیے	..... جو مروت نہ کیجیے	" /"
" /۸	جس وقت دسترس	وقتے کہ دسترس	" /۵۰۵
" /۹	آوارگانِ عشق کو	میری تو کیا ہے شہر کو	" /"
" /۱۰	یہ لذت طپش ہے کہ ہے قصد مصحفی	گر یہ تپش ہے دل کی تو شاید کہ بعد مرگ	" /۵۰۴
" /۱۲	شعر پر آتی ہے مشکل سے کوئی بوند کبھی	شعر سے چھنتی سی آتی ہے کوئی بوند کبھی	" /"
" /۱۳	ہائے دیدۂ حیرت کو دیکھتا ہے کون	میں دیکھتا ہوں طرفِ اس کی اور بزعمِ مری	" /۵۰۶
" /۱۴	سلوکِ عاشق و معشوق کو گیا جانے	میں جانتا نہیں تڑپے ہے کوئی خوں میں مگر	" /"
" /۱۵	..... مرے دشمنوں سے	..... مرے ہم سروں سے	" /"
" /۱۶	..... پر بعض لوگ	..... پر بھنے لوگ	" /"
۲۸۶/۱	مزاج یار اگر مجھ سے راستی پر ہے	مزاج اس کا اگر ہم سے اشتی پر ہے	" /"
" /۲	تیرا تو کیا گیا وہی	تیرا تو کیا لیا وہی	" /"
" /۷	زینت بتاں میں ہے	باز بچے میں ہے	" /۵۰۹
" /۸	صنم وہ ہر	بتاں وہ ہر	" /۵۱۰

[1] دونوں مصرعوں کا پہلا حرف ہو سکتا ہے کہ "نالے" ہو۔

جلد/صفحہ	کلیات معمنی	دیوان معمنی	شمار/سطر
اوّل/۵۱۰	ہمارے حال پر کرنی نگاہ	وہ چشم لطف وہ اپنی نگاہ	۹/ ۲۸۶
" / "	گئے کل اس کی گلی میں تو	کل اس گلی میں جو پہنچے تو	۱۰/ "
" / ۵۱۲	دن رات دل	مدت سے دل	۱۱/ "
" / ۵۱۳	ہر اک تجھے آپ سا کہے ہے	کہتے تھے سب آپ ہی سا تجکو	۱۲/ "
" / "	قصیدہ مہ و آفتاب	قصہ مہ و آفتاب	" / "
" / ۵۱۲	..... میں تری محبت	..... میں تری محبت خال	۱/ ۲۸۷
" / ۵۱۳	بن چھیڑے ہی بیچ	بے چھیڑے بھی بیچ	۲/ "
" / ۵۱۴	اب تک تو دولے خواب	تو وقت سحر بھی خواب	۳/ "
" / ۵۱۵	کیا یہاں سے اڑ کر کہیں برباد ہو کوئی	کیوں یہاں سے اڑے کس لئے برباد ہو کوئی	۶/ "
" / "	اس گلشن نا شاد میں	اس گلشن برباد میں	۸/ "
" / "	تم بھیجو گے ہم پاس میاں کا ہے کو قاصد	قاصد کوئی تم کا ہے کو بھیجو گے مرے پاس	۹/ "
" / "	قاصد تو وہ بھیجے کہ جسے	نامہ تو وہ لکھے کہ جسے	" / "
" / "	..... اے دل تجھے ارمان	..... اے دل کوئی ارمان	۱۰/ "
" / ۵۱۸	ان گرم نگاہوں سے تری کوہ بھی جل جائے	آئینہ نہ کیونکر گرم سے جل جاتے	۱۱/ "
" / "	تو دیکھے بھی یک بار تو پتھر بھی پگھل جائے	تو دیکھے تو پتھر بھی یقیں ہے کہ پگھل جائے	" / "
" / "	گہ سبزے کو دیکھوں ہوں گہ آب رواں پر	سبزے پہ نظر میری ہے گہ آب رواں پر	۱۲/ "
" / ۵۱۹	..... غمدیدہ اسی طرح	..... غمدیدہ کسی طرح	" / "
" / "	..... ٹپکے گر آنکھوں سے تمہاری	..... ٹپکے اگر آنکھ سے میرے	۱۲/ "
" / "	واللہ زمانے کا ابھی	پھر سامنے زمانے کا ابھی	" / "
" / ۵۱۹	..... ہو جو پاؤں اس کا پھسل جائے	..... ہو اگر پاؤں پھسل جائے	۱/ ۲۸۸
" / ۵۲۵	خط آیا وہ اڑا نہ مرے اطوار رہ گئے	عاشق کہاں خط آنے پہلے یار رہ گئے	۲/ "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۸۸/۲	لاکھوں تھے تیرے گرد سو	عشاق تھے ہزار سو	اول/۵۴۵
۵/ "	..... نہ لی دام میں کبھی	..... نہ لی نہ پر دام ہی	" /۵۴۶
" / "	کہتے تڑپ	آخر تڑپ	" / "
" /۷	قد قیامت خرام	قد قیام اور خرام	" / "
" / "	وہ چھلاوہ تمام	واں جو کچھ ہے تمام	" / "
" /۸	ایک تو قہر قد کا خم کرنا	ہے غضب اک تو قد کا خم کرنا ...	" / "
" / "	اس پہ اس کا سلام	تس پہ طرز سلام	" / "
" /۱۰	دل کا دکھنا کبھی نہیں جاتا	دل دکھا ہی کرے ہے سینے میں	" / "
" / "	یہاں نئی صبح و شام	یاں یہی صبح و شام	" / "
" /۱۳	معلوم ہو اس وقت تجھے چاہ کسی کی	معلوم ہو تب تجھ کو میاں چاہ کسی کی	" /۵۴۸
" /۱۴	تو مجھکو جو پیارا ہے بہت تیرے سوا یار	از بس کہ تو پیارا ہے مجھے تیرے سوا یار	" / "
" /۱۵	افسوس کہ صحبت	جوں چاہیئے صحبت	" / "
۲۸۹/۲	وہ پوچھے تو کہنا یہ ہے درگاہ	گر پوچھے تو کہیو کہ ہے درگاہ ...	" / "
" /۵	کس نے دکھلائی انھیں چشم غضب کیا جانے	جو نہ کی اس خونی عالم نے اک اک نگاہ	" /۵۴۹
" / "	وہ جو جی	لے جو جی	" / "
" /۸	..... وہ خانہ جنگ جہاں	..... وہ جنگ جو جس جا	" / "
" /۹	..... ہلتا	..... ظلتا	" /۵۵۰
" /۱۰	تنگدستی میں یہ نہیں معلوم	جمع رکھتے نہیں نہیں معلوم	" / "
" /۱۱	جم کے جو سنگ کی طرح بیٹھا	جو کہ پتھر سا جم کے بیٹھے ہے	" / "
" /۱۲	کوئی یوسف جو کاروان میں نہیں	گر نقاب اس کے منہ سے اٹھی نہیں	" / "
" /۱۳	مصحفی ضبط آہ کر ورنہ	منہ کو مت کھول ورنہ عالم کے	" /۵۴۹

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۲۸۹/۱۵	ہے مرا داغ جگر	ہیں یہاں داغ جگر	اول/۵۵۲
" /۱۶	باغباں رہنے نہ گلشن میں ہمیں رات کی رات	آشیاں بندی کی تکلیف نہ دے ہم کو ہوس	" / "
" /"	پڑ رہیں گے کسی دیوار	گر رہیں گے کہیں دیوار	" / "
۲۹۰/۱	کس کو دیکھا ہے کہ بیٹھے ہوئے ہیں یوسف مصر	دیکھ پاؤ جو ترے چاہ ذقن کو یوسف	" / "
" /"	ہاتھ رکھے ہوئے حیرت سے زنخداں	ہاتھ حیرت سے رکھے اپنا زنخداں	" /"
" /۲	بوسہ اس لب کا کسی طرح نہ پایا ہم نے	ہائے بوسہ نہ لیا ہم نے کبھی اس لب سے	" /۵۵۳
" /"	کیوں نہ اپنے لبِ افسوس ہوں دنداں ...	نت رہا ہاں لبِ افسوس ہی دنداں ...	" / "
" /۷	دیکھی جو تری چھپی رنگت یہ گماں ہو	جو چھپی لعس اس کے کو دیکھے ہے کہے	" /۵۵۴
" /۸	..... لیکے شمع	..... لیسکے تیغ	" /۵۵۶
" /"	..... تک گل گئے	..... بھی گل گئے	" /"
" /۱۱	..... پھر شب وہی گھڑی ہے	..... پھر اب وہی	" /۵۵۹
۲۹۱/۱	چل اس طرح نہ لگے ان کو مصحفی ٹھوکر	چل اس طرح کہ نہ لگے مصحفی لگے ٹھوکر	" /۵۶۰
" /"	پڑے ہیں سر کے تلے جو زمیں پہ ہاتھ دھرے	پڑے ہیں وے جو سرہانے زمیں پہ ہاتھ دھرے	" / "
" /۲	چل اس طرح نہ لگے ان کو مصحفی ٹھوکر	چل اس طرح کہ نہ لگے مصحفی لگے ٹھوکر	" / "
" /۳	پڑے ہیں سر کے تلے جو زمیں پہ ہاتھ دھرے	پڑے ہیں وے جو سرہانے زمیں پہ ہاتھ دھرے	" / "
" /۴	اے دل نہ تڑپ اتنا بھی دم لے	خنجر تلے اے دل نہ تڑپ اتنا بھی دم لے	" / "
" /۵	ہمیں اتنا تو ترسایا	ہمیں اس وضع ترسایا	" /۵۶۲
" /۸	پکارے بھی کوئی تو گھر کے باہر	پکارے گو کوئی یوں گھر سے باہر	" /"
" /"	..... چلے آیا نہ کیجے	..... نکل آیا نہ کیجے	" / "
" /۹	..... بل کھائے تو کھائے	..... بل کھائے تو کھائے	" /"
" /۱۰	خطا پائیں گے اک دن مصحفی آپ	خطا پاؤ گے اک دن مصحفی تم	" /"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۹۱/۱۰	..... کوچے کو جایا نہ کیجے	..... کوچے میں جایا نہ کیجے	اقل/۵۶۲
۲۹۲/۱	نہ ٹھہرے مرے دل	نہ ٹھہرا مرے دل	"/۵۶۳
"/"	غنیمت ہے یہ ہی کہ سو فار ٹھہرے	غنیمت ہے یہ بھی جو سو فار ٹھہرے	"/"
"/۳	..... مانع تو ناچار ٹھہرے	..... مانع سو ناچار ٹھہرے	"/"
"/۶	دیکھنا پاؤں	دیکھیو پاؤں	"/۵۶۵
"/"	آخ جو نوک خار	آخ کیوں نوک خار	"/"
"/۷	..... تو نے مشق سخن	..... تو نے در ریزی	"/"
"/۱۰	لگا رہا تھا ہدف پر جو کل	لگا رہا تھا نشانے پہ کل	"/"
"/۱۱	..... نہ تھیں گرد اس کے چہرے کے	..... نہ گرتی تھیں اس کے مکھڑے سے	"/۵۶۶
۲۹۳/۱	مصحفی ہم تو ترے ملنے کو کئی بار آئے	مصحفی ہم تو ترے ملنے کو آئے کئی بار	"/۵۶۷
"/۲	یہ تو بتلا تو کسی وقت	اے دوانے تو کسی وقت	"/۵۶۸
"/۵	..... سب سے پہلے سر	..... سب سے آگے سر	"/۵۷۱
"/۶	درد دل ہے یہ چھپانے سے	عشق ہے یہ تو چھپائے سے	"/۵۷۲
"/۷	..... باغ کا عرصہ ہے تنگ	..... باغ پر ہے عرصہ تنگ	"/"
"/۸	یوں ہی ہوتی ہے اسے تو ہائے بیتابی سوا	یوں بھی ہوتی ہے اسے تو ہائے بے چینی زیاد	"/"
"/۱۱	ایک کروٹ پر یہ جسم	ایک ہی کروٹ پہ جسم	"/"
"/۹	..... آتی ہے کچھ	..... آتی ہے کچھ آہ	"/"
"/۱۰	..... کے بھی پھر زباں	..... کے یار و زباں	"/۵۷۳
"/۱۱	..... گھوڑا بہت منہ زور	..... گھوڑا نپٹ منہ زور	"/"
"/۱۲	ہاتھ میں تیرے بھلا	ہاتھ میں میرے بھلا	"/"
"/۱۳	ہوا میں شکر کروں خاک اس کے تیروں کا	ہوائے شکر کروں کیا میں تیرے تیروں کا	"/"

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳/۲۹۴	.... کو سیا ہے ہجوم پیکاں سے	.... کو مرے سی دیا ہے پیکاں سے	۱/۵۱۳
۱۵/ "	نکل گیا ہے یہ کوسوں دیار.....	گیا ہے دور نکل وہ دیار.....	" / "
۱۶/ "	میں چشم تر پہ جو رکھ کے ہاتھ روتا ہوں	زلیں میں آنکھوں پہ دھر دھر کے ہاتھ روتا ہوں	" / ۵۱۴
۱/۲۹۴	بغیر قیس یہاں تک یہ دشت سونا ہے	بغیر قیس کے یاں تک یہ دشت سونا ہے	" / "
" / "	کہ بھاگتے ہیں ہرن سایۂ.....	کہ وحشت آتی ہے اک سایۂ.....	" / "
۲/ "	مزہ ہو کانپ اٹھے دیکھ کر وہ زخم مرے	نمک کو چھڑک کے وہ زخم پر مرے کم کم	" / "
" / "	ہے جس قدر کہ نمک	مزہ ہو جب کہ نمک	" / "
۳/ "	تڑپ کے مصحفی خستہ مر گیا شاید	خبر تو لیجو کوئی خستہ مر گیا تو نہ ہو	" / ۵۱۳
۵/ "	ہوئے ہیں پھولے وہاں بوستاں زمیں کے تلے	بنے ہیں خوں سے وہاں گلستاں زمیں کے تلے	" / ۵۱۴
۶/ "	سمجھ کے گور غریباں پہ رکھ قدم مغرور	ذرا تو گور غریباں میں رکھ سمجھ کے قدم	" / "
" / "	..... ہے اک سر یہاں زمیں کے تلے	..... ہے یہاں آستاں زمیں کے تلے	" / "
" / "	کہو کوئی نہ کہے دہشت سیاہی گور	زمیں کے پردے نہ ہوں کس طرح سے چادر نور	" / "
" / ۱۰	..... فراق ماہوشاں	..... فراق سیم براں	" / ۵۱۵
" / ۱۱	ہو مصحفی کی لحد ہم نے کھول کر دیکھی	جو دیکھا کھول کے میں مصحفی کی تربت کو	" / "
" / "	پڑے ہوئے تھے	گڑے ہوئے تھے	" / "
" / ۱۵	کہو یہ ابر سے دل	کہو تا ابر کو دل	" / ۵۱۷
۱/۲۹۵	.... ملنے سے میرا تو	.... ملنے سے اپنا تو	" / "
" / ۳	..... کس کا وصف کمر نازک	..... کس کی وصف کمر نازک	" / ۵۱۹
" / ۵	غم کے ساتھ اگر ہو زاہد	ساتھ فہمیدگی گر ہووے تو پھر	" / "
" / ۶	ہائے تیکھی نگاہ اس	ہائے تیکھی نگاہ اس	" / ۵۲۹
" / ۱۱	مصحفی آہ رسا بھی میری	آہ میری ہے اثر سے ہم دوش	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۹۵/۱۳	ہر طرح	بے طرح	اوّل/۵۸۰
۱۴/ "	نازک ہمارے دل کا یہ شیشہ ہے ساقیا	نازک ہے میرا شیشہ دل اس قدر کے بس	" / "
" / "	..... جب ہوا لگی	..... گر ہوا لگی	" / "
۱۵/ "	مانند سایہ ساتھ مجھے دیکھ کر کہا	جوں سایہ لگ چلا میں تو وہ مجھ کو دیکھ کر	" / "
" / "	یار ب یہ میرے	بولا یہ میرے	" / "
۱۶/ "	گلیوں میں پھر رہا ہے جو تو تک خراب	پھرتا ہے تو تو گلیوں کے اندر خراب و خوار	" / "
۲۹۶/۳	آئے ہو اگر تو بیٹھو دم بھر	آئے ہو تو کوئی دم تو بیٹھو	" /۵۴۳
" / ۴	وہ کھینچے کے تیغ مجھ	کل تیغ نکال مجھ	" /۵۴۴
" / ۵	..... جو دل نہیں ٹھہرتا	..... ٹھہرتا ہی نہیں دل	" / "
" / ۶	روتے ہیں سن کے سب مرا حال	معلوم نہیں کہ اپنا دیواں	" / "
" / ۸	جب جدا ہم سے یار	گر جدا تک بھی یار	" /۵۴۹
" / ۹	..... ہجر کا گلا کیسا	..... ہجر میں گلہ کیا ہے	" /۵۵۰
" / ۱۲	گلشن سے صبا میرے پر و بال اڑا کر	گلشن سے اڑا کر کے صبا میرے پر و بال	" / "
" / ۱۳	..... شوخ کے دل نے	..... شوخ کی یارو	" /۵۵۱
" / ۱۴	..... نہ کہنا دل	..... نہ کہیو دل	" / "
" / ۱۵	بندوں کا خیال اب ہے نہ کچھ دھیان خدا کا	نے ذکر ہے نے شغل ہے نے یاد خدا ہے	" / "
۲۹۷/۱	فراغت میں بتوں کی ..... یاد آئے	فراغت میں بتاں کی ..... یاد آئے	" /۵۴۲
" / "	..... اللہ یاد آئے	..... اللہ یاد آوے	" / "
" / ۲	... بھولے ہیں ہم ایسے کہ ہم کو راہ یاد آئے	... بھولے ہوئے ایسے کہ ہم کو راہ یاد آوے	" / "
" / ۳	کیا ترا جلوۂ قامت ہے	جلوہ گر یار کا قامت ہے	" /۵۲۹
" / ۶	..... کرتے ہیں لوگ	..... کرتے ہیں	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۲۹۷	یہ عجب طرح کی	یہ بری طرح کی	۱۵۱/۵۳۹
" / ۷	مصحفی سر پہ یہ آفت ہے	مصحفی سر پہ بد آفت ہے	" / "
" / ۱۰	پاجامہ جو وہ پہنے تو یہ بزم بدن ہے	پاجامہ جو پہنے وہ تو اس نرم بدن کے	۱۳۵/۷ ب
" / ۱۲	بنا کے تجھ کو دکھایا خدا نے صنع کا رنگ	شبیہ کش نے دہن میں ترے رکھی ترجیح	۱۳۸/۷ "
" / ۱۵	بنائے لعل کے گر لب تو دانت ...	بنائے لعل کے گر لب تو دانت ...	" / " / "
" / ۱۳	گر بہار کے دن ہیں کر خود	گر بہار گل آئے بو خود	" / " / "
۱/۲۹۸	جو کشتہ کھا کے ترا ایک تیر تڑپے ہیں	جو کشتہ تڑپے ہیں ایک ایک تیر کھا کے ترا	" / " / "
" / ۲	ترے فراق میں ایسے ملے کف افسوس	ملے فراق میں یہاں تک تو میں کف افسوس	" / " / "
" / ۳	..... کی دل اب آہ کیا کرے	..... کی کوئی آہ کیا کرے	۱۳۹/۷ "
" / ۴	مثل کماں تو ہو گئیں کپڑوں کی دھجیاں	مثل کماں لڑے ہیں گریباں کی دھجیاں	" / " / "
" / ۵	دیکھوں کہ ہجر میں یہ شب	اس سے زیادہ ظلم شب	" / " / "
" / ۵	سر پہ ہے سائباں اسی کافی سپہر کا	گرما میں سائباں درخت اس کو چاہئے	" / " / "
" / ۶	وہ سوچ میں کہ سر سے ٹلے یہ بلا کہیں	وہ سوچ میں کہ سر سے ہو وا کیونکر یہ بلا	" / " / "
" / ۷	دل محزوں نہ ہوا شاد گلستاں	نہ ہوا شاد دل اپنا تو گلستاں ...	" / " / "
" / ۸	توڑ کر پھول بھی رکھے نہ گریباں ...	توڑ کر گل نہ رکھے ہم نے گریباں ...	" / " / "
" / ۹	.... کو جھنجلا کے مروڑا میں نے	.... کو ڈالوں گا میں جھنجلا کے مروڑ	" / " / "
" / ۱۱	..... ہاتھ جو اس	..... ہاتھ گر اس	" / " / "
" / ۱۰	سخت ظلمت	بس کہ ظلمت	۱۴۰/۷ الف
" / ۱۱	..... نہیں شب دم بھر	..... نہیں اک ساعت	" / " / "
" / ۱۲	آہ کس کو یہ کیا پہلے پہل تو نے شکار	آہ کس وصل کے کشتہ کو کیا تو نے شکار	" / " / "
" / ۱۴	شاید آتا ہے	خلد آیا ہے	" / " / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۹۸/۱۵	ضعف سے ایک قدم یاں نہیں چلتا ہے خیال	آہ ایسا تو ہمیں بھول گئی لے وحشت	۱۴۰/ب الف
" / "	چوکڑی بھرتے تھے یاد شت غزالاں ...	چوکڑی ہم بھی تو بھرتے تھے غزالاں ...	" / " "
۲۹۹/۲	..... ہوس مٹ جائے	..... ہوس چاہوں ہوں	۱۴۱/ب
" / ۴	..... ہے عبرت کی جگہ	..... ہے عبرت کی جگہ	" / " "
" / ۵	..... دیتا ہے بھلا	..... دیتا ہے میاں	۱۴۲/الف
" / ۶	کب بھلا کوچۂ قاتل میں گذر ہے سب کا	کوئے قاتل کی طرف کب ہے گذر ہر یک کا	" / " "
" / ۷	..... گویا ہو جو	..... گویا ہیں ہو	" / " "
" / ۱۲	دیکھا جو مجھے اس نے تو شمشیر نکالی	دیکھ اس نے مجھے دور سے شمشیر نکالی	۱۴۲/ب "
" / ۱۴	..... نے دھری تیغ گلے پر	..... نے رکھی تیغ گلے پر	" / " "
۳۰۰/۱	مقابل ہوں مہ و خورشید اس کے کب ...	مقابل ہوویں اس کے مہر و مہ کالب ...	۱۴۳/ب "
" / "	مگر دل سخت کر کے	مگر دل سنگ کر کے	" / " "
" / ۳	ہماری آہ کے نیزے کا شاید یہ پھریرا ہے	یہ نیزے کا ہماری آہ کے گویا پھریرا ہے	" / " "
" / ۵	صنم کرتے ہیں	بتاں کرتے ہیں	" / " "
" / ۶	مرے نزدیک یہ پیر فلک بے شبہ بہرا ہے	ہماری بھائیں تو پیر فلک گویا کہ بہرا ہے	" / " ب
" / ۸	ہوس زخم	خواہش زخم	" / " "
" / "	ہم تو سمجھے ہیں کہ	ہم تو سمجھے تھے کہ	" / " "
" / ۹	کچھ صنم رحم	کیا صنم رحم	" / " "
" / ۱۰	خانۂ یار میں تندی سے نہ چل باد صبا	اتنی تندی سے نہ چلیو تو صبا بہر خدا	" / " "
" / ۱۲	تو تو سیٹی	تو جو سیٹی	" / " "
" / ۱۴	میں قفس سے جو چلا سوئے	گو قفس سے میں گیا سوئے	۱۴۶/ب الف
" / ۱۰	ریشۂ الجھا ہوا خار	ریشۂ الجھا ابھی خار	" / " "

صفحہ	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳۰۱/۱	اک ذرا جنبش مژگاں کی	اک ذرا آنکھ جھپکنے کی	۷/۱۴۹ الف
" /"	..... مرے دیدۂ بیدار میں ہے	..... مرے دیدۂ بیدار میں ہے	" /" "
" /۵	..... ہم کیسے بچتے	..... ہم کتنے بچتے	" /" ب
" /۶	گل سے نازک ہو تو جاؤ تم نہانے کیلئے	اس گل نازک کا کب اس میں نہانا ہے صلاح	" /" "
" /"	ڈوب جاؤ گے عرق	ڈوب جانا جو عرق	" /" "
" /۱۰	..... بھول گیا ہے مری پرواز	..... بھول گیا کیا مری پرواز	" /" "
" /۱۱	..... بھائی مطلق	..... بھائی ہرگز	" /" "
" /"	..... اڑائی تری	..... اڑا لی تری	" /" "
" /۱۲	مر گیا ہوتے ہی پیدا جو وہی طفل ہے خوب	مر گیا ہوتے ہی جو طفل بہت خوب ہوا	" /" "
" /"	..... چرخ ستمگار اس نے	..... چرخ جفا کار اس نے	" /" "
" /۱۳	خواب صیاد کا شاکی ہوں کہ صیاد کا میں	نت رہا مرغ چمن اپنی فغاں پر مغرور	" /" "
" /۱۴	مہربانی مرے احوال پہ ہے خالق کی	مہربانی یہ مرے حال پہ ہے صانع کی	۷/۱۴۹ الف
" /"	کہ کیا ہے مجھے افعال کا	کہ رکھا ہے مجھے ہر فعل کا	" /" "
" /۱۵	مصحفی زلف جو کھولے ہوئے آیا وہ صنم	مصحفی کھول دی آتے ہی جو جعد مشکیں	" /" "
" /"	کر دیا گھر کو مرے کوچۂ عطار اس نے	کر دیا گھر کو مرے کلبۂ عطار اس نے	" /" "
۳۰۲/۱	..... ہمارے لفظ صمد	..... ہمارے حرف صمد	" /" "
" /۲	..... تو نے جو کل	..... اس نے جو کل	" /" "
" /"	..... ادا پہ صنم دم	..... ادا پہ وہیں دم	" /" "
" /۳	لیلیٰ کو شام غربت مجنوں نے آ لیا	لیلیٰ کو جبکہ شام غریباں نے آ لیا	" /" "
" /۴	..... اس نے زلف تو	..... اس نے جعد تو	" /" "
" /۵	ڈرتا ہوں خوشامد سے وہ مغرور	وہ دوستی غیر پہ مغرور	" /" ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۰۲/۵	....کو کہیں غیر کا	....کو کسی شخص کا.....	۱۴۹/ب
۲۰۳/۶	مجنوں کو بہت ضعف ہے صحرائے جنوں میں	اک ضعف سا آتا ہے چلا دست جنوں میں	۱۴۸/الف
۲۰۳/۸	یاروں کو زباں زد ہے مری چاہ کا قصہ	یاروں کی زباں زد ہے مری چاہ کا قصہ	۲۰۳/"
۲۰۳/"	..... بازار یہ مشہور نہ ہو جائے	..... بازار ہو مشہور نہ ہو جائے	۲۰۳/"
۲۰۳/۹	..... گلے کے	..... گلے سے	۲۰۳/"
۲۰۳/۱۰	تالے نہیں ..... نگنی کے	تالے نہیں ..... نگنی ہے	۲۰۳/"
۲۰۳/"	ڈرتا ہوں کہ چھت خانۂ زنبور نہ ہو جائے	چھت گھر کی مرے خانۂ زنبور نہ ہو جائے	۲۰۳/"
۲۰۳/۱۳	..... ہر جا پر	..... ہر جا گہہ	۲۰۳/ب
۲۰۳/"	وہاں سر بھی	وہیں سر بھی	۲۰۳/"
۲۰۳/۱۴	..... کے کافر ادانے تیری	..... کے تیغ ادانے تیری	۱۵۰/"
۲۰۳/"	آنکھوں کو خوں رلایا کیا کیا	آنکھوں سے خوں رلایا کا فرنا	۲۰۳/"
۲۰۳/۲	..... کیا ہے بلبل صدائے تیری	..... کیا یہ بلبل نوائے تیری	۲۰۳/"
۲۰۳/۵	..... دیکھ کر بولی	..... دیکھ کہتی ہے	۱۵۱/الف
۲۰۳/۶	.....سے تو اک	....سے گر اک	۲۰۳/ب
۲۰۳/۷	..... نہ ہوگا کبھی	..... نہ ہووے گا	۲۰۳/"
۲۰۳/۹	....تو کچھ ایسی نہ تھی	..... تو کچھ اتنی نہ تھی	۱۵۲/"
۲۰۳/۱۲	...کرنے کو جو اس نے تجھ کو زندان سے	...کرنے کو تجھ کو قاتل نے جو زندان سے	۲۰۳/"
۲۰۳/"	تو مقتل تک صدا دیتی گئی زنجیر....	تو مقتل تک بہت بکتی گئی زنجیر....	۲۰۳/"
۲۰۳/۱۳	لکھا ہے صاف اس میں حال قتل عاشق محزوں	لکھا ہے ماجرا صاف اس میں قتل خاکساراں کا	۱۵۲/الف
۲۰۴/۱	..... کا بنوا نا مزار.....	..... کا بنوانا مزار	۲۰۴/"
۲۰۴/۲	جو برادر جائیں گے مانند شرار...	صاف اڑ جاویں گے جوہر جوں شرار...	۲۰۴/"

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۳۰۴	کیا ہوا نکلا جو رو نے یار پر خط سیاہ	حصۂ موئے نہ پوشاں کیوں حفاظت دل نہ ہو	۷/۱۵۳ ب
۵/ "	خواب مرگ اسیران	خواب موت اسیران	۷/۱۵۳ الف
۶/ "	جو رات بند	دیکھ بند	۷/ " "
۷/ "	کریں گے یاد پس مرگ کیا گلستاں کو	کریں گے یاد گلستاں کا کیا لحد میں ہم	۷/ " "
۸/ "	نہ شاخ گل بھی تو شمع سرِ مزار ہوئی	نہ ڈالی گل کی بھی نخل سرِ مزار ہوئی	۷/ " "
۸/ "	جب آرسی میں	جب آئینہ میں	۷/ " "
۹/ "	جو کھولی زلف تو	جو کھولی جعد تو	۷/ " "
۱/۳۰۵	..... کی زشتی نے	..... کی دوری نے	۷/۱۵۴ "
۲/ "	کبھی تعظیم کو رندوں کے جو اٹھتا ہی نہیں	نہیں تعظیم کو رندوں کے جو اٹھنا جاسے	۷/ " ب
۵/ "	راہ لے دیر کی گر وسعت	راہ صحرا لے اگر وسعت	۷/۱۵۵ الف
۶/ "	ہیں تن قیس میں صحرا کے	تن محبوب میں یوں بن کے	۷/۱۵۴ "
۷/ "	سایہ جس طرح	شانہ جس طرح	۷/ " "
۸/ "	خون میں قیس کے آلودہ ہے جو ہے سرخار	ہر سر خار سے آلودہ ہے خوں مجنوں کا	۷/۱۵۴ ب
۹/ "	گل جو اعجاز مجسم	گل گراعجاز مجسم	۷/ " "
۱۵/ "	کب دیا لقمۂ بخار فلک نے مجھ کو	ہے یہ نیزے پہ بہاراں کے کہ دیوانوں کے	۷/۱۵۴ "
۵/۳۰۶	ہیں سرخ ترے لب جو عقیق	جیسے کہ ترے لب ہیں عقیق ...	۷/۱۵۰ الف
۷/ "	دانتوں کی چمک کم نہیں ہیرے کی ...	چمکے ہیں صنم دانت بھی ہیرے کی ...	۷/ " "
۱۰/ "	پایا ہے پیمبر	پایا نہ پیمبر	۷/ " ب
۱۱/ "	اسباب طرب جتنے تھے موجود تھے لیکن	اسباب طرب سارے تھے آمادہ و لیکن	۷/ " "
۱۵/ "	پانوں کے لکھوٹے سے کب	پانوں کے لکھوٹے پہ کب	۷/۱۶۲ "
۱۷/ "	..... کرے وہ تو لے مصحفی	..... کرے اس کو وہ مصحفی	۷/۱۶۳ "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۳۰۷	.....شب ہجر بدقت نکلی	.....شب وصل بدقت نکلی	۱۴۲/۷
۸/ "	ایک نے حشر کے دن ہی نہ	رشک نے حشر کے دن بھی نہ	۱۱۰/۰
۹/ "	.....کو چھاتی سے لگایا میں نے	.....کو میں نے لیا چھاتی سے لگا	۰/۰
۱۰/ "	..... ترا محرور مزاج	..... ترا معمور مزاج	۰/۰
۱۱/ "	ہاتھ میں حور لئے کاسۂ.....	کف پہ یک حور لئے کاسۂ.....	۰/۰
۱۵/ "	.....نہیں قیدی نہ زداں کرتے	.....نہیں ساکن زنداں کرتے	۰/۰
۱۶/ "	گر چہ سو بار.....	یوں تو سو بار.....	۰/۰
۲/۳۰۸	..... کا گلا کیا میں کروں بلبل سے	.... کا کروں کیا میں گلا بلبل سے	۱۴۴/۷
۴/ "	.... نہیں دیتا ہے اسے	.... نہیں دینے کا اسے	۰/۰
۵/ "	.... جھکائے رکھ سر	.... جھکائے رہ سر	۰/۰
۱۱/ "	طوق بار زندگی	بار طوق زندگی	۰/۰
۶/ "	..... گھر ہو ہو چکا وہ ہو چکا	..... گھر کو ہو چکا سو ہو چکا	۰/۰
۷/ "	.....ہے وہ پھیلائے.....	....ہے سو پھیلائے	۱۵/۷
۸/ "	کیوں آج لا جاتا ہے دل	کیوں آج لا جائے ہے دل	۰/۰
۹/ "	..... دہر عجب تنگ	.... دہر بیس تنگ	۰/۰
۱۰/ "	ہیں نقش قدم ضعف سے ہم اٹھ نہیں سکتے	جوں نقش قدم ہم سے بھی افتادہ اٹھے ہے	۰/۰
۱۱/ "	..... وصل اجل سے	..... وصل قضا سے	۰/۰
۱۳/ "	..... سنجان دہر کو	..... سنجان شہر کو	۰/۰
۲/۳۰۹	خفت اٹھا کے آتا ہے گھر	خفت اٹھا کے آتے ہیں گھر	۰/۰
۶/ "	جو بندہ کہ کچھ فراموش	جو بندۂ خاکی کہ فراموش	۶/۷
۸/ "	خوں اس پہ بھی عشاق کا ہرگز	خوں آ بھی ہے عاشق کا تو ہرگز	۰/۰

صفحہ	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۳/	ہے تپ عشق مسیحا	ہے دق عشق مسیحا	۷/۱۹۷ الف
۱۴/	ذکر کچھ گیسوئے سنبل ہی کا کر باد صبا	ذکر مت گیسوئے سنبل کا تو کر مجھ سے صبا	۷/۱۹۷ "
۲/	تن سے عدم کا جب سفر	تن کے نشیمن سے سفر	۷/۱۹۳ ب
۴/	جائیں گے ہم چمن سے نہ بے جی	جاویں گے ہم چمن سے نہ بن جی	۷/۱۹۳ "
۷/	..... طپنچے کے ہوئے	..... تمنچے کے ہوئے	۷/۱۹۳ "
۸/	... دیدۂ تر سے ہے ٹپکنے والا	.... دیدۂ گریاں سے گرا چاہے ہے	۷/۱۹۴ الف
۱۱/	..... ہے بار جوانی اتنی	..... ہے باقی جوانی اتنی	۷/۱۹۴ "
۲/	... کے جو ہ جاتا ہے ہر بات پر	... کے وہ رہ جائے ہے ہر لحظہ گلے پر	۷/۱۹۶ الف
۵/	جا کو جو کبھی اس کے	اس شوخ کے گر جا کے	۷/۱۹۶ "
۷/	ہرگز نہ قدم وہاں سے کبوتر	وہاں سے نہ کبھی پاؤں کبوتر	۷/۱۹۶ "
۹/	.... کشتہ ترے بے سر ...	.... کشتہ ترے بن سر	۷/۱۹۶ "
۱۱/	.... آ کہیں اس بت	.... آ ملے اس بت	۷/۱۹۶ "
۵/	ظالم نہ پائے ساقی	ظالم کو دیوے ساقی	۷/۱۹۵ "
۷/	بند و ق کا پیالہ ہے خالی شراب سے	بند و ق کا پیالہ تہی ہے شراب سے	۷/۱۹۶ "
۶/	سچ ہے کہ غشی مرگ کا ممکن نہیں علاج	سچ ہے محال ہے غشی مرگ کا علاج	۷/۱۹۶ "
۷/	دیکھو گداز	بلبے گداز	۷/۱۹۶ "
۹/	آہوں کا میرے شب جو دھواں سر پہ ہوا	آہوں کا کل جو مرے دھواں	۷/۱۹۶ "
۱۱/	کس ترک نیز سے نے چرنگ لے کیا	..... نے تو اریں ماریاں ..	۷/۱۹۶ ب
۱۴/	.... کے عشق میں	..... کے ہجر میں	۷/۱۹۶ "
۲/۱۰	... تنگ و تار پہ مغرور نہ ہو	... تنگ و بر پہ تو نازاں مت ہو	۷/۱۹۷ الف
۱/	..... رستے میں یہ وہ مرکب ہے	.... رستہ میں یہ وہ مرکب ہے	۷/۱۹۷ "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۳۱۲	منھ پہ کہدیتا ہے یہ بزم میں سب کے بد و نیک	منھ پہ کہدیوے ہے ہر اک کا بد و نیک و ہیں	۱۷۲/۷ ب
۱۰/ "	حال دریا کا بھی دیکھا ہے ترے شوق میں یار	حال دریا کو جو دیکھا میں ترے شوق کے بیچ	۱۷۳/۷ الف
۱۲/ "	... موذی کے جدا تیغ سے آپ	..... موذی کا بشمشیر جدا	" / " "
۱۶/ "	پوچھتے ہو جو تم احوال غریباں ہم سے	تم جو پوچھو ہو سدا حال رقیباں ہم سے	" / " "
۱۷/ "	دیکھ کر مجھ کو یہ اس سوزن مژگاں نے کہا	دیکھ کر مجھ کو تری سوزن مژگاں بولیں	" / " "
" / "	نہ سیا جائے گا یہ چاک گریباں ہم سے	نہ سیا جائے گا اس کا تو گریباں ہم سے	" / " "
۱/۳۱۴	..... مدد ہو تو ابھی طے ہو جائے	..... مدد ہو ہے تو طے ہو جاوے	" / " "
۳/ "	ہم نہ شانہ نہ صبا ہیں نہیں کھلتا ہے یہ بھید	ہم نہ شانے نہ صبا ہیں نہیں کھلتا ہے یہ بھید	" / " "
" / "	اینٹھی ہی جاتی ہے	اینٹھی جاتی ہے	" / " "
۴/ "	.... نہ ہو کوئی تو ہے کیا	..... نہ کوئی ہووے تو کیا	" / " ب
۶/ "	جان کیا خاک بچے طول	دل رکا آئے نہ کیوں طول	" / " "
۷/ "	..... بڑا پیار آیا	..... بڑا رحم آیا	" / " "
" / "	.... کا پوچھا جو لہو	..... کا پوچھے تھا لہو	" / " "
۸/ "	کس کی آنکھوں پہ گلہ تھا میں بڑی ان کی نگاہ	رنگ کس گل کا جھلک ان کی گیا آنکھوں میں	" / " "
۹/ "	مجھ کو کھٹکا ہے نہ گردن میں کہیں بل پڑ جائے	مجھ کو ڈر ہے کہیں گردن میں نہ بل پڑ جائے	" / " "
" / "	گرہ زلف کو	گرہ صید کو	" / " "
۱۰/ "	..... تو یہ آتا ہے نظر	..... تو نظر آتا ہے	" / " "
۱۲/ "	..... میں عبث کیوں	..... میں کہیں کیوں	" / " "
۱۵/ "	ہر دم غم مژگاں سے جو ہے	ہر دم صف مژگاں میں جو ہے ...	۱۷۶/۷ الف
۱/۳۱۵	بس اتنی آرزو ہے شب	اتنی ہی آرزو ہے شب	" / " "
۳/ "	..... میدان جنگ میں	..... میدان شرط میں	" / " ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۴/۳۱۵	ہارا ہے آج اس	رکھا ہے ہار اس	۱۲۹/ب
" / "	دو انگلیاں	وہ انگلیاں	" / " "
" / ۵	پیری میں کوئی جاتا ہے	جاتا ہے کوئی پیری میں	" / " "
" / "	کہنہ جو ہو تو	جب کہنہ ہو تو	" / " "
" / ۸	وہ ناتواں ہیں کہ ترے	وہ ناتواں ہیں ہم کہ ترے	" / " "
" / "	اٹھنے کی مانگ لیتے ہیں طاقت	لیتے ہیں مانگ اٹھنے کی طاقت	" / " "
" / ۹	..... رہنے دے صبا	..... رہنے بھی دے صبا	" / " "
" / "	بیجا خلش	یہ کیا خلش	" / " "
" / ۱۰	کنج خلوت کو وہ اقلیم سلیماں	کنج خلوت کے تئیں ملک سلیماں	" / " "
" / ۱۲	ہو نہ دانستہ کسی	ہو نہ دلبستہ کسی	" / " "
" / ۱۳	ہمیں وہ چشم	جسے وہ چشم	۱۴۷/الف
" / ۱۴	نہ غنچہ لائے نہ گل ارمغاں ہزار افسوس	نہ غنچہ لائے گل ارمغاں کبھو افسوس	" / " "
" / ۱۶	..... غریباں کو روح	..... غریباں میں روح	" / " "
۱/۳۱۶	ملا تھا جس	ملے تھا جس	" / " "
" / ۲	جو آرسی ہوتی اس	ہوتی جب آرسی اس	" / " "
" / ۳	کہ شب کو رکھ کے مرے پاس ہار	جو شب وہ پاس مرے اپنا ہار	" / " ب
" / ۴	..... دکاں پہ ہو	..... دکاں سے ہو	" / " "
" / "	کولوں پہ ایک سیخ کبابی	اک سیخ کولیوں پہ کبابی	" / " "
" / ۵	ساقی بھی ہے میکدۂ دھر میں مزہ	میکش ہم اس کو جانتے ہیں جس کے ساقیا	" / " "
" / ۶	کیونکر ہو مصحفی کو فراموش	ہو مصحفی سے کیوں کے فراموش	" / " "
" / ۷	کیوں نہ ہو وا عقدۂ دل ابر دے	عقدۂ دل وا ہوا اس ابرو کے	" / " "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۸/۳۱۶	..... آئی چوٹ	..... آئی کوفت	۱۷/۷ الف
" / "	..... ہے جو رخسار سے	..... ہے کیوں رخسار سے	" / " "
" / ۹	رخت عریانی تن پر نہ کیوں زیبندہ ہو	رخت عریانی مرا کیونکر نہ پھر زیبندہ ہو	" / " "
" / ۱۰	لغزش پا صاف ظاہر ہے تری	لغزش پا پوچھی جاتی ہے تری	" / " "
" / ۱۱	تپ چڑھ آتی ہے مجھ اب	مجھ کو چڑھ آتی ہے تپ اب	" / " "
" / ۱۲	جس میں نہ لگے پھول نہ کوئی ثمر آئے	نے گل ہی کبھی جس میں لگے نہ ثمر آوے	" / " "
۱/۳۱۷	" ..... کا کیا یار نے تشہیر	..... کا وہ تشہیر کرے ہے	" / " ب
" / ۵	..... صنم اس کو	.... صنم ان کو	۱۷/۱۴۶ الف
" / "	.... ہاتھوں میں یہ مہندی	..... ہاتھوں پہ یہ مہندی	" / " "
" / ۶	..... کا شب میری زباں سے	..... کا گر میری	" / " "
" / "	سن پائے گی گر شمع	سن پائے گی تو شمع	" / " "
" / ۷	لے مصحفی کچھ یہاں سے نہ لیجائے گا کوئی	تو مصحفی کچھ یہاں سے نہ لیجائے گا پر گز	" / " "
" / "	حسرت ہی فقط سوئے عدم ساتھ ...	یہ جان لے حسرت ہی ترے ساتھ ...	" / " "
" / ۸	..... شب کو میں جس جادہ سے ...	.... شب میں جہاں وہاں کی سب ...	" / " "
" / ۹	..... کے ہوا ہے	..... کے ہوا ہے	" / " "
" / ۱۱	..... سے تو شرمندہ ہو کے آیا ہے	..... سے صنم منفعل ہوا آتا ہے	" / " ب
" / "	کہ آج بوندوں سے ساری تری	کچھ آج بوندوں سے (کفا) ہی تری	" / " "
" / ۱۲	تبھی تو آنکھ مری	تبھی تو چشم مری	" / " "
" / ۱۳	کہی ہے مصحفی کیا تو نے آبدار غزل	میں مصحفی نہ کہوں کیونکے (یکتا) آبدار غزل	" / " "
" / "	کہ شعر ترے ترے شعر	کہ شعر ترے مرے شعر	" / " "
" / ۱۵	بہار خلد بریں	ہوائے خلد بریں	۱۷/۱۴۶ "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲۱۸/۱	مشابہ اس دہن	شبیہ کش دہن	۱۲۸/۷ ب
" / "	اسی سے جامے میں پھولے	جو پیرہن میں وہ پھولے	" / " "
" / ۶	حال کچھ مرا اس سے	حال میرا کچھ اس سے	۱۲۹/۷ "
" / "	اور وہاں کی کچھ پوچھوں تو	اور جو وہاں کی پوچھوں میں تو	" / " "
" / ۷	صاحب جب وہ ہیں حوصلا انھیں کا ہے	صاحب وہ ہیں حوصلا انھوں کا ہے	" / " "
" / ۸	..... گردوں کو آگ	..... گردوں میں آگ	" / " "
" / ۹	بیمار چشم دیکھ کے بیمار	مردم جو تیرے چشم کے بیمار	۱۳۰/۷ الف
" / ۱۱	..... جنوں کے جوش سے	..... جنوں عشق سے	" / " "
" / ۱۳	..... ہوں کہ گل مانگ رہا ہے	..... ہوں جو گل چاہے ہے مجھ سے	" / " ب
۲۱۹/۲	یہ درد تو مجنوں	یہ ذکر تو مجنوں	" / " "
" / ۳	..... جاؤ کبھی پاس	..... جاؤ میاں پاس	" / " "
" / ۷	تیرہ بختی ڈالتی ہے خاک یوں سر پر مری	خاک سر پر تیرہ بختی کی مرا ہے ڈالتی	" / " "
" / "	روشنائی جس طرح افزوں	جوں سیاہی لکھتے ہیں افزوں	" / " "
" / ۸	..... کو مگر رکھنا خیال	..... کو مجھے رکھیو یہ دھیان	۱۳۱/۷ الف
" / ۱۱	ہے مہرہ باز بچہ طفلاں سے بھی بدتر	سمجھوں ہوں اے مہرہ باز بچہ طفلاں	" / " ب
" / ۱۳	کب دھیان میں آتا ہے کسی شاعر مغرور	میں کو زمجھتا ہوں سدا اس کی صدا کو	" / " "
" / ۱۴	اے مصحفی ادھے کی ہے چوں	گو بول اٹھے ادھے کی چوں	" / " "
" / ۱۶	ہمیشہ اشک کی بارش ہے نخل مژگاں سے	رہے ہے اشک سے پر بار نخل مژگاں کا	" / " "
۲۲۰/۱	..... ہے عجب کوئے	..... ہے مگر کوئے	" / " "
" / "	چوا جو ایک	چوا گر ایک	" / " "
" / ۲	یہ کس نے دست نگاریں سے چھو لیا اس کو	لگا ہے کیا کف پا سے تری غبار اس نے	۱۳۲/۷ الف

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۲/۳۲۰	پنجوڑیں گل کو	پنجوڑوں گل کو	۱/۱۸۲ الف
" ۳/	ترے شہید کا خوں	شہید ناز کا خوں	۱/ " "
" ۴/	..... کچھ پر اس	..... کچھ میں اس	۱/ " "
" ۶/	مزدور کرتا ہے کاغذ پر مصحفی	کرے ہے صفحۂ کاغذ مصحفی ..... (دکنا)	۱/ " "
" ۸/	غافل ہے	عاقل ہے	۱/ " ب
" ۹/	..... قضائے آسماں گردش	..... قضائے کارواں گردش	۱/ " "
" ۱۰/	مصحفی کے پاؤں میں چکر نہ ہو دیکھے کوئی	دیکھیو چکر نہ ہووے مصحفی کے پاؤں میں	۱/ " "
" ۱۲/	پایا نہ زخماں کا نہ رخسار کا بوسہ	رتبہ کا نہ زخماں کا ہی اس کے لیا بوسہ	۱/۱۸۳ الف
" "	..... باغ میں ہم	..... باغ سے ہم	۱/ " "
" ۱۳/	..... بیٹھ گئے گھر	..... بیٹھ رہے گھر	۱/ " "
" ۱۴/	..... اس کا کہ مجھ	..... اس کا ہو مجھ	۱/ " "
" "	وابستۂ زنجیر ہیں کیا پاؤں	بیڑی میں قضا کے ہیں مگر پاؤں	۱/ " "
" ۱۵/	تم اپنے مریضوں کو ذرا دیکھ تو جاؤ	مجروحوں کو تیغ اپنے کی ٹک دیکھ تو جا تو	۱/۱۸۴ ب
" "	مہماں ہیں مانند شرر یہ کوئی	مہماں یہ جہاں آتے ہیں کوئی ذم کوئی	۱/ " "
" ۱۶/	ہرگز نہ گندا پنا ہوا کوئے	ہرگز نہ ہیو وا اپنا پڑ کوئے	۱/۱۸۴ الف
۲/۳۲۱	پتلے ہیں جو سب خاک کے پتلے ہیں یہ گل کے	جو خاک کے پتلے ہیں یہ سب پتلے ہیں گل کے	۱/ " ب
" ۵/	ہم نامراد باغ میں حسرت سے مر گئے	ہم آئے زخم خوردۂ حرماں چمن سے آہ	۱/۱۸۵ الف
" ۶/	طفل حسین بھان متی	ولی کے لڑکے بھان متی	۱/۱۸۴ ب
" ۹/	دنیا بری جگہ ہے وہ جب مالدار ہو	جب مالدار ہو کے وہ مفلس رکھے اسے	۱/۱۸۵ ب
" "	مرتا پدر کا کیوں نہ پسر	مرگ پدر نہ کیوں کے پسر ..... (دکنا)	۱/ " "
" ۱۲/	خلعت خاک	خلوت خاک	۱/۱۸۶ الف

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۳۲۱/۱۲	..... وہ ایسا کہ مرے قاتل کے	..... وہ اتنا کہ ہیں قاتل کے مرے	۱۸۶/الف
" / ۵	..... زندہ ہیں ابھی	..... زندہ اور ابھی	" / "
" / ۱۴	..... آنکھیں بھی مری بے دوڑیں	..... آنکھیں مری لے دوڑیں دو ہیں	" / "
" / "	ان کے نتھ	اس کے نتھ	" / "
" / ۱۵	عکس کی صورت جو ہی ہے تو کرے گی بیشک	اس کے عکس سے مجھے ڈر ہے یہی پیار نہ کرے	" / "
۳۲۲/۱	نہیں رہتا ہے اب آئینہ اکدم	نہیں رکھتا وہ آپ آئینہ اکدم ...	" / "
" / ۲	نظر نزدیک ہی آتا ہے جو ہے دور	نظر نزدیک آتا ہے وہ جو ہو دور	" / ب
" / ۳	..... لیجا کے قاتل قتل کرنا تو	..... لیجا کے قاتل قتل تو کیجو	" / "
" / ۴	کہا تو نے نہ دیکھا کر مجھے کیا عذر ہے تجھ کو	کہا تو نے نگہ مجھ پر نہ کر صدقے گیا تیرے	" / "
" / ۶	تمہارے حسن کو کس طرح دیکھے چشم نابینا	نہ مجھے رتبہ تیرے حسن کا گو شخص نابینا	" / "
" / ۷	..... کیا جو آپ ہے معذور	..... کیا جو ہو وے خود معذور	" / "
" / ۸	بھر کے تا کاسے پہ کاسہ نہ پئے تو وہ ترک	بھر کے خوں کاسہ پہ کاسہ نہ پئے تا قاتل	۱۸۷/الف
" / ۱۰	ٹوٹنے کی نہ سنی ایک بھی ہم نے تو صدا	ایک کی بھی نہ صدا ہم نے سنی ٹوٹنے کی	" / "
" / "	شیشۂ دل تو گرے	شیشہ کتنے ہی گرے	" / "
" / ۱۱	تیر بیدرد نے کھینچا جو مرے پہلو سے	تیر ظالم نے جدا جب کیا پہلو سے	" / "
" / ۱۲	کھینچتا تھا روز پیشانی پاک اپنی الف	کھینچتا تھا باب پیشانی پہ میری اک الف	۱۸۹/الف
۳۲۳/۲	..... سے نکلا دانہ انگور ہے	..... سے ٹپکے دانہ انگور وار	" / ب
" / "	یاد آتا ہے یہ کس کے کان	یاد آیا کیا کسی کے کان	" / "
" / ۴	خاک پر پھینکا بنا کر	خاک پر پشکا بنا کر	" / "
" / ۵	گوشۂ خلوت میں بیٹھا ان سے آخر چھپ کے میں	عاقبت میں روٹھ کر ان سے رہا خلوت میں بیٹھ	۱۸۹/الف
" / ۶	..... تو ذرا رہنے دو چپ	..... تو بھلا رہنے دو چپ	" / "

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۶/۱۲۳	..... ہوکیا ایذا مجھے	..... ہوکیوں ایذا مجھے	۱۸۹/۷ الف
۷/ "	..... پر حریصوں کی	..... حریفوں کی	" / " "
" / "	ایک دم سونے	نیند بھر سوتے	" / " "
۹/ "	جان تن سے دل گیا سینے سے سر سے میرے ہوش	دل گیا دین بھی گیا جاں بھی گئی سر بھی گیا	" / ۱۸۸ ب
" / "	کچھ خبر	اور خبر	" / " "
۱۰/ "	..... سے سفر کرتا ہے	..... سے گذر کرتا ہے	۱۸۹/۷ "
۱۱/ "	..... میں صرف	..... میں خرچ	" / " "
" / "	..... میں اگر ہو کوئی صنعت باقی	..... میں ہو گر اور بھی صنعت باقی	" / " "
۱۲/ "	..... ہو وہ کہہ لے اس سے	..... ہو سو کہہ لے مجھ سے	" / " "
۱۳/ "	..... کبھی ہوگا نصیب	..... کبھی ہووے گا	" / " "
۱۵/ "	رو بمغرب کون ہووے بے نقاب	رو بمغرب منھ سے کون الٹے نقاب	" / " "
۱۶/ "	کس لئے تو در پہ خواہاں جواب	ناحق اس در پر ہا امید جواب	۱۹۰/۷ الف
۱/۳۲۴	باغ میں حیراں لب جو ہر حباب	چشم حیراں بن لب جو ہر حباب	" / " "
۲/ "	عاشقوں کے سامنے جو بے حجاب	سامنے عاشق کے جو یوں بے حجاب	" / " "
۴/ "	..... بھیک اگر دیتے نہیں	..... بھیک گر دینا نہیں	" / " "
" / "	دیر سے کوچے میں وہ خانہ	دیر سے اس در پہ یہ خانہ	" / " "
۶/ "	دوسرا تم سا کم	دوسرا تجھ سا	۱۹۱/۷ ب
" / "	گرچہ ان آنکھوں نے مری ایک	گرچہ ان آنکھوں نے بھی ایک	" / " "
۷/ "	ایسے معشوق کی پھر کیجے گا ہے کو تلاش	ایسے معشوق کی پھر کیجئے کو تلاش کیجے	" / " "
۸/ "	..... کا دکھاؤں میں رنگ	..... بتاؤں تمہیں رنگ	۱۹۲/۷ الف
۹/ "	بھولنا ہی نہیں ہو کچھ کہ سماں	بھولنا دل سے نہیں ہے جو سماں ...	" / " "

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۴۱۳	ذات تک بھی ہمیں لے جائے گی آخر کو صفات	علم والے نہیں محروم ترے دیدہ سے	۱۹۲/۷ ا
" / "	آگ بھی دیکھیں گے اک دن جو دھواں...	آگ بھی دیکھ رہیں گے جو دھواں...	" / "
" / ۱۰	صبح کو اٹھ کے ترے کوچے میں جب آتے ہیں	سب ہیں پرسش سے گرفتار ترے کوچہ میں	۱۹۱/۷ "
" / "	کچھ عجب حشر کا	خلق نے حشر کا	" / " "
" / ۱۲	مصحفی عود جوانی تو ہے مشکل لیکن	گرچہ ہیں پیر پہ لیساریٔ شادی کے سبب	" / " "
" / ۱۴	..... سے جنکر برق	..... سے بن بن برق	۱۹۲/۷ ا
" / "	مضطرب یارب لگن میں	مضطرب صحن گگن میں	" / " "
" / ۱۵	..... مجنوں ناقۂ لیلیٰ	..... مجنوں کو چہ لیلیٰ	" / " "
" / ۱۶	میرے اشک و آہ نے کیا یہ بنایا ہے طلسم	تین حصے میں زمین کے غرق دریائے محیط	" / " "
۱/۴۲۵	کرتی ہے دور خط کو چمک اس کے گال کی	ظلمت زدہ ہے سرخی ترے رنگ آل کی	" / " "
" / "	کھوتی ہے جیسے آگ سیاہی	کھو دیوے آگ جیسے سیاہی	" / " "
" / ۲	..... صورت وصال کی	..... صورت خیال کی	" / " "
" / ۶	..... ہے وہاں بال	..... ہے ترے بال	" / " "
" / ۹	..... آنکھ لگتے ہی	..... آنکھ کھلتے ہی	۱۹۲/۷ الف
" / ۱۱	..... عید کے دن پائے یار کا	..... عید کی شب پائے یار کا	" / " "
" / ۱۳	..... موتی پہ بھی رنگ	..... موتی پہ یہ رنگ	۱۹۲/۷ ب
۲/۴۲۶	..... سے اٹھیں گے شہید	..... سے اٹھتے ہیں شہید	۱۹۵/۷ "
۱۰/ ۳	..... لئے تھے ترے	..... لئے ہیں ترے	" / " "
" / ۷	اس ہاتھ کا چھلا جو مرے ہاتھ میں آیا	چھلا ترے کام مرے ہاتھ نہ آیا (کذا)	۱۹۷/۷ الف
" / ۸	ہے ذبح کا تو قصد مگر سنگدل سے	جب ذبح کو آیا وہ مری سنگدلی دیکھ	" / " "
" / ۱۰	..... سے دل پہ ذلت و خواری لگائیے	..... سے دل بمنت و زاری لگائیے	" / " ب

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۱۲/۲۲۹	.... بازوے نازک	.... پنجۂ نازک	۲/۱۹۷ الف
" / "	ایسا بدن پہ زخم نہ کاری لگایئے	قبضۂ نہ پھل پہ تیغ کے بھاری لگایئے	۲/ " "
" / ۱۴	..... آفت نہ باغ میں	..... آفت نہ میری جاں	۲/ " "
" / "	دامن میں سوسنی	لوٹی میں سوسنی	۲/ " "
۴/۲۲۷	..... دل جو کبھی لاتا ہوں	..... دل کو جو لاتا ہوں	۲/ " ب
" / ۵	..... خیالی ہوں میں	..... خیالی ہوں ترا	۲/ " "
" / "	کہ مرے پاس ہے اور	ہے مرے پاس ہی اور	۲/ " "
" / ۷	..... کلی آپ کھلی	..... کلی آج کھلی	۲/۱۹۸ الف
" / ۸	کیوں نہ فربہ نظر آئے تجھے اس زلف	کیونکے فربہ نہ نظر آئے تری زلف	۲/ " "
" / "	جونک کی طرح مرا خون پیئے جاتی ہے۔	جونک سی یہ تو مرا خون ہی پی جاتی ہے	۲/ " "
" / ۱۶	کچھ تو مجرم ہیں ترے آتے ہیں جو شاہان دہر	بادشاہان جہاں آتے ہیں بن مجرم کی شکل	۲/۱۹۹ "
۱/۲۳۱	..... جو پھرتے ہیں منم دلی	.... جو ترے ہیں بتاں دلی	۲/ " ب
" / ۲	اڑھالے اپنے	اڑھالے اپنے	۲/ " "
" / "	کہ آج اس قافلے میں قیس	کہ ساتھ اس قافلہ کے قیس	۲/ " "
" / ۳	..... ہے یہ مگر آتش	..... ہے لیک یہ آتش	۲/ " "
" / ۴	..... کچھ ان میں سیاہے ہوتا	.... کچھ ان سے سیاہے ہوتے	۲/۲۰۰ الف
" / ۵	..... دشمن اپنی نیند کے تائے ہوئے	نیند کے دشمن مرے تائے ہوئے	۲/ " "
" / ۱۱	..... اسی زلف سیاہ	..... اسی جعد سیاہ	۲/۲۰۱ "
" / ۱۲	..... آیا تھا	..... آتا تھا	۲/ " "
۲/۲۳۲	روندا تمام اس کو مری	روندا اسے تمام مری	۲/۲۰۲ "
" / ۳	..... ہے ہوا ساون کی	..... ہے حنا ساون کی	۲/ " ب

غزل/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۰/۲۲	وہ آئے مقبرے میں تو صورت کو دیکھ کر	آئے تو مقبرے میں تو صورت کو تیری دیکھ	اول/۵۱۹
" ۱۱/	دیکھیں جو ایک	دیکھے جو ایک	" /۵۲۰
" ۱۲/	گلچیں کو چاہئے کہ جو توڑے چمن میں گل	کیا ہو وے باغباں جو نہ گلشن سے چن کے گل	" / "
۱۱/۲۲	..... ہرگز منہ سے نہ کچھ کہا تھا	..... ہرگز یار دکھانہ تھا کچھ	" /۵۲۴
" ۲/	پوچھا جو اس سے میں نے کل	پوچھا جو ہم نے اس سے کل	" /۵۲۵
" ۳/	..... اپنا ذرا رکھ دے	..... اپنا رکھا چاہے	" /۵۲۶
" ۴/	کوئی تو بتا دو کہ مرا	کوئی مجھ کو بتا دو وہ مرا	" /۵۲۹
" ۵/	ہم کب سے چمن	ہم کب سے چمن	" / "
" /	..... گل ہے کدھر خار کدھر ہے	..... گل کدھر اور خار کدھر ہے	" / "
" ۶/	..... نہیں دے سکے ہو یارو	..... نہیں دیتے ہو تو یارو	" / "
" ۷/	دیکھا جو مجھ اس نے تو کل دیکھ کے بولا	دیکھا مجھے کل اس نے تو غیروں سے یہ بولا	" / "
" /	جلدی کوئی لاوے مری	لاؤ بھی شتابی مری	" / "
" ۸/	برسوں نہ ملے تو بھی تو	برسوں نہ ملے اس سے تو	" /۵۳۰
" ۱۰/	ترے چہرے سے ہنگام	ترے چہرے کے ہنگام	" /۵۳۱
" ۱۱/	..... سکتے تو ہم کو یہ تو بتلاؤ	..... سکتے ہو ہم کو یہ تو بتلاؤ	" / "
۱/۲۳۱	..... کوئی تب کہ جب	..... کوئی شب کہ جب	" /۵۳۲
" ۲/	راہ چلتے کیا دو چار	راہ میں جاتے دو چار	" / "
" ۳/	پیچھے پھر کر دیکھتا ہوں بھاگتا ہوں آپ سے	پیچھے پھر پھر دیکھتا جاتا ہوں اور بھاگوں ہوں میں	" / "
" ۴/	منہ چھپانے سے ترے یہاں اور صورت ہو گئی	منہ چھپاتے ہی ترے یاں اور ہی صورت ہو گئی	" /۵۳۳
" ۵/	..... میں باقی ترے ہنگام وداع	..... میں پیارے ترے ہنگام وداع	" / "
" ۶/	شب تلک	جب تلک	" / "
" ۸/	بند میں کنج قفس میں اس کو مدت ہو گئی	ہم کو اس کنج قفس میں رہتے مدت ہو گئی	" /۵۳۴

صفحہ/سطر	دیوان مصحفی	کلیات مصحفی	جلد/صفحہ
۹/۳۳۱	ہائے کعبے سے	ہائے کعبہ سے	اول/۵۳۳
" / "	اس کو کیا جانے وہاں کس بت سے صحبت ہو گئی	اس کو واں کیا جانئے کس سے محبت ہو گئی	" / "
" / ۱۱	ہم کو کیا تھا اور بھلا پیار کسی سے	تم کو کیا تھا اور بھلا یار کسی سے	" / "
" / ۱۳	وہ جس دم ہاتھ اپنے قبضہ.....	وہ جس دم ہاتھ اپنا قبضہ	" / ۵۳۶
۱/۳۳۲	جس کے کوچے میں نہ قاصد نہ کبوتر پہنچے	جس گلی میں نہ صبا اور نہ کبوتر پہنچے	" / ۵۳۷
" / "	کیا مرے خاک کی طاقت	مشت خاک اپنی کی طاقت	" / "
" / ۲	..... اول ہی بڑی	..... اول بھی بڑی	" / ۵۳۶
" / ۴	کر سلوک اب تو گریباں سے اے دست جنوں	آ گیا ہاتھ میں گر اب کے گریباں اپنا	" / ۵۳۷
" / "	چاک اک جھٹکے میں تا دامن	چاک وہ دیکھئے کر تا دامن	" / "
" / ۸	..... بولنا کیا رونا	..... بولنا کیا ہنسنا	" / ۵۳۹
" / ۹	..... گھر سے نکلتا ہے بن ٹھن کے ...	..... گھر سے وہ نکلے ہے بن ٹھن ...	" / "
" / ۱۱	پھر اور ہی اس دم تو کچھ	اس وقت تو پھر اور ہی کچھ	" / "
" / ۱۰	اے مصحفی ہجراں میں کیا دل کو اذیت ہے	..... ہجراں بھی اک طرفہ اذیت ہے	" / "
" / ۱۲	دل گیسوؤں کی جانب کیونکر کھنچا نہ جائے	دل زلف کی طرف کو کیوں کر کھنچا نہ جائے	" / ۵۴۴
" / ۱۳	کوئی اُدھر کو اس کی	کوئی اس طرف سے اس کی	" / "
" / ۱۴	رہنے دے تا ہو دل کو میرے ذرا تسلی	رہنے دے تا کہ دل کو ہو اک ذرا تسلی	" / "
۳/۳۳۳	شب فراق میں بچنا بشر کا ہے مشکل	نہ پلٹے تیغ تری سر سے تیرے عاشق کی	دوم/۲۱۶
" / ۴	..... وہ سوتا ہے	..... وہ سویا ہے	" / "
" / "	کسی کے گرد جو وہ	کسو کے سر پہ جو وہ	" / "
" / ۵	رقیب دیتے ہیں مرنے کی میرے اس کو خبر	کریں ہیں غیر خبر اس کو میرے مرنے کی	" / ۲۱۷
" / "	کہ رہتے ہی سے سن کر	کہ رہتے ہی میں سے سن کر	" / "
" / ۱۱	..... کی محبت سے دل	..... کی تمنا سے دل	" / ۵۴۵

صفحہ/سطر	دیوانِ مصحفی	کلیاتِ مصحفی	جلد/صفحہ
۱۱/۴۴۳	ذرا داد لطفِ سخن میں رہے مرزا	تو وہ ہیں شعر و سخن کا مرے مرزا	اول/۵۷۵
" / ۱۲	خراں بہار ہو اس باغ کی ہوا	ابھی زمانے کی لے دوستو ہوا	" / ۵۷۶
" / ۱۵	..... نہ ہو تاج زر نصیب کبھی	..... نہ ہو ہم کو تاج زر روزی	" / ۵۷۵
۱/۴۴۴	بلا سے پھیر لیں منہ اختر آسماں پھر جائے	غم اس کا کچھ نہیں گو مجھ سے اک جہاں پھر جائے	دوم/۳۱۸
" / "	خدا کرے کہ نہ ہم سے وہ مہرباں	یہ یہ نہ ہو کہ مرا یار مہرباں	" / "
" / ۲	یقیں ہے راہ سے یاروں	تو راہ ہی میں سے یارو	" / "
" / ۳	..... قبلے سے میرے منہ کی طرف	..... قبلے سے تیرے منہ کی طرف	" / "
" / ۴	وہی تو مرغِ چمن ہیں ہے باغباں زیرک	ہے جائے رحم یہاں اس اسیر بس پر	" / "
" / "	قفس کو دیکھ کے جو سوئے آشیاں	قفس کو دیکھ کے جو اپنا آشیاں	" / "
" / ۵	سموم نالہ بلبل دکھائے کچھ جو اثر	سموم آہ مری روکے ادھر تو دیں	" / ۳۱۹
" / "	گلوں کے چہرے پہ اک	گلوں کے چہرے پہ اک	" / "
" / ۶	وہ در کو بند جو رکھتے ہیں یہ بھی شوخی ہے	تو در کو شوق سے رکھ بند پر نہ اتنا بھی	" / "
" / "	کہ آئے جو کوئی	کہ آئے جو کوئی	" / "
" / ۸	گلی میں اس کی مجھے دیکھ کر یہ کہتے ہیں لوگ	گلی میں اس کی مجھے سب کہیں ہے آتا دیکھ	" / "
" / ۹	زباں سے کر کہ آرا ہے مصحفی اپنی	ہزار بار میں جو رنگ اس سے کاٹے ہیں	" / "
" / "	..... کو ذوق ہے نہ بلاؤں کا ہے ڈر	..... کے تئیں سلطنتِ نہیں صحبت کا شور	" / ۳۱۵
۲/۴۴۵	جا کر کہے یہ بات مرے یار	جا کر کہے یہ حرف مرے	اول/۵۴۱
" / "	تکرار ہے سر و در و دیوار	سر دے دے ہے در و دیوار	" / "
" / ۳	عریاں تو ہو	تیکھے تو ہو	" / "
" / "	تم کو گلے لگائے اگر	تم کو گلے لگائے اگر	" / "
" / ۴	..... تم کو لگائے ہو کیسی دار	..... تم کو لگاؤ نہ مہرباں	" / "
" / ۱۲	ہے کس کے لئے یہ	ہے کس لئے یہ	سوم/۴۰۰
" / "	کیا جانے ہم کو کون	کیا جانے مجھ کو کون	" / "

اورنگ زیب کے خطوط

(فارسی سے ترجمہ)

اورنگ زیب بہت اچھا ایڈمنسٹریٹر تھا، یہ اس کے خطوں سے ظاہر تھا بہت بڑا حکمراں تھا جس نے ہندستان کو اشوک اور اکبر سے بڑی اکائی دی۔ اورنگ زیب کے طبع شدہ مکتوبات، رقعات عالمگیری کے کئی ترجمے اردو میں میسر ہیں۔ ایک حنیف خاں طغرائی کا ہے، ایک عبدالوحید خاں کا ہے، اور بھی ہوں گے۔ عبدالوحید خاں کا ترجمہ بوجوہ بہتر معلوم ہوا جو پیش خدمت ہے۔

ش۔ خ

۸۹۶

(مجملہ حقوق محفوظ ہیں)

رُقعاتِ عالمگیری اُردُو

یعنی

ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر شہنشاہِ ہندوستان

کے

فارسی خطوط کا اُردُو ترجمہ

مترجمہ

ایم عبدالوحید خان اسلامیہ کالج

لاہور

قیمت فی جلد

آٹھ آنے (۸/)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس بادشاہ (خدا) کی تعریف بیان کرنے کے بعد جس کی سلطنت زوال اور تبدیلی سے محفوظ ہے۔ اور اس جہاں پناہ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کا وصف لکھنے کے بعد جن کی ظلی کا حلقہ تمام دُنیا کے فتح کرنے والے اور تخت کو رونق دینے والے خوش نصیب بادشاہوں کے کان کی زینت ہے۔ بات کی تہ کو پہنچنے والے عقلمندوں اور روشن دل شاعروں پر پوشیدہ نہ رہے۔ کہ اس کتاب میں جس کا نام رقعاتِ عالمگیری یا کلماتِ طیبات (رہنمائے باتیں) ہے۔ اور جو عادل و منصف بادشاہ ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر بادشاہ ہندوستان (خدا اُن کی دلیل کو روشن کرے) کی پسند ہے۔ یہ میں تمہیں پور خلافت (سب سے بڑا بیٹا۔ ولی عہد) اور فرزندِ سعادت توام (سعادت مند بیٹا) بیٹے شہزادہ سلطان محمد معظم المخاطب بہ شاہ عالم بہادر کی طرف اشارہ ہے۔ اور بعض جگہ دوسرے شہزادہ سلطان محمد اعظم شاہ بہادر کو بھی فرزند سعادت توام کہا گیا ہے۔ فرزندِ علی جاہ سلطان محمد اعظم شاہ بہادر کا خاص لقب ہے۔ بہادر تاجہان سے عالمگیر کا بڑا بھائی دارا شکوہ

لہ وہ بچہ جو سعادت کو ساتھ لے کر پیدا ہوا ہو ۔

مُراد ہے۔ فرزند زادۂ عزیز اور فرزند زادۂ بہادر کے القاب شاہ عالم بہادر کے بڑے بیٹے محمد عزالدین اور سلطان محمد اعظم شاہ بہادر کے بڑے بیٹے محمد بیدار بخت بہادر کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ فرزند زادۂ عظیم القدر سے شاہ عالم بہادر کا دوسرا بیٹا محمد عظیم قرین بہادر مراد ہے۔ عمدۃ الملک۔ عمدۃ الاسلام اور آں خدومی استخاں کی طرف اشارہ ہے۔ جو شائستہ خاں کی وفات کے بعد امیر الامرا کے خطاب سے سرفراز ہوا تھا۔ خانِ فیروز جنگ غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ اور نصرت جنگ ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ کے خطابات کا اختصار ہے۔ میرزا بخشی سے میرزا صدر الدین محمد خاں صفوی۔ میر آتش سے تربیت خاں اور حمید سے حمید الدین خاں بہادر مراد ہیں ۔

شروع میں وہ رقعات ہیں۔ جو بڑے شہزادہ سلطان محمد معظم شاہ عالم بہادر کے نام لکھے گئے ہیں ۔

لہ تک کا بہتر آدمی ۔ سے وہ شخص جس پر سلطنت کے اہم کاموں کا انحصار ہو ۔

رُقعہ (۱)

عین پور خلافت فرزندِ سعادت توام اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے پھر اعلیٰ حضرت فردوس مقام (شاہ جہاں) اپنے قدیم موروثی ملکوں یعنی بلخ۔ بدخشاں۔ خراساں اور ہرات کو فتح کرنے کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس طرف مراد بخش کی سپہ سالاری میں دو مرتبہ شاہی فوجیں روانہ کیں۔ اور ان علاقوں کا بہت سا حصہ فتح بھی ہوا۔ لیکن باس نامراد (مراد بخش) کی کم ہمتی کے باعث جو حضور کے مجالئے بغیر وہاں سے چلا آیا۔ اور ان ممالک کے باشندوں اور سرداروں کی دلجوئی میں مصروف نہ ہوا۔ فتح کیا ہوا مقبوضہ علاقہ ہاتھ سے چلا گیا۔ لمبی محنت اور روپیہ ضائع ہو گیا۔ اسی لئے تو داناؤں نے کہا ہے۔ کہ نالائق بیٹے سے بیٹی اچھی ہے۔ اس مثال کے مطابق کہ ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند۔ اگر باپ سے کوئی کام نہ ہو سکے۔ تو اسے بیٹا پورا کرتا ہے۔ اس

کی (میری) یہ خواہش ہے۔ سو اس کے سوا میں اور کیا تدبیر کر سکتا ہوں۔ کہ اعلیٰ حضرت کے پوتے کو (تمہیں) ٹھیک آراستہ فوج اور مناسب سامان دے کر اُس طرف روانہ کروں۔ حضور کی تاکیدوں کے باوجود تم نے ابھی تک قندھار ہی فتح نہیں کیا اس قسم کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارا کام تمہارے ہاتھوں انجام نہیں پائیگا۔ اپنے آپ کو پہچاننے والا سب سے بڑا پہچاننے والا ہوتا ہے۔ یہ بے حقیقت ہستی خود ایک چھپ جانے والے شورج کی طرح ہے۔ مذکورہ علاقہ ہاتھ آئے تو کیا اور نہ آئے تو کیا۔ تم اپنی فکر کرو۔ کہ اس دُنیا میں اپنے ہم چشموں کو اور آخرت میں حضرت حق تعالیٰ اور حضرت اعلیٰ (اپنے دادا) کو کیا منہ دکھاؤ گے ۔

رُقعہ (۲)

فرزندِ سعادت توام محمد معظم اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے ۔

ایک بے غرض عزیز کی عرضداشت سے معلوم ہوا۔ کہ تم نے اِس سال ایمانیوں کی طرح۔ خلیت وخشم وہمام سے جشن نوروزی منایا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے تمہارے عقائد درست ہیں۔ پس تم نے یہ تازہ بدعت کس سے سیکھی ہے؟ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس عرب نے جو سید کہلاتا ہے (ع) بدنام کنندہ نکو نامے چند۔ اور چند نیک ناموں کو بدنام کرنے والا ہے۔ اِس قسم کی تعلیم دی ہوگی بہرحال چونکہ یہ دن آتش پرستوں کی عید۔ اور ہندوستان کے ہندوؤں کے نزدیک بگرماجیت کے جلوس کا دن اور بڑی عید کی ابتدا کا ہے۔ اس لئے یہ آج سے نہ منایا جائے۔ اور اپنی جہالت کا اظہار نہ کیا جائے۔ شعر۔

نکتہ گفتہ من شدم بسیار گو — از شما یک تن نہ شد اسرار جو

میں نے کہتے کہتے بہت کچھ کہہ ڈالا۔ مگر تم میں سے کوئی بھی رمز شناس نہ ہوا۔ استغفراللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ میں اللہ تعالیٰ سے جو میرا پروردگار ہے۔ تمام گناہوں کی معافی مانگتا ہوا ان کی طرف واپس آتا ہوں +

رُقعہ ۳

مہین پور سلطنت! چوتھے بیٹے کا منصب بڑھانے کے لئے جس سے تمہیں بہت محبت ہے۔ جو عرضداشت تم نے لکھی تھی۔ وہ میں نے پڑھی۔ چھوٹے کا مرتبہ بڑے سے زیادہ کر دینا مستحسن نہیں اور زیادہ عجیب بات یہ ہے۔ کہ جو فرزند اپنے گھر کی خبر نہیں رکھتا۔ اُسے بیٹے کے منصب کی ترقی کا خیال کس طرح آ گیا۔ بہر حال (ع) عمرت دراز باد۔ کہ ایں ہم غنیمت است۔ تمہاری عمر لمبی ہو۔ کہ یہ بھی غنیمت ہے۔ تمہاری دولت کے لئے کسی اور پہلو سے اِس کی ترقی کر دی جائیگی +

رُقعہ ۴

مہین پور خلافت! معلوم ہوا ہے۔ کہ تم فوج اور زیادہ تنخواہ والے ملازموں کی نگہداشت کرتے ہو۔ ظاہرا تم نے قتصار کا ارادہ کیا ہے۔ خدا تمہیں اِس کی توفیق دے۔ لیکن تم نے اِس

بقت دارالسلطنت لاہور میں آنے کی جو درخواست کی ہے۔ اس کی وجہ معلوم نہ ہوئی۔ ہم نے ناصر خاں کے منصب میں سے پان سو کم۔ اور اُس ہندو مشیر کو نوکری سے برطرف کر دیا (ع) از ذات ہر فساد باقی۔ تمام فساد کی جڑ ہمیں ہیں +

رُقعہ ۵

مہین پور خلافت! عقل مند اور خوش اخلاق ہونے کے باوجود تم نے فتح اللہ خاں کو کیوں ناراض کر دیا۔ ہم شہزادگی کے زمانے میں اُمراء سے ایسا سلوک کرتے تھے۔ کہ سب خوش تھے۔ اور سامنے اور پیٹھ پیچھے دل سے تعریف کرتے تھے۔ بلکہ برادر ناہربان کے ناخوش ہونے کے باوجود بعض آدمی اُس کا ساتھ چھوڑ کر ہم سے آ ملے تھے۔ اور جن لوگوں نے برادر ناہربان کے اشارے سے ناشائستہ حرکتیں کرکے گستاخی کے کلمات استعمال کئے تھے۔ ہم نے صرف چشم پوشی اور بردباری

کے تازیانے سے اُن کی تنبیہ کی۔ اور انہوں نے انصاف سے کام لے کر ہماری عالی حوصلگی کا اقرار کیا۔ یہاں تک کہ اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کے گرامی و پاکیزہ دل پر بھی ہماری سرداری اور بہادری کا نقش بیٹھ گیا۔ اور اِس کمزور چیونٹی کے (ہمارے) بازوؤں کے زور سے کارہائے نمایاں انجام پائے۔ تم نے فتح اللہ خاں جیسے شخص کو ناراض کرکے ایک ایسے جانثار بہادر سپاہی کا دل توڑ دیا۔ جو تمہارے بہت کام آتا۔ فرد۔

گر صد ہزار لعل و گہر ہے دہی چہ سود
دل را شکستہ نہ کہ گوہر شکستہ

اگر تم ایک لاکھ لعل و گوہر بھی دے دو۔ تو کیا فائدہ۔ تم نے ایک دل توڑا ہے۔ نہ کہ گوہر۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ اب بھی اگر تم اُس کی دلجوئی کرو۔ تو بہتر اور دوستی کار کے لئے مفید تر ہے۔ شعر

نصیحت گفت بشنو و بہادو گیر — کہ ہرچہ ناصح مشفق بگوید بپذیر

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ سنو اور بہانہ تراش نہ کرو۔ جو کچھ مہربان نصیحت کرنے والا کہے۔ اسے قبول کرو +

آئندہ تمہاری مرضی۔ اس شخص پر سلامتی ہو۔ جو سیدھے راستے پر چلا +

رُقعہ ۶

فرزند سعادت توام محمد معظم۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

ایک تحریر سے معلوم ہوا۔ کہ تم کیسری چیرہ سر پر باندھے اور ملوان کا کپڑا پہنے دربار میں بیٹھتے ہو۔ عمر شریف چھیالیس سال کی۔ اس ڈاڑھی مونچھ پر یہ ناز +

رُقعہ ۷

مہین پور خلافت! منعم خاں دربار سے رخصت ہوا۔ تاکہ جلد تمہارے پاس پہنچ کر وہ پیغام جو میں نے اُسے دیا ہے۔ تم تک پہنچائے۔ مجھے اپنے آپ کی خبر نہیں۔ کہ کون ہوں اور کہاں جاتا ہوں اور اس گناہ کار خطا کار کے (میرے) سر پر کیا

گزرے گی۔ اب میں سب سے رخصت ہوتا ہوں اور سب کو خدا کے سپرد کرتا ہوں +

ناصور اور کامیاب بیٹوں کو چاہئے۔ کہ ایک دوسرے کی مخالفت نہ کریں۔ اور بندگانِ خدا کے کشت و خون کو جائز نہ رکھیں۔ جو کچھ نظر آرہا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ایک عجیب ہنگامہ برپا ہونے والا ہے۔ دلوں کو بدل دینے والا خدا ریاست و حکومت کے راستے پر قدم رکھنے والوں کو یہ توفیق عطا کرے۔ کہ وہ اس مخلوقات کی حفاظت و نگہداشت کریں جو خالق کی عجیب و غریب امانت ان کے سپرد ہو چکی ہے +

شہزادہ محمد اعظم شاہ بہادر کے نام

رُقعہ ۸

فرزند عالی جاہ! تم نے اس مرتبہ ہمارے لئے جو فراخ قدم گھوڑا بھیجا ہے۔ ہم اس کی سواری سے بہت خوش ہوئے۔ اس سے اس جوان بخت بیٹے کی (تمہاری) خوبیاں یاد آتی ہیں۔ جو اس

(تم) نے اپنے بوڑھے باپ کے (میرے) ساتھ کی ہیں۔ ہم نے نہایت خوشی سے اس کا نام خوش خرام رکھا ہے۔ چونکہ تم ہر چیز کے مطابق نام تجویز کرنے میں پوری پوری مہارت رکھتے ہو اس لئے تم ہمارے خاصے کے گھوڑوں میں سے جن کی فہرست رنگ و نسل کے اعتبار سے دروغۂ اصطبل کی طرف سے تمہیں پہنچے گی۔ ہر ایک کے لئے نام تجویز کرکے بھیجنا +

رُقعہ ۹

فرزند عالی جاہ! تمہاری بھیجی ہوئی آموں کی ڈالی تمہارے بوڑھے باپ (میں) نے مزے لے لے کر کھائی۔ تم نے گنام آموں کے نام تجویز کرنے کی درخواست کی ہے۔ جب تم خود طبع سلیم رکھتے ہو تو بوڑھے باپ کو کیوں تکلیف دیتے ہو۔ بہر حال ان کے نام "سدحارس" اور "رسا بلاس" رکھ دیئے گئے +

رُقعہ ۱۰

فرزند عالی جاہ! تمہاری بریانی کھچڑی کا مزہ سردیوں میں یاد آتا ہے۔ واللہ اسلام خاں کی قبولیت اس کو نہیں پہنچتی۔ میں چاہتا تھا۔ کہ بریانی پکانے والے سلیمان کو تم سے لے لوں۔ لیکن محبت پدری اس پر رضامند نہ ہوئی۔ اگر اس کا کھنڈ خالد اس فن میں مہارت رکھتا ہو۔ تو بھیج دو۔ ورنہ تمہیں مبارک رہے وہ دن۔ کہ تم آؤ کھاؤ اور ہمیں کھلاؤ۔ شعر

خوشا وقتے و خرم روزگارے کہ یارے برخورد از وصل یارے
وہ وقت کیسا اچھا اور وہ زمانہ کیسا خوشگوار ہے جب دو دوست ایک دوسرے کی ملاقات کا لطف اٹھائیں۔ شعر

ہوس از سر بیک سر بیرون رفت سیاہی ز مو رفت و انہ ز و نہ رفت
میرے سر سے بال برابر بھی ہوس کا سودا نہیں گیا۔ سیاہی بالوں سے تو چلی گئی۔ مگر منہ سے نہ گئی۔

نہ ایک قسم کا پکا گوشت پلاؤ۔ جو چاول اور چنے کی دال ملا کر پکایا جاتا ہے ۱۵

زمین بوڑھا ہونے پر بھی ہوا و ہوس کا بندہ بنا رہا) +

رُقعہ (۱۱)

فرزند عالی جاہ! خدا کا شکر ہے۔ کہ فرزند زادۂ بہادر خوب نکلا۔ اُس کی سلطنت کا کام روز بروز ترقی پر ہے۔ اب اِس کی پرورش سے غافل نہیں ہونا چاہیئے +

ہم پشتی کے پیش آنے اور جاٹوں کو تنبیہ کرنے کی صورت میں مالوہ کا صوبہ فرزند زادۂ بہادر کے نام بحال رہیگا۔ حکم صادر کیا جاتا ہے۔ کہ دو منتخب راجپوتوں میں سے راجہ بشن سنگھ کچھواہہ کو اپنے ساتھ رکھے۔ اِس مہم کا مطلوبہ جنگی سامان۔ یعنی توپ خانہ وغیرہ اکبرآباد کے قلعہ دار سے لے لے۔ اور نربدہ کی اِس طرف والد بزرگوار سے مل کر براہ راست اسلام آباد قرب متھرا میں پہنچ جائے +

رُقعہ ۱۲

فرزند سعادت توام عالی جاہ! اعلیٰ حضرت (اللہ تعالیٰ) فرمایا کرتے تھے۔ کہ شکار بیکاروں کا کام ہے۔ انسان اگر عاقبت کے کاموں میں مصروف نہیں ہو سکتا۔ تو دُنیا کے کام سنوارنے میں کیا بُرائی ہے۔ کیونکہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ۔ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ خود بدولت بہ نفس نفیس چار گھڑی رات رہے خواب گاہ سے باہر آ کر توفیق کے آبشار سے وضو کرتے۔ (توفیق الٰہی حاصل کرتے) اور ورد و وظیفہ میں مشغول ہو جاتے تھے۔ صبح صادق سے پہلے نماز کی اذان کے بعد فضلاء کی جماعت کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ کر درشن کے جھروکے میں تشریف لے آتے تھے۔ اور درشن کرنے والوں کو فیض سے بھرے ہوئے دیدار کی سعادت سے مشرف فرما کر چار گھڑی دن چڑھے دیوان عام لگایا کرتے تھے۔ اِس مجلس میں تمام چھوٹے بڑے منصب دار حاضر ہو کر مجرا بجا لاتے اور دیوانِ اعلیٰ اور میر بخشی اہل خدمات کی تجویز

اور صوبوں کے کروڑیوں۔ امینوں۔ فوجداروں اور تانوں کی جاں فشانی اور حسن خدمات کے واقعات عرض کرکے ہر شخص کی اُمید کا دامن مراد کے پھولوں سے بھر دیتے اور اوروں کی مدد و دلجوئی کرتے تھے +

پھر خاصہ کے گھوڑوں اور ہاتھیوں کے معمولی ملاحظہ کے بعد ایک پہر دو گھڑی دن چڑھے دیوانِ عام سے دیوانِ خاص کو رونق بخشتے تھے۔ اِس مقام پر عالی مرتبہ بخشی نئے منصب یافتوں کے حالات عرض کرکے نظر ثانی کا حکم لیتے۔ اور ہر صوبے کے واقعات و حالات کا خلاصہ بیان کرکے ہر معاملے کے مطابق حکم صادر کرنے کے لئے بادشاہ کا فیصلہ کُن فرمان حاصل کرتے تھے۔ تقریباً دوپہر تک یہ معاملات پیش رہتے تھے۔ اِس کے بعد خاصہ کے کھانے کی طرف جو حلال کی کمائی سے تیار ہوتا تھا۔ متوجہ ہو کر جسم کی مضبوطی۔ اور عبادت و انصاف کی قوت حاصل کرنے کے لئے اس میں سے تھوڑا سا نوش جاں فرماتے۔ اور وظیفہ خواروں اور روزینہ داروں کے کھانے پینے کے

متعلق جن میں سے اکثر عالم۔ فاضل۔ طالب علم مسکین۔ غریب یتیم۔ بیکس اور بے یار و مددگار ہوتے تھے۔ اور اکثروں کو اعلیٰ حضرت پہچانتے تھے۔ دریافت کرکے خاص خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تھے +

وہاں کچھ دیر تک آپ آرام فرماتے تھے۔ مگر دن برابر وقت بیدار رہتا تھا۔ پھر دو پہر چار گھڑی دن گئے خواب گاہ سے باہر آ کر وضو کرتے۔ اور نماز خانے میں قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے تھے۔ ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد وظیفہ کرتے۔ اور تسبیح ہاتھ میں لئے ہوئے اسد بُرج میں آ کر بیٹھ جاتے تھے۔ دیوان اعلیٰ وہاں حاضر ہوتا۔ اور مالی و ملکی معاملات عرض کرکے اکثر کاغذات پر اعلیٰ حضرت کے دستخط کراتا +

مقرر کرنے کا حکم صادر فرماتے تھے ۔
شام کے بعد دیوانِ عام سے اٹھ کر مغرب کی نماز پڑھتے اور خاص خلوت خانے میں تشریف لے جاتے تھے ۔ وہاں فصیح زبان متفرخ ۔ فصیح بیان قصہ خوان ۔ خوش الحان قوال اور جہاں گرد سیاح حاضر ہوتے تھے ۔ پردے کے اندر عورتیں ۔ اور باہر مرد ۔ ہر شخص حضور کے مذاق کے مطابق بزرگوں اور بادشاہوں کے قدیم حالات بیان اور ملکوں اور شہروں کے عجیب و غریب تحفے پیش کیا کرتا ۔ غرض اہلی حضرت آدھی رات تک اپنے شب و روز کے اوقات کو اس طریق پر تقسیم فرما کر زندگی اور حکومت کی داد دیتے تھے ۔
چونکہ ہمیں تم سے دلی پیار اور محبت ہے ۔ نہ کہ بناوٹی اور بناوٹی ۔ اس لئے جو کچھ ہمیں مناسب معلوم ہوا ۔ اور تم جیسے فرزند ارجمند کے حق میں زیبا نظر آیا ۔ وہ ہم نے بے اختیار لکھ دیا ۔ اور اس سے تمہیں مطلع کر دیا ۔ اس وقت جو کچھ ہمیں یاد آیا ۔ ہم نے تلمبند کر دیا ۔ معاف رکھنا ۔

رُقعہ ۱۳

فرزند عالی جاہ محمد اعظم ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے ۔
معلوم ہوا ہے ۔ کہ تم سواری کے وقت گھوڑے کو بہت تیز دوڑاتے ہو ۔ چنانچہ تمہارا چتر بردار تیز گرا اور گرتے ہی مر گیا ۔ تم نے ایک مدت تک میرے پاس رہ کر سواری کے طریقوں میں مہارت حاصل کی ہے ۔ پھر تم نے اس کے خلاف کیوں کیا ؟ فرد

آہستہ خرام بگہ محزام زیر قدمت ہزار جان است

آہستہ چل ۔ بگہ نہ چل ۔ کیونکہ تیرے پاؤں کے نیچے ہزار جانیں ہیں ۔

رُقعہ ۱۴

فرزند سعادت توام محمد اعظم ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے ۔
کوڑہ کا چکلہ دار حسن بیگ بنک مسدول نہیں ہوا

اور وہاں کی دھایا ۔ دادیلا کرتی اور پتھروں سے سر پھوڑتی ہوئی کہہ رہی ہے ۔ کہ رع ،
اگر تو بے انصاف نہیں ہوتا ۔ تو کیا ہوا ۔ آخر انصاف کا ایک دن آئیگا ۔ اعمال حساب لکھنے والے فرشتے ، حاکموں کے ظلم کو ہمارے اور تمہارے نام کہہ رہے ہیں ۔ اعمال کی سزا یعنی آخرت کو حق جان کر وہاں کے پائندوں کی یاد دہی کرو ۔ ورنہ جاگیر بدل دی جائیگی اور تمہیں اس کا بدلہ ملے گا ۔

رُقعہ ۱۵

فرزند عالی جاہ ! معلوم ہوتا ہے ۔ کہ تمہارا دیوانِ خاص المصطفےٰ قلی بیگ اپنے فرائض نہایت احتیاط اور ذکر اذیتی کے ساتھ انجام دیتا ہے ۔ غنیمت ہے ۔ اگر تم کہو ۔ تو اس کے منصب میں اضافہ کر کے اسے خانی کا خطاب دے دیا جائے اچھے آدمی خالص سونے کا حکم رکھتے ہیں (بہت

کمیاب اور بیش بہا ہیں) شعر

آنچہ پر جستیم و کم دیدیم و بسیار است و نیست
نیست جز انساں دریں عالم کہ بسیار است نیست

جس چیز کی ہم نے بہت تلاش کی ۔ اور کم پائی یعنی جو بہت ہے ۔ اور نہیں ہے ۔ وہ اس جہان میں انسان کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے ۔ جو بہت ہے اور نہیں ہے ۔
ایک روز سعد اللہ خاں درد و وظیفہ سے فارغ ہونے کے بعد دیر تک دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے رہا ۔ یہ دیکھ کر ایک گستاخ مصاحب نے پوچھا ۔ کہ اب کیا آرزو باقی ہے ؟ اس نے کہا اچھے آدمی کی ضرورت ہے ! واللہ اس نے خوب بات کہی ۔ اگرچہ انسان میں دیانت و امانت کا جوہر فطری اور خدا داد ہوتا ہے ۔ لیکن اس میں آقا کی محبت و انصاف کو بھی دخل ہے ۔ اور اس کا فرض ہے ۔ کہ اپنے ملازم کو خوش حال اور روزی کی طرف سے فارغ البال رکھے ۔ تاکہ دنیا کی ضروریات اس کے اعتقاد میں خلل انداز نہ ہوں ۔ رع ، کہ مزدور خوش دل کند کار بے بیش ۔

کیونکہ عوض دل مزدور زیادہ کام کرتا ہے +

رُقعہ ۱۶

فرزند عالی جاہ! تم نے نصرت جنگ کے لئے ہاتھی مراتب کی درخواست کی ہے۔ اگرچہ قاعدہ نہیں۔ کہ شش ہزاری سے کم منصب رکھنے والے شخص کو ہاتھی مراتب مرحمت کیا جائے۔ لیکن چونکہ اُس کے ہاتھ سے دو کارہائے نمایاں ظہور میں آئے ہیں اور اِس کے علاوہ تمہاری دلجوئی بھی پیش نظر ہے لہذا ہم نے منظوری دے دی۔ جو ہاتھی مراتب وہ واں سے لایا ہے۔ اُن میں سے ایک لے لے۔ اور اِس بڑی بخشش کے لئے جو اس کے مرتبے سے بالاتر ہے۔ شکر بجا لائے +

لہ ہندوں کے نانے میں ایک نیازی نشان تھا

رُقعہ ۱۷

فرزند عالی جاہ! میر خان جو تمہارے حلقۂ سپاہ کے انصلاح کا پیش کار ہے۔ سکرہ کے پرگنہ کو واگزار کرکے اس کے عوض اور جاگیر چاہتا ہے۔ ہمارے حضور میں تنخواہ کی قلت اور طلب گاروں کی کثرت ہے۔ یہاں سے تھوڑا بہت جو کچھ ہوتا ہے۔ بہابر تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ عوض لینا ممکن نہیں۔ تم لکھو کہ دوسری جاگیر کی بقایا رقم اسے دے دیجائے +

رُقعہ ۱۸

فرزند سعادت توام محمد علم۔ اللہ تعالی تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے +

صوبۂ مالوہ کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ سنگھ بد باطن جس نے غرور و تکبر کے نشے میں چور ہو کر شور و فساد برپا کیا تھا۔ اور جو فتنہ انگیزی کی جڑ تھا۔ اس عالی قدر۔ اور

بہ اقبال فرزند کے اقبارے) دیوان کے نائب تلوک چند کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور جہنم واصل ہو گیا۔ ہر حال میں اللہ تعالی کا شکر ہے۔ شعر

اے خدا قربان احسانت شوم ایں چہ احسانست قربانت شوم

اے خدا۔ میں تیرے احسان کے قربان جاؤں۔ یہ کتنا بڑا احسان ہے۔ میں تجھ پر فدا ہو جاؤں اصل میں اِس واقعہ کا ظہور تمہارے فیض تربیت کا نتیجہ ہے۔ جو نوکروں کی دلجوئی کے انہیں سلطنت کے عمدہ کاموں میں مصروف رکھتے ہو اِس وجہ سے کہ غالی مبارک باد زبان پر نہ آئے ہم تمہیں موتیوں کی مالا جس کی قیمت پچاس ہزار ہے۔ مرحمت کرتے ہیں۔ چونکہ تلوک چند نے یہ ضرب المثل سچ کر دکھائی ہے۔ کہ گویا چڑیا نے بہادری سے کام لے کر باز کو مار ڈالا۔ اِس لئے ہم اسے پان صدی ذات اور دو صد سوار کا منصب۔ رائے کا خطاب اور خلعت۔ شمشیر۔ اور گھوڑا بطور انعام عطا کرتے ہیں۔ تم بھی اس کے مرتبے میں ایسا مناسب اضافہ کرو۔ جو اُسے اپنے ہم چشموں میں ممتاز بنا دے۔ واجب ہے۔ کہ تم

اس پر تحسین و آفرین کے پھول برسا کر اُسے خوبی کی نیابت پر مستقل کر دو۔ تاکہ دوسرے نوکروں کے دل میں حسن خدمت کا جذبہ اور نتیجے کی اُمید زیادہ ہو +

رُقعہ ۱۹

فرزند عالی جاہ۔ اللہ تمہیں سلامت رکھے۔

سورٹھ کی فوجداری فتح جنگ خان بالی سے چھین کر اپنے دیوان خانہ کے داروغہ کے بھائی کو دینا ثابت شدنی کو اپنے ہاتھ سے توڑنا ہے۔ بالی قوم صوبۂ گجرات میں متدنوں سے ممتاز۔ اور سپاہ کری میں مشہور تھے۔ اس صوبے کی فوجداری کے عہدے اُن کے سوا دوسروں کو دینا عقل سے بعید ہے۔ سورٹھ ایسی جگہ ہے۔ جہاں حسن علی خاں پسر الہ وردی خاں اور صف شکن خاں جیسے پنج ہزاری فوجدار رہے ہیں۔ اور واں کے بندوبست کے فرائض سے عہدہ برآ ہوئے ہیں۔ اگر تمہارے پیش کار شجاعت خاں مرحوم کے نقش قدم

پر ہیں۔ تو خوب ہے ورنہ یہ گجرات کا صوبہ ہے۔ خدا نخواستہ اگر سررشتۂ عمل ایک دو جگہ بھی الجھ گیا۔ تو اس کے سلجھانے کے لئے ایک مدت درکار ہوگی۔ آئندہ آپ مختار ہیں۔ شعر

من نگویم کہ ایں کن آں کن مصلحت بین و کار آساں کن

میں نہیں کہتا۔ کہ تم یہ کرو اور وہ کرو۔ ہاں مصلحت دیکھو۔ اور کام کو آسان کرو۔

عاقبت بخیر ہو +

رُقعہ ۲۰

فرزند عالی جاہ! جاسوسوں کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بہادر پور سے خجستہ بنیاد تک شاہراہ خطرے سے خالی نہیں۔ ڈاکو بنجارہ یں۔ اور مسافروں کا مال لوٹ لیتے ہیں۔ اور لوگ امن و امان کے ساتھ آ۔ و رفت نہیں کر سکتے۔ جب ہمارے اور تمہارے لشکروں کے قرب میں یہ حالت ہے۔ تو دُور و دراز راستوں کی کیفیت تو سخت افسوسناک ہوگی +

معلوم ہوتا ہے۔ کہ تجھ تمہیں معتبر خبریں نہیں پہنچتیں۔ چونکہ غفلت و بے پروائی حکومت و جہانبانی کے اصول کے خلاف ہے۔ اس لئے تم تنبیہ سے کام لے کر نئے محرر مقرر کرو۔ اور پہلے عملے کو سزا دو اور ایک ہوشیار فوج مقرر کرکے ان قطع پردازوں کی پوری طرح بیخ کنی کرو۔ اور شاہراہ کو ڈاکوؤں کی جماعت سے پاک کر دو۔ بدنظمی کی یہ لعنت کب تک گوارا ہو سکتی ہے۔ شعر

من نے گویم زیاں کن یا بفکر سود باش
اے ز فرصت بے خبر ہر چہ باشی زود باش

میں نہیں کہتا۔ کہ تو نقصان کر۔ یا فائدے کی فکر میں رہ۔ مگر اے فرصت سے بے خبر! جو کچھ تجھے کرنا ہے۔ جلد کر۔ دعا +

میں کجاوہ کی کرسی بھی نظر سے گزری۔ ہم نے یہ چیزیں اس فرزند دلبند کے (تمہارے) لئے بھیج دیں۔ تم ان دونوں عنایتوں کا شکریہ ادا کرو۔ اور آنسوں کی ڈالی بھیج کر نقصان کی تلافی میں کوشش کرو +

رُقعہ ۲۲

فرزند عالی جاہ! ہمیں یاد پڑتا ہے۔ کہ ایک دفعہ ہم میاں عبداللطیف قدس سرہ الشریف (ان کا بزرگ بھید پاک ہو) کی خدمت میں گئے۔ اور گفتگو کے دوران میں ہم نے کہا۔ کہ اگر اجازت ہو۔ تو ٹھرکران کے آس پاس کے چند گاؤں خانقاہ کے خرچ کے لئے مقرر کر دیئے جائیں۔ اس پر انہوں نے اپنی زبان صدق بیان سے فرمایا۔ شعر

شاہا ترا دہد منت دہد رازقی ترا رزق بے منت دہد

بادشاہ ہمیں گاؤں دے کر ہمارے سر پر احسان رکھتا ہے۔ لیکن ہمارا رازق ہمیں بغیر احسان کے رزق دیتا ہے۔ ہم نے کہا۔ ایسا ہی ہے۔

لیکن فقیروں اور اللہ والوں کی خدمت کرنا دُنیوی خیر و برکت اپنے آمام اور زیادہ نعمت و دولت کی دُعا کے حصول کے لئے ہے۔ نہ کہ حرص اور احسان کے لئے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ اگر واقعی تمہارا ارادہ پختہ اور نیت نیک ہے۔ تو ہم رعایا کے حصے میں سے نصف خود لے لیں گے بلکہ جفاکش مظلوموں کے لئے اس سے زیادہ چھوڑ دیں گے۔ اور تم خدا پر بھروسہ رکھنے والے گوشہ نشینوں کے لئے جو زبان سوال بند کرکے بیابانوں اور ویران جگہوں میں رہتے ہیں۔ دائمی وظیفہ مقرر کرو۔ اور مظلوموں کی اس طرح داد رسی کرو۔ کہ کسی کا حق ضائع نہ ہو۔ اور طاقت ور کمزوروں کو تنگ نہ کر سکیں +

دولت و نعمت کی زیادتی ملاحظہ کرو۔ چکلہ کوڑہ کے باشندوں کی نالش کے موقع پر یہ نقل یاد آئی۔ جو بے اختیار تمہیں لکھ دی گئی۔ دعا +

رُقعہ ۲۳

فرزند عالی جاہ! تم نے توپ خانہ اور دیوان خانہ کے داروغہ کو احمد آباد کے نواح کا فوجدار مقرر کیا ہے۔ اور اُس نے تھانے اپنے رشتہ داروں اور رشوت خوار عزیزوں کے سپرد کردئے ہیں۔ داروغہ مذکور کے خلاف نالش کرنے والے کتاری عدالت میں بار نہیں پاتے۔ اور رشوت خواروں کی ایک جماعت اُس کے داماد کے ساتھ شریک ہو کر لوگوں کو تنگ کرتی ہے۔ حیران ہوں۔ کہ جزائے اعمال کے وقت ہم کیا جواب دیں گے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ منصف ہے۔ اگر ہم ظالم کو حاکم بنائیں۔ تو ہر وہ عذاب جو اس ظالم کے باعث ہم پر نازل ہو۔ انصاف ہے۔ اور ہم اُس کے سزاوار ہیں۔ کیونکہ ظالم کو اختیار دینا اور فریادی کی فریاد نہ سُننا گویا ظلم کو روا رکھنا ہے۔

شعر

ستم از گندم بریدن جَو نہ جَو — از مکافاتِ عمل غافل مشو

یعنی گیہوں کاٹنا ہے۔ اور جَو سے جَو۔ عملوں کے

بدلے سے غافل نہ ہو +

رُقعہ ۲۴

فرزند عالی جاہ! بیچاری خانہ بانو جیسی بڑھیا کب تک تباہ حال اور محروم رہیگی؛ وہ ہم پر اور تم پر حق رکھتی ہے۔ اُس کے نواسوں نے جو کچھ کیا۔ اُس کا نتیجہ دیکھ لیا۔ حق تلفی کسی حالت میں بھی نہیں کرنی چاہیئے +

تمہیں یاد ہوگا۔ کہ جس روز فتح جنگ خاں کے ہاتھی نے تم پر حملہ کیا تھا۔ میر مہوتھو نے کس طرح بہادری سے کام لے کر ہاتھی کو شونی سے باز رکھا۔ اور ہماری عنایت کا خلعت نہ لیا بلکہ اُس نے کہا۔ کہ میں نے خلعتی کا حق ادا کیا ہے۔ اُجرت کس طرح لوں۔ خدا کے لئے اور ہماری خاطر سے سینے کو پُرانے کینہ سے خالی کر دو۔ اور اِس بڑھیا پر جس کا تمہارے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ مہربانی کرو۔ شعر

قدیمان خود را بچزائے قدر — کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر

اپنے قدیم خدمتیوں کی عزت بڑھانا۔ کیونکہ گھر کا پالا ہوا کبھی بے وفائی نہیں کرتا +

رُقعہ ۲۵

فرزند عالی جاہ! اعتماد خاں کی تحریر کوئی وقعت نہیں۔ کہ خواہ مخواہ اُس پر عمل کیا جائے تحقیق کے بعد جو لازم ہوگا۔ حکم دے دیا جائیگا

رُقعہ ۲۶

فرزند عالی جاہ! ایک روز سعد اللہ خاں حضور (شاہ جہاں) کی خدمت میں دیر سے حاضر ہوئے۔ اعلیٰ حضرت نے سبب پوچھا۔ اُس نے عرض کی۔ کہ ایک بیاض میں چند فقرے نظر آئے تھے۔ اُنہیں نقل کر رہا تھا تاکہ خدمت والا میں عرض کروں۔ فقرات یہ ہیں "سلطنت کی بنیاد کا قیام انصاف سے ہے ملک اور مال کی زیادتی بہادری اور سخاوت

سے ہے۔ عالموں اور فاضلوں کے ساتھ صحبت رکھنا اور جاہلوں سے پرہیز کرنا عقلمندی کا نشان ہے۔ عقیدوں پر عمل کرنا عین مصیبت کی حالت میں مستقل مزاج رہنا۔ دُنیا کے کاموں میں کوتاہی نہ کرنا۔ تدبیر سے خوش اور تقدیر پر شاکر رہنا خاندان کے دائمی قیام کی بنیاد۔ یتیموں پر رحم کرنے اور محتاجوں کی حاجت روائی سے گریز نہ کرنے پر ہے۔ نیکی کام دنیا کے صلاح مشورہ سے انجام پاتے ہیں۔ فتح و کامرانی فقیروں کی دُعا سے۔ اور تندرستی دردمندوں کا درد دُور کرنے سے نصیب ہوتی ہے۔ مجرموں کے گناہ معاف کرکے خدا کی جناب سے رحمت کی اُمید رکھنی چاہیئے"۔

اعلیٰ حضرت نے بہت خوش ہو کر خان موصوف کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور شام کے وقت اُسے ایک ہی رنگ کے چند محمودی تھان جن پر طلائی کام کیا ہوا تھا۔ مرحمت فرمائے۔ ہم نے چاہا۔ کہ تنہا لفظ نہ اُٹھائیں۔ اِس لئے یہ نصیحتیں تمہیں بھی لکھ بھیجیں۔ خدا سب کو عمل کی توفیق دے +

رقعہ ۲۷

فرزندِ سعادت توام محمد اعظم - اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے
اِس فرزند عالی جاہ کے (تمہارے) دیوان خانہ کا دامدھ خانقاہ میں جُوا کھیلتا ہے - اور افسوس صد افسوس کہ سلطنت کے دعوے دار ہونے کے باوجود اِس قدر غفلت اور فراموشی ؟ تمہارے ہرکاروں کو کیا ہُوا؟ کہ خبر نہیں پہنچاتے شاید مخبروں کے ساتھ اُن کی کوئی سازش ہوگی - اِس لئے جدید مخبر مقرر کرکے انہیں تنبیہ کرو +

رُقعہ ۲۸

فرزندِ عالی جاہ ! معلوم ہُوا - کہ تم ایک ماہ تک دریائے نل کی طرف گلنگ کے شکار میں مصروف رہے - اگرچہ شکار ایک شغل ہے - کہ نظارے کا تماشہ ہے - اور غذا کی غذا لیکن متعلقہ کاموں کی تکمیل سے جنہیں فرائض کہہ سکتے ہیں -

فراغت حاصل کرنے کی صورت میں اَور بھی خوش نما و خوش آئند ہے - خصوصاً ریاست کے حقوق ادا کرنے کو جو شریعت اور عام قانون کی بنا پر واجب ہیں - اور جن کی تحقیق معتبر حدیثوں مشہور تاریخوں اور سواطع نظروں سے ہو سکتی ہے - سب کاموں پر مقدم سمجھنا چاہئے - اگر تمہیں ایک صوبے کے انتظام سے اطمینان ہو گیا ہے - تو تم خان جہاں عاقل خاں - شجاعت خاں اور محمد بیگ کے متعلقہ معاملات کے بندوبست میں کیوں مصروف نہیں ہو جاتے +

تمہیں شکار کا شوق ہے - اور ہمیں تمہے فتح کرنے اور ریچھ کے بچوں یعنی باغیوں کے پکڑنے کی دُھن ہے - افسوس کہاں دُنیا اور کہاں آخرت

شعر

ہر یکے ناصح برائے دیگراں ناصح خود یافتم کم در جہاں

ہر شخص دوسروں کو نصیحت کرتا ہے - میں نے جہان میں اپنے آپ کو نصیحت کرنے والا کوئی نہیں پایا - عمر رائگاں جا رہی ہے - اور ہاتھ سے کوئی کام نہیں ہوتا - کل خدا کو جواب دینا ہوگا رش،

کریما ببخشائے بر حالِ ما
اے کریم ہمارے حال پر رحم کر +

رقعہ ۲۹

فرزندِ عالی جاہ ! اگرچہ وہ جوان فرزند رحم ہے بوڑھے باپ کا مشتاق نہیں - لیکن بوڑھا باپ جوان بیٹے کا بہت مشتاق ہے (ع)
بیا و اَز دلِ ما کوہہائے غم بردار
آؤ - اور ہمارے دل سے غم کے پہاڑ اُٹھا دو +

رُقعہ ۳۰

فرزندِ عالی جاہ ! محمد اَمین سوداگر بندرگاہوں کی پیش کاری سے قطعاً کوئی مناسبت نہیں رکھتا - یہ تو وہی بات ہے - کہ کمال عقل و دانش اور فقد اندیشی سے چور کو پاسبان مقرر کر دیا جائے ایسی بے جا تجویز آئندہ عمل میں نہ آئے +

رقعہ ۳۱

فرزندِ عالی جاہ ! قصبہ دودھ جو صوبۂ گجرات کے متعلقات میں سے ہے - اس گناہ گار و خطاکار کی (زمینداری) جاگیر پیدائش ہے - وہاں کے باشندوں کی نگہداشت واجب جانو - اور کمزور بڑھے کی جو وقت سے وہاں کا شعار ہے - دلجوئی کرو - اور اُسے حال رکھو - اگر غریبوں کے مرغیں جن کی خان میں آیا ہے - کوئی خیر خواہ خزادھہ اللہ مہنسا - ان کے دلوں میں ہماری ہے - پس اللہ نے اُن کی ہمدردی زیادہ کی - اس کی ثابت کریں تو نہ ٹھہرو - شعر -

عنایت بر ضعیفاں گوشۂ چشم دگر دارد
بہر کونیک خو لطف دیگر ہست شاہاں را

کمزوروں پر عنایت و نوازش کرنا ایک نیا لطف رکھتا ہے - اپنے سے چھوٹے پر مہربانی کرنے میں بادشاہوں کے لئے اور ہی لطف ہے +

رُقعہ ۳۲

فرزندِ عالی جاہ! کہتے ہیں۔ کہ محمد بیگ جو اس فرزندِ عالی جاہ کا (تمہارا) نوکر ہے۔ اور بخیل دشمن کی گمراہ جماعت میں چلا گیا ہے۔ معتمد خان دیوانِ دکن اور تمہارے دیوان۔ اور بخشی کے خاندان میں سے ہے۔ بے شبہ تمہارے نئے مصاحب یہ نہیں دیکھ سکتے۔ کہ تم اس قدیم ملازم پر نظرِ عنایت رکھو۔ اس گئے گزرے کو بلا کر ہمارے پاس بھیج دو۔ بُری چیز خانہ ہی کے منہ پر ماری جاتی ہے۔ ورنہ دیکھو۔ کہ اطلاع احوال کے بعد اُسے بُلا لیا جائے۔

رُقعہ ۳۳

فرزندِ عالی جاہ! ابھی شجاعت خان اور محمد بیگ کی بڑیاں بوسیدہ اور محمد بیگ کی خدمت کے متعلق ابھی محو نہیں ہوئے۔ اس کے وارث یہی ایک منتبنی اور دو داماد ہیں۔ ذرا سے قصور پر

کہ سچ اور جھوٹ کا خدا ہی کو علم ہے۔ تم اُسے روشیوں سے کیوں محتاج کرتے ہو۔ اور ناپسندیدہ تجویز پر عمل کرکے اپنے کو برطرف اور اس کے بجائے ایک غیر کو مقرر کرتے ہو۔

رُقعہ ۳۴

فرزندِ عالی جاہ! مُلکِ سیوڑ صوبۂ مالوہ کا سب سے عمدہ علاقہ ہے۔ جو تمہیں بطور جاگیر مرحمت ہوا ہے۔ پہلے سربلند خاں۔ حسن علی خاں۔ اور کم مرتبہ لوگ مثلاً نوازش خاں روہی داں کے فوجدار رہے ہیں۔ وہ نور چشم (تم) وہاں ایک تجربہ کار۔ دیانت دار اور بہادر حاکم بھیجیں۔

ایک روز اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کے حضور میں ذکر ہوا۔ کہ سعد اللہ خاں کے گھر کی رونق، اس کی جاگیر کے اضلاع کی آبادی اور مال کی زیادتی، اس کے دیوان عبد النبی کے دم سے ہے۔ اور وہ خود جان و دل سے سرکار والا

کے کاموں میں مصروف ہے۔ ایک دفعہ حضور نے اشارۃً خان موصوف سے فرمایا۔ کہ ہم نے سُنا ہے۔ کہ تمہارے پاس سنگِ پارس ہے۔ ذرا اُسے ہمارے ملاحظہ کے لئے تو پیش کرو۔ اس نے عرض کی۔ کہ میرے پاس کوئی شخص ہے۔ جو صورت میں تو انسان ہے۔ مگر اس میں یہ خوبی ہے۔ کہ اس کے بال بال سے سونا جھڑتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے الحمد للہ کہہ کر یوں ذرِ نثاری فرمائی۔ کہ یہ خوبی تو ہمیں تم میں ہی نظر آتی ہے۔ ہم نے وہ شخص تمہیں بخش دیا۔ ہوشیار۔ دیانت دار۔ خدا ترس اور ویرانوں کو آباد کرنے والا شخص کمیاب ہے۔ شعر

آنچہ پرہیزگستیم و کم و دیم بسیار است و نیست
نیست بجز آدم دریں عالم کہ بسیار است و نیست

جس چیز کی ہم نے بہت تلاش کی۔ اور کم پائی یعنی جو بہت ہے اور نہیں ہے۔ وہ اس جہان میں آدمی کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ جو بہت ہے۔ اور نہیں ہے۔

خان مذکور آداب بجا لایا۔

رُقعہ ۳۵

فرزندِ عالی جاہ! اِس عالی جاہ کی (تمہاری) جاگیر کے متعلقہ علاقے کے ناظم کا شغل و عمل واقعہ نگار کی بھیجی ہوئی فرد سے ظاہر ہوتا ہے روزِ جزا سے غفلت کس لئے؟ (رع)

داد داد از دستِ غفلت داد داد

غفلت کے ہاتھ سے فریاد ہے۔ فریاد ہے۔

رُقعہ ۳۶

فرزندِ عالی جاہ! ہم تمہیں ہر کام میں خوش تجویز اور خوش تمیز سمجھتے ہیں۔ (رع)

ز چشمِ بد کرخ خوب ترا خدا حافظ

خدا تمہارے حسین چہرے کو نظرِ بد سے بچائے محمد بیگ خان کو تبدیل کر دینا۔ اور شیر افگن خاں کو سیوڑ کی فوجداری دے دینا نہایت عجیب انگیز ہے۔ آدمی کی شخصیت اور شعور ہی سے اس کی قابلیت ظاہر ہو جاتی ہے۔ انسان کی

پیشانی اس کے دلی حالات کا آئینہ ہے
قطب الدین خاں جیسے سپاہی منش جرنیل ہزاری
اس عہدے پر سرفراز رہے ہیں۔ اگر تم سید
کمال یا سید مراد کو جو اس صوبے میں نہایت
معزز و معتبر شخص ہیں۔ یہ عہدہ عنایت کرتے
تو مضائقہ نہ تھا۔ بہر حال ولایت مذکورہ کی
فوجداری مع اس کے مشمولہ علاقوں کے تمہاری
جاگیر میں مرحمت ہو چکی ہے۔ تم اپنے جان
نثار نوکروں میں سے جس کو لائق سمجھو۔ اس
پر مقرر کرو +

اگر امان اللہ بیگ اور بہادر بیگ شیروانی
اس نور چشم (رقم) سے علیحدگی اختیار نہ کریں۔
تو بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کام کے
متحمل ہو سکتے ہیں۔ دیانت داری اور حالات
سے واقفیت ملکی اور مالی معاملات کے بندوبست
کا جزو اعظم ہے۔ کام کو بگاڑنے والے مطلب
پرست تو موجود ہیں۔ مگر سچ بولنے والے نیک
چلن آدمی نہیں ملتے۔ حضرت عرش آشیانی
(اکبر بادشاہ) جن کے پاس اچھے ملازم موجود

تھے۔ اسی لئے لگاتار فتوحات اور بہت سی مہموں
میں مصروف رہتے تھے۔ لیکن اعلیٰ حضرت
(شاہ جہاں) کے زمانے میں اگرچہ نامور جان
نثار غلام۔ ملکوں کو آباد کرنے والے حاکم اور
اور ہوشیار اہل دفتر کثیر تعداد میں موجود تھے
مگر ان سب کے باوجود وہ بذات خود بھی معاملات
کے بندوبست میں دل بستگی اور ظاہر و باطن
توجہ فرماتے تھے۔ ہمیں یاد ہے۔ کہ جس زمانے
میں اعلیٰ حضرت نے مراد بخش کو قدیم علاقوں
کی تسخیر کے لئے بلخ کی جانب روانہ فرمایا۔ تو
اس وقت دیوان فوج کی ضرورت تھی۔ چنانچہ
بیس باکار اور بے کار کسی وقت مل گئے۔
لیکن اب یہ حالت ہے۔ کہ میں بنگالے کی
صوبے داری کے لئے صرف ایک شخص ایسا
چاہتا ہوں۔ جو ستھرائی اور تجربہ کاری کے زیور
سے آراستہ ہو۔ مگر نہیں ملتا۔ افسوس۔ افسوس
ع۔ آدمی کام کا نہیں ملتا +

رقعہ ۳۷

فرزند عالی جاہ! تمہاری نیت نیک ہے۔
لیکن اس کے باوجود تم نخالوں کی کارستانیوں
اور اس گمراہ فرقے کو سزا دینے سے کیوں
غافل ہو؟ حاجی پور۔ بین پور۔ اور فوجداری
کے دوسرے تھانوں میں تو ہر روز پکڑ دھکڑ
اور سخت ظلم ہوتا ہے۔ ڈاکو پیشرکنج اور فوج
کولیاں کے قریب رہزنی کرتے ہیں۔ اور شہر
کے باشندوں اور غریب مسافروں کو باندھ کر لے
جاتے ہیں۔ تم نے توپ خانہ اور دیوان خانہ
کے داروغہ امان اللہ بیگ کو نواح کا فوجدار
مقرر کیا ہے۔ اور اس نے تھانوں کو اپنے
بد دیانت اور رشوت خوار عزیزوں کے سپرد کر
رکھا ہے۔ مظلوم اسے ظلم سے روکنے اور راہ
راست پر لانے کے لئے اس فرزند کے (تمہارے)
پاس فریاد نہیں کر سکتے۔ افسوس۔ صد افسوس۔ وقت
تلوار کی طرح گزر رہا ہے۔ اور اہل دنیا کے ملنے
اور خدائے بزرگ و برتر کا خوف دل سے اٹھ

رہا ہے۔ فوجداری گماشتوں میں سے کسی شخص کو
مثلاً سفدر خاں ثانی یا بہلول شیروانی کے کسی بیٹے
کو وغیرہ وغیرہ۔ یہ لوگ بہادری میں نیک نام ہیں
اور باشندگان شہر کے متعلق کافی تجربہ رکھتے ہیں
میں صاف صاف کہتا ہوں۔ کہ ہم قیامت میں
حاکموں سے رعایت کرنے اور ان کے حالات سے
غفلت برتنے کی پاداش میں پکڑے جائیں گے
مختلف علاقوں میں معتبر اور ہوشیار ہرکارے اور
واقعہ نگار مقرر کر دو۔ روز مرہ حاکموں کے
اعمال کا جائزہ لو۔ اور بر وقت گھوڑے ہوئے
کاموں کی تلافی میں مصروف ہو جاؤ۔ فرد
چو پرسش کنم روز حشر خواہشد کہ کسکات گناہان خلق پارہ کنند
قیامت کے دن جب میرے گناہوں کی پرسش
ہوگی۔ تو خلقت کے گناہوں کے کاغذات پارہ
پارہ کر دیئے جائیں گے +

رقعہ ۳۸

فرزند عالی جاہ! قاضی عبداللہ کا انتقال ہو گیا

اس نے اپنے فرائض کی بجا آوری سے ہمیں اور خلق خدا کو خوش رکھا تھا۔ ہمیں اس کے بیٹے کا کچھ حال معلوم نہیں۔ اس کا بڑا بیٹا عبدالمجید خاں کچھ مدت تک تمہاری فوج کے ہمراہ قاضی رہا ہے۔ اگر اس میں فضیلت۔ بے غرضی اور نیکی کا جوہر ہو۔ تو مجھے لکھو۔ قضا سے زیادہ اہم معاملہ اور کوئی نہیں۔ کیونکہ اللہ جل شانہٗ کے بندے قاضی کے قول اور تصدیق پر قید اور قتل ہوتے ہیں۔ قاضیوں کے لئے ضروری ہے کہ حق و باطل کی تشخیص میں نیکیوں کی توفیق سے پورے طور پر بہرہ ور ہوں۔ اچھا آدمی النادر کالمعدوم کا حکم رکھتا ہے ٭

رقعہ ۳۹

فرزندِ عالی جاہ! تم اپنے عرض گزار ملازم کے متعلق احتیاط سے کام لیتے ہو۔ یہاں سیاہ فام

لہ کمیاب چیز معدوم کی مانند ہے ٭

رقعہ ۴۰

فرزندِ عالی جاہ! بدبخت ڈاکو چار کوتڈہ سے قادر آباد تک برابر لوٹ مار کرتے ہیں۔ اور بہت کم مسافر صحیح سلامت منزل پر پہنچتے ہیں گمان غالب ہے۔ کہ تم اس سے بے خبر نہیں ہوگے۔ عقلمند کو اشارہ کافی ہے۔ تمہیں دور اور نزدیک کی خبر جلد پہنچ جاتی ہے۔ پھر روزِ جزا کے خوفناک حالات سے کیوں آگاہ نہیں ہوتے؟ آخرت کی فکر ابھی کرنی چاہئے۔ اچھے نوکر کو عنایت و نوازش سے امتیاز بخشنا اور برے کو اعمال کی سزا دینا انصاف ہے۔ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ ہمیں جواب کا انتظار ہے ٭

ایک ظالم نے ایک عالم سے کہا۔ کہ میرے حق میں دعائے خیر کیجئے۔ جواب ملا۔ کہ ظالموں کے بارے میں مظلوموں کی فریاد کے سوا اور کوئی دعا اثر نہیں رکھتی ٭

رقعہ ۴۱

فرزندِ عالی جاہ! ہماری جان! ہمارے عزیز اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کی بیاض سے چند فقرے ہمیں پسند آئے ہیں۔ جو ہم دلی محبت کی بنا پر اس فرزندِ ارجمند کو (تمہیں) لکھتے ہیں۔ تاکہ ہم تنہا اس سے لطف نہ اٹھائیں

یہ چیزیں بہترین اعمال ہیں۔ برے آدمیوں کی طرف رجوع نہ کرنا۔ مقصد حل نہ ہونے کی صورت میں رنجیدہ نہ ہونا۔ نیک آدمیوں کو رنجیدہ نہ کرنا۔ اور ان سے نہایت عاجزی کے ساتھ دعا چاہنا۔ آخرت میں سرخرو ہونے کے لئے نیک کام کرنے والوں کے ساتھ صحبت رکھنا۔ اور مستعدی کے ساتھ قابل آدمیوں کی جستجو کرنا۔ جاہل آدمیوں کو اپنے پاس نہ آنے دینا۔ مستحق لوگوں کو حسبِ توفیق سوال کرنے سے پہلے خیرات دینا۔ بزرگوں کی تعظیم کرنا۔ طبیعت کو عدل و انصاف میں مصروف رکھنا اپنے سے خلاف عقیدہ رکھنے والوں کی باتوں

۵۱

کی طرف راغب نہ ہونا۔ صاف۔ دل توکل پیشہ لوگوں کے حالات سے بے خبر نہ ہونا۔ اللہ والوں کے وجود کو جو عوام سے بیگانہ ہوتے ہیں۔ غنیمت سمجھنا۔ ان لوگوں کو اپنے پاس رکھنا۔ جو دُنیا اور آخرت کے کاموں کو درست کرنے والے ہیں۔ اس زمانے میں بھی اچھے آدمی بہت ہیں۔ لیکن انہیں تلاش کرنے والا دل اور اپنے پاس لانے کی توفیق کہاں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد زمانے کے حالات اس سے بھی بدتر ہو جائیں گے۔ فرد من نہ وضع زمانہ درنگرم کہ مبادا ازیں بتر گردد میں زمانے کی رفتار دیکھ کر اس فکر میں ہوں کہ کہیں حالات اس سے بھی بُرے نہ ہو جائیں تم سلطنت کا ارادہ رکھتے ہو۔ ڈھونڈو۔ طلب کرو۔ حاصل کرو۔ اور نگاہ رکھو +

رُقعہ ۴۲

فرزند عالی جاہ! گلشن رواں نامی ایک پھلواری

۵۲

گھوڑا جو اس عالی جاہ (تم) نے ہماری سواری کے لئے بھیجا ہے۔ ہم نے بہت پسند کیا۔ اس کی رفتار۔ اس کی ایال اور اس کے حُسن و جمال سے اعلیٰ درجہ کا گھوڑا ہونے کی تمام خوبیاں نمایاں ہیں۔ "نیلوفر" اور "چراغ چندن" پر تم ہمیشہ سوار ہوتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم ان گھوڑوں کی سواری سے بہت خوش ہو۔ ہم دو ترکی گھوڑے۔ خوش خرام۔ اور "صبا رفتار" جو امانت خاں نے بطور پیشکش دیئے۔ اور اللہ یار خاں کے زیر اہتمام تیار ہوئے ہیں۔ اس فرزند کے (تمہارے) لئے بھیج رہے ہیں۔ لیکن کنوس داروغہ روتا ہوا کہتا ہے۔ کہ آپ اچھے گھوڑے کیوں دے رہے ہیں۔ بہر حال ہم ضرور بھیج دیں گے +

رُقعہ ۴۳

فرزند عالی جاہ! تم نے مہم گھاٹہ کے سفر کی تکالیف کی تفصیل وکیل کی تحریر اور جاسوسوں

۵۱

کے بیان سے سُنی ہوگی۔ مسلمانوں اور لشکریوں کو ناگفتہ بہ حالت اور ناقابل برداشت تکلیف سے دو چار ہونا پڑا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ اس سراپا مشقت مہم کی تکلیف ختم ہوئی۔ اور ہم خیریت و کامیابی سے واپس آ گئے۔ اگرچہ ایسے ارادے کو دُنیا کے گناہوں کی کثرت سے تعبیر کرتے ہیں لیکن خلق خدا کو نفع اور نقصان پہنچانے میں حاکم کے اعمال کو پورا پورا دخل ہے۔ اور یہ اس بے چارے ناکارے (راقم) کی کم بختی کی طرف اشارہ ہے +

قلعہ ستارہ کا نام تارہ رکھا گیا ہے۔ فتح کا شادیانہ بجاؤ۔ اور بچپن کے زمانے کی بات یعنی "بابا جی دھون دھون" کو یاد کرو۔ قلعہ برنالہ کا نام لول تار رکھا جاتا ہے۔ ہماری جنگ کی تفصیل اپنی نوٹڑیوں سے معلوم کر لو +

رُقعہ ۴۴

فرزند عالی جاہ! تم نے احمد آباد گجرات میں

۵۲

میر عرب درویش کو دیکھا ہے۔ وہاں دوبارہ جاؤ۔ اور انہیں اس شرمندۂ عاقبت اور طالب دُنیا (راقم) کا سلام پہنچاؤ۔ دل و جان سے انجام کار کی اچھائی اور ایمان کی سلامتی کے لئے ان سے دُعا چاہو۔ اور کہو کہ موت کا وقت قریب ہے۔ اور میں نیک عمل سے دُور ہوں۔ اس غافل (راقم) کی عُمر بے سُود گزر گئی۔ اور جس قدر باقی ہے۔ وہ بھی لاحاصل گزر رہی ہے۔ زندگی کا قدم آگے پڑتا ہے۔ اور نجات کی فکر پس پُشت ہے۔ فرد۔

آنچہ ما کردیم بر خود ہیچ نابینا نہ کرد
درمیان خانہ گم کردیم صاحب خانہ را

جو کچھ ہم نے اپنے آپ سے سلوک کیا ہے۔ وہ کسی اندھے نے بھی نہیں کیا۔ ہم نے گھر کے اندر ہی گھر کے مالک کو گم کر دیا ہے۔

رُقعہ ۴۵

فرزندِ عالی جاہ! پیر مُردہ کوکہ کی بے ادبی و گستاخی کی سرگذشت اس عالی جاہ کے (تمہارے) واقعات سے مفصل معلوم ہوئی اُس کی حالت پر تو مولانائے رُوم کا یہ شعر صادق آتا ہے۔ کہ ؎

لطف حق با تو مواسا ہا کند چونکہ از حد بگذرد نا سزا کند

خدا کا حلم تیرے ساتھ غم خواری کرتا ہے۔ جب وہ حد سے گذر جاتا ہے۔ تو نا سزا کر دیتا ہے +

اُس شخص پر غصے کا اظہار کرنا۔ اور اُسے نظروں سے گرا دینا واجب ہے۔ جو بڑھی ماں کے حقوق پر ناز کرتا ہے۔ اور شیخ سعدیؒ کے اس قول کو نہیں جانتا۔ کہ ؎

منت منہ کہ خدمتِ سلطاں ہمے کنم
منت شناس ازو کہ بخدمت گزاشتت

تو یہ احسان نہ رکھ۔ کہ میں بادشاہ کی

خدمت کرتا ہوں۔ بلکہ اُس شخص کا احسان مان۔ جس نے تجھے خدمت میں رکھا +

بہر حال اللہ تعالیٰ نے تمہیں عقل کا جوہر اور خوش اخلاقی کا خلعت عطا کیا ہے۔ اگر تم ہمارے کہنے پر یہ گناہ معاف کر دو۔ تو اچھا ہے۔ (ع)

کہ بستحق کرامت گناہ گار اند
کیونکہ گناہ گار معافی کے مستحق ہیں +

رُقعہ ۴۶

فرزندِ عالی جاہ! اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) نے سعد اللہ خاں سے پُوچھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی اور عاقبت کی بہتری کے اسباب کیا ہیں؟ اُس نے عرض کی۔ کہ انصاف اور بخشش کی خوبیاں جو خدا نے حضور کی ذاتِ مبارک میں پیدا کی ہیں۔ ایک شخص نے اشارۃً خان موصوف سے کہا۔ کہ دُنیا کے میدان میں دین دار اور وفادار لوگ موجود نہیں۔

شاید آپ کی نظر سے کوئی ایسا شخص گذرا ہو اُس نے جواب دیا۔ کہ زمانہ اچھے آدمیوں سے کبھی خالی نہیں رہتا۔ عقل مند کو چاہئے۔ کہ تلاش و دریافت سے کام لے۔ اِن کے ساتھ مصروف رہ کر اپنا کام درست کرے اور غرض پرست اس کے متعلق جو کچھ کہیں۔ اس پر کان نہ دھرے +

اعلیٰ حضرت فرمایا کرتے تھے۔ کہ دین دار اور آبرو کی حفاظت کرنے والا شخص اور نیک کار کمین غنیمت ہے۔ جب کسی کو خدا تعالیٰ اعلیٰ مرتبے پر سرفراز کرے۔ اُسے چاہئے۔ کہ ان لوگوں کی تلاش کرے۔ اور جوہرِ قابل کو اپنا بنا لے۔ خواہ وہ بیگانہ ہی ہو۔ اور ایسے جاہل سے جو بے جوہر ہو۔ بیگانوں کا سا سلوک کرے۔ خواہ وہ اپنے آپ کو قریبی ہی سمجھے۔ وہ کارکن جو اپنے دوستوں کو پالے۔ اور اپنے رشتہ داروں کا لحاظ کرے ضرور نظروں سے گر جائیگا +

رُقعہ ۴۷

فرزندِ عالی جاہ! ایک روز اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) نے تنہائی میں دارا شکوہ سے ارشاد فرمایا۔ کہ " وہ شاہی امرا کے حق میں کج خلق اور بدگمان نہ ہو۔ سب پر لطف و نوازش کی نظر رکھے۔ اور اِس جماعت کے متعلق غرض پرست باتونیوں کی باتیں نہ سُنے کیونکہ یہ بات کسی وقت کام آئے گی۔

میں تم سے انتہائی شفقت کی بنا پر یہ نہ کہنے والی بات کہتا ہوں۔ کہ لوگوں کے ساتھ ناانصافی کرنے سے اپنا کام تباہ ہو جاتا ہے +

رُقعہ ۴۸

فرزندِ عالی جاہ! ایک روز اعلیٰ حضرت (شاہ جہان) رنج و الم کی حالت میں مسل خانہ میں تشریف لے گئے۔ سعد اللہ خاں اور

۵۹

علی مردان خاں نے آپ کی رنجیدہ دلی کا سبب دریافت کیا۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔ کہ "متعدد ملکی و مالی نظم و نسق پا گئے ہیں۔ اور ایسی شان و شکوہ کے دوسرے آدمی بالفعل نظر نہیں آتے۔ جو (سلطنت کے) اہم معاملات کے متحمل ہو سکیں۔ اس خیال سے کہ انتظام میں خلل واقع نہ ہو جائے۔ دل پریشان ہے" قیچ خاں نے عرض کی۔ کہ "ازلی سلطنت کے اہم امور کی رونق حضور کی ذات بابرکات سے ہے۔ سردست غلام کے (میرے) خانہ زاد نوکروں میں سے پانچ شخص ایسے تربیت یافتہ ہیں جو حکومت کے بلند منصب۔ صوبجات کی خدمات اور انتظام معاملات کے لائق ہیں۔"

صرف یہ بات سننے سے حضور کی طبیعت خوش ہوئی۔ اور حکم دیا۔ کہ شام کے وقت ان سب کو ہمارے حضور میں حاضر کرو۔ تاکہ ان کی صورت و سیرت کا ملاحظہ کیا جائے۔ کیا اچھا ہو۔ اگر کام خاطر خواہ چلتا رہے۔ چنانچہ حضور پُر نور بر وقت تشریف لائے

۶۰

پانچوں اشخاص نے اعلیٰ حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کے بعد اپنی اپنی قابلیت کا اظہار کیا۔ ان میں سے ہر ایک نے بادشاہ کی قدر دانی و عنایات سے موزوں منصب حاصل کئے۔ اور فرزاں برداروں نے خصوصیت کی عزت پائی۔ اعلیٰ حضرت نے خان مذکور کو بھی عنایات خاص سے سرفراز کیا۔ اور یک ہزاری ذات اور دو صد سوار کے منصب کا اضافہ کرکے فرمایا۔ (ع)

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

خدا تجھے خوش رکھے۔ کہ تو نے ہمیں خوش کیا

خان مذکور نے اپنی عرض کی قبولیت اور بادشاہ کی عنایات کے شکریہ میں ایک ہزار مہریں مستحق لوگوں میں تقسیم کیں +

رقعہ ۴۹

فرزندِ عالی جاہ! تمہارے بخشی کے پیشکار کے مقدم کامیاب خاں نے کہا ہے۔ کہ شیعر

۶۱

ہر کہ تیغ ستم کشد بسوں نکشی ہم بداں بریزدخوں

جو کوئی ظلم کی تلوار کھینچتا ہے۔ اس پر آسمان بھی خون برساتا ہے +

کو انتظام کے متعلق آپ کی رائے مناسب ہے۔ لیکن اگر آپ ناجائز جلد بازی کو جائز نہ رکھتے۔ تو اچھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اگرچہ خون کا خون لینا عدالت کا قانون ہے۔ لیکن دل دکھانا حضرت باری تعالیٰ کی ناراضامندی کا باعث ہے۔ اسی لئے داناؤں نے کہا ہے۔ کہ (ع)

در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست

معاف کر دینے میں وہ لذت ہے۔ جو بدلہ لینے میں نہیں +

رقعہ ۵۰

فرزندِ عالی جاہ سعادت توام محمد اعظم اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت اور اپنی حفاظت میں رکھے تم نے ہمارے سواری کے گھوڑے دیکھے ہیں۔ جہانگیر بادشاہ اصطبل کے داروغہ کو

۶۲

سخت تنبیہ کیا کرتے تھے۔ اس بے جوہر کے لئے صف شکن خان کا خطاب بہت بیجا ہے۔ (ع)

بر کس نہند نام زنگی کافور

زنگی کا نام اکثر کافور رکھتے ہیں +

اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کا قول ہے۔ کہ بے وقوف آدمی کام کو بگاڑنے والا ہوتا ہے کیا کرنا چاہیئے۔ کہ تکلیفوں۔ مشقتوں۔ سفر اور مہم کی تیاری کے باعث ضرورت کے وقت کوئی با موقع تجویز نہیں سوچ سکتے۔ تم اپنے آدمیوں میں سے کسی کو تجویز کرکے اطلاع دو۔ فرد با ہیں مردماں برآید ساخت چہ تواں کرد مرداں ہیں اند انہیں آدمیوں کے ساتھ بگڑا کرتا چاہیئے۔ اور کیا کر سکتے ہیں۔ آدمی یہی ہیں +

رقعہ ۵۱

فرزندِ عالی جاہ! لولی کے پرگنہ کا واقعہ نگار اپنے بھائی کو لکھتا ہے۔ کہ ہر سال راجاداری

۶۴

کا پندرہ سولہ ہزار روپیہ آتا ہے۔ اور امین و فوجدار ہزار دو ہزار سے زیادہ جمع نہیں کراتے۔ اصل میں یہ ساہوکاری نہیں۔ بلکہ راہ زنی ہے۔ عوام کا مال کھانا محض حرام ہے۔ اگر سو میں سے پانچ یا چالیس میں سے ایک لے لیتے۔ تو مضائقہ نہیں تھا۔ لیکن پوچھ اس طرح امین کی خیانت ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے میں تحقیقات کے لئے یہ حکم ناظم صوبہ اور دیوان کے نام صادر کرتا ہوں۔ ثابت ہونے کے بعد سمجھ لیا جائیگا۔ جو کچھ زراعت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا نصف جاگیردار کے لئے زیبا ہے۔ اور اس مال کے سوا بادشاہ کا حصہ ہے اور اس میں امین و فوجدار کا کوئی حق نہیں ✦

اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کے زمانے میں ایک شخص سواری خاص کے گزرنے کے وقت بلند آواز سے بول اٹھا۔ کہ یہ مبارک زمانہ تمام خوبیوں کا جامع ہے۔ بادشاہ منصف۔ وزیر اعلم کفایت شعار۔ قاضی دین دار۔ اور

۶۵

کہا۔ خدا سعید خان کو خوش رکھے۔ جو ایسے آدمی کو بطور نذر پیش کرتا اور اس کی نیک چلنی بیان کرتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا۔ کہ "ذکر کرانا تمہارا کام اور اچھے آدمیوں کو کام دینا ہمارا کام اور ہمارے کاموں کی رونق ہے۔ ابر کار ہم پر یہ احسان کریں۔ کہ ہمیں اچھا کہنے والے اور خوب تقریر کرنے والے منشی دیں ویران جگہوں کو آباد کرنے والے حاکم اور اپنے ساتھ ایک جماعت رکھنے والے سپاہی کی بہت ضرورت ہے۔ جہاں سے بھی مل سکیں۔ بہم پہنچائیں۔ اور ملاحظہ کے لئے پیش کریں" ✦

امیر الوزرا نے کہا۔ کہ "ہمارے زمانے میں ہر طرح کا آدمی جو نیک کام کرتا ہے۔ آخرکار موزوں منصب پر سرفراز ہوتا۔ اور نہایت ہی قیمتی خلعت پاتا ہے" اور حکم ہوا۔ کہ دیوان اعلیٰ اس کی قابلیت کا امتحان کرکے کوئی موزوں خدمت تجویز کریں

۶۴

خلق خدا خوش حال ہے۔ خدا کی جناب میں ان حسنات کا شکریہ حضور کی ذات اقدس پر فرض ہے۔ اعلیٰ حضرت نے یہ باتیں سننے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سواری ٹھہرائی خاص بندوں کو ڈھونڈ سے طلب کرکے فاتحہ کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اور اُسے اپنی عنایت سے نوازا ✦

اس وقت سعد اللہ خاں نے بادشاہ کے کانوں تک یہ بات پہنچائی۔ کہ نیکیاں خواہش کے مطابق اور خواہش جوہر پاک کے مطابق بہم پہنچتی ہے ✦

رقعہ ۵۲

فرزند عالی جاہ! سعید خاں بہادر ظفر جنگ نے ایک شخص کو اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کی خدمت میں پیش کیا۔ اور حسن توفیق سے اس کے متعلق اچھے کلمات بیان کئے۔ سعد اللہ خاں نے حق سے نہ گزرتے ہوئے

۶۶

سعید خاں بہادر نے قدردان بادشاہ کے اس تمام حسن توفیق کے عوض دس ہزار روپیہ فقیروں۔ نیک آدمیوں اور غریبوں میں تقسیم کیا ✦

رقعہ ۵۳

فرزند عالی جاہ! ایک روز بہادر نامہربان کے دیوان پہاڑا مل نے اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کی خدمت میں ایک فرد پیش کی۔ کہ سال بھر کے جمع و خرچ کے فرق کے سلسلے میں دس لاکھ روپیہ سرکار والا سے وصول طلب ہے۔ حضور اس کے متعلق حکم صادر فرمائیں۔ اعلیٰ حضرت نے فرد سعد اللہ خاں کے حوالے کی۔ کہ وہ سررشتہ اور دفتر دیوانی کے رُو سے تحقیق کرکے پیش کریں۔ خان مذکور نے فوراً التماس کی۔ کہ اس قسم کی رقمیں خزانے سے نہیں دی جاتیں۔ یہ روپیہ دوسرے وقت لقدی کے

۶۸

حساب و کتاب میں شمار کر لیا جائیگا +
دارا شکوہ نے دربار برخاست ہونے کے بعد دیوان اعلیٰ کو سخت و سست باتیں کہیں۔ مگر جب غسل خانہ کے داروغہ کی بھیجی ہوئی فرد سے یہ باتیں بادشاہ کو معلوم ہوئیں۔ تو حضور نے اسی وقت برادر مہربان کو ایک چٹھی لکھی۔ اور اس میں یہ فرد بھی تحریر کی۔

فرد

با صاف دلی مجاورد با خویش دشمنیست
ہر کس کشد بہ آئینہ خنجر بخود کشد

صاف دلوں کے ساتھ لڑائی کرنا اپنے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔ جو شخص آئینے پر تلوار کھینچتا ہے۔ وہ اپنے آپ پر تلوار کھینچتا ہے +

سچ اور جھوٹ کی تحقیق کرنا بادشاہوں کا خاصہ ہے۔ پہاڑا دل تمہارا فائدہ چاہتا ہے اور سعد اللہ خاں ہمارے مال کی حفاظت کا خواہاں ہے۔ جب یہ فرد تمہارے دفتر سے دستیاب ہوئی تھی۔ تو اس امر کی تحقیق مناسب تھی۔ کہ اس کی تنخواہ سعد اللہ خاں

۶۹

سے حاصل ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بادشاہی ملازموں خصوصاً سعد اللہ خان کو رنجیدہ کرنا بہت بُرا۔ اور ان لوگوں کا دل ہاتھ میں لانا اچھا ہے۔ اِس صاحب شعور (دارا شکوہ) کی مصلحتیں اہل معاملہ کی نیک نامی۔ اور مال کی زیادتی کا ذریعہ ہیں +

شام کے وقت اعلیٰ حضرت نے ایک ہی رنگ کے چند محمودی تھان۔ جن پر طلائی کام کیا ہوا تھا۔ اور تین ہزار دینار نقد سعد اللہ خاں کو عنایت فرمائے +

رقعہ ۵۴

فرزند عالی جاہ! یہ نقل ایک معتبر شخص کی زبانی ہمارے کان میں پہنچی تھی۔ جسے ہمنے قلم بند کیا ہے۔ تاکہ اس فرزند کے (تمہارے) کان میں بھی پہنچ جائے +

ایک روز اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) نے علی مردان خاں اور سعد اللہ خاں کو خلوت

۶۹

خاص میں طلب کرنے کی عزت بخش کر زبان گوہر فشاں سے فرمایا۔ کہ ملک اور مال کا بندوبست عقل و انصاف پر موقوف ہے۔ نعوذ باللہ (ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں) اگر کوئی بے جوہر بادشاہ سلطنت کے مرتبے پر سرفراز ہو جائے۔ اور نا اہل وزرا اور اُمرا کو ملازم رکھ لے۔ تو شہروں کے بندوبست میں کلیتہً خلل واقع ہو جائے رعایا پریشان و بے سامان ہو جائے۔ ملک کی پیداوار نیست و نابود ہو جائے۔ اور ہر طرف ویرانی ہی ویرانی نظر آئے۔ تم عقلمند فقیروں اور نیک لوگوں کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن سے درخواست کرو۔ کہ وہ پانچوں نمازوں کے بعد دُعا کیا کریں۔ کہ سلطنت کی رونق کم نہ ہو۔ کوئی شخص بُرا کلمہ زبان پر نہ لائے۔ اور ہمارے بعد جو بیٹا بادشاہ ہو۔ اسے خدا نیک توفیق عطا کرے +

بعض اوقات دل میں خیال آتا ہے۔ کہ اگرچہ سب سے بڑے بیٹے کے پاس

۷۰

شان و شوکت کا اسباب اور کر و فر اور مرعب و ہیبت کا سب سامان موجود ہے لیکن وہ نیکوں کا دشمن اور بدوں کا دوست واقع ہوا ہے۔ (ع)

با بداں نیک و بد بہ نیکان است

بدوں کے ساتھ نیک اور نیکوں کے ساتھ بد ہے +

شجاع میں بے طمع ہونے کے سوا اور کوئی خوبی نہیں۔ مراد بخش ایسا ہے۔ جس کی حالت کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔ اسے ہمیشہ شراب نوشی سے سروکار ہے۔ اور وہ ہر وقت نشے میں چور رہتا ہے۔ مگر فلاں یعنی یہ عاجز خانی (اورنگ زیب) صاحب اوہ و دور اندیش نظر آتا ہے۔ غالباً یہ سلطنت کا بھاری بوجھ برداشت کر سکتا ہے +

سعد اللہ خاں نے مولانا رُومؒ کا یہ مصرعہ پڑھا (ع)

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

مبارک ہے وہ شخص جو انجام پر نظر رکھتا

۷۱

ہے۔
اعلیٰ حضرت نے فرمایا (ع)،
تا دوست کرا خواہد و میلش بہ کہ باشد
دیکھیں دوست کس کو چاہتا ہے اور اس کی رغبت کس طرف ہے +

رُقعہ ۵۵

میرے فرزند دلبند! کہتے ہیں۔ کہ علی مردان خان۔ ابو سعید میرزا اور قبیح خاں چوکی کے دن پہلے قہوہ سے سپاہیوں کی تواضع کرتے تھے۔ حاضری کے وقت حاضری اور چاشت کے وقت چاشت کھلاتے تھے رخصت کے وقت خوشبو اور پان دیتے تھے اور ان لوگوں کے گھروں میں قسم قسم کے کھانے بھیجتے اور کہتے تھے۔ کہ ان کی عورتیں اور لڑکے ان کی تنہا خوری و کم ہمتی پر طعن اور افسوس نہ کریں۔ گزشتہ زمانے میں ایک شخص نے ایک

۷۲

بزرگ کے پاس زمانے کی شکایت کرنی شروع کی۔ بزرگ نے فرمایا۔ کہ ابھی تو اللہ تعالیٰ کا بے حد شکریہ کرنے کا موقع ہے۔ کہ انسان کو نہ روٹی کا خوف۔ نہ مال و جان کا غم اور نہ دین و ایمان کی شستی کا اندیشہ ہے۔ آئندہ زمانے میں دنیا والوں کی نیتیں بدل جائیں گی۔ اور قسم قسم کا ظلم و ستم ظہور میں آئیگا۔ انصاف اور احسان کا نام و نشان تک باقی نہ رہے گا۔ شہروں کے محافظ اور ناظم کھلم کھلا لوٹ مار کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ زمانے کا خلیفہ یاد خواہوں سے چشم پوشی کرے گا۔ امیر لوگ ایک دوسرے کی مصلحت سے ظالموں کو مدد دینے میں کوشش کریں گے۔ سچ زائل اور باطل ہو جائیگا۔ عورتیں دلیری سے پیش آئیں گی۔ لڑکیاں وزارت کے عہدے پر سرفراز ہوں گی۔ عالی مرتبہ لوگ نہایت بے دلی اور بے قدری سے جان بوجھ کر کاموں کی درستی سے غافل ہو

۷۳

جائیں گے۔ کاروبار کے اہل آدمی باوجود گوشہ نشینی کے بے خوف نہیں ہونگے۔ اور بے وقوف اور ناتجربہ کار آدمی حکومت کرینگے بیٹے باپوں کو رنجیدہ کریں گے۔ اور باپوں کے دلوں سے محبت اٹھ جائے گی۔ نیک عورتیں بُرے شوہروں کی بدکاری و بے توجہی سے نالاں ہوں گی۔ بارش وقت پر نہیں ہوگی۔ ظالم غلوں کو کنجوسی کی غرض سے زیادہ مہنگا کیوائیں گے۔ خلق خاکوں کے ظلم سے ویران ہو جائیں گے۔ خانوں۔ اور بادشاہوں کے گھروں میں زناکار عورتیں رہنے لگیں گی۔ اور مرد عورتوں کا لباس پہننے کی خواہش کریں گے +

رُقعہ ۵۶

فرزند عالی جاہ! تمہارے فاضل خاں میرادی کا انتقال ہو گیا۔ دل میں ایک درد اٹھا وہ بڑھا راز دار محنتی اور نیک تھا۔ تحویلوں

۷۴

کے حلے کا حساب ہر وقت درست رکھتا تھا اور اس بے سروسامان (راقم) کے گھر کو اپنی میر سامانی سے روشن کرتا تھا۔ وزیر خاں حاجی محمد کی نیک سیرتی پر بھی شبہ نہیں کرنا چاہئے۔ سید محمد خان اور میر نیاز بھی اگرچہ بُرے نہیں ہیں۔ لیکن طبیعت کے سخت ہیں +
چونکہ تمہارے ملازم اکثر ہمارے ملازم ہوتے ہیں۔ اس لئے اب ہم چاہتے ہیں۔ کہ فاضل خاں کو تم سے لے لیں۔ تم اس کام کے لئے میر محمد محسن کو رکھ لو۔ یہاں آدمیوں کا قحط ہے۔ اس کے آنے تک عنایت اللہ خاں کام انجام دیگا۔ اگرچہ اس کے دشمنے بہت سے کام ہیں۔ حافظہ مریم کا حق زیادہ ہے۔ اس کا بیٹا بھی شخصیت سے بیگانہ نہیں (معقول آدمی نہیں اگرچہ اپنوں کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہے +
میں دوبارہ اشارہ اور تفصیل سے نصیحتیں کرتا ہوں۔ کہ رگھناتھ سعد اللہ خانی مالی مدات اپنے بھائیوں کے سپرد نہیں کرتا تھا۔ اور

۵۵

کیا کرتا تھا۔ کہ یہی اہل کار شہروں کو تباہ کرتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ بُرے دوست کو ہدایت دے۔ یا اُس کی گردن توڑ دے +

رقعہ ۵۷

فرزندِ عالی جاہ! خوش ذائقہ آم تمہارے بُوڑھے باپ (راقم) کو پسند آئے۔ نوجوان بیٹے کی نعمت اور دولت زیادہ ہو (ع)

ہرچہ از دوست مے رسد نیکوست

جو کچھ دوست سے مل جائے۔ اچھا ہے +

رقعہ ۵۸

فرزند عالی جاہ! اے باپ کی جان اور اُس کی زندگی کی غرض و غایت!

گجرات کا صُوبہ۔ بنگالہ۔ دکن اور کابل کی طرح نہیں۔ کہ دُوری اور سرحد مملکت کی بنا پر۔ ناظموں کی تجویز خواہ مخواہ منظور ہو جائے۔

۵۶

آئندہ ہمارے طریقے پر عمل کریں۔ اُس وقت تک کہ وہ بھی قریب ہے۔ وعدہ و وعیدے کا کام جاری رکھنا چاہئے۔ پرگنۂ دوحد کا ذمہ دار جو بوڑھا ہے۔ بدنی بیماریوں کے باعث تمہاری خدمت میں حاضر نہ ہو سکا +

رقعہ ۵۹

فرزندِ عالی جاہ! ایک فقیر ایک حدیث بلکہ کر لایا۔ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا۔ کہ سب عملوں سے بہتر کونسا عمل ہے۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ "بادشاہوں کی خدمت جز حاجت مندوں کو نفع و خوشی پہنچاتی ہے۔" میں چاہتا ہوں کہ بادشاہوں کی خدمت میں رہوں۔ اور مسلمانوں کی حاجت پوری کرتا رہوں۔ ہم نے کہا رہو۔ کوئی نقصان نہیں +

۵۷

رقعہ ۶۰

فرزندِ عالی جاہ! جو تحفے امیر لوگ۔ حاکم کے پاس لاتے ہیں۔ انہیں واپس کرنا بیت المال کا نقصان کرنا ہے۔ اگرچہ اس دفعہ ہم نے ایک مصلحت کی بنا پر معاف کر دیا۔ لیکن آئندہ ایسا عمل میں نہیں آنا چاہئے +

رُقعہ ۶۱

فرزندِ عالی جاہ! ترکی گھوڑا جو تم نے اس دفعہ بھیجا ہے۔ صورت اور سیرت کے اعتبار سے اچھا ہے۔ یہ تو پہلے گھوڑے سے بھی اچھا نکلا۔ ہم نے اس کا نام "سبک سیر" رکھا ہے۔ اور یہ اسم بامسمّٰی ہے +

۵۸

رُقعہ ۶۲

فرزندِ عالی جاہ! ہم نے اس فرزند کی (تمہاری) تجویز سے موسوی خان کو بخشی اوّل کر دیا ہے۔ اگر آدمی ایک کام سے بھی اچھی طرح عہدہ برآ ہو۔ تو قلیت ہے۔ اُس کی صورت بُری نہیں۔ اور سیرت کا مجھے علم نہیں۔ (ع)

کہ مخبثِ نفس نگردد بہ سالہا معلوم

کیونکہ دل کا کھوٹ برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتا +

قاعدہ یہ ہے۔ کہ جس کسی کو کوئی ملازمت دیں۔ پوشیدہ طور پر اس کے حالات کی تحقیق کرنی چاہئے۔ کیونکہ اہلِ دُنیا شروع میں عمدہ خدمات انجام دے کر حاکموں کو فریفتہ کر لیتے ہیں۔ اور پھر نفسانی خواہشوں سے کام لیتے ہیں۔ اِس جگہ افتخار خاں اور محمد علی خان کے بعد فاضل خاں۔ اور فضائل خان نے خانساماں کی خدمات خوب

انجام دی تھیں - اور نیکی کی علامتیں ان کی پیشانی ہی سے نظر آتی تھیں - بدنی بیماریوں کا علاج تو طبیب کر سکتے ہیں - لیکن غرض کے بیماروں کی دعا دلوں کو پلٹ دینے والا یعنی خدا ہی کر سکتا ہے +

رُقعہ ۶۳

فرزندِ عالی جاہ ! اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت رکھے +

ہم چاہتے تھے - کہ دیانت خان عبد القادر کو فرزند زادۂ بہادر کا دیوان سرکار مقرر کر دیں - لیکن وہ اس بے مستی نہ تھا - اس سے دیانت کی توقع رکھنا خلافِ امید ہے +

رُقعہ ۶۴

فرزندِ عالی جاہ ! تم فرائشوں کی تیاری اور دُرستی کا سلیقہ رکھتے ہو - گجرات

ہندوستان کی زیب و زینت ہے - اور اہلِ کسب و ہُنر و پیشہ ور سب واں رہتے ہیں - بالفعل واں کے متعلقہ درشاہی کارخانے سے جو چیز آتی ہے - وہ سخت اور مہنگی ہوتی ہے - اس بارے میں کفایت شعاری اور احتیاط لازم ہے +

رُقعہ ۶۵

فرزندِ عالی جاہ ! بارگاہ والا میں نربدا کے واقعات سے تفصیلی طور پر معلوم ہُوا - کہ اس فرزندِ ارجمند کے (تمہارے) توپ خانہ کے داروغہ امان اللہ بیگ نے شیطان صفت کم بخت بے حیا سنتا کو شکست فاش دی ہے - وہ اپنے آپ کو اور قافلے کو صحیح سلامت لے آیا - واقعی اس کی اور اس کے ہمراہیوں کی تلاش و جان فشانی قابلِ تعریف ہے - اس کے منصب میں جو اضافہ چاہو - کرو - اور ہمیں

بھی اطلاع دو +

رُقعہ ۶۶

فرزندِ عالی جاہ ! معلوم ہوتا ہے - کہ میر جلال الدین جو اس فرزند (تم) سے علیحدہ کر دیا گیا ہے - ہمارے میر بخشی ہمت خان مرحوم کا بھانجا اور شریف و خاندانی بیٹہ زادہ ہے - تم نے اُسے موقوف کیوں کر دیا ؟

رُقعہ ۶۷

فرزندِ عالی جاہ ! شمشیر خاں - کے بیٹے کیوں جدا ہُوئے ؟ ان کا استعفا بے سبب نہیں ہوگا - پُرانے ملازموں کو ذرا سی بات پر موقوف کر دینا اور نئے ملازموں سے کام کی امید رکھنا بالکل بے معنی ہے - ہماری عمر کا آفتاب غروب ہونے کو ہے - اور تمہارے

خیالات یہ ہیں - بہر حال اگر وہ حضور اقدس میں آئیں - اور بادشاہی ملازمت اختیار کریں تو ہمیں تامل نہ ہوگا +

رُقعہ ۶۸

فرزندِ عالی جاہ ! شعر

ہمنشیں تو از تو بہ باید تا تُرا عقل و دیں بیفزاید

تیرا ہمنشیں تجھ سے بہتر ہونا چاہئے - تاکہ تیری عقل اور دین میں اضافہ ہو +

مدت سے یہ بات سُننے میں آ رہی ہے کہ تمہاری جاگیر کے علاقوں میں صریح ظلم ہوتا ہے - جو بیکس مظلوم حاکم تک نہ پہنچ سکے - مگر حاکم اُسے ظلم سے نجات نہ دلائے - تو قضا کے دفتر میں وہ ظلم حاکم کے نام لکھا جاتا ہے - بخشی دوم کو اس قدر اختیار دینا اور اس کا ایسا اعتبار بڑھانا - کہ کسی شخص کو اس کے کام میں دخل دینے کی مجال نہ ہو - کیا معنی رکھتا ہے ؟ اور اگرچہ

۸۳

کام کے آدمی کا اختیار جس قدر بڑھایا جائے بجا ہے - لیکن اُسے مختار کُل بنا دینا اور اُس کے چھوٹے چھوٹے کاموں کی طرف بھی متوجہ نہ ہونا بالکل بیجا ہے - رُباعی

با بد منشیں و باش بیگانہ او
در دام آفتی اگر خُدری دانہ او
تیر از رُخ راستی کماں راکج دید
پیکر کو چگونہ جست از خانہ او

بُرے کے پاس نہ بیٹھ - اور اُس سے بیگانگی کا سلوک کر - اگر تو اُس کا دانہ کھا لیگا - تو دام میں پھنس جائیگا - تیر نے راستی کے رُخ سے کمان کو ٹیڑھا دیکھا تو - دیکھ - کہ اُس کے گھر سے کس طرح نکل گیا - فرد

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دُعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

مظلوموں کی آہ سے ڈر - کہ جب وہ دُعا مانگتے ہیں - تو قبولیت خدا تک دروازے سے اس کے استقبال کو آتی ہے رُدعا

۸۴

قبول ہو جاتی ہے)

رُقعہ ۶۹

فرزند عالی جاہ! افتخار خاں نے خانسامانی کے دنوں میں خوش مزاجی - ہمہ دانی اور استعداد و مستعدی سے یہ خوب بات کبھی کہ بے دیانتی بال کی کھال نکالنے سے مخصوص نہیں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ظاہر کرنا عین خیانت ہے - ہم بہت خوش ہوئے - ہم نے تمام معاملجوں اور ملازموں کو تاکید کر دی ہے کہ وہ ہر شخص کے حالات بغیر کمی بیشی کے بیان کیا کریں - اور اپنایت - دوستی اور بیگانگی کے درجوں کو ملحوظ نہ رکھا کریں +

رُقعہ ۷۰

فرزند عالی جاہ! جس وقت اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) نے جسونت کھتری کو راجے

۸۵

کا خطاب دے کر اپنا پراٹیورٹ سکرٹری بنا لیا - تو ارشاد فرمایا - کہ تم ہمارے اور جاگیر طلب کرنے والوں کے درمیان امین ہو کے جب نئے منصب اور نئے تنکی پانے والوں کی یادداشت پیش ہونے کا وقت آئے - تو شام کو جب ہم مسل خانہ کے صحن میں صوبوں اور عمارتوں کے نقشے ملاحظہ کرتے ہیں - ہر روز چار پانچ منصب دار ہمارے سامنے پیش کیا کرو - تاکہ ہم ہر شخص کی ذاتی قابلیت اور خاندانی شرافت کی اچھی طرح جانچ پڑتال کر کے حکم صادر کریں - اسی طرح گھوڑوں کو داغ دینے والے داروغہ کو حکم تھا - کہ جس قدر داغ کے کاغذات گھر برداروں کے پاس آئیں - ہمارے سامنے پیش کر کے گھوڑوں کو داغ دیا کرو - اور گھوڑوں کا جائزہ دیوان میں لیا کرو +

سخت تکلیف دہ غم کی دُشواریوں کے باعث ایسے کاموں میں ہماری توجہ نہ رہی - جس سے ضابطوں کی ترتیب میں

۸۶

بالکل خلل واقع ہو گیا - اعلیٰ حضرت نے دوبارہ حکم دیا - کہ وہ تمام اہلِ دیوان - بڑے بڑے عہدوں - فوجداروں - داروغوں[1] عرض مکرر کردہ بخشیوں اور منصبداروں کی جو ان گھوڑوں پر مقرر ہیں - دیانت داری کی تحقیق کر لیا کرے - کہ سب سے بہتر ہوں +

رُقعہ ۷۱

فرزند عالی جاہ! ہدایت کیش پنجابی جو شاہ بندہ نواز گیسو دراز کے پُر نور مزار پر شراب پی کر گیا تھا - اور دُعا مانگی تھی - اس کی بے اعتدالیوں اور بے ادبیوں کی تفصیلی کیفیت واقعہ نگار کی خود سے معلوم ہوئی - اس عالی جاہ کو (تمہیں) چاہیئے تھا - کہ جس وقت وہ ناالائق اس بد عالی میں داں گیا تھا - تم

[1] ایک منصب کا نام ہے - یعنی وہ عہدہ جو کسی معاملے کو دربار میں دوبارہ پیش کرے +

۸۷

اپنے آدمیوں کو مقرر کرکے حکم دیتے کہ اُسے باندھ کر لاؤ۔ اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر گزر بردار کے ہمراہ ہمارے پاس بھیج دیتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ نگار نے کسی قسم کی گزر رعایت سے کام نہیں لیا ہم یہاں سے سخت گزر بردار مقرر کرتے جو اس ملعون کو ہتھکیں باندھ کر لے آتا۔ نالائق آدمی جب با اختیار ہو جاتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں۔ ہیپ تو ایسے حالات میں اپنے کسی فرزند کی بھی رعایت منظور نہیں عنایت اللہ خاں اور نگاروں کا تو کیا ہی ذکر ہے +

فرمان ۷۲

یہ فرمان نزع کی حالت میں لکھا گیا۔ تم پر اور جو تمہارے پاس ہے۔ اس پر سلامتی ہو +

بڑھاپا آ گیا۔ اور کمزوری زیادہ ہو گئی۔

۸۸

اعضا میں قوت نہیں رہی۔ یگانہ آیا تھا اور سب سے بیگانہ ہو کر جا رہا ہوں مجھے اپنے آپ کی خبر نہیں۔ کہ کون ہوں۔ اور کس کام کے قابل ہوں۔ جو دم عبادت کے بغیر گزرا۔ اس کا افسوس باقی ہے حکومت اور رعیت پروری کوئی بھی مجھ سے نہ ہوئی۔ قیمتی عمر غفلت میں ضائع ہو گئی گھر کا مالک (خدا) تو موجود ہے۔ لیکن میں اپنی تاریک آنکھ میں اس کی روشنی نہیں دیکھتا۔ زندگی پائیدار نہیں۔ گزرے ہوئے دم کی نشانی ظاہر نہیں ہے۔ اور مستقبل کے متعلق کوئی امید نہیں۔ تم نے جدائی اختیار کی۔ اور مجھے کو تنہا چھوڑ دیا +

فرزند کام بخش اگرچہ بیجاپور کو چلا گیا ہے۔ لیکن نزدیک ہے۔ اور وہ عالی جاہ (تم) اس سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔ عزیز القدر شاہ عالم سب سے زیادہ دُور ہے۔ فرزند زادہ محمد اعظیم اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہندوستان کے نزدیک پہنچ گیا۔ فوج کے آدمی سب کے

۸۹

سب بے دست و پا۔ پریشان اور میری طرح بے قرار ہیں۔ جو اپنے خداوند سے تنہائی اختیار کرکے بے تابی کی حالت میں ہے۔ اور پارے کی طرح تڑپ رہا ہے۔ وہ لوگ نہیں سمجھتے۔ کہ ہم صاحب نعمت رکھتے ہیں۔ میں اپنے ساتھ کچھ نہیں لایا تھا۔ اور گناہوں کا بوجھ ساتھ لے جا رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ کس عذاب میں گرفتار ہونگا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم پر نظر اور اس کی رحمت کی قوی امید ہے۔ لیکن اپنے اعمال و افعال کو دیکھتے ہوئے ہر وقت ڈر لگا رہتا ہے۔ جب میں اپنے آپ سے گزر گیا۔ تو دُوسرا کہاں رہا۔ ع

ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

جو ہو سو ہو۔ ہم نے کشتی دریا میں ڈال دی +

اگرچہ پروردگار اپنے بندوں کی حفاظت کرتا ہے لیکن ظاہری حالات پر نظر رکھتے ہوئے فرزندوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ

۹۰

خلق خدا اور سلطان وقت نہ مارے جائیں فرزند زادۂ بہادر کو آخری دُعا کہہ دیں۔ ہم نے رُخصت کے وقت اُسے نہ دیکھا شوق باقی رہا۔ بیگم اگرچہ ذخیرہ خاطر ہے۔ لیکن دلوں کا مالک خدا ہے۔ عورتوں کی کوتہ اندیشی ناکامی کے سوا اور کوئی نتیجہ نہیں رکھتی۔ الوداع۔ الوداع۔ الوداع

فرمان ۷۳

تیسرے شہزادہ سلطان کام بخش کے نام جو آخر وقت صادر فرمایا +

میرے فرزند! میرے جگر بند! اگرچہ میں نے با اختیار ہونے کی حالت میں نصیحت کی کہ اللہ کی رضامندی حاصل کرو۔ اور طاقت سے زیادہ وصیتیں کیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ تھی۔ اس لئے وہ رضا کے کانوں سے کسی نے نہ سُنیں۔ اب کہ میں بیگانہ ہو کر جا رہا ہوں۔ مجھے تمہاری بے

۹۱

ماتی پر رحم آتا ہے - مگر کیا فائدہ - عذاب
اور گناہ جو کچھ میں نے کیا - اس کا ثمرہ
اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں - قدرت کا عجیب
کرشمہ ہے - کہ تنہا آیا تھا - مگر قافلہ ساتھ
لے کر جا رہا ہوں - اگرچہ بخار نے بارہ
دن تک ساتھ دیا - لیکن آخر تاب نہ لا
کر مجھے چھوڑ گیا - جدھر دیکھتا ہوں - خدا
کے سوا کوئی نظر نہیں آتا - عذاب آخرت
پر نظر رکھتے ہوئے فوج اور فوجیوں کا خیال
دل کی رنجیدگی کا باعث ہوا - مجھے اپنے
آپ کی خبر نہیں - میں نے بہت گناہ کئے
ہیں جانتا - کہ کس عذاب میں گرفتار ہونگا
بندوں کی حفاظت اگرچہ رب العالمین خود
کرے گا - لیکن بظاہر خسلطانوں اور فرزندوں
پر بھی بندوں کی حفاظت اور احتیاط ضروری
ہے - عالی جاہ بھی نزدیک ہے - تمہارے حق
میں جو کچھ ضروری تھا - وہ میں نے کہہ دیا
ہے - اس نے بھی جان و دل سے قبول کر
لیا ہے - ایسا نہ ہو - کہ مسلمان مارے جائیں

۹۲

اور وبال اس ناکارہ (راقم) کی گردن پر ہے +
میں تمہیں اور تمہارے فرزندوں کو خدا
کے سپرد کرتا ہوں - اور خود رخصت چاہتا
ہوں - میں بے قراری کی حالت میں ہوں -
بہادر شاہ جس جگہ تھا - وہیں ہے - فرزند زادۂ
عظیم الشان ہندوستان کے نزدیک آ گیا ہے -
اور فرزند زادۂ بہادر گجرات کے نواح میں
ہے - بیوۂ النسا نے زمانے کی کوئی چیز نہیں
دیکھی - اس لئے وہ رنجیدہ ہے - اور بیگم کے
حالات بیگم جانتی ہے - اوسے پوری تمہاری دلجو
بیماری میں میرے ساتھ رہی ہے - اور ساتھ
رہنے کا ارادہ رکھتی ہے - دربار کے آدمی -
اور غلام اگرچہ گندم نما جو فروش ہیں - لیکن
ان کے ساتھ نرمی و صلح سے پیش آنا اور
چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا چاہئے - والسلام +

لہ ظاہر میں نیک اور باطن میں بُرے +

۹۳

رُقعہ ۷۴

سلطان محمد سفظم شاہ عالم بہادر کے بڑے
بیٹے شہزادہ محمد فخر الدین بہادر کے نام +
فرزند زادۂ بہادر ! یہ امر ایک نمایاں خدمت
اور زیادہ تعریف کا موجب ہوا - کہ تم نے
ملک غازی پر فتح پا کر اُسے شکست دی
ہے - ہم نے تمہیں ان عمدہ خدمات کے
صلے میں بھی جگل کی فوجداری اور دو ہزار دو
اسپہ و سہ اسپہ سوار بطور عطیہ مرحمت کئے
اس کے بعد تمہیں خلعت - تلوار - گھوڑے -
ہاتھی اور جواہرات کے ساتھ فرمان پہنچے گا
چاہئے - کہ تم ملک گیری اور اس صوبے کے
قلعہ پردازوں کو جڑ سے اکھاڑنے پر جو
شہزادوں کا جوہر ہے - توجہ کرو - اور باغیوں
کو سزا دینے میں حکم کے منتظر اور نوکروں
کی طرح اضافہ کے امیدوار نہ رہو - کیونکہ
ملک تمہارا ہے - اور ہم خود چھپنے والے
سورج کی طرح ہیں +

۹۴

رُقعہ ۷۵

فرزند زادۂ بہادر ! مزاج دان بیٹے محلہ
داروں اور واقعہ نگاروں کے اضافہ کے لئے
نہیں لکھتے - وہ فرزند زادہ (راقم) کیوں ایسی
بیجا تجویز پیش کرتا ہے - بلکہ اگر تم سمجھو -
تو واقعہ نگاری کی خدمت پر کسی دوسرے
کو مقرر کرو - کہ اب واقعہ نگار واقعہ نگار
نہیں رہا - شعر

چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد
صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد

جب غرض سامنے آ گئی - تو ہنر پوشیدہ ہو
گیا - سو پردے دل سے آنکھ کی طرف چلے
گئے +

رُقعہ ۷۶

سلطان اعظم شاہ بہادر کے بڑے بیٹے
شہزادہ محمد بیدار بخت کے نام +

۹۵

میرے بہادر فرزند زادہ! مجھے باہر سے اطلاع ملی ہے۔ کہ جب وہ فرزند زادہ (تم) فتح پور میں تھا۔ تو بے حیا سرکشوں نے موضع دوہرو پر جو جہاں آرا بیگم کے باغ کا خراج پورا کرنے کے لئے ہے۔ حملہ کر دیا بیگم نے اس باب میں اس بیدار بخت کو (تمہیں) لکھا۔ اور تم نے بیگم کی خدمت میں معافی نامہ تحریر کیا۔ تم نے یہ معاملہ ہمیں کیوں نہ لکھ بھیجا۔ اور جو سوال و جواب ایک دوسرے کے درمیان ہوئے۔ وہ کیوں پوشیدہ رکھے؟

رُقعہ ۷۷

فرزند زادۂ بہادر! تم بیتی شاہ راک کے قلعے کی جو پہلے فتح ہو چکا ہے۔ نذر پیش کر چکے ہو۔ یہ وہاں دی گئی ہے۔ چونکہ فرزند عالی جاہ جنگ کی تیاری کر رہے ہیں اس لئے ان سے نذرانہ نہیں لیا گیا

۹۶

لیکن عالی جاہ کی طرف سے فراموشی کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی +

رُقعہ ۷۸

فرزند زادۂ بہادر! ظاہری بیماریوں۔ جادو کے نقصان کے رفع دفع اور قبول ہونے والی دعا کی امید رکھیں۔ تمام عالم و فاضل اس بات پر متفق ہیں۔ کہ قل ھو اللہ اور الحمد اللہ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ اور اسے پی جائیں۔ اس کا اثر بہت جلد ہوتا ہے۔ اگرچہ اپنے تمام جسم کو سونے چاندی۔ تانبے غلوں اور روغن وغیرہ اجناس کے ساتھ وزن کرنا اس تحفہ کا اور وہاں کے شمشانوں کا معمول نہیں۔ لیکن چونکہ اس عمل کا فیض بہت سے محتاجوں اور مسکینوں کو پہنچتا ہے۔ اس لئے اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) بھی سال میں دو مرتبہ اپنے جسم مبارک کو وزن کرکے اس کے برابر اجناس

۹۷

وغیرہ مستحق لوگوں میں بطور خیرات تقسیم کیا کرتے تھے۔ اگر وہ نور چشم (تم) بھی سال میں دو بار اور ہر مرتبہ نسات دفعہ جداگانہ اجناس جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اپنے جسم کے ہم وزن خیرات کیا کریں۔ تو روحانی و جسمانی مصیبتوں کو رفع کرنے کے لئے خوب و مناسب ہے۔ شعر۔

ضعف و فقر و عجز ما دانستہ درد ما را ہم دوا دانستہ

تو نے ہماری کمزوری۔ غریبی اور عاجزی کو سمجھ لیا ہے۔ اور ہمارے درد اور اسکی دوا کو بھی اللہ شافی۔ اللہ کافی۔ اللہ صانی +

رُقعہ ۷۹

فرزند زادۂ عزیز! کسی کی غائبانہ سفارش کا یہ کیا سودا ہے۔ بادشاہی منصب خدمت کرنے اور بلند جھنڈوں کے سائے میں آئے بغیر ممکن نہیں۔ فرزند عالی جاہ بھی اس طرح نہیں کرتے۔ دربار میں بھیج دیتے ہیں

۹۸

یا اپنے پاس نوکر رکھ لیتے ہیں۔ یہ فیروز جنگ اور نصرت جنگ کا طریقہ ہے۔ اس نور چشم کو (تمہیں) اس کام سے کیا غرض۔

رُباعی

دوران بقا چو باد صحرا بگزشت
تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگزشت
پنداشت ستمگر کہ جفا بر ما کرد
بر گردن او بماند و بر ما بگزشت

زندگی کا زمانہ جنگل کی ہوا کی طرح گزر گیا تلخی۔ خوشی۔ برائی اور اچھائی سب گزر گئی۔ ظالم نے تو سمجھا۔ کہ ہم پر ظلم کیا ہے مگر اس کی گردن پر رہ گیا اور ہم پر گزر گیا +

آئندہ ایسا عمل میں نہ آئے +

رُقعہ ۸۰

میرے بہادر فرزند زادہ! اس زمانے میں کہ نیک مردوں اور عزتوں کا قحط ہے۔ کام دل کے مشورے سے کرنے چاہئیں۔

۹۹

نہ کر بہ راہ لوگوں کے کہنے سننے سے۔ہم
اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔
کیونکہ ایسا کرنا بدگوئی اور گناہ ہے۔(ع)
دیوار گوش دارد فہمیدہ لب بجنباں
دیوار کان رکھتی ہے۔ سمجھ کر لب ہلا +

رقعہ ۸۱

میرے بہادر فرزند زادہ! میاں خانِ عالم ظاہری اور باطنی دونوں قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ اور نصرت جنگ مخالف ہے۔ رائے دیپ کے ذریعے سے دونوں میں صلح کرا دینی چاہئے۔ اور نصرت جنگ کی دلجوئی میں کوشش کرو۔ مالوہ کی نیابت اپنے دیوان کے سپرد کرو۔ ہم نے میر سامانی کے لئے خدا خان کو بھیج دیا ہے +

۱۰۰

رقعہ ۸۲

میرے عزیز فرزند زادہ! خدا تمہیں دین و دُنیا سے مستفید اور فتح مند کرے!
تم نے ترکنہ بوکند کا قلعہ گمراہ و بدبخت دشمنوں سے لے لیا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ اس نورِ چشم کے (تمہارے) کام ہر روز بہت قابلِ تعریف ثابت ہو رہے ہیں۔ تمہارا شمشیر خان بھی ہوشیار و دور اندیش ہے۔ اچھا کام اچھے آدمی ہی سے انجام پاتا ہے۔ ہم نے ترکنہ کا نام شمشیر گڑھ رکھ دیا ہے۔ ایک کو لینا اور دوسرے کا دبوٹی کرنا عالمگیری بیت المال کا خاصہ ہے شعر

کاسۂ چشم حریصاں پُر نہ شد
تا صدف قانع نہ شد پُر دُر نہ شد

لالچی آدمیوں کی آنکھ کا پیالہ کبھی نہیں بھرا جب تک سیپ نے قناعت اختیار نہ کی۔ موتیوں سے نہ بھری گئی +

۱۰۱

رقعہ ۸۳

فرزند زادۂ بہادر! فوجیوں کی دل جوئی فتح مندی کا مجزوِ اعظم ہے۔ وہ نیک ذات عالی نسل (تم) ہماری ہدایت سے بہرتیہ حکم کے مطابق اس مہم کے انجام دینے میں پوری پوری کوشش کریں۔ کیونکہ ہندوستان کی سلطنت میں یہ روئی کا ٹکڑا حضرت صاحب قران عرش آشیاں (تیمور) کا مبارک عطیہ ہے۔ بے مثال بزرگی دینے والے (خدا) کی برکت و فضیلت سے اس میں جدت یا اضافہ ہوگا سلطنت کے حالات لکھنے والے خوش تحریر مؤرخ اس کی تفصیلات سپرد قلم کریں گے۔ جو ہمیشہ کے لئے صفحۂ عالم پر یادگار رہیں گی

شعر

اگر بہ سیرِ چمن بے روی قدم بردار
کہ ہمچو رنگِ حنائے رود بہار از دست

اگر تو باغ کی سیر کو جاتا ہے۔ تو قدم اٹھا

۱۰۲

کیونکہ بہار مہندی کے رنگ کی طرح ہاتھ سے چلی جائے گی +

رقعہ ۸۴

خان فیروز جنگ نے اپنے ہمراہیوں کا جائزہ لیا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ وہ اس کی تنخواہ اور منصب کے لحاظ سے زیادہ ہیں۔ ہم نے توپ۔ رہکلہ۔ ان۔ رام جنگی۔ جزائر۔ کھرنال۔ شتر نال۔ گجنال۔ سوار معہ ہتھیاروں کے۔ گھوڑے اور ہاتھی معہ زرق برق جنگی لباسوں کے اور طمطراق کے دوسرے لوازم جس قدر چاہئیں۔ بلکہ نہ چاہئیں۔ معائنہ کئے۔ چنانچہ ان میں سے اکثر ہمارے پاس آئے۔ تم کہ اس سے دُگنا سامان رکھتے ہو۔ کیوں روپیہ ضائع کرتے اور بے محل صرف کرتے ہو۔ جو کچھ درکار ہو۔ اس کا تنہا کرنا ضروری اور باقی فضول ہے +

۱۰۳

رقعہ ۸۵

فرزند زادۂ بہادر! عرضداشت بعینہٖ نظر سے گزری۔ دو صورتوں کے سوا چارہ نہیں یا وہیں مالوہ اور اکبر آباد جانا چاہئے۔ اور تم دکن میں رہو۔ یا اس کے برعکس۔ ان دونوں صورتوں میں سے جو بہتر ہو۔ لکھو +

رقعہ ۸۶

فرزند زادۂ بہادر! وہ نور چشم (تم) اکثر عرضداشتوں میں میرے نام کے ساتھ با اقبال ابد اتصال (ہمیشہ رہنے والے اقبال کے ساتھ) لکھتے ہیں۔ اور یہ بات تو قرنوں کے لئے بھی ممکن نہیں۔ ابد کا تو کیا ہی ذکر ہے۔ ہمیشہ بمیامن افضال بیہمال ایزد متعال (اللہ تعالیٰ کے بے مثل فضل و کرم کی برکتوں کے ساتھ) لکھا کریں۔ کیونکہ انسان ضعیف پیدا کیا

۱۰۴

کیا ہے۔ شعر

از خدا داں خلاف دشمن و دوست
کہ دلِ ہر دو در تصرفِ اوست

دشمن اور دوست کی مخالفت خدا کی طرف سے سمجھو۔ کیونکہ دونوں کا دل اسی کے قبضے میں ہے +

رقعہ ۸۷

محمد معظم شاہ عالم بہادر کے بیٹے عظیم الدین کے نام +

ہمیشہ سے چلے آنے والے قران کریم کے حافظ فرزند زادہ! بعض نکتی کام بھی درپیش ہیں۔ اور اس نور چشم کو (تمہیں) دیکھنے کا شوق بھی حد سے زیادہ ہے۔ چاہئے۔ کہ حکم پہنچنے کے ساتھ ہی سرکار والا کے کاموں اور ہمارے شوق پر نظر رکھتے ہوئے اس جگہ کی قائم مقامی مرشد قلی خان کے سپرد کرکے خود شاہی خزانے اور فیل خانے کے ساتھ

۱۰۵

ہمارے حضور میں روانہ ہو جاؤ۔ بلکہ اگر حکم پہنچنے سے پہلے ہی کوچ کرو۔ تو اطاعت کے زیادہ قریب ہے +

رقعہ ۸۸

فرزند زادۂ عظیم! خدائے کریم سے مجھ غافل کی مانند مخلوق سے غافل رہنا جو خالق کی امانت ہے؛ اچھا نہیں۔ خاص کر بادشاہوں کے بیٹوں کو تو ایسا کرنا بہت برا ہے۔ ہمیشہ الموت حق والبعث حق والصراط حق والجزاء بالخیر والشر حق (مرنا اور اس کے بعد جینا حق ہے۔ صراط اور پوشیدہ کاموں کا بدلہ حق ہے) کے سچے مسئلوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اور ہر گھڑی اپنے آپ کو دنیا کی طرف سے مرے ہوؤں میں شمار کرنا چاہئے۔ تاکہ انتظار کی خاک سے مقصد کا پودا اگے۔ اور آرزوؤں کے پھول مغلوں کی آہ کی صرصر سے ٹوٹ کر گر نہ جائیں۔ یہ خاص سودا تم نے کہاں

۱۰۶

سے سیکھا۔ نہ یہ سودا تمہارے دادا کو ہے نہ باپ کو۔ بہتر یہ ہے۔ کہ یہ سودا دماغ سے نکال دو۔ ہم خود نہیں دوسروں سے بہتر جانتے اور اچھا سمجھتے تھے۔ (ع)

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

جو کچھ ہم سمجھتے تھے۔ وہ غلط نکلا +

رقعہ ۸۹

فرزند زادۂ عظیم القدر! تم نے شاہ عالی جاہ کی جاگیر سے پرگنہ شکر پور کی تنخواہ کے بارے میں جو کچھ عرض کیا ہے۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس قسم کی خیر خواہی کس طرح تمہارے دل میں آئی۔ اگر شاہ عالی جاہ نے اس فرزند زادہ (تم) سے اس مطلب کی درخواست کی ہے۔ تو مضائقہ نہیں۔ ورنہ ان خام خیالیوں کو اپنے سر سے نکال دو۔ کیونکہ اس قسم کے کام اخلاص اور دوستی میں اضافہ نہیں کرتے۔ بلکہ غرور و تکبر کے اظہار کو زیب

۱۰۸

دیتے ہیں +

رُقعہ ۹۰

فرزند زادہ عظیم! اگرچہ سری بردو کی جاگیر میں تاڑی کی پیداوار سے روپیہ جمع کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس بات کے سننے سمجھ میں نہیں آتے۔ کہ کس حکمت خور حکمتی نے فتویٰ دیا۔ اس قسم کے گھر کو برباد کر دینے والے خیر خواہوں کو اپنا جانی اور مالی دشمن اور دُنیا اور آخرت کا بدخواہ سمجھیں۔ اور حق سبحانہٗ تعالیٰ کی نعمت کا شکر بجا لائیں۔ کہ اُس نے تین زرخیز اور دولت پیدا کرنے والے صوبے اور ہر چیز سستی اور زیادہ عطا کی ہے۔ اور رعیت کی پرورش کو دینا اور آخرت کی دولت کا سرمایہ جانیں +

۱۰۹

رُقعہ ۹۱

اکبر آباد کے صوبہ دار امیر الامرا شائستہ خاں کے نام +

ہمارے نیک اطوار وفادار دوست! اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہو۔

شوق سے سُنو۔ کہ خط لکھنے کے دن یعنی منگل ۲۰ ربیع الاوّل کو شکست نصیب شجاع نے اس فتح مند لشکر کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کے اس نہایت عاجز بندے (راقم) کی فتح سے بھری ہوئی کمان میں تھا۔ مقابلہ کیا۔ اور اپنے اس بُرے فعل کی سزا پا کر اپنی تباہی دیکھ لی۔ شعر۔

از دست و زبانیکہ برآید کز عہدۂ شکرش بر آید

کس کے ہاتھ اور زبان میں یہ طاقت ہے۔ کہ اس (خدا) کے شکریہ کو کما حقہ ادا کر سکے +

اس شان دار فتح کی تفصیل بعد میں لکھی جائیگی۔ نامور جسونت سنگھ کل کی لڑائی سے پہلے جب ہم نے دشمن کے نزدیک پہنچ

۱۱۰

کر ڈیرے ڈال دیئے تھے۔ بھاگ کر اکبر آباد کی طرف چلا گیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے وطن کو جائے گا۔ خسر الدنیا و الآخرۃ ذٰلک ھو الخسران المبین۔ اُس نے دُنیا اور آخرت میں نقصان اُٹھایا۔ اور یہ کھلا ہُوا خسارہ ہے۔ عضدُ الخلافت کو (تمہیں) چاہئے کہ اس فرمان والا کے مضمون کی اطلاع پاتے ہی مسرت اور خوشی کا اظہار کریں۔ حقیقی نعمت دینے والے (خدا) کا شکر بجا لائیں۔ اور اس (جسونت سنگھ) کے صوبے پر قبضہ جمانے میں پختی طرح مشغول ہو جائیں۔ ہم نے بالفعل جان کے برابر عزیز بیٹے محمد سلطان بہادر کو اس ناحق شناس کے تعاقب کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور ہم عنقریب اکبر آباد پہنچ جائیں گے +

رُقعہ ۹۲

عمدۃ الملک مدار المہام اسد خاں کے نام

۱۱۰

اُس فدوی کی (تمہاری) خواہش کے مطابق دوسری بخشی گری کی نسبت پر صدر الدین محمد خاں صفوی مقرر کیا گیا ہے۔ اب آپ بھلا اور اس عطیہ کی اطلاع بھیجنا چاہئے۔ اس مزاج دان کو (تمہیں) چاہئے۔ کہ اُس کے آنے تک دفتر کی خبر بھی رکھیں۔ تاکہ مجرر اپنی بدعملی سے اپنے عیب چھپانے کا موقعہ نہ پائیں۔ رُباعی

ہر کس بہ ضمیر خود عفا خواہد داد
آئینۂ خویش را جلا خواہد داد
ہر جا کہ شکستہ بود دستش گیر
بشنو کہ ہمیں کاسہ صدا خواہد داد

جو شخص اپنے ضمیر کو صاف رکھیگا۔ وہ اپنے آئینے کو روشن کریگا۔ جس جگہ کوئی شکستہ حال ہو۔ اُس کا ہاتھ پکڑ۔ سُن لے۔ کہ یہی پیارا آواز دیگا +

اُس فدوی (راقم) خان جہان بہادر کو لکھیں کہ گھوڑے وغیرہ کے سوداگر داد رسی چاہتے ہیں۔ اور یہ خبر صحیح ہے۔ الظلم ظلمات یوم

۱۱۱

القیامۃ - ظلم قیامت کے دن اندھیرے کا باعث ہوگا - اس نے استغاثہ کیوں منظور نہیں کیا - اور مؤت کی یاد جو اُس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے کیوں چھوڑ دی - وہ اللہ کے غضب اور بادشاہوں کے شکنجے سے ڈرے اور اُن کو راضی کرے شعر

علم حق با تو مواسا ناکند چونکہ از حد بگزرد رسوا کند

اللہ تعالیٰ کا علم تیرے ساتھ نرمی کرتا ہے - جب وہ حد سے گزر جاتا ہے - تو رسوا کرتا ہے +

تم اپنے گھر میں دیوان لگا کر بیٹھتے ہو، رع

چند گوئی خانہ و ایں خوان من

تو کب تک کہیگا - کہ یہ میرا گھر اور میرا دسترخوان ہے -

آں فدوی (قم) نصرت جنگ کو ملا کر پوچھیں کہ زمرد کا نگینہ اُسے مرحمت کیا جاتا ہے - لیکن سارا عتاب اُس پر نہیں آتا - اگر کہے تو ہم اس پر فقط نصرت جنگ کھدوا

۱۱۲

کر عنایت کر دیں - فرد

دانی کہ برنگین سلیماں چہ نقش بود
خطے بہ زر نوشتہ کہ ایں نیز بگزرد

کیا تو جانتا ہے کہ سلیمان کی انگشتری کے نگینے پر کیا لکھا ہوا تھا - سنہری حرفوں میں یہ تحریر تھا کہ یہ بھی گزر جائیگا +

جس فقیر کو آج روح اللہ خاں لایا تھا ہم نے اُسے دیکھا - وہ نہ اونچے لوگوں کے طریقے پر تھا - اور نہ بزرگوں کے اصول پر - اس شخص کو دیکھ کر میاں عبداللطیف قدس سرہ الشریف (ان کا بزرگ بھید پاک ہو) کی نصیحت یاد آ گئی - ایک روز اُنھوں نے اس گناہ گار (راقم) سے فرمایا - کہ تم فقیروں کو نہ دیکھا کرو - ہم نے کہا - کہ ہم دُنیا دار جو گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں - کسی صاحب کمال فقیر کو ایک لحظہ دیکھنے سے بھی حق کی طرف مشغول نہ ہوں تو ہمارا حال اور انجام کیا ہوگا؟ اُنھوں نے فرمایا کہ میں اس لئے منع کرتا ہوں کہ اس

۱۱۳

زمانے کے درویش پچھلے بزرگوں کے طریقے پر نہیں رہے - جب ان کو دیکھو گے تو تمہارا باطن زیادہ خراب ہو جائے گا - اور یہ بات اچھی نہیں - نعوذ باللہ منہ - ہم اللہ تعالیٰ سے اس بات کی پناہ مانگتے ہیں +

آں فدوی (قم) اُس عزیز سے کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور اُس کے بلند مرتبے کے احترام میں یہ حکم ہوا ہے کہ وہ جس جگہ چاہے رہے - اور اس کے بعد ہم کو اور اپنے آپ کو ملاقات سے تکلیف نہ دے - وظیفہ جو کچھ مقرر ہو چکا ہے - پہنچتا رہیگا +

رقعہ ۹۳

آں فدوی کو (تمہیں) معلوم ہو کہ اس گناہ گار (راقم) نے جس نے اس کام کو چھوڑ دیا تھا ناحکم شریعت کی مضبوط روایات کے مطالعہ سے گناہوں سے توبہ کر کے جب اپنے

۱۱۴

دل میں خوب سوچا - تو نفس امارہ کی کارستانی اور حیلہ سازی کے سوا کچھ نہ نکلا - لیکن خواہش کو کوئی شخص روک نہیں سکتا - فرد

نفس اژدہاست ایں کہ مُردہ است
از غم بے آلتی افسردہ است

نفس اژدہا ہے - یہ مُردہ کب ہوتا ہے - بے ہتھیار ہونے کے غم سے مرجھایا ہوا ہے +

خدا کا شکر ہے - کہ میں اس سے اور اس کے فریب سے خوش نہیں - خصوصاً نقصان سے خوش ہونا نفس کا کام ہے +

آں فدوی (قم) خلوص دل کے ساتھ پاکرامت فقیروں سے خیر و عافیت اور نفس کی قید سے رہائی کی دعا کرائیں - تم خود بھی نیک اور شریف سید ہو - اگر دل کی گہرائی سے عاجزی کے ساتھ دُعا کرو تو قبول ہو جائے - اللھم احینی مسکیناً و امتنی مسکیناً و احشرنی فی زمرۃ المساکین - اے خدا! مجھے مسکینوں کی طرح زندہ رکھ - اور مسکینوں ہی کی طرح موت دے - اور مسکینوں ہی کے

۱۱۵

گروہ میں مجھے اٹھا۔ آمین۔ آمین۔ آمین +

رُقعہ ۹۴

آں فدوی کی (تمہاری) درخواست کے مطابق جو عتیق اللہ خاں بحال ہُوا ہے اس میں بہت سی شرطیں ہیں۔ (۱) ہر سال پرگنہ کی آمدنی میں اضافہ کرے (۲) کسی شخص پر ظلم نہ کیا جائے۔ اور کوئی گاؤں ویران نہ ہو۔ (۳) اپنی فوجداری کی حدود کو چوروں سے اس طرح پاک اور پُر امن بنائے کہ مسافر آنے جانے والے سوداگر اور بیوپاری آمد و رفت جاری رکھیں۔ اگر یہ شرائط اُسے منظور ہوں۔ اور ان پر عمل کیا جا سکے تو عہد نامہ لکھ دے۔ ورنہ نہیں +

خلیفہ ثانی امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں جس کسی کو نواحی علاقوں کا سردار مقرر کرتے

۱۱۶

تھے۔ اُس سے چند چیزوں کا عہد نامہ لیتے تھے۔ (۱) دروازے پر دربان مقرر نہ کرے تاکہ لوگ بے تکلف اپنی حاجتیں اُس کے سامنے پیش کر سکیں (۲) اپنا وقت خدا اور خلق خدا کے کاموں میں گزارے (۳) سواری سے کام نہ لے (۴) یا اپنے لڑکوں کے لئے شاہی خزانے سے کوئی چیز نہ لے۔ کما کر حلال طریق سے روٹی کھائے۔ اگر کسی وقت بڑھاپے یا بیماری کے باعث خود نہ کما سکے تو مسلمانوں کے مشورے سے ایک درہم سے تین درہم تک ماہ بھر سے زیادہ جائز نہ رکھے (۵) رعیت کو عدل و انصاف میں صرف کرے۔ اور مقدموں کا فیصلہ کرنے میں قبیلہ داری اور دوستی کی رعایت روا نہ رکھے +

اور بھی بہت سی شرطیں تاریخ۔ اور سوانح عمریوں کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں ہمیں جو اُن کے پیچھے ہیں چاہئے۔ کہ اپنی طاقت کے موافق کوشش کریں۔ تم

۱۱۷

اھدنا الصراط المستقیم والسلام علی اہل الکریم۔ یا اللہ! ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ اور عزت والوں پر سلامتی ہو +

رُقعہ ۹۵

آں فدوی (تم) شاہ عالم کے وکیل معتمد خاں کو جو اُن کی (شاہ عالم کی) سرکار کا دیوان بھی ہے۔ آج مخلصت کے لئے لائیں تاکہ وہ تباہ حال اکبر کو جو بے وفا ایرانیوں کی امداد کی اُمید پر قندھار کے قریب ہرات میں مقیم ہے۔ اور وہاں کے حاکم کا اشارہ پاکر اور کسی طرف کو نہیں جاتا۔ اور اس ناخوشگوار معاملے کا انتظار کر رہا ہے۔ اُسے اس نادرست ارادے سے باز رکھے۔ ظلم زفت از دلم قول آں کاسگیر کہ گفت باکاسۂ پُر خطر ندائم کہ سنگ سپہر قضا ترا بشکند پیشتر یا مرا اس پیالے بنانے والے کی بات میرے دل سے محو نہیں ہوئی جو خوف ناک

۱۱۸

پیالے سے کہہ رہا تھا۔ کہ میں نہیں جانتا۔ کہ قضا کے آسمان کا پتھر پہلے مجھے توڑیگا یا تجھے +

اس کی تدبیر روا اس کے اور کچھ نہیں کہ مقدمہ فیصل ہونے یعنی اس فانی (دائم) کے جانے اور صلح اور ملک کی تقسیم پر راضی ہونے تک اپنے ایک بیٹے کو کافی اور بھاری فوج کے ساتھ کابل میں اور محمد معز الدین بہادر کو بہت بڑے سامان کے ساتھ ملتان میں رکھا جائے +

نصیحت کے طور پر لکھا جاتا ہے۔ کہ بہت سے صاحب ارادہ نامور آدمیوں میں سے جو قتل و غارت کی آگ بھڑکا کر سلطنت کو حسرت سے ترک کرنے۔ یعنی سے زندگی بسر کرنے اور شرم کے مارے جان دینے پر مجبور ہو گئے۔ ایک وارا شکوہ تھا۔ اگر وہ اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کی نصیحتوں پر کان دھرتا۔ تو کیوں بُرا دن دیکھتا۔ اور جی بھی اُس کی طرف تھا

لیکن غرض آدمی کو چند سانس بھی آرام سے لینے کی مہلت نہیں دیتی - اللّٰھم اصلح امۃ محمدؐ و ارحم امۃ محمدؐ صلی اللہ علیہ و آلہٖ فی الاوّل و الآخر - والسلام - یا اللہ محمدؐ کی امت کو نیک کر - اور محمدؐ (ان پر اور ان کی آل پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو) اور ان کی امت پر اوّل اور آخر رحم کر - والسلام +

رُقعہ ۹۶

امجد خاں کی بھیجی ہوئی فرد جس میں امیر الامرا کے (داسوں اور محمد ظفر جنش کے بیٹے کی بے اعتدالیاں درج ہیں - آں فدوی (رقم) کو ارسال کر دی گئی - تم محمد یار خاں کو جو میری طرح خدا سے غافل ہے - حسب حکم دار الخلافہ کے فتنہ پردازوں کو قید اور آئندہ ایسے ضروری دنیوی معاملات میں جو اصل میں دینی ہیں - غفلت کرنے کے اب میں لکھ دو - اور میں حکم بھیجتا

قبل ذنب و اتوب الیہ - میں اللہ تعالیٰ سے جو میرا پروردگار ہے - اپنے تمام گناہوں کی معافی چاہتا ہوں - اور اسی کی طرف لوٹ کر آتا ہوں - شعر -

بس کنیم و زپرکاں را ایں بس است
ہانگ زد کردیم اگر در دہ کس است م

ہم ختم کرتے ہیں - اور داناؤں کے لئے یہی کافی ہے - ہم نے آواز دے دی - اگر گاؤں میں کوئی سننے والا ہو -

زمرد کے نگینے والی انگشتری پر جو رات قلیچ خان کے لئے علیحدہ کی گئی تھی - کچھ بھی کندہ نہیں کیا گیا - اب دل میں یہ خیال آیا ہے - کہ اس کا خطاب چین قلیچ خاں ہے - جواہر خانہ کے داروغہ سے کہو - کہ مہر کھودنے والے کو طلب کرکے اس کا سارا خطاب کندہ کرائے - اور خان مذکور کو بھیج دے +

ہوں - اگرچہ اس کی ضرورت نہیں - فرد

چشمے داری و عالمے در نظر است
دیگر چہ معلم و کتابت باید

تو آنکھ رکھتا ہے - اور ایک دنیا تیری نظر میں ہے - پس تجھے کس استاد اور کس کتاب کی حاجت ہے +

تمہاری تحریر سے معلوم ہوا - کہ محمد اعظم اپنے ہمراہیوں کو شاہراہ میں ڈاک چوکی کی طرح بٹھاتا ہے - ایسا کرنا کیا معنے رکھتا ہے ! تعجب ہے - کہ واقعات کی فرد میں پہنچ جانے کے باوجود اس نے اس معاملے کو ہمارے سامنے پیش نہیں کیا - شاید اسے یہ بات بھول گئی ہو - اگر اسے کام کی واقفیت نہیں - تو وہ بادشاہی امور میں جو درگاہ الٰہی کے معاملات کا نمونہ ہیں - کیوں دخل دیتا ہے ! اسے - کہہ دو - کہ اس خود ساختہ بدعتہ کو جو اس نے جال کی طرح راستے میں بچھا دی ہے - اٹھا لے - ورنہ ہم اٹھوا دیں گے - استغفر اللہ بقی من

رُقعہ ۹۷

جو خط رُوح اللہ خاں نے آں فدوی کو (تمہیں) بھیجا تھا - وہ کاغذات کے ساتھ مطالعہ میں آیا - لیکن اس سے تسلی نہ ہوئی - اپنی تحریر کے مطابق نقشہ بھیج دو - عبد اللہ خاں کے منصب میں جو کمی ہوئی تھی - اس نے اس کی بحالی کی درخواست کی ہے - لیکن بغیر اس کے کہ وہ کوئی کام کرکے دکھائے - درخواست کا منظور کرنا کیا معنی رکھتا ہے ! لیکن چونکہ خان مذکور (روح اللہ خاں) بر سر کار ہے - اس لئے اس کی درخواست منظور کی جاتی ہے - اِن اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب - تحقیق اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے - بے حساب رزق دیتا ہے - اب تجھے چاہئے - کہ کمربستہ ہو کر کام کرے - تاکہ یہ رعایت اس کے گلے کا ہار نہ ہو جائے - اور جس کام کے لئے آں فدوی (رقم) نے راؤ دیپ کے واسطے درخواست

۱۲۳

کی ہے۔ اگر اس کے پہنچنے سے پہلے وہ یہ ولایتی فتح کر لیتا۔ تو اس کے بدلے میں اسے یہ رعایت دے دی جاتی۔ مگر اب کہ تم خود پہنچ گئے ہو۔ دلیپ کے لئے کیا گنجائش باقی رہ گئی ہے۔ سوا اس کے کہ صرف تمہاری خاطر اس پر مہربانی کی جائے +

رقعہ ۹۸

اس سال امیر خاں نے نذر کی ڈالی دیر سے بھیجی ہے۔ چنانچہ اکثر چیزیں خراب نکلیں اسے لکھو۔ کہ جلد جلد ارسال کیا کرے۔ اگرچہ ضرورت نہیں۔ فرد

برس قانع نیست بیدل! ورنہ اسباب معاش
آنچہ ما دز کار داریم اکثرے درکار نیست

اے بیدل! قانع کو صبر نہیں آتا۔ ورنہ زندگی کے جو اسباب ہم استعمال میں لاتے ہیں ان میں اکثروں کی ضرورت نہیں +

۱۲۴

رقعہ ۹۹

ہم آں فدوی کے (تمہارے) پاس ماتم پرسی کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ میر خان کا انتقال ہو گیا۔ اگرچہ ہمیں بھی مرنا ہے۔

رہ تنا نفس باقیست راہ زندگی ہموار نیست

جب تک سانس باقی ہے۔ زندگی کا راستہ ہموار نہیں +

تم (آں فدوی) دارالسلطنت لاہور کے دیوان کو جو تمہارا بھائی ہے۔ لکھو۔ کہ وہ مرحوم کے تمام مال و اسباب پر جس میں دام و درم اور سب چھوٹی بڑی چیزیں شامل ہوں۔ اور معمولی سے معمولی چیز بھی چھوٹنے نہ پائے۔ کوشش کے ساتھ قبضہ جمائے۔ باہر کی چیزوں کے متعلق بھی پوری پوری آگاہی حاصل کرے۔ اس کے عزیزوں اور قریبیوں سے لالچ دے دلا کر اور ڈرا

---

* زندگی میں ہر طرح کی بیماری اور موت کا خطرہ ہے +

۱۲۵

دھمکا کر دریافت کرے۔ اور جو مال مل سکے اسے اپنی حفاظت میں لے لے۔ کیونکہ یہ لوگوں کا حق ہے +

جس شخص کو خلیفۂ وقت اچھائی یا برائی سے شروع کی حد سے زیادہ رعایت دیتا ہے تو یا وہ عام مسلمانوں کے حق کو پامال کرتا ہے۔ اس کی زندگی کے دنوں میں ہم نے اس کی دلجوئی کے لئے یہ گناہ اپنے سر پر لیا تھا۔ اب ہم واپس کیوں نہ لیں۔

گفتگو بسیار شد خامش شدم
مسئلہ بسیار گفتم دم نزدم

گفتگو بہت ہو گئی اس لئے میں خاموش ہو گیا۔ میں نے بہت سی باتیں کہہ ڈالیں اس وجہ سے میں چپ ہو گیا +

۱۲۶

رقعہ ۱۰۰

محمد خاں کے منصب میں یک صدی کا اضافہ کیا گیا۔ آں فدوی (تم) بخشی الملک کو حکم بھیج دیں۔ کہ وہ کچہری میں تسلیمات کرایا کریں۔ اور مخلص خاں کچہری کی حد کرنے کے باب میں ناظم کو لکھے گا۔ اور مکرم خاں کے لئے جو ہو سکے گا۔ کرے گا +

رقعہ ۱۰۱

ہم نے محمد امین خان کے بیٹے کو دستار پہنا دی۔ جواہر خانہ کے داروغہ کو حکم بھیج دو۔ کہ وہ شام کے وقت مناسب قیمت کے دو تین کامدار تختے ہمارے ملاحظہ کے لئے پیش کرے۔ اگرچہ یہ کوئی قانون نہیں۔ کہ کسی ایسے شخص کو جس کا منصب چار ہزاری سے کم ہو۔ دستار عنایت کی جائے لیکن چونکہ وہ لڑکا ہے۔ اس لئے اس

۱۲۶

کا دل خوش کرنے کے لئے ایسا انعام عطا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) نے بھی صادق خاں بخشی کے بیٹے کو پگڑی انعام دی تھی مگر جب اس نے ہوش سنبھالا۔ اور بڑا ہوا۔ تو حضور نے اس کے باندھنے سے منع فرمایا +

رُقعہ ۱۰۲

درگاہ کے ملازم حسن علی خاں نے فرزند زادہ محمد معزالدین بہادر کے ساتھ بدمزگی پیدا کی۔ اور اجازت کے بغیر اٹھ کر چلا آیا۔ چنانچہ شہزادہ نے اس کی شکایت کی ہے تم اس کا منصب کم کر دو۔ اور اس کی جاگیر ضبط کر لو۔ تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ شعر۔

کند تحمل بسیار مرد را بے قدر
کماں چوں تن بکشیدن دہد کبادہ شود

بہت برداشت آدمی کو بے قدر کر دیتی ہے

۱۲۷

جب گمان زیادہ کچ جاتی ہے۔ تو بالکل نرم ہو جاتی ہے +

اعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا۔ میں سب کے نفسوں کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ کے پاس پناہ مانگتا ہوں +

رُقعہ ۱۰۳

وہ فرمان جو فرزند ارجمند نے اس مخلص فدوی کو لکھیں، لکھا تھا۔ ہم نے پڑھا۔ انہوں نے محبت اخلاص کے ساتھ جس کے ساتھ انہیں بہت محبت ہے۔ جاگیر مقرر کرنے کی درخواست کی ہے۔ ان کے لئے کوئی علاقہ جاگیر کے طور پر مقرر کر کے ان کی تسلی کے لئے لکھ بھیجنا چاہئے +

۱۲۸

۱۲۹

رُقعہ ۱۰۴

ہاں فدوی آپ! اپنے دل میں سوچیں۔ کہ شاید فتح اللہ خاں کو کابل بھیجنا اچھا نہ ہوگا۔ کیونکہ اوّل تو وہ بہت لاڈ لشکر رکھتا ہے۔ دوسرے بہادر بھی ہے۔ تیسرے اُسے غصہ بہت جلد آ جاتا ہے۔ اور وہ باتیں بہت کرتا ہے۔ ہم نے اُسے رُوح اللہ خاں کا رفیق کار بنایا تھا مگر وہ خان مذکور کے ساتھ ایسا سلوک کرتا رہا۔ کہ گویا وہ اس کا ماتحت ہے۔ باوجود اس کے کہ خان مذکور میں آدمیت اور صلح جوئی کی خوبیاں تھیں۔ اور اس کا مرتبہ اور حیثیت بھی کم تھی۔ اور حضور نے اُسے اطاعت کے باب میں تاکید کر دی تھی۔ لیکن پھر بھی وہ خان مذکور کو ایسی تلخ اور تلخ باتیں کہتا تھا۔ کہ اسے لوگوں کے سامنے شرمندہ اور بے عزت ہونا پڑتا تھا۔ ایسے شخص کو جو ہزاری کے منصب پر ممتاز اور بہادری کے خطاب سے سرفراز ہو۔ دُور

۱۳۰

بھیجنے کے بجائے باخبر اور ہوشیار بادشاہ کے ساتھ رکھنا چاہئے۔ دیکھا چاہئے۔ کہ وہ کیا کرتا ہے۔ اگر ان مرتبوں سے اس مخلص کی (تمہاری) دلجمعی ہو جائے۔ تو بھیجنے میں کیا مضائقہ ہے۔ ورنہ اس کا ہمارے پاس رہنا ہی اچھا ہے +

رُقعہ ۱۰۵

فدوی مخلص! مخلص اخلاص کی زبانی عنایت اللہ خان نے عرض کی۔ کہ عین پور خلافت مقروض ہیں۔ اور فوج کی تنخواہ بہت بڑھ گئی ہے جس جگہ اس قدر نامناسب عہدے۔ اور غیر ضروری تنخواہیں لوگوں کی لیاقت کا لحاظ کئے بغیر مقرر کی جائیں۔ اور اس قسم کی تمام بے جا رعایتیں اور انعام ظہور میں آئیں۔ بھلا وہاں ایسا کیوں نہ ہو! وہ قرآن کریم کے حافظ اور فاضل بے بدل ہیں۔ انہیں "ولا تبذر تبذیرا" (اور نہ

۱۳۱

فضول خرچ کر اُن کا فضُول خرچ کرنا، یاد نہیں۔ شاید وہ اس کی تفسیر کو کبھی بھُول کر بھی نہیں پڑھتے۔ شعر۔

چشم باز و گوش باز و ایں دُکا
حیرہ ام در چشم بندی خدا

کان اور آنکھیں کھُلی ہوئی ہیں۔ اور طبیعت کی تیزی کا یہ عالم ہے۔ لیکن پھر بھی خدا کی طرف کوئی رغبت نہیں ہے۔

دیوان بھی سُست اور کشمیری ہے کچھ فکر کرکے کوئی اور دیوان تجویز کرنا چاہئے اسلم خاں بُرا نہیں +

رقعہ ۱۰۶

فدوی مخلص! رات ابوالوفا نے عرض کی کہ جانماز خانہ کا سامان پُرانا اور بوسیدہ ہو گیا ہے۔ یہ بات اسلام سے بعید ہے۔ کہ دُوسرے کارخانے تو تیار کئے جائیں۔ اور یہی کارخانہ جسے تیار رکھنا چاہئے

۱۳۲

پُرانا ہو جائے۔ خانساماں کو جلد حکم دو۔ کہ جو کچھ درکار ہو۔ داروغہ سے کہہ کر لے لے۔ اور اس کام کو انجام دے بارع، حیف صد حیف کہ ما دیر خبردار شدیم افسوس صد افسوس۔ کہ ہمیں دیر سے اطلاع ملی +

رُقعہ ۱۰۷

رات جو فقیر آیا تھا۔ وہ علم سے بے بہرہ تھا۔ اور خشک زاہد معلوم ہوتا تھا۔ شاید اس میں بھی مکر و فریب ہو اس کی اکثر باتیں اور کام جن میں سے ایک نذروں کا رد کر دینا ہے۔ شریعت کے خلاف ہیں۔ خلیفۂ وقت بادشاہی خزانے کا امانت دار ہے۔ جو کچھ وہ کسی کو دے۔ اُس پر حلال ہے۔ اور اگر وہ اس محصُول میں سے جو اُس نے علمائے دین کے فتووں اور مُلک و سلطنت کے شریک

۱۳۳

اُمرا کے مشورے سے اپنے لئے پسند کرکے اُسے اپنا خاص خرچ قرار دیا ہو۔ کسی کو کچھ دے۔ تو وہ بھی حلال ہے۔ خاص کر اس حالت میں کہ وہ بے سرو سامان ہو۔ اس کو حرام کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ اسی کی وجہ پُوچھو۔ اور اگر وہ معقول جواب دے تو اطلاع دو۔ تاکہ یہ نفس کا بندہ (راقم) بھی سمجھ جائے۔ ورنہ ایسے بدعتی لوگوں کو جو خود بخود ہی ایسی باتیں وضع کرکے انہیں شریعت سے منسُوب کرتے ہیں۔ تنبیہ کرنی چاہئے +

سلطان محمود غفر اللہ لہٗ (اللہ تعالیٰ انہیں مغفرت کرے) سُست مذہب اور بدعتی لوگوں کو مجلس میں نہیں آنے دیتے تھے۔ بلکہ اپنے مُلک میں بھی داخل نہیں ہونے دیتے تھے۔ تاکہ دُوسرے لوگ ان کو فقیروں کی صُورت میں دیکھ کر گمراہ نہ ہوں۔ اور انہیں بھی گمراہ کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم و السلام علی اہل

۱۳۴

ایضاً و التسلیم۔ یا اللہ! تُو ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ اور اُن لوگوں پر سلامتی ہو جو خدا کی رضا پر راضی اور اُس کے حکموں کے آگے سر جھکانے والے ہیں +

رُقعہ ۱۰۸

فدوی با اخلاص (راقم) نے ابھی فتح اللہ خاں کی شکایت لکھی ہے۔ خان مذکور کی رخصت کے وقت تک ہم سمجھتے تھے۔ کہ شہزادہ کو اس بیہودہ کی صحبت مفید نہیں ہوگی۔ لیکن کیا کریں۔ امرا ہمیں اپنی مرضی کے مطابق کچھ نہیں کرنے دیتے۔ اور اپنا مطلب بیان کرنے میں اصرار کرتے ہیں۔ قصّہ مختصر فتح اللہ خاں کے منصب سے پان سو پیادے اور تین سو سوار کم کر دینے چاہئیں اس کمی کا حکم بہادری کے خطاب کی منشوئی کے ساتھ بخشی دوم کے دفتر میں بھیج دیا جائے۔ اور ہمارے حکم کے مطابق

اس بانوئی کو لکھا جائے۔ کہ کیا تمک حلالی اسی کا نام ہے۔ کہ مرشد زادہ کو اپنے سے رنجیدہ کرو۔ اور احسان فراموشی کرکے عین پور دلی نعمت کو ناراض کر دو۔ تمہاری یہ حرکت کمینے آدمیوں کا فعل ہے۔ اور عزت پر جان قربان کرنے والے مردوں کا یہ طریقہ نہیں۔ چاہئے تھا۔ کہ تم اس بڑے وسیلے سے ہماری رضامندی حاصل کرتے۔ اور اُن کی سفارش سے ترقی پاتے۔ اب بھی اگر نقصان کی تلافی کر دو۔ تو اچھا ہے۔ اُس کو یہ حکم بھیج دیا جائے۔ اور شہزادہ کو تحریر کیا جائے +

یہ قلعہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب فتح ہو جائیگا۔ لیکن شیطان صفت ستنتا کی فکر ضرور چاہئے۔ اور خان فیروز جنگ کو اس قابل سزا شریر کی گوشمالی کے لئے تاکیداً لکھو۔ کہ قلعے سے پہلے اُس کا ناطقہ بند کر دے۔ (ع)

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

مبارک ہے وہ شخص جو انجام پر نظر رکھتا ہے +

رُقعہ ۱۰۹

منعم خاں سے یہ کام اچھی طرح انجام کو نہیں پہنچا۔ اور جیسا کہ چاہئے تھا۔ وہ اس فرض سے عہدہ برآ نہیں ہوا۔ وہ نالائق اور فضول باتیں بنانے والا ہے۔ اسے تعلیم دینی اور منصب کم کر دینے کی تنبیہ کرنی چاہئے۔ اگرچہ مجھے خود تربیت کی ضرورت ہے۔

ع۔ پیرم و سرگشتہ و گم کردہ را

ہوں[1]۔ ٹوٹا پھٹا۔ حیران اور راستہ بھولا ہوا ہوں +

ابوالمعز خاں نے لاہور میں ہنگامہ برپا کیا ہے۔ وہاں کے لوگوں کو سخت تنگ کر رکھا ہے شاید اس کی حماقت کا سر کچلنا ہے۔ یا اُس نے ملک کو بغیر بادشاہ کے سمجھا ہے بخشی سے اس کے مراتب لکھا کر اپنے پاس رکھو۔ اور آج شام یا کل ہمارے

[1] شاید اسے تمام کا لکھنا مناسب نہیں ہوتا +

سامنے پیش کرو۔ اگر مرتبے میں کمی کرکے اس بے وقوف کے ہوش ٹھکانے لگائے جائیں۔ فرد۔

باید نواخت فرق خراں را بہ چوب دست
بیروں نہند چوں قدم کجروی ز راہ

جب گدھے ٹیڑھا چلنے کے باعث راستے سے قدم باہر رکھیں۔ تو ہاتھ کی لکڑی سے ان کے سر کی تواضع کرنی چاہئے۔

زبردست خان سپاہی ہے۔ اور بادشاہی کے کام میں اپنے باپ سے بہتر۔ اُس نے دار السلطنت لاہور میں خوب کام کیا۔ اور شہر اور نواح کے اکثر فتنہ پردازوں کو تنبیہ کرکے اُن کے گھروں کو ویران کر دیا ہے۔ حسب الحکم اُس کی تحسین و تعریف کرو اور اُس کے لئے مہربانی کا خلعت تجویز کرا دو (ع)

کہ مزدور خوش دل کند کار بیش

کیونکہ خوش دل مزدور زیادہ کام کرتا ہے +

رُقعہ ۱۱۰

فدوی با اخلاص! کام بخش کو جسے معاملے کی سمجھ نہیں۔ خود اعظم شاہ کے گھر لے جا کر عذر خواہی کرنی اور باہم صلح کرا دینی چاہئے۔ (ع)

دُنیا نہ متاعیست کہ ارزد بہ تزاعے

دُنیا ایسی چیز نہیں۔ جو جھگڑنے کے لائق ہو +

رُقعہ ۱۱۱

مقرب خاں کو جو بنگالہ کی فتح کے لئے مقرر ہوا ہے۔ ہمارے حکم کے مطابق اپنے زمیندار کو گرفتار کرنے کے باب میں لکھا جائے۔ اور تاکیداً لکھا جائے۔ کہ خان مذکور اس وقت کہ وہ غرور کی شراب سے بے ہوش ہو کر قوم برگی کے ساتھ لڑ بھڑ کر تن تنہا قلعہ کھلنہ کی طرف چلا گیا ہے۔ اُس پر جلد حملہ کر دے۔ غالباً

۱۳۹

وہ اس پر فتح پا لیگا - اور اس مسلمانوں کو ڈکھ دینے والے گمراہ سے بدلہ لے گا - استغفر اللہ - وہ کیا بدلہ لیگا - جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے - اور خدا ہی عملوں کی سزا دیتا ہے +

رُقعہ ۱۱۲

آں فدوی (آپ) کل باغ میں جائیں - اور سیر و تفریح کا لطف اٹھائیں - تمام چوکی کے آدمی کیا سیر کرنے والے اور کیا اُن کے علاوہ تمہارے ساتھ ہونگے - اور تمہارے دل کو خوش کرنے کی کوشش کرکے سرور کو بڑھانے کا باعث ہونگے (رح)

چوں از دو گشتی ہمہ چیز از تو گشت

جب تو اُس سے پھر گیا - تو تمام چیزیں تجھ سے پھر گئیں +

۱۴۰

رُقعہ ۱۱۳

فدوی درگاہ ! عالی جاہ تشریف لائے ہیں - محمد کام بخش کو استقبال کے لئے جانا چاہئے اور اُن اُمرا کو بھی جن کے نام تمہارے رُوبرو لئے گئے تھے - حکم بھیج دیں +

رُقعہ ۱۱۴

فدوی درگاہ ! مخلص خاں بیمار ہے - اس با اخلاص کی بیمار پُرسی کے لئے جائیں - اور ہماری طرف سے بھی حال پوچھیں - یہ لوگ نفیست ہیں - اس کے اخلاق اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) کو بہت پسند آئے تھے - حقیقت یہ ہے - کہ دیانت اور ایثار کا جوہر جیسا کہ چاہئے - اُس میں موجود ہے خدا اُسے صحت بخشے - اُس کا بیٹا آج نہیں آیا - وہ کہاں ہے - اور کیا کرتا ہے - اُسے بُلوا نہیں چھوڑنا چاہئے - بلکہ اُس کی تربیت

۱۴۱

کرنی چاہئے - اس نے چند سپاہی حفظ کئے تھے - کہیں وہ انہیں بُھلا نہ دے +

قاسم خاں نے قلعہ جنجی کی فتح کے بارے میں درخواست کی ہے - کہ شہزادہ محمد کام بخش کو حضور میں بھیج کر آں فدوی کے (تمہارے) پاس روانہ کر دیا جائے - معلوم کرنا چاہئے - کہ اس کی کوئی اصل و بُنیاد بھی ہے - یا آں فدوی کے دل توڑنے کی تمہید ہے - دنیا دار لوگ نفسانی خواہشوں کے لئے کیا کچھ نہیں کہتے - اور اپنا کام بنانے کے لئے کیا کچھ نہیں بھاڑتے - اگر وہ بے حیا تاتا ہی کو گرفتار اور قلعہ فتح کر سکے - تو اس سے بہتر اور کیا ہے - ورنہ سردار خاں بھی پُرانا تجربہ کار ہے - اُسی کو بحال کر دینا چاہئے +

رُقعہ ۱۱۵

فدوی درگاہ ! کل شہزادہ شاہ عالم بہادر ہمارے حضور میں آئیں گے - بخشی الملک اور

۱۴۲

دوسرے نوکروں کو اپنی فوجوں کے ساتھ استقبال کے لئے جانا چاہئے - اور انہیں عمدہ طریق سے لا کر ہماری آنکھیں روشن کرنی چاہئیں

شعر

خوشا وقتے و خرم روزگارے کہ یارے برخورد از وصل یارے

وہ وقت کیسا اچھا اور وہ زمانہ کیسا مبارک ہے - جب ایک دوست کو دوسرے دوست کی ملاقات نصیب ہو +

رُقعہ ۱۱۶

فدوی با اخلاص ! عرضیوں پر دیوان کے دستخط جو حرف عین کی صورت میں کئے جاتے ہیں - درکار نہیں - اس عین جلت کو درمیان سے اُٹھا دینا چاہئے - عنایت اللہ خاں کی معتبری کا میم کافی ہے - اور ہمارے خیال میں پروانہ پر "حسب المسطور" بھی لکھنا زائد ہے +

مشہور بات ہے - کہ پہلے جہانبانی ظلم

۱۴۳

کی بنیاد تھوڑی تھی - جو کوئی آیا - اس میں اضافہ کرتا گیا - یہاں تک کہ اس انتہا کو پہنچ گیا - جب تک قاضی اور دوسرے کشمیری آدمیوں کے جھگڑے کا فیصلہ نہیں ہو جاتا ابراہیم خان کے منصب میں تخفیف بدستور رہے گی - (ع)

کلوخ انداز را پاداش سنگ است

ڈھیلا مارنے والی کی سزا پتھر ہے (اینٹ کا جواب پتھر ہے)

خدا کا شکر ہے - کہ جنجی کا قلعہ فتح ہو گیا - اور رانا بھاگ گیا - اسے گرفتار کر لینا چنداں مشکل نہ تھا - لیکن تجربہ کار آدمیوں کی چشم پوشی سے وہ ہاتھ سے نکل گیا - اور کچھ دیر اور ان کا سرد ہونے والا بازار گرم رہے گا - انہیں کہنا چاہئے کہ دُنبا کو نہ کھاؤ - بیشتر اس کے کہ وہ تمہیں کھا جائے +

۱۴۴

رُقعہ ۱۱۷

فدوی بارگاہ! یار علی بیگ نے اپنے آپ کو کیوں اس قدر تکلیف میں ڈالا ہے - اور کیوں وہ کھلوا و اشربوا (کھاؤ اور پیو) پر عمل نہیں کرتا - حالانکہ شریعت میں اس بات (کھانا پینا) سے منع نہیں کیا گیا - اور اسے ولائت کا مرتبہ بھی حاصل نہیں - پھر وہ کیوں ہیں اور اپنے آپ کو لوگوں میں بدنام کرتا ہے - آدمی کو چاہئے کہ ہر دلعزیز ہو - لیکن وہ بھی کیا کرے - کیونکہ یہ بات اپنے اختیار کی نہیں

فرد

بخت و دولت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قسمت اور دولت بازو کے زور سے نہیں ملتی - جب تک بخشنے والا خدا نہ بخشے +

اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) باغ حیات بخش کی تعمیر - دار الخلافہ کے دولت خانہ کے

۱۴۵

مکانات درختوں کی آمائش - پھلوں کی پیدائش شیشوں اور حوضوں کی صفائی اور پودوں اور نہروں کی نور و پرداخت کی طرف بہت توجہ فرماتے تھے - دار الخلافہ کے قیام کے دنوں تک یہ مسافر (راقم) بھی ان چیزوں کا خیال رکھتا تھا - اگر محمد یار خاں ہمیشہ خود جا کر ان چیزوں کی تازگی و شادابی کی طرف متوجہ ہو - تو اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے - ورنہ اب تم ہر روز ایک دفعہ خود جایا کرو - اور قلعے کی عمارتوں کی صفائی و مرمت اور باغوں کی آمائش کے لئے کماحقہٗ وقف ہو کر تمام باغوں - قلعۂ مبارک کی عمارتوں اور صاحب آباد - اعز آباد - نور باڑی سہرند باڑی (جو بہشیرو عزیز القدر سے متعلق ہے) وغیرہ اور نہروں اور درختوں کی کیفیت اس مسافر (راقم) کے دار الخلافہ سے باہر آنے کے وقت سے اب تک مع گھروں کے معائنہ کرکے لکھو - بلکہ نقشہ بھیجو - باغ انگوری - قلعہ کے دوسرے پائیں باغوں اور

۱۴۶

باغ حسن خاں کی کیفیت جس کی بے حد تعریف عام لوگوں اور نیز معتبر آدمیوں کی زبانی سننے میں آئی ہے - تحریر کرو - تاکہ اصل حالات بہت اچھی طرح معلوم ہو جائیں - اور اس زر دال کی جو ٹوٹی پھوٹی حکومت میں ہے - اصلاح عمل میں آ سکے +

افسوس کہ ہم نے دل کے ویرانے کو تعمیر نہ کیا - اور لڑکوں کی طرح عمر کھیل کود میں گزار دی - شعر -

صرفت العمر فی لہو و لعب فاہا ثم اہا ثم آہ

میں نے زندگی کھیل کود میں بسر کر دی افسوس ہے - افسوس ہے - افسوس ہے -

رباعی

افسوس کہ عمر رفت و ہشیاری نیست
نہ زاکہ امید خویشتن داری نیست
گفتم کہ چو بیدار شوم روز بود
ہیہات کہ روز رفت و بیداری نیست

افسوس کہ عمر گزر گئی - اور ہوش نہ آیا -

۱۴۶

افسوس کر اپنی حفاظت کی امید باقی نہیں رہی
میں نے کہا۔ کہ جب میں جاگوں گا۔ تو
دن ہوگا۔ افسوس کہ دن گزر گیا۔ اور میں
نہیں جاگا +

مدعی کو قید کرنا تو شریعت کے خلاف
ہے۔ اُن کو اس پابند (راقم) کے ہاتھ سے
رہائی دلانا اور قاضی القضاۃ کی طرف رجوع
کرنا چاہئے۔ تاکہ وہ شریعت غرا کے مطابق
فیصلہ کرے۔ اور کسی کو افسوس و رنج نہ
ہو۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ہمارا قاضی دین دار
نیک اور پرہیزگار ہے۔ اُسے کسی قسم کا
لالچ اور لحاظ نہیں۔ اور وہ مقدموں کے
فیصلے میں حق و حساب پر نظر رکھتا ہے
ارضوا بحکم القاضی۔ قاضی کے حکم پر راضی
ہو جاؤ +

صوبۂ احمد آباد کا ناظم شجاعت خان ہزاری
ہزار سو کے منصب پر سرفراز ہو گیا

۱۴۷

ہے۔ اس کی ہڈیاں چور چور ہو جائیں گی +

رقعہ ۱۱۸

شجاعت خاں کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ
و انا الیہ راجعون (تحقیق ہم اللہ ہی کے
لئے ہیں۔ اور اسی کی طرف رجوع کرنے
والے ہیں) وہ تجربہ کار آدمی تھا۔ جرأت
میں اُس نے خوب کام کیا۔ اب اس
علاقے کے لئے کوئی صوبہ دار تجویز کرنا
چاہئے۔ یا خود ہی سوچ کر دو تین آدمیوں
کے نام پیش کرنے چاہئیں۔ عالی جاہ کی
بھی خواہش ہے۔ اگر وہ شہزادگی سے کام
نہ لیں۔ اور دوسروں سے بہتر اپنے
فرائض انجام دے سکیں۔ تو ہم انہیں
یہ عہدہ دے سکتے ہیں۔ باللہ التوفیق و
الیہ الرشاد۔ اللہ ہی کو توفیق ہے۔ اور
اسی کی طرف راہِ ہدایت ہے۔ اس معاملے
میں خیر اندیش خان سے بہتر اور کوئی

۱۴۸

ب۔ اسے بلکہ دینا چاہئے۔ فرد

این قدرا کہ دیدۂ جزو است
کاہے کلی ہنوز در قدر است

یہ جس قدر (اضافۂ منصب) تو نے دیکھا
ہے۔ جزئی ہے۔ آئندہ پوری ترقی ہونے والی
ہے ہمارے دل میں ہے کہ اگر وہ سلطنت
کے کاموں میں اسی قسم کا ایثار اور جاں
فشانی دکھاتا رہے۔ اور فتنہ پردازوں کی تنبیہ
اور زمینداروں کی دلجوئی میں ایسی ہی سرگرم
کوشش کرتا رہے۔ تو وہ اور عنایات سے
بھی ممتاز کیا جائیگا۔ اور اس سے بھی بلند
تر مرتبے پر سرفراز ہوگا۔ نظم۔

نردبان ایں جہاں ما و منی ست
عاقبت ایں نردباں افتادنی ست
ہر کہ بالا تر رود ابلہ تر ست
مستخوانش خرد تر خواہد شکست

اس جہان کا زینہ غرور اور تکبر ہے
آخرکار اس زینے سے گرنا ہے۔ جو شخص
زیادہ اُوپر کو جاتا ہے۔ وہ زیادہ احمق

۱۴۹

نہیں۔ لیکن کہتے ہیں۔ کہ اس کی آنکھیں بیکار
ہو چکی ہیں۔ خیر اُسے یا کسی اور کو مقرر
کر دیں۔ عتیق اللہ خاں بھی بُرا نہیں +

حفظ اللہ خاں نے ابراہیم خان۔ اور
کشمیریوں کے مقدمے کا فیصلہ اچھا نہیں
کیا۔ اور دُور اندیشی سے کام نہیں لیا۔

شعر

حیف بریں دانش و آئین او
کور شدہ دیدۂ حق بین او

اس کی اس عقل اور قاعدے پر افسوس
ہے۔ اس کی حق کو دیکھنے والی آنکھ اندھی
ہو گئی +

دین داری کے معاملے میں حق کی تحقیق
کو ہاتھ سے دے دینا کیا معنی رکھتا ہے؟
اور اسی لئے کہا کرتے ہیں۔ کہ قاضی اور
امین کو تحقیقات میں بہت سختی کرنی چاہئے
تاکہ مقدمے میں انکار اور اقرار کی گنجائش
نہ رہے۔ اور مقدمے فیصل کرنے میں
ہرگز کوتاہی نہیں ہوتی چاہئے۔ اور غالب

۱۵۱

فریق کے اعتبار کا لحاظ نہیں کرنا چاہئے۔ اس قسم کے آدمی پہلے بھی کم تھے۔ اور اس وقت تو جب ایمان کمزور۔ اور شیطان طاقتور ہے۔ بالکل نایاب ہیں +

رُقعہ ۱۱۹

ابراہیم خان سے احکام کی تعمیل میں بہت دیر ہو جاتی ہے۔ ہزار سوار اس کے منصب سے کم کر دینے چاہئیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ ہماری نرمی کاموں کو برباد کر دیتی ہے۔ (ع)

راستی یا خواجگی یا بندگی

انسان یا راستی کو حاصل کر سکتا ہے۔ یا آقائی یا غلامی کو +

رُقعہ ۱۲۰

رُوح اللہ خاں نے دیوانِ دکن اور اس

۱۵۲

طرف کے قلعہ داروں کے نام احکام صادر کرنے کی درخواست کی ہے۔ تاکہ اس ضلع کے پرگنوں کے حالات۔ خواہ وہ سرکاری علاقہ ہو۔ یا جاگیر ہو۔ یا کچھ اور جو بدنیت مسعود خاں کی تبدیلی سے ضبط ہو گیا ہے دریافت کرکے عرض کرے۔ جو کچھ سرکاری علاقہ مقرر ہو۔ اس کے لئے امین اور کروڑی مقرر کر دیں۔ اور جو کچھ جاگیر قرار پائے۔ اس کے لئے پروانہ دیں۔ ضرورت کے وقت توپ خانہ اور مورچوں کا جو سامان درکار ہو۔ بھیجا جائے۔ اسے لکھ دینا چاہئے۔ اور ایک شمزادل مقرر کر دینا چاہئے۔ کہ وہ بیلداروں کو خزانے کے ہمراہ اس کے پاس پہنچا دے۔ اور فرزند بہادر کا نشان جس کے متعلق انہوں نے خان مذکور کو لکھا ہے۔ وکیل کے حوالے کر دیا جائے۔ یا اپنے خط میں لپیٹ کر بھیج دیا

۱؎ محصل۔ سرکاری روپیہ وصول کرنے والا۔ تحصیلدار۔

۱۵۳

جائے۔ دوسری بات پر عمل کیا جائے۔ تو بہتر ہے +

یہ شخص اس جماعت میں سے نہیں۔ جو ہمیشہ ایک ہی طریق پر چلتی ہے۔ یہ ساری عاجزی اپنا مطلب نکالنے کے لئے ہے۔ شاید اس کا دل بھی صاف نہ ہو۔ اسے نمائش کے طور پر لکھا جائیگا۔ فرد

از اختلاط چپاں بیگانہ کے شود خویش
ہر چند جامہ تنگ ست مجزو بدن نہ گردد

متواتر میل جول کے ساتھ پرایا اپنا کب بنتا ہے۔ جامہ خواہ کتنا ہی تنگ ہو۔ جسم کا حصہ نہیں بن سکتا +

رُقعہ ۱۲۱

ذوالفقار خان نے بظاہر شہزادوں کو توپ خانے لے جانے کے لئے مقرر کرکے روح اللہ خان کو عین جنگ کی حالت میں پریشان کیا ہے۔ اگرچہ یہ بھی بادشاہی کاموں میں

۱۵۴

ہے۔ لیکن خان مذکور لکھے۔ کہ قلعہ فتح کرنے تک اُسے توپوں کی ضرورت ہے۔ یا اس کا شہزادل کام کی اس صورت کو ضروری نہیں خیال کرتا۔ قلعہ اور مورچوں کا نقشہ جو اس نے بھیجا تھا۔ نظر سے گذرا۔ جو سمت اس نے مورچے کے لئے مقرر کی ہے۔ وہ اچھی ہے اور کئی وجوہ سے دوسرے علاقوں پر فوقیت رکھتی ہے۔ لیکن خندق کے نہ ہونے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس طرف بظاہر زمین پتھریلی ہوگی۔ سرنگ بنانا مشکل ہوگا۔ دو تین جگہ زبردست دھماکے بنانے چاہئیں۔ تاکہ توپوں کی ضربوں سے اس قلعہ استقلال کا رشتہ اتحاد سے چھوڑ دیں قلعے کی دیواروں میں زلزلہ آ جائے اور یہ مہم جلد سر ہو جائے +

اس بارے میں ہم اپنا فرمان بھی بھیجتے ہیں۔ اور جیسا کہ چاہئے۔ ہم اپنے ہاتھ سے تاکید لکھ دیتے ہیں۔ شعر۔

ہمیدانمے چنیں شاخ شاخ

۱۵۵

ندارم چشم کشائش فراغ

جیسی قسم تسلیم کی امیدوں کے ساتھ ہماری کشائش کی آنکھ فراغ نہیں۔ استغفراللہ۔ استغفراللہ۔ میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں +

رُقعہ ۱۲۲

اُن حالات سے جو نزند زادۂ بہادر کی فوج کے واقعہ نگار کے بھیجے ہیں معلوم ہوا۔ کہ شکر اللہ خاں دشمن کے نزدیک آ جانے کے باوجود شراب پینے میں مشغول رہا۔ اس نے مخالفین کی گوشمالی کے لئے خود سوار ہو کر جانے کے بجائے دوسرے لوگوں کو بھیج دیا۔ رات نوازش خان کے گھر جا کر شراب پینے اور ناچ رنگ دیکھنے میں شام سے صبح کر دی۔ اور وہ منع کرنے کے باوجود باز نہیں آتا۔ بلکہ ان

۱۵۶

برائیوں پر قائم رہنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے، کہ واقعہ نگار نفسانی اغراض کے لئے ہمارے تربیت کردہ خانہ زادوں پر بہت سے الزام عائد کر دیتے ہیں۔ چاہئے۔ کہ آں فدوی (رقم) دیوان کو لکھیں کہ وہ تمام مراتب کی کماحقہٗ تحقیق کر کے ہمارے حضور میں عرض کرے +

رُقعہ ۱۲۳

فتح اللہ خان کو لکھو۔ کہ عریضوں سے تمہاری عمدہ خدمات کی مفصل کیفیت معلوم ہوئی۔ اور تمہارا حسن خدمت منظور کر لیا گیا۔ تم اس[1] جاں فشانی کو خدمت فروشی میں تبدیل نہ کرنا۔ اور سوار کو رنجیدہ کر کے ہمیں آزردہ نہ کرنا +

[1] اپنی خدمت پر فخر اور اپنی ذات کی تعریف نہ کرنا +

۱۵۷

رُقعہ ۱۲۴

مستند خاں کی جو فوج اس کی جاگیر کی خرابی کی مظہر تھی۔ اور اس نے چوروں کی چھاؤنی کے سبب خود لکھ کر اور اپنی مُہر لگا کر بھیجی تھی۔ ہمارے ملاحظہ میں آئی اس نے التماس کی ہے۔ کہ اس بربخت گروہ کی گوشمالی کے لئے معتمد خاں کا تقرر عمل میں آئے۔ حسب الحکم خان فیروز جنگ کو لکھو۔ کہ چونکہ دشمن کی تعداد زیادہ ہے اس لئے وہ اپنے بیٹے کو مناسب فوج کے ہمراہ اس طرف بھیج دے +

رُقعہ ۱۲۵

سید سعد اللہ نے دوبارہ ہمیں خط بھیجے ہیں اور بہت سی باتوں کا اظہار کیا ہے کہ بندرگاہ سورت کے واقعہ نگار کو تبدیل کر دینا چاہئے۔ اور حکیم اشرف مرحوم کے

۱۵۸

بیٹے کو دار الشفا کی خدمت سپرد کر کے اس کے روزینہ میں اضافہ کر دیا جائے۔ سید کو لکھ دو۔ کہ اس کے بعد وہ ملازموں کے معاملے میں جو آیہ کریمہ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (اور ان لوگوں کی طرف رغبت نہ کرو۔ جنہوں نے تمہارے نفسوں پر ظلم کیا۔ اور آگ تمہیں جلا دیگی) کے مطابق اصل میں ظالم ہیں۔ دخل نہ دے۔ اگرچہ یہ گروہ دوسروں پر ظلم نہیں کرتا۔ لیکن اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے +

تم اپنے ہر خط میں اللہ کی راہ میں مرنے کی دعا مانگتے ہو۔ سچ ہے۔ اس موت میں زندگی ہے۔ خدائے بے نیاز کی درگاہ کا یہ نیازمند (راقم) بھی ہمیشہ یہ آیۂ کریمہ ورد زباں رکھتا ہے۔ کہ اللّٰھم فاطر السموات والارض انت ولیّی فی الدنیا و الاخرۃ توفنی مسلما و الحقنی بالصالحین۔ اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے خدا! تو ہی دنیا اور آخرت میں

میرا دوست ہے۔ تُو مجھے مسلمان کی موت دے۔ اور نیکوں کے ساتھ ملا دے۔ اور میں اِس مقولے پر عمل کرتا ہوں۔ کہ یلقیٰ قبل القائہ الانبیا و الاولیاء اجمعین۔ تمام انبیا اور اولیا کی طرف سے فیض آنے سے پہلے ان فیوض کی صفتیں میرے دل میں آ جانی چاہئیں۔ اگرچہ دربار کے فاضلوں نے اس بارے میں عمدہ عمدہ نکتے پیدا کئے ہیں۔ مگر جیسا کہ چاہئے تسلی نہیں ہوتی۔ آں معرفت آگاہ (تم) اِس مقولے کے متعلق اپنی تحقیق لکھیں۔ والسلام +

رُقعہ ۱۲۶

یاقوت کا جلد پہنچنا اور تحقیق کے بعد محمد کام بخش کے بدبخت کو۔ کا نشانہ ہونا۔ آں قدوی کو (تمہیں) معلوم ہو گیا ہوگا چونکہ اُس کی تنبیہ اور نادان شہزادے کو اُس سے جدا کرنا ضروری تھا۔ لہٰذا ہم نے

ایسا ہی کیا۔ اور اس بُرے ہمنشیں کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہئے تھا۔ ہم نے کیا۔ و من یکن الشیطان لہٗ قرینًا فساء قرینًا۔ اور جس کا ہم نشین شیطان ہوتا ہے۔ وہ ہم نشینی کے رُو سے بُرا ہوتا ہے۔ فرد

صحبت سفلہ چہ انگیزد نماید نقصان
گرم سوزد بدن و سرد کند جامہ سیاہ

کینے کی صحبت کوئلے کی طرح نقصان پہنچاتی ہے۔ کہ جب وہ گرم ہوتا ہے۔ تو بدن کو جلاتا ہے۔ اور جب سرد ہوتا ہے۔ تو کپڑے کو سیاہ کر دیتا ہے +

اس کی ہم نشینی کی بدبختی سے شہزادہ بھی گمراہ ہے۔ اس کے نتیجے کے گرد چند غلام پاسبانی کے لئے بٹھانے چاہئیں۔ اور اُس کے حالات کی خبر رکھنی چاہئے +

رُقعہ ۱۲۷

خانِ جہاں بہادر نے باس مستعدی کے باوجود پہلے تو پرانے حاکموں کی طرح اِس مہم میں سستی اختیار کی پھر جب ہمارے حضور سے سخت تاکید ہوئی۔ تو اُس نے چاہا۔ کہ نقصان کی تلافی کرے۔ لیکن وہ ایسا نہ کر سکا۔ یہ تمام خرابی خلوص دل سے کام نہ کرنے کے باعث ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اس بُرائی سے بدتر اور کوئی بُرائی نہیں۔ انّ المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ تحقیق منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہونگے۔ اس کی تسلی کے لئے کچھ لکھنا چاہئے۔ اور اس مقولے کی طرف بھی اشارہ کر دینا چاہئے۔ تاکہ اس کی آنکھ کھلے اور آئندہ تنبیہ ہو۔ اگرچہ ممکن نہیں۔ کیونکہ دل کا دشمن طاقت ور ہے۔ اعدی عدوک نفسک التی بجنبیک۔ تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے۔ جو تیرے دونوں پہلوؤں

کے درمیان ہے۔ بھلا اُس کا نفس اُسے کس طرح اجازت دیگا۔ کہ وہ حق بات پر کان دھرے +

یا اللہ! ہمیں نفس کی قید سے چھڑا۔ اور اس کے تابع نہ رکھ۔ نظم

مہربانی دید و آں لطف و نخست
آنکہ کردی گریاں یا باز جست
ہم دعا از تو۔ اجابت ہم ز تو
ایمنی از تو۔ مہابت ہم ز تو

خدا نے اپنی مہربانی کو پہلے سے دیکھ لیا۔ اور وہ پہلی مہربانی یہ ہے۔ کہ اُس نے گراہوں کو خود تلاش کر لیا۔ تجھی سے دعا ہے۔ اور تجھی سے اس کی قبولیت کی اُمید تجھی سے بے نوائی اور تجھی سے ڈر ہے +

رُقعہ ۱۲۸

امیر اُمرا کا انتقال ہو گیا۔ پرانے آدمیوں میں سے یہی ایک شخص باقی

۱۶۳

رہ گیا تھا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یحقق ہم اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور اُسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ اس صوبے کے دیوان جاگیرات سے مطالبہ کرو۔ کہ وہ مرحوم کے تمام مال پر قابض ہو جائے۔ اسے لکھو۔ کہ اس کی جائداد پر اچھی طرح قبضہ کر لو۔ اور اس کے آدمیوں سے جبراً و قہراً غرض جس طرح بھی ہو سکے۔ بادشاہی روپیہ لے لو۔ دیوان مذکور کو سمجھا کر کہو۔ کہ حسن خدمت کی شرط پر رعایت دی جائیں گی۔ اور مرحوم کے بیٹوں کی حقیقت بیان کرو۔ ہم نے اس بارے میں ایک اور شخص کو بھی کہہ رکھا ہے۔ لیکن گمان یہ ہے۔ کہ وہ اپنایت کی وجہ سے ان کے عیب بیان نہیں کریگا +

اس پر آں خدوی (تم) اس کام کے لئے مقرر کئے گئے۔ یقین ہے۔ کہ تم اپنی پسندیدہ رائے کے مطابق سچ سچ بیان کروگے۔ انشاء اللہ خاں بھی اس کام

۱۶۴

کے لئے جُدا نہیں۔ اسے ہی مقرر کر دینا چاہئے۔ اور درجہ و مرتبہ کا اظہار کرو۔ تاکہ اس میں اضافہ کیا جائے۔ ایک اور رعایت بھی ہمارے دل میں ہے۔ وہ بھی عمل میں آنا چاہتی ہے +

رُقعہ ۱۲۹

یہ کام یوسف خان کے سپرد ہوا ہے۔ آں مخلص کا (تمہارا) تجویز کیا ہوا شخص بھی خوب ہے۔ لیکن وہ سپاہی ہے۔ اس کی عملداری کی حقیقت معلوم نہیں۔ آں خدوی کو (تمہیں) جو کچھ معلوم ہو۔ عرض کریں۔ برہان پور کی دیوانی کے لئے ایک دیانت دار شخص کی ضرورت ہے۔ یہ کام سخت اور نہایت سخت ہے +

۱۶۵

رقعہ ۱۳۰

مکرم خاں کیا کام کرتا ہے؟ حرمین شریفین (مکہ و مدینہ) کی زیارت کے شوق کے باوجود توقف کس لئے ہے؟ اس سے بہتر اور کیا ہے۔ شعر۔

حج رب البیت مردانہ بود
حج زیارت کردن خانہ بود

حج تو خانہ کعبہ کی زیارت کرنے کا نام ہے لیکن اس گھر کے مالک کا حج اصل مردانگی ہے +

اللھم ارزقنا خیرا۔ یا اللہ ہمیں نیکی دے +

رُقعہ ۱۳۱

فرزند زادۂ بہادر کی بھیجی ہوئی چیز لے لینی چاہئے۔ لیکن ان کے وکیل کو کہہ دینا چاہئے۔ کہ اطلاع دیئے بغیر نہ بھیجے۔ والسلام +

۱۶۶

رقعہ ۱۳۲

مرشد قلی خاں متظلم ہے۔ اور دین داری سے بھی خالی نہیں۔ اگر اسے کہا جائے۔ تو شاید وہ اس کام کو دوسروں سے بہتر انجام دے۔ تم اپنی طرف سے اُسے پوچھو +

فضل علی خان پر جو کچھ گزری۔ اس کے متعلق آں قدیم الخدمت (تم) نے سُنا ہوگا۔ پس قزلباشوں کی تنبیہ کے لئے ایک فوج مقرر کرنی چاہئے +

خان بہادر حمید کا کیا حال ہے۔ یہ گناہ گار (راقم) چاہتا ہے۔ کہ کوئی گناہ و جُرم اور خاص کر قتل نہ کرے۔ لیکن چونکہ ملک خوف و تنبیہ کے بغیر قبضے میں نہیں رہتا۔ اور حکومت سزا و رعب کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بعض اوقات غلبۂ نفس کی وجہ سے حالات کے موافق بے اختیار احکام صادر ہو جاتے ہیں۔ حاکموں سے مسئلہ پوچھو۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ میری نیت نیک ہے

۱۶۷

شاید اللہ تعالیٰ مجھ سے باز پرس نہ فرمائے۔ اِنّما الاعمال بالنیات (تحقیق اعمال نیتوں پر موقوف ہیں) صحیح حدیث ہے اور سلسلہ وار پہنچی ہے +

رُقعہ ۱۲۳

خواجہ عبد الرحیم نے اس دُنیا سے کُوچ کیا دین دار پرہیزگار تھا۔ محنت و مشقت سے اُسے پُورا پُورا حصّہ ملا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے حضور میں کھڑا تھا۔ دوہتی خنجر اُس کی کمر میں تھا۔ ہمیں پسند آیا۔ ہم نے کہا یہ بہت خوش وضع ہے۔ اُس نے جواب میں عرض کیا۔ کہ اس کی صورت سے اس کا نام زیادہ اچھا ہے۔ ہم نے پُوچھا۔ کیا ہے۔ اُس نے کہا۔ راضی نکوش (راضی کو مار ڈالنے والا) ہم نے (یا) کہ سرکار والا میں بھی اسی وضع اور نام کے خنجر تیار کئے جائیں۔ اُس نے کمر سے خنجر اُتار دیا۔ اور

۱۶۸

بطور نذر پیش کرکے عرض کیا۔ کہ جب تک وہ تیار ہوں۔ یہ ناچیز تحفہ سرکار اشرف میں رہے۔ یہ کہہ کر وہ آداب بجا لایا۔ اور چلا گیا +

اس کے بیٹوں کا حال بیان کرو۔ یا عنایت اللہ خاں سے کہو کہ وہ عرض کرے تاکہ ہر ایک کو اُس کی قابلیت کے مطابق مرتبہ دیا جائے +

رُقعہ ۱۲۴

خان جہان بہادر کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون (تحقیق ہم اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں) سبحان اللہ۔ آدمی کس قدر غافل اور نفس کہاں تک اُس پر غالب ہے۔ وہ ان دنوں دکن کی صوبہ داری کا خواہاں تھا اور کس شوق سے اس کی خواہش کرتا تھا بے شک نفس کا کام سب سے بُرا ہے۔

۱۶۹

نظم

کشتنِ ایں کارِ عقل و ہوش نیست
شیرِ باطن سخرۂ خرگوش نیست

نفس کا شیر معمولی خرگوش نہیں۔ اور اس کا مارنا عقل و ہوش کے بس کی بات نہیں +

عالمے را لقمہ کرد و در کشید
معدہ اش نعرہ زناں ہل من مزید

اس نے ایک دُنیا کو نوالہ بنا کر نگل لیا۔ مگر پھر بھی اس کے معدے سے ہل من مزید (کیا اور بھی ہے؟) کا نعرہ بلند ہو رہا ہے +

دوزخ است ایں نفس دوزخ اژدہاست
کو بدریا ہا نہ گردد کم و کاست

یہ نفس دوزخ ہے۔ اور دوزخ اژدہا ہے۔ جس کا غصہ کئی دریاؤں سے بھی کم نہیں ہوتا +

ہفت دریا ما در آشامد ہنوز
کم نہ گردد سوزش ایں خلق سوز

یہ سات دریاؤں کو پی جاتا ہے۔ پھر بھی اس کی دُنیا کو جلا دینے والی سوزش کم نہیں ہوتی +

سنگ ہا و کافران سنگ دل

۱۷۰

اندر آیند اندر آں خوار و خجل

اس کے اندر پتھر اور سنگ دل کافر خوار اور شرمندہ ہو کر آتے ہیں +

ہم نہ گردد ساکن از چندیں غذا
تا ز حق آید مرا و را ایں ندا

یہ اس قدر غذا کھا کر بھی بس نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے آواز آتی ہے۔

سیر گشتی نیر۔ گوید نے ہنوز
ایں ست آتش ایں ست آتش ایں ست سوز

کیا تُو سیر ہو گیا۔ وہ کہتا ہے۔ ابھی نہیں۔ یہ جہنم ہے۔ یہ بھڑک رہا ہے۔ یہ جلن ہے +

حق قدم بر وے نہد انہ لا مکاں
آنگہ او ساکن شود از کتن فغاں

حق تعالیٰ لامکاں سے اس پر قدم رکھتا ہے۔ اس وقت وہ اللہ کے حکم سے ساکن ہو جاتا ہے +

چونکہ مجموعہ دوزخ است ایں نفس ما
طبع کل دارد ہمیشہ جزو ہا

ہمارا یہ نفس دوزخ کا ایک جزو ہے۔ اور جزو ہمیشہ کل کی خواہش رکھتا ہے +

۱۷۱

ایں قدم حق را بود کو را کشد
غیر حق خود کے گماں او را کشد

یہ خدا کا قدم ہے۔ جو اسے مار ڈالتا ہے۔ خدا کے بغیر گمان کے ذریعے سے ہی اسے کب مارا جا سکتا ہے +

قُلتے خواہم ز حق دریا شگاف
تا بہ سوزن بر کنم ایں کوہ قاف

میں خدا سے دریا کو چیر دینے والی قوت چاہتا ہوں۔ تاکہ سوئی سے اس کوہ قاف کو اکھاڑ پھینکوں۔

اللہ تعالیٰ محمدؐ اور آلِ محمدؐ ان سب پر درود اور سلام ہو) کے وسیلے سے ہمیں توفیق دے۔ اور اس سیاہ بختی سے رہائی بخشے +

رُقعہ ۱۳۵

وہ خط جو نصرت جنگ نے آں مزاج دان کو (تمہیں) بھیجا تھا۔ ہم نے پڑھا۔ اس میں اس نے داؤد خان کے متعلق

۱۷۲

لکھا ہے۔ اور اپنی خدمت گزاری کا اظہار بھی کیا ہے۔ اسے جواب دے دینا چاہئے اور قلعہ فتح ہونے تک اسے امیدوار رکھنا چاہئے۔ اس کے بعد شاید اُن درخواستوں میں سے جو اس نے کی ہیں۔ بعض منظور کر لی جائیں۔ مگر اس سے پہلے اُن کی منظوری کا کوئی امکان نہیں۔ قلعہ فتح کرنے کی تیاری کے لئے تربیت خان کو حکم بھیج دو۔ کہ جو کچھ ضروری ہو۔ روانہ کر دے۔ اور اس طرف کے قلعہ داروں کو بھی لکھو۔ کہ توپ خانہ کا سامان مثلاً جنائر۔ رام جنگی اور گولہ بارود خان نصرت جنگ کے لشکر میں پہنچا دیں +

الحکم للہ الواحد القہار وفضل اللہ ما یشاء
حکم اللہ کے لئے ہے۔ جو ایک اور زبردست ہے۔ اور اللہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے +

۱۷۳

رُقعہ ۱۳۶

سپہ دار خان کے خط سے واضح ہوا۔ کہ بے مہابت کو سزا مل گئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اِس بات پر خدا کا شکر ہے۔ اس کے منصب میں ہزاری ذات اور ہزار فروں بردار سواروں کا اضافہ کرنا چاہئے نیز خلعت۔ تلوار۔ گھوڑا اور ہاتھی بھیجنا چاہئے اور اُس کے ہمراہیوں کے منصب میں اضافہ کرنے کی تجویز بھی سوچنی چاہئے۔ اُسے اس خوش خبری سے خوش کرنا چاہئے اور اگر ضروری ہو۔ تو اس کے وکیل کی بھی ترقی کرنی چاہئے۔ نعم المولیٰ ونعم الوکیل اللہ تعالیٰ نیک روزگار اور نیک وکیل ہے +

رُقعہ ۱۳۷

ہم نے فرزند زادہ بہادر کے لئے پانچ ہاتھی نکالے ہیں۔ ان میں سے وہ کو پسند

۱۷۴

کر کے اُن کے وکیل کے حوالے کرو۔ اور گھوڑا۔ خلعت اور جڑاؤ خنجر معہ دستی بھی اُسے عنایت کئے ہیں۔ جواہر خانہ سے دریافت کر لو +

رُقعہ ۱۳۸

واقد نگار اور زبردست خان نے سید میرک کے بارے میں چند باتیں لکھی ہیں۔ کیا اُن کی کچھ اصل ہے یا نہیں؟ وہ اپنے آپ کو دین دار لوگوں میں شمار کرتا ہے۔ اس بارے میں عنایت اللہ خاں سے پوچھو۔ صالح خان نے اکبر آباد کی صوبہ داری کے فرائض خوب انجام دئے ہیں۔ گوپال سنگھ کو بھی اس کی مدد کے بارے میں لکھا جائے۔ اور خان مذکور کو تسلی کا خط تحریر کیا جائے۔ (ع)

چنار تا بکجا عیب مفلسی پوشد
چنار کہ ننگ مفلسی کا عیب ڈھانپے گا +

۱۶۵

رقعہ ۱۳۹

اہتمام خاں مرحوم پر جو ہنگامہ گزرا - اس کا سبب اسی لوگوں کی غفلت ہے ان کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہئے - بلکہ ان کی پیٹھ اور کمر کو بے توجہی کے تازیانے سے توڑ دینا چاہئے - ایسا دین دار - اور ہوشیار آدمی کہاں ملتا ہے - اس نے گھوڑوں کو ایسا تیار کیا تھا - اور اصطبل کو اس طرح رونق دی تھی - کہ کچھ کہنے کی بات نہیں واللہم اغفرہ وارحمہ وانت خیر الراحمین - یا اللہ ! اسے بخش دے - اور اس پر رحم کر - کہ تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے +

سیف خان کو فتنہ پردازوں کی تنبیہ کے بارے میں تاکید سے لکھیں - اس کی مدد بھی کی جائیگی - اور اس کے لئے انتظام کی زحمت نہیں اٹھانی پڑے گی یہ کام اہم اور نہایت اہم ہے +

۱۶۶

جرمانہ کا روپیہ ہضم کر لے - یہ غلط ہے - جاگیر سے روپیہ اس وقت لیتے ہیں - جب منصب دار دربار میں اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو - وکیل کو بٹھا کر اسی وقت بادشاہی روپیہ لے لو - اور ہماری اشرفیاں کو نقد وصول کرو - باقی کا خیال رکھو - اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں ! طاب ثراہ ! اُن کی قبر خوشبو دار ہو) جرمانہ کے روپیہ کے لئے بہت تاکید فرمایا کرتے تھے - اور فوراً سخت و شدید خلافوں کو مقرر کرکے روپیہ وصول فرما لیا کرتے تھے +

ہمیں یاد ہے - کہ ایک دن انہوں نے جعفر خاں کو جن دنوں وہ زیارت کے منصب پر سرفراز تھا - غسل خانہ میں بٹھا کر اس سے اشرفیاں لے لی تھیں - خان مذکور نے غسل خانہ کے داروغہ سے جس کے فرائض میں جرمانہ کا روپیہ وصول کرنا بھی تھا - جبر کر اسے نقصان اور تکلیف پہنچانے پر کمر باندھ لی - اعلیٰ حضرت نے برادر

۱۶۷

رُقعہ ۱۴۰

مہین پور خلافت نے چوتھے بیٹے کے منصب میں اضافہ کرنے کے لئے لکھا ہے بظاہر بلند مرتبہ سوار زیادہ ہیں - برابر کر دینے چاہئیں - مگر چھوٹے کو بڑے سے بڑھا دینا مناسب نہیں - ان کی دل جوئی کی خاطر اور طرح رعایت کی جا سکتی ہے - یمنی خان اور ہندو میں اتفاق نہیں - ہذان خصمان اختصموا فی ربہم - یہ دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہیں - اُن کی دشمنی خدا کے معاملے میں ہے +

رُقعہ ۱۴۱

رُوح اللہ خان نے اس طریق سے روپیہ ادا کیا - جو حد سے زیادہ خرچ کرنے والے دل دار کے شایان ہے - کہ اس طرح

۱۶۸

ناصربان سے فرمایا - کہ دیوان برخاست ہونے کے بعد دونوں میں صفائی کرا دیں - اور داروغہ کو خان مذکور سے ایک دوشالہ دلا دیں +

رُقعہ ۱۴۲

صدر الصدور (سب سے بڑا صدر) کا پیش کار حقیقین کو دوبارہ حضور میں لا رہا ہے - اگر وہ کچھ عرض کرنا چاہتا ہے - تو اسے منع کر دو - کہ پھر ایسا نہ کرے +

رُقعہ ۱۴۳

آج تربیت خاں نے دو تین منگباشیوں[1] کے بارے میں جنہوں نے اس جنگ میں ہمت و کوشش سے کام لیا تھا - عرض

[1] منگباشی : ہزار جوانوں کا سردار +

۱۷۹

کی۔ کہ انہیں دو جاگیریں عنایت کی جائیں۔ خان مذکور سے کہنا چاہئے۔ کہ باوجود اس کے کہ تم نے ملازمت میں عمر بسر کی ہے۔ اور ہمارے حضور میں پرورش پائی ہے۔ اتنا بھی نہیں جانتے۔ کہ یہ لوگ اس بات کے اہل نہیں۔ کہ انہیں اس قسم کی رعایت دی جائے۔ تاہم تمہاری دل جوئی اور بادشاہی خدمات میں سرگرمی کے باعث ایک لاکھ مرحمت کی جاتی ہے۔ جو جواہر خان پہنچا دے گا۔ منہ المداد و التائید۔ امداد اور تائید اللہ کی طرف سے ہے مگر آئندہ منگباشیوں کے حق میں ایسی عرض نہیں کرنی چاہئے۔ اور اگر کسی سے کوئی نمایاں بادشاہی خدمت ظہور میں آئے تو۔ اور وہ تمام شرائط کے ساتھ شاہی خدمت انجام دے گا۔ تو ہم اسے خلعت اور نقد روپیہ انعام دیں گے۔ اور اگر سرکار والا کی خدمت انجام دیتے ہوئے اس کا گھوڑا مر جائیگا۔ تو ہم اور گھوڑا عنایت کرکے

۱۸۱

کر دینا چاہئے۔ اور اس کو جاگیر دے دینا خدا کی مہربانی کا شکر کرنا ہے +

ہمارے حکم کے مطابق خان مذکور کو تنبیہ کے طور پر لکھا جائے۔ کہ یہ معاملہ اس طرح کیوں ہوا۔ اور کس وجہ سے انجام کار پر نظر نہ رکھی گئی۔ جب نوکروں کی تنخواہ نہیں پہنچتی۔ قلعوں میں غلہ نہیں ہوگا۔ اور چور ان نامردوں پر غالب آجائینگے۔ اس وقت تم کہاں ہوگے۔ اور اگر دربان تنخواہ لے کر ہمارے کام میں مصروف ہیں۔ تو غنیمت ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ اس خیال کے بغیر اور ہو بھی کیا سکتا ہے اپنی غرض کے لئے دلی خدمت کے کاموں کو جو اصل میں خدا کا کام ہے۔ درہم برہم کر دینا۔ اور دو دن کی زندگی کے لئے جہاد کرنے والے لوگوں کا حق پامال کرنا۔ جس سے نقصان اٹھانے والے اغیار کو تقویت پہنچتی ہے۔ کون سے نمک حلال مسلمان کا قاعدہ ہے۔ بہر حال تمام نوکروں سے تنخواہ

۱۸۰

اسے سرفراز و دل شاد کر دیں گے +

رقعہ ۱۴۴

تربیت خان ابھی تربیت کا محتاج ہے۔ باہر سے اطلاع ملی ہے۔ کہ جو روپیہ اس نے قلعوں کے نوکروں کے واسطے لیا ہے۔ اس کا حساب کسی کو نہیں دیا۔ شریر واقعہ ہوگا۔ کیا کہتا ہے۔ تم نے اسی بات کے لئے تو مقرر کیا ہے۔ یہ لوگ اپنے مطلب کے لئے عہدہ بادشاہی خدمات انجام دیتے ہیں۔ اور اپنا نفع سیاہ کرکے خیری بیچنے میں جان بوجھ کر نادان بنتے ہیں۔ بڑے بڑے فتنہ پردازوں کا مضبوط قلعہ بنانا۔ اور عیسوی خاں کا نگہبانی کرنا کس لئے ہے۔ اگر پہلے سے خبر لیجاتی۔ تو ہرگز یہاں تک نوبت نہ پہنچتی اسے جاگیر سے معزول کرنے کے بعد برہان اللہ خاں کو جس نے جاگیر نہ ہونے کی شکایت کر رکھی ہے۔ اس کی جگہ مقرر

۱۸۲

کا قبض الوصول لے کر بھیجو۔ اور اگر تم ایسا نہیں کروگے۔ تو خیانت کرنے والوں اور بے دینوں کے مددگاروں کی سزا کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ ان اللہ لا یھدی کید الخائنین۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے مکر و حیلہ کو راہ نہیں دیتا +

رقعہ ۱۴۵

اس امین نے جو عنایت اللہ خاں کی تجویز سے کئی ذریعوں سے آیا تھا۔ اور ہمارے دربار سے مقرر ہو کر گیا تھا۔ کیا کیا ہے (ع)

ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد

جو چیز نمک کے کان میں گئی۔ نمک بن گئی +

اس میں مقابلے کی بھی طاقت نہیں۔ کیا کرے۔ مجبور ہے۔ لیکن اگر ایسا تھا۔ تو وہ لوٹ کر چلا کیوں نہ آیا۔ اگر وہ

۱۸۳

تنخواہ نہیں دیتے تھے۔ تو آنے تو دیتے تھے
اُسے بھی اپنی طرف سے تاکید کلمہ دو +

رُقعہ ۱۴۶

معلوم ہوتا ہے کہ مہابت خان حیدرآبادی
نے لاہور میں وفات پائی۔ اُس کا پوتا جس
کا باپ اپنے والد یعنی مہابت خان کے
سامنے انتقال کر چکا ہے۔ اور کوئی ورثہ
نہیں رکھتا۔ وہاں کے دیوانِ جاگیرات کو
لکھ دو۔ کہ اُس کے مال و اسباب پر پوری
طرح مستعدی اور دیانت داری سے قبضہ
کر لے۔ کیونکہ پادشاہی خزانہ عوام کا مال
ہے۔ خلیفہ امین ہے۔ اور نوکر خلیفہ کے
گماشتے ہیں مشقتوں اور ضعیفوں کے
سوا اوروں کو اس میں سے کیا مل
سکتا ہے !

۱۸۴

رُقعہ ۱۴۷

مرحمت خان آج قیمتی لباس پہن کر دربار
میں آیا تھا۔ مگر اُس کے پاجامے کا پائنچہ
اس قدر لمبا تھا۔ کہ پاؤں نظر نہیں آتا
تھا۔ ہم نے محرم خان کو حکم دیا۔ کہ اس
بے ڈولف کے پائنچے میں سے دو گرہ
کپڑا کاٹ ڈالے۔ اُس فدوی (تم) بھی اُسے
کہیں۔ کہ پائنچہ اسی قدر رکھنا چاہیئے۔ جس
قدر دربار میں مقرر ہے۔ ورنہ دربار
میں قدم نہ رکھے۔ مرد کو چاہیئے۔ کہ سادہ
اور مفید لباس پسند کرے۔ زینت اور
تکلف عورتوں کا خاصہ ہے۔ اور انہیں
کو زیب دیتا ہے۔ اس موقع کے مناسب
اور باتیں بھی نصیحت کے طور پر اُسے
کہنی چاہئیں +

۱۸۵

رُقعہ ۱۴۸

ہم تو پان تک نہیں کھاتے۔ لیکن اس
کارخانہ نے اور ہی رنگ اختیار کر رکھا
ہے۔ جس سے آب دار خانہ کی بھی آب و تاب
قائم نہیں رہی۔ داروغوں کی مستعدی۔ اور
دُور اندیشی یہ ہے۔ کہ وہ ہر وقت ہر جگہ
اپنے کارخانوں کو شان و شوکت سے آراستہ
رکھتے ہیں۔ تاکہ اُن کا کام ظاہر اور اُن
کی نفاست مزاج و پاکیزگی طبع ہم پر آشکارا
ہو۔ تمام اہلِ نظر ہماری دولتِ خدا داد
کی عظمت و شان معلوم کریں۔ اور اُس
کی رونق اور اوج دیکھ کر کوتاہ نظر لوگ
پست ہو جائیں۔ افسوس فقیری کا دعویٰ
اور یہ تمام فخر و ناز۔ خدا جو سب ماکولوں
کا مالک اُس کی قسم۔ یہ غیر موزوں۔ و
نادرست ہے +
عاقل خان نے اس حکم کے مطابق جو
دار الخلافہ کا قلعہ تعمیر کرنے کے بارے میں

۱۸۶

مہابت خان کے نام صادر ہوا تھا۔ خوب
جواب لکھا ہے۔ نوکر ایسا ہی چاہیئے۔ اللہ
تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے +

رُقعہ ۱۴۹

فدوی درگاہ وزارت خان! عبدالرحمن خان
کا انتقال ہو گیا۔ مالوہ کی دیوانی کے لئے
چند ایسے لوگوں کے نام بھیجو۔ جنہوں نے
نمایاں خدمات کی ہوں۔ رکھناتہ سعد اللہ
خان جن دنوں دیوانی کے فرائض انجام دیتا
تھا۔ کہا کرتا تھا۔ کہ سرکار والا کی خدمت
پر اُس شخص کو مقرر کرنا چاہیئے۔ جو تجربہ
کاری کا جوہر اور معاملہ آرائی کا داغ رکھتا
ہو۔ نہ کہ غرض پرست آدمی کو +

رُقعہ ۱۵۰

آں فدوی مدار المہام دتم! ہمارے قضا

۱۸۶

مثال حکم کے مطابق فرزند عالی جاہ کو لکھیں کہ نیک نام خان کی تحریر سے معلوم ہوا۔ کہ تم نے اپنے قدیم دیوان کے تینوں بیٹوں کو برطرف کر دیا ہے۔ تم ذہین اور عقلمند ہو۔ جو بھی چاہے کرو۔ اب کہ فضائل خان اور امیر ہادی کے ساتھ ان کی رنجش ہو گئی ہے۔ ہم نے عنایت اللہ خان کو اُن کا وکیل مقرر کیا ہے۔ تمہیں واضح ہو۔ کہ کوکلتاش خاں سے دکن کی نظامت اور رُوح اللہ خاں سے حیدر آباد کی صوبہ داری کے وقت بعض نامناسب حرکات سرزد ہوئی تھیں۔ ہم نے مصلحتاً کچھ مُدت اُن پر غصّہ و عتاب روا رکھا تھا۔ اور آخر اُن کی قدیم خدمات پر نظر رکھتے ہوئے اُن کے ساتھ موافقت کر لی تھی +

ہم نے اعلیٰ حضرت (شاہ جہان) کی زبان سے سُنا ہے۔ کہ ایک روز عرش آشیاں اکبر بادشاہ نے فرمایا۔ کہ ٹوڈرمل ملکی و مالی معاملات کی تہ تک پہنچتے ہیں

۱۸۷

کی تحریر سے معلوم ہوا ہے۔ یا کوئی غیبی خبر ہے۔ اِس بارے میں نہ کوئی حکم صادر ہوا ہے۔ اور نہ ہم نے کہا ہے۔ وہ بتائے کہ اُس نے سپہ سالاری کا منصب کہاں سے حاصل کیا؟+

رُقعہ ۱۵۲

دیوان کی کچہری کے داروغہ محمد باقر کا انتقال ہو گیا۔ اور شکار خاں کی نسبت عام لوگوں میں طرح طرح کی افواہیں مشہور ہو رہی ہیں۔ ایک روز ہم نے سواری میں سُنا۔ کہ لوگ اِس کو اُس کی نسبت کیسی قدر بُرا کہتے تھے۔ ہم نے دوبارہ کہا۔ کہ اُس کا شرارت سے اور اِس کا مدارت سے باز آنا مفید نہ ہوگا۔ اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا۔ تم بہتر جانتے ہو۔ کہ اُس مرحوم کے سر پر کیا گزری۔ اور اِس جانے والے کے سر پر کیا گزرے گی؟+

۱۸۸

مقبل رسا رکھتا ہے۔ لیکن اُس کا غرور پسند نہیں آتا۔ ابوالفضل اسے اچھا نہیں سمجھتا تھا۔ چنانچہ اُس نے ایک طرح کی شکایت کرنی شروع کی۔ اُسے جواب ملا۔ کہ ہم اپنے پروردہ کو برطرف نہیں کر سکتے لہٰذا ایسے آدمیوں کے ساتھ مجبوراً موافقت کرنی چاہیئے۔ فرد۔

خدائے راست مسلّم بزرگی و الطاف
کہ جرم بیند و نالی بر قرار دارد

خدا کی بزرگی اور مہربانی مسلم ہے۔ جو قصور دیکھتا ہے۔ اور رزق قائم رکھتا ہے +

رُقعہ ۱۵۱

خان فیروز جنگ نے اپنے کام کو ادھورا چھوڑ دیا۔ باوجودیکہ فرزند زادہ برہان پور سے آیا ہے۔ وہ اُس کی ملاقات کو نہ گیا۔ اور وہ جو اپنے آپ کو سپہ سالار لکھتا ہے۔ کیا یہ وکیل

۱۸۹

۱۹۰

نفس امّارہ آدمی کو نیک کام کرنے۔ اور عاقبت کا توشہ جمع کرنے نہیں دیتا۔ ورنہ سب جانتے ہیں۔ کہ ظلم کرنا بُرا۔ اور ظالموں کو کسی کام پر مقرر کرنا اس سے بھی بُرا ہے۔ بھوکے کو عہدہ دینا غریبوں کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اگر کسی کو آخرت کی باز پُرس پر شک ہو۔ تو جان بوجھ کر اُس سے عہدہ برآ ہونا مشکل ہے۔ اور یقین رکھنے کی صورت میں تو واقعی مشکل ہے۔ اُسے جاگیر دے دی جائے۔ لیکن عہدہ نہ دیا جائے۔ (ع)

داد داد از دست غفلت داد داد

غفلت کے ہاتھ سے فریاد ہے۔ فریاد ہے

علی جاہ کے لشکر میں ایک شخص غلام محی الدین نے فقیری کی دوکان لگا رکھی ہے۔ حالانکہ اُس پر فقیری کی صرف تہمت ہے۔ اُسے نکال دینا ضروری ہے۔ شعر

ایں نہ مردانند ایں ہا صورتند
بستۂ نانند و مرد شہوتند

۱۹۱

یہ مرد نہیں ہیں۔ صرف ان کی صورت مردوں جیسی ہے۔ یہ لوگ تو روٹی کے غلام اور خواہش کے بندے ہیں +
ان ذلیل جاہلوں کے مزاج میں خلل ہے۔ اور ان کے قول باطل ہیں۔ ایسے لوگوں میں ایمان کہاں اور اسلام کہاں!

رُقعہ ۱۵۳

سرکار والا میں ان کی جو تنخواہ باقی ہے اس کے متعلق انہوں نے التماس کی ہے۔ کہ وہ پرگنۂ لودھی پر مقرر کی جائے انہیں لکھنا چاہئے۔ یا وکیل سے کہ دینا چاہئے۔ کہ اگر ان کی تنخواہ باقی رہ جائیگی۔ تو کیا مضائقہ ہے۔ مطالبہ نقدی۔ قیمت۔ اور جواہر وغیرہ کے حساب میں شمار ہو جائیگی۔ یہ سوداگری کا اصول نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت (شاہ جہاں) شہزادوں اور امرا کی جاگیروں میں سے پوتے حصے سے زیادہ

۱۹۲

کاٹ لیا کرتے تھے۔ ہمارے زمانے میں تمام قاعدے الٹ پلٹ ہو گئے +
بعض اوقات جدۃ الملک خود کہا کرتے تھے۔ کہ ہم کبھی باہر کے علاقوں میں مقرر نہیں ہوئے۔ اگر کبھی اتفاق ہوگا۔ تو لوگ ہماری محنت و سرگرمی کا جوہر دیکھ لینگے۔ یہ بات ہرکاروں کی زبانی لفظ بہ لفظ ہمارے پاس بیان کی گئی تھی۔ اس وقت کہ خبروں کے عریضوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کم بخت دشمن ذوالفقار خان پر حملہ کرکے ریہ نہیں چھوڑے گا۔ اور خان مذکور کو عاجز کر دے گا۔ اس کے لئے مددگار فوج کی ضرورت ہے۔ جدۃ الملک کے نام حکم بھیجا گیا۔ کہ وہ کمک کے طور پر اپنے بیٹے کو جلد روانہ کر دے۔ چونکہ اس کے پہنچنے میں دیر ہو گئی۔ اس لئے ہمارے دستخط سے ایک شاہی پروانہ صادر ہوا۔

۱ ملک کا سردار +

۱۹۳

کہ وہ اپنے آپ کو بیٹے کا عاشق سمجھتے ہیں۔ اب کہ وہ عاجز آ گیا ہے۔ جلد دوڑنے میں غفلت کیوں ہے۔ مدعی ہونا اور بات اور دعویٰ کو پورا کر دکھانا اور بات ہے۔ (ع)
دیگر بجود مناز کہ ترکی تمام شد
پھر اپنے آپ پر ناز نہ کرنا۔ کیونکہ ترکی تمام ہو گئی +

رُقعہ ۱۵۴

قدیم الخدمت قدوی! باوجودیکہ تم نے ایک عمر تک ہمارے حضور میں پرورش پائی اور خدمت کی ہے۔ اور تمہاری نسبت قانون دانی اور شرافت انسانی کا گمان اوروں سے زیادہ ہے۔ بادشاہی منصب داروں کی توہین کرتے ہو۔ اور شیخ سعدیؒ کا قول یاد نہیں کرتے۔ شعر
من و تو ہر دو خواجہ تاشائیم بندۂ بارگاہ سلطانیم

۱۹۴

میں اور تو دونوں ایک ہی بادشاہ کے غلام اور ایک ہی سلطان کی بارگاہ کے بندے ہیں +
سخت تعجب ہے +
سعد اللہ خاں کا مقولہ ہے۔ کہ الف قلم کی صورت اور نون دوات کی شکل ہے۔ جو دیوان محکمۂ شعبوں سے آراستہ نہ ہو۔ وہ ایک دیو ہے۔ جس کے آگے قلم۔ دوات رکھی ہوئی ہو۔ یا ایک جانور یا تصویر ہے۔ جو عقل و ہوش کے روح سے خالی ہے +
آئندہ احتیاط رکھو۔ اور اپنے خیال میں درگاہ والا کے ہر نوکر کو بھی اپنا ہم پلہ سمجھو اور جو امتیاز چاہئے۔ اس کی رعایت سے اسے محروم نہ رکھو +

رُقعہ ۱۵۵

فرزند زادہ محمد عظیم نے آج عرض کیا

۱۹۵

ہے۔ کہ لشکر پور کا پرگنہ شاہ عالی جاہ کی جاگیر میں مرحمت کیا جائے۔ اُن سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ کس اُمید پر اُن کے دل میں اس خیر خواہی کا خیال آیا۔ اگر شاہ نے اس فرزند زادہ کو اِس بات کا اشارہ کیا ہے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ ایسے خیال ان خیالات سے در گزریں۔ کیونکہ اِس طرح دلی اخلاص زیادہ نہیں ہوتا۔ بلکہ غرور و تکبّر میں اضافہ ہوتا ہے۔ کفی باللہ تعالیٰ وکیلاً۔ وانا ادعوا ان یرحم کلہم ویدخلہم خلاً خلیلاً۔ اللہ تعالیٰ ہی کافی وکیل ہے۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا ان سب کو بخشے۔ اور انہیں دائمی ساتھ میں داخل کرے +

رُقعہ ۱۵۶

تم نے مخلص خان کے انتقال کی خبر سُنی ہوگی۔ ہم اُس کی شرافتِ انسانی اور خدا

۱۹۶

شناسی۔ ہمہ دانی کے جوہر کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو۔ اِس دنیا کے گھر یعنی دُنیا میں سفتیاں بہت زیادہ اور اس کے فائدے غیر مستقل ہیں۔ سمجھنے والا دل اور دیکھنے والی آنکھ کہاں ہے۔ ایک شخص نے شکایت کے طور پر ہم سے کہا تھا۔ کہ یہ شخص کسی کو اپنے سے بہتر نہیں سمجھتا۔ ہم نے جواب دیا۔ کہ وہ اپنے سے بہتر کسی کو پاتا ہی نہیں +

رُقعہ ۱۵۷

غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کے نام

ہم مذاق دوست خان فیروز جنگ! ہم چاہتے تھے۔ کہ اس خیر خواہ کی (تمہاری) بیمار پُرسی کے لئے خود آئیں۔ لیکن کس طرح۔ اور کس نظر سے دیکھیں۔ اِس لئے ہم نے سعادت خاں کو اپنا قائم مقام بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ وہ ہماری آنکھ سے دیکھے

۱۹۷

اور دل کی بات کا اظہار کرے +
تازہ میووں میں سے جو یہاں ملتا ہے وہ انگور ہے۔ لیکن یونانی طبیب اسے ان عمدہ مخلص مزاج دانوں کے (تمہارے) لئے نقصان دہ کہتے ہیں۔ اس لئے ہم خود بھی اسے نہیں کھاتے۔ اللہ پاک نے چاہا۔ تو پوری صحت اور جلد شفا کے بعد انگور کھائیں گے۔ شعر۔

یارب ایں آرزوئے من چہ خوش است
تو بدیں آرزو مرا برساں

اے خدا! میری یہ خواہش کیسی اچھی ہے تو مجھے اس خواہش تک پہنچا دے +

رُقعہ ۱۵۸

میرے ہم مزاج دوست خان فیروز جنگ! فوج کی تفریق لاعلاج ہے۔ اپنے صاحبزادے کو ہمارے نوازشوں سے بھرے ہوئے حضور میں بھیج دو۔ تاکہ وہ انعامات سے سرفراز

۱۹۸

ہو کر پھر اس دولت خواہ کے (تمہارے) پاس پہنچ جائے۔ فرد۔

اں مشو نومید چوں واقف نہ ز اسرارِ غیب
باشد اندر پردہ بازیہائے پنہاں غم مخور

ہاں۔ نا اُمید نہ ہو۔ کیونکہ تو غیب کے بھیدوں سے واقف نہیں ہے۔ پردے کے اندر پوشیدہ تماشے ہوا کرتے ہیں۔ غم نہ کر۔ فرد

آنچہ دل از فکرِ آں بے سوخت بیم ہجر بود
آخر از بے مہریِ گردوں ہماں ہم ساختیم

جس چیز کی فکر سے دل جلتا تھا۔ وہ ہجر کا خوف تھا۔ آخر آسمان کی نامہربانی سے ہم نے اس کے ساتھ بھی موافقت کر لی +

رُقعہ ۱۵۹

میرے ہم مزاج دوست!۔ خان فیروز جنگ! خدا کا شکر ہے۔ کہ ہمارے دل دُور نہیں۔ شعر۔

۱۹۹

گر دریمنی و با منی پیش منی
ور پیش منی و بے منی دریمنی

اگر تو یمن میں ہے - اور تیرا دل مجھ میں ہے - تو تو میرے پاس ہے - اور اگر تو میرے پاس ہے - لیکن تیرا دل مجھ میں نہیں ہے - تو تو یمن میں ہے +

اکثر رات اور دن کے حالات سے اطلاع دیتے رہیں - تاکہ ظاہری ملاقات میسر ہو - ہم نے عنایت اللہ خاں ملازم کو نہیں دیکھا - اُس کی جگہ خالی ہے - (۲)

شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل است
پھول کی شاخ جس جگہ پھوٹتی ہے وہیں پھول کھل جاتے ہیں +

رُقعہ ۱۶۰

ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ کے نام

میرے بے لاگ دوست نصرت جنگ! پہلے پہل یہ مُلک، دہلی کے بادشاہوں کی

۲۰۰

سلطنت میں تھا - زبردست برہمنوں نے اُن سے یہ مُلک چھین لیا - اور اُن کو نفسانی لذتوں میں مصروف اور مٹا ہُوا اور کمینی دُنیا کے کاموں میں غرق دیکھ کر فرصت کو ہاتھ سے نہ دیا - اور اپنے لئے تخت اور چتر بنا لیا - جو کچھ اُنھوں نے کیا تھا - اُس کا بدلہ حقیقی انتقام لینے والے (خدا) کی درگاہ سے پا لیا - یعنی وہی بے وفائی اور نمک حرامی جو اُنھوں نے اپنے آقاؤں کے ساتھ کی تھی - اپنے نوکروں کے ہاتھ سے دیکھ لی - اور سیوا وغیرہ نے بھی اُن کے ساتھ بُرا سلوک کیا -

شعر

دریاب کنوں کہ دولتت ہست بدست
کیں دولت و مُلک مے زود دست بدست

اب کہ تیرے ہاتھ میں سلطنت ہے - جو کچھ تجھے حاصل کرنا ہے - حاصل کر لے - کیونکہ یہ دولت اور مُلک ہاتھوں ہاتھ چلا جاتا ہے +

۲۰۱

رُقعہ ۱۶۱

ہم زنجیر علاقہ مخالفوں کے شہر کے اس کافر اور بادشاہ کے دشمن کے ہاتھ میں کس طرح چھوڑ دیں؟ اور حاصل ہو سکنے والے کام میں ظاہری رکاوٹ کے بغیر غفلت کیوں کریں؟ کیا ہم نے صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں عزت کی فضیلت نہیں پڑھی؟ یا ہم مُلک گیری اور فتنہ انگیز شخص کو قید کرنے کا سلیقہ نہیں رکھتے؟

رُقعہ ۱۶۲

خان نصرت جنگ! تم فتنت خاں کے سوا اپنے مقرر کردہ آدمیوں مثلاً راؤ دلپت وغیرہ کو شہزادہ عالی جاہ کے پاس چھوڑ دو - کیونکہ واں بھی کام بہت ہے - اگر اُن کا ہاتھ کوتاہ ہوگا - اور کام میں کسی قسم کی خرابی واقع نہیں ہوگی - تو بہتر ہے -

۲۰۲

کیونکہ بعض بے حیا آدمی رانا کے ساتھ[1] آنکھ کان سے تیر مارتے ہیں - اور نہیں سمجھتے - کہ وہ اپنے آپ کو وبالِ آخرت کے تیر کا نشانہ بناتے ہیں - اشعار

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو

گندم سے گندم اُگتی ہے - اور جو سے جو - عملوں کے بدلے سے غافل نہ ہو +

صبا بہ لطف بگو آں غزالِ رعنا را
کہ سر بہ کوہ و بیاباں تو دادۂ ما را

اے صبا! اُس بانکے ہرن کے بچے (دوست) کو مہربانی کے ساتھ کہہ - کہ تُو نے ہمارے سر کو پہاڑ اور جنگل میں بھٹک دیا ہے + عاقبت بخیر ہو +

[1] ساتھ دیتے ہیں کہ تُو نے ہمیں پہاڑوں اور جنگلوں میں آوارہ کر دیا ہے +

۲۰۳

رقعہ ۱۶۴

میرے بے باک دوست نصرت جنگ!
چونکہ دکن کا فتح کرنا ایک اہم کام تھا۔ اس لئے ساری ہمت اسی کام میں صرف ہو گئی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ کامیابی کی صورت نظر آئی۔ لیکن اس مبارک سفر میں بہ خرچ ہوا اور ہو رہا ہے۔ اس کا انحصار ہندوستان کے خزانے پر ہے۔ تمام روپیہ ملازموں کی تنخواہ پر صرف ہو رہا ہے +

سنا چاہا ہے۔ کہ کرناٹک میں بہت سے بڑے بڑے پرانے قلعے ہیں۔ بیجا پور کا زمیندار جو بے تعلق ہے۔ زبردستی ان پر قابض ہے۔ اور سیوا کا پوتا اور باپ دونو پرانے گنہگار۔ اس کا (زمیندار بیجا پور کا) ملک بظاہر ایسا مضبوط نہیں۔ سیدی مسعود خاں مرحوم کہتے تھے۔ کہ اس کا محصول شر اشرفی لاکھ ہون ہے۔ یہ اس کے قبضے میں

۱؎ ہون کا سکہ +

۲۰۴

کیوں رہے؟ اس سے اور اپنے نائب داؤد خاں سے ملک کی حقیقت اور لڑائی کی تدبیر دریافت کرو۔ چشم پوشی اور غفلت کس لئے ہے +

رقعہ ۱۶۵

میرزا صدر الدین محمد خان صفوی بخشی دوم کے نام

میرزا بخشی! مخلص پنجابی دو صد و پنجاہ کے منصب پر سرفراز ہو گیا ہے۔ دیوان میں آ کر سلامی دے +

۲۰۵

حشرت امروز بے اندیشۂ فردا خوش است
سنیچر کی فکر لڑکوں کے جسد کو تلخ کرتی ہے
آج کی خوشی کل کے اندیشہ کے بغیر اچھی ہے
بہر حال معتبر اہل کاروں کو ہر حالت میں ڈرنا اور خوف کھانا اور ہر وقت الحفیظ و الاماں کہنا چاہئے +

رقعہ ۱۶۶

میرزا بخشی! محمد ابراہیم شرمسار بیگم کی سفارش پر سہ ہزاری دو صد و پنجاہ صد

۲۰۶

سوار کے منصب۔ میرزا خانی کے خطاب اور دو ہزار روپیہ کے نقد انعام سے سرفراز کر دیا گیا ہے۔ ہمارے حکم کے مطابق ان عنایتوں کی اطلاع اس کو دے دو۔ فمن عفا و اصلح فاجرہ علی اللہ۔ پس جس نے گناہ بخشا اور نیکی کی۔ اس کا اجر اللہ تعالیٰ دیتا ہے +

رقعہ ۱۶۷

دار الخلافہ شاہ جہان آباد کے صوبہ دار و قلعہ دار عاقل خاں کے نام۔

اس قدیم الخدمت کی (تمہاری) عرضی نظر سے گزری۔ تم نے گوشہ نشینی اختیار کرنے اور منصب ترک کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے جب ہم نے اپنے پاک دل کے گوشے کو جو خاص منظور نظر اور لطف و نوازش کا پالا ہوا ہے۔ تمہارے سپرد کر دیا ہے۔ تو تم سے بہتر اور کون سا گوشہ چاہتے

۲۰۸

ہو۔ اور موت کا مقدر یہی ہے۔ کہ الموت قریب من شہاك النعل و اقرب من حبل الورید۔ موت جوتے کے تسمے اور شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ ہائے۔ ہائے۔ افسوس۔ شعر

گفت کہ دوست دگاہے زدل دگاہے زپایانم
بشدت بے روی اے شہ بے ترحم کہ واماندم

کبھی تو اپنے ہاتھ سے کبھی دل سے اور کبھی پیچھے کی طرف ہے۔ اے عمر! تو تیزی کے ساتھ چلی جا رہی ہے۔ میں ڈرتا ہوں۔ کہ پیچھے نہ رہ جاؤں +

اگر مناسب جانو۔ تو ہم تمہیں عالی جاہ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی رنج ہے۔ تو ہم صلح کرائے دیتے ہیں۔ ناکہ تم اس فانی (راقم) کی امانت میں خیانت نہ کرو۔ جو کچھ دل میں آوے۔ لکھو۔ یا عرض کرو +

۲۰۹

رُقعہ ۱۶۹

عنایت اللہ خان کے نام۔

کل ابو الوفا حاضر تھا۔ کہ ایک سادہ دل درویش نے آ کر اپنے عیال کے لئے کچھ مانگا۔ ہم نے کہا۔ فقیر کو غرض سے کیا کام۔ فقیر کا دل کٹا ہوا۔ اور گریبان پھٹا ہوا چاہئے۔ لوگ فقیر فقیر کہتے ہیں۔ لیکن نہیں سمجھتے۔ کہ فقیر کیا ہے۔ اور اس کے کیا معنے ہیں۔ فرد۔

جہاں آئینۂ دہم ست ایں صورت پرستانش
نفس پرداز تقلیدند و مے گویند ملعی

جہان دہم کا آئینہ ہے۔ اور یہ اس کے صورت پرست لوگ صرف نفس کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ کے واسطے کرتے ہیں۔ اللھم تبتنا عن قدم الغافلین۔ یا اللہ ہمیں غافلوں کے خواب سے ہشیار کر آمین! آمین!! آمین!!!

۲۱۰

رُقعہ ۱۷۰

ہدایت کیش اور اخلاق اندیش اپنے مسلمان ہونے پر بہت فخر کرتے ہیں یہ ہم پر تو کوئی احسان نہیں۔ پہلے کا حال ایسا ہے۔ اور دوسرے کی کیفیت یہ ہے کہ وہ آپ کے مزاج کے مطابق نہ ہوا۔ انہیں سمجھا کر کہنا چاہئے۔ کہ۔ قطعہ۔

تخشے خیز د با زمانہ بسازد
ورنہ خود را نشانہ سافتن است
زیرکان زاہد مے گویند
زیرکی با زمانہ ساختن است

تخشے پیدا کر۔ اور زمانے کے ساتھ موافقت کر۔ ورنہ اپنے آپ کو نشانہ بنانا ہے۔ زمانے کے داناؤں نے کہا ہے۔ کہ عقل مندی زمانے کے ساتھ موافقت

لہ تاکستان کا ایک شہر جہاں نجم ابن عاصم نے حکومت عظیم ہے ایک کنوئیں سے چاند خلاف فطرت بیس کی روشنی بارہ بارہ میل تک جاتی تھی ۔

۲۱۲

کرنے کا نام رہے اللہ حدا واللہ کان لعہ
دیکھنے والی تو کچھ حطا کریے۔ والسلام علی
اہل الرشد۔ ہدایت۔ اہل ہدایت۔ پانے
والوں۔ اور نیکوں پر سلامتی ہو +

ان نمک حراموں نے شہزادہ کے ساتھ
جو سلوک کیا۔ وہ ہم نے سنا۔ کیا کریں
اپنے کیے کا علاج نہیں۔ اور ہم نے ان
عریضوں کے بارے میں حکم دے دیا۔ جو
ان نمک حراموں کے متعلق تھے۔ اور ایک
طرح ان کے گرفتار کرنے کی اجازت دے
دی۔ معلوم نہ تھا کہ ان بے دینوں نے
ایسی قدیمی جہالت پیدا کر لی ہے۔ کہ یہ
بادشاہوں کے حضور میں جھوٹ بولیں گے
اور اس سعادت مند کی نسبت بے بنیاد
بات کہیں گے۔ اچھا۔ یار زندہ صحبت باقی
انشاء اللہ تعالیٰ ہم سمجھ لیں گے +

بالفعل ہمارے حکم کے مطابق فرزند عالی
جاہ کو خط لکھو۔ اور جلد یار علی بیگ کو
اطلاع دو۔ کہ چکلہ کوڑا کو ویران کرنے

۲۱۳

بری الذمہ ہو جائیں۔ حاکموں۔ اہل دفتر کے
بھائیوں اور عام لوگوں کے حالات لکھنے
والوں کو تاکید اور ذمہ دار مقرر نہ کرو +

رقعہ ۱۷۱

ہدایت اللہ خان زرین رقم سے کہو
کہ یہ شعر اس بیاض میں جو شہزادہ
کام بخش کو مرحمت ہوئی ہے۔ اپنے خط
سے لکھے۔ شعر

آتش بدوست کوش در خرمن خویش
من خود شدہ ام چہ نالم از دشمن خویش

میں نے اپنے خرمن میں اپنے ہاتھوں سے
آگ لگائی ہے۔ اپنے دشمن کی کیا شکایت
کروں +

رقعہ ۱۷۲

معلوم ہوتا ہے۔ کہ میر جلال الدین جو

۲۱۴

واقعے حسن بیگ میں الفضل اہل کی قرابت
کے باعث کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ واں
کے باشندے برابر فریاد کر رہے ہیں۔ اور
واویلا کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ (ع)

اگر تو نہ دہی داد روز داد ہست

اگر تو فریاد نہیں سنتا۔ تو (کیا ہوا) داد
رسی کا ایک دن مقرر ہے۔ آخر الدوا
الکی۔ آخری علاج داغ دینا ہے۔ یہ چکلہ
ان کی جاگیر سے بدل دیا جائیگا۔ اور انہیں
اس کا کچھ عوض نہیں ملیگا۔ زمین سخت
ہے۔ اور آسمان دور ہے۔ اور دیوان کو
صاحب جاگیر رعایا اور عامل کے مابین
امین کہتے ہیں۔ دیوانی کرنا آسان اور امین
ہونا مشکل ہے۔ فوج کے حصے کی بعض
جاگیروں میں وہ ظالموں میں شمار کیا جاتا
ہے۔ سوچ سمجھ کر کسی خدا سے ڈرنے
والے۔ عقل مند اور سمجھ کو آباد و با
رونق بنانے والے شخص کو جلد مقرر کر
دو۔ تاکہ قیامت کے دن ہم۔ اور تم

۲۱۴

شاہ عالی جاہ سے جدا ہو گیا ہے ہمارے
سابق بخشی ہمت خان کا بھانجا ہے۔ وہ
تو شریف النسل اور عالی خاندان سید
زادہ ہے۔ اسے کیوں نکالا؟ وکیل سے
دریافت کرو +

رقعہ ۱۷۳

معتمد خان کی تحریر دی نہیں۔ کہ خواہ
مخواہ اس پر عمل کیا جائے۔ ان چیزوں
کا بندوبست ہو رہا ہے۔ بہر حال چونکہ
وہ خود ہی بیزار ہے۔ اور اس نے آپ
ہی استعفا دیا ہے۔ اس لئے اسے لکھو۔
کہ آ کر اکبر آباد کی دیوانی سنبھال لے +

رقعہ ۱۷۴

اسد خاں اور اس کے بیٹے نے ہمیں
لکھا ہے۔ کہ شہزادہ صاحب جنگی دانا کی

۲۱۵

نہایت پر کمر بستہ ہیں - اور چاہتے ہیں - کہ قلعہ میں پہنچیں - چنانچہ ایک روز وہ اسی ارادے سے سوار ہو کر قلعہ کے قریب گئے لیکن زمینداران مردود بندگان شاہی کی خبرداری کے باعث قلعہ سے باہر آ کر انہیں امداد نہ لے جا سکا - فتح میں دیر اسی وجہ سے ہے - حسب الحکم شہزادہ کی حفاظت اور قلعہ فتح کرنے کے بارے میں انہیں سمجھا جائے اور دوبارہ لکھ کر یار علی بیگ کے حوالے کیا جائے - کہ وہ ڈاک میں بھیج دے - ایسا نہ ہو - کہ وہ شہزادہ مرحوم و مغفور کی طرح مخالفت پر کمر باندھ لے - اور سلطنت کا کام درہم برہم ہو جائے - فرد -

حقوق خدمت صد سالہ بہ اطفال است
بگشور یکہ درو کودکان خدا وندند

جس ملک کی حکومت بچوں کے ہاتھ میں ہو وہاں سو سال کی خدمت کے حقوق لڑکوں کا کھیل ہیں +

شریف مکہ معظمہ ہندوستان میں بہت سی

۲۱۶

دولت کی خبر سن کر ہر سال نفع حاصل کرنے کے لئے اپنی بھیجتا ہے - یہ روپیہ جو ہم بھیجتے ہیں مستحقین کے لئے ہے - اس کے لئے فکر کرنی چاہئے - کہ یہ مستحقین کی جماعت کو مل جائے - اور اس حق کو ضائع کر دینے والے (شریف مکہ) کا ہاتھ اس تک نہ پہنچے - عمدہ سوداگروں - مال اوروں اور عرب شریف کی بندرگاہ کے تاجروں کو اپنی طرف سے لکھو - کہ اگر ان کے ذریعے سے حرمین شریفین (مکہ و مدینہ) کے مستحقین کے لئے روپیہ صحیح سلامت پہنچ سکے - تو بھیجا جائے - خواہ مخواہ سرکار والا کی نذر کا اظہار اور شہرت مقصود نہیں غرض صرف یہ ہے - کہ حضرت حق تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ (ان پر اور ان کی آل اور اصحاب پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو) کی پاک روحیں خوش ہوں - اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر اس ملک کے مستحقین کو کیوں نہ

۲۱۷

دیا جائے - کیونکہ اس پاک خدا کا جلوہ ہر جگہ ظاہر ہے - نحن اقرب الیہ من حبل الورید - ہم اس سے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں - فقط +

رقعات بنام اسد خاں :-

رُقعہ ۱۷۵

مہین پور خلافت محمد معظم بہادر کو لکھو - بلکہ عرض کرو - کہ جلال آباد کی فوجداری کی خدمت شیخ کریم اللہ کے سپرد کرنے کی تجویز بہت ٹھیک ہے - اس کا باپ سپاہی تھا - اور وہ بھی سپاہی ہے - نہیں اس کے مفصل حالات معلوم نہیں لکھو - کہ اس کا منصب کیا ہے +

باہر سے اطلاع پہنچی ہے - کہ اس منصب دار کا وکیل جس کی جاگیر ضوبہ کشمیر میں ہے اور جس کی بابت کا معمول کشمیری حاکم کے ذمے ہے دیوانی کی

۲۱۸

کچہری میں ایک مدت سے بیٹھا ہوا ہے - اور ہم دمن ہونے کا لحاظ کر کے اس بے پیر کشمیری (حاکم) سے اس منصب دار کا حق نہیں دلاتا - اس صورت میں اگر جاہل لوگ جہالت اور بے علمی کا گمان کریں - تو شاید اکرم الاکرمین (اللہ تعالیٰ) انہیں معاف کر دے - لیکن عالموں کے پاس کیا عذر ہے +

ہم نے بار بار بلند آواز سے کہا ہے - اور پھر کہتے ہیں - کہ ہمیں حق کی تحقیق اور ظلم کے دور کرنے میں اپنے کسی بیٹے کا بھی لحاظ نہیں - دوسروں کا تو کیا ہی ذکر ہے +

جڑاؤ پگڑی جو ہم نے ہر امیر کو مرحمت کی ہے - روز مبارک عید الفطر کے بغیر نہیں باندھنی چاہئے - اسی پر اکتفا کرنا چاہئے اور اپنی مرضی پر عمل نہ کیا جائے +

۲۱۹

رُقعہ ۱۷۶

پیارے بہادر اور عزیز فرزند کو کہو۔ کہ دنیا چلی گئی۔ اور آخرت آ رہی ہے۔ یہ نیک کام جن سے مراد عمدہ یادگاریں ہیں۔ ہمیشہ قائم رہیں گے۔ کام آئیں گے۔ لد قبر تک ساتھ جائیں گے۔ آج کے دن کو مرے ہوؤں کی کل یعنی قیامت سمجھنا چاہئے۔ عقل مند وہ ہے۔ جو موجودہ وقت کو کہ گزرے ہوئے۔ اور آنے والے زمانے کے درمیان ہے غنیمت سمجھے۔ اور نیکی اور بھلائی کا کام جو کچھ ہو سکے۔ فوراً عمل میں لائے۔ موجودہ وقت کو گنوا ہوا اور آنے والے کو نہ آنے والا سمجھے۔ کیونکہ زمانۂ حال کا گذر جانے کی طرف اور زمانۂ آئندہ کا آنے کی طرف ہے۔ فرد

سعدی ہمہ روز پند مردم
مے گوید و خود بند نہ گیرد گوش

۲۲۰

سعدی تمام دن لوگوں کو نصیحت کرتا رہتا ہے۔ اور خود نہیں سنتا +

رُقعہ ۱۷۷

ہم نے فوری با اخلاص کو (تمہیں) اس کے ڈیرے پر بھیجا تھا۔ اور باپ بیٹے کی تنبیہ کے لئے تمہارا اعتبار بڑھایا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سے تمہارے مزاج میں غرور و تکبر زیادہ ہو گیا ہے۔ اور تم نے اپنی قدر کم کر دی ہے۔ استغفر اللہ۔ میں اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ ضروری ہے۔ کہ تم عذر خواہی اور استغفار کے لوازم کو اپنے اوپر واجب سمجھ کر نصرت جنگ کے ڈیرے پر چلے جاؤ۔ اور معافی مانگو۔ اپنے آپ کو اس کے باپ کے وفاداروں کے زمرے میں سمجھو۔ اور کاشہ کچھو کا ذائقہ فراموش

ف ایک قسم کی سبزی +

۲۲۱

نہ کرو۔ نظم

بیچ دانی کہ شیر مردی چیست
شیر مرد زمانہ دانی کیست

کیا تجھے کچھ خبر ہے۔ کہ شیر مردی کیا شے ہے۔ کیا کہو جانتا ہے۔ کہ زمانے کا شیر مرد کون ہے۔

آنکہ با دشمناں تواند ساخت
و آنکہ با دوستاں تواند زیست

وہ جو دشمنوں کے ساتھ موافقت پیدا کر سکتا ہے۔ اور دوستوں کے ساتھ زندگی بسر کر سکتا ہے +

رُقعہ ۱۷۸

فرزند عالی جاہ سے عرض کرو۔ کہ انہوں نے اعتبار خاں کا قصور معاف کرنے کی سفارش کی ہے۔ گمان قوی ہے۔ کہ یہ سید سعد اللہ درویش نے لکھا ہوگا۔ تم انہیں ناحق دو۔ کہ قبلہ القادر بیدل نے اس موقع

۲۲۲

کے لئے یہ دو دلچسپ مصرع کہے ہیں۔

فرد

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

مظلوموں کی آہ سے ڈر۔ کیونکہ جب وہ دعا مانگتے ہیں۔ تو قبولیت خدا کے دروازے سے اس کے استقبال کے لئے آتی ہے +

ابو القاسم خان کے نام جو منشی خان کے خطاب سے سرفراز ہوا تھا۔ اور امیر خان کے مرنے کے بعد اسے امیر خان کا خطاب ملا تھا۔ اور وہ اعلیٰ حضرت (شاہ جہان) کے خواصوں کا داروغہ بن گیا تھا۔ وہ بادشاہ کے بہت منہ چڑھا ہوا تھا۔ اور حسب حال اور با موقع لکھنے کہتا تھا +

۲۲۳

رقعہ ۱۷۹

محمد اعظم شاہ کو لکھا جائے۔ کہ ہم اس کی دیانت داری کی خوبی اور عقل مندی کے جوہر پر عاشق ہیں۔ زاہدہ بانو والئ بے چاری کب تک تباہ حال اور دکھیا رہے گی۔ وہ ہم پر اور تم پر حق رکھتی ہے۔ اور حق کا تلف کرنا خدا کی ناراضگی کا سبب ہے۔ تم نہیں جانتے۔ کہ پیدا کرنے والا اور گناہ بخشنے والا خدا اپنے فضل و کرم سے بے شمار گناہ گاروں کے کس قدر گناہ معاف کرتا ہے۔ خدا کے لئے اور ہماری خاطر بُرا کینہ اور غبار دل سے نکال دو۔ اور اس بیچاری پر جس کا تمہارے سوا اور کوئی نہیں مہربانی کرو۔ اس کے نواسوں نے جو کچھ کیا۔ اس کی سزا میں انہیں نے روز بد دیکھ لیا۔ دنیا گزر جانے والی اور چھوڑ دینے والی چیز ہے۔ لیکن سب کے ساتھ

۲۲۴

صلح رکھنی چاہئے (ع)

ناکردہ گناہ در جہاں کست بگو؟

بتاؤ۔ دنیا میں کون ایسا ہے۔ جس نے گناہ نہیں کیا؟ +

ہمیں میاں عبداللطیف قدس سرہ الشریف (ان کا بزرگ بھید پاک ہو) کا ایک عجیب مقولہ یاد ہے۔ کہ خدا سے نہ ڈرنے والے شخص کو مزاج میں راہ دینا اور مستحق شخص کو دروازے سے ہٹا دینا سب سے بڑا گناہ ہے۔ مؤثر حقیقی (خداوند تعالیٰ) اس گناہ گار و خطاکار (راقم) کی زبان میں اثر بخشے +

بس سے زیادہ اور کیا لکھا جائے۔ بس یہی کہ کچھ نہ لکھا جائے +

رقعہ ۱۸۰

ہم حکم دیتے ہیں۔ کہ جب کبھی سرفراز خان عبداللطیف جدۃ الملک عمدۃ المعالم کو

۲۲۵

سلام کرنے کے لئے جائے۔ تو اگر وہ گھوڑے پر سوار ہوں تو وہ سلام کے بعد ادب کے ساتھ اُن کے پیچھے جائے۔ اگر وہ پالکی پر سوار ہوں۔ تو سلام کے بعد اُسے اختیار ہے۔ کہ ان کے ساتھ جائے یا نہ جائے۔ اور اگر وہ ہاتھی پر سوار ہوں۔ تو پیچھے پیچھے اُن کے ساتھ جائے۔ اگر وہ بات کریں۔ تو جواب دے۔ ورنہ نہیں۔ اور راؤ کانتو اور دوسرے پنج ہزاری منصب دار گھوڑے سے اُتر کر سلام کریں۔ وہ اُن کو پان دیں گے۔ اور دوسروں کو علیکم السلام کہیں گے +

۲۲۶

نقل شقہ ۱۸۱

شاہ عالی جاہ کے اس فرمان کی نقل جو انہوں نے افضل خاں کے نام صادر کیا تھا۔

سید کمال خان کا انتقال ہو گیا۔ وکیل کو لکھا جائے۔ کہ حضرت (جہانگیر) کی خدمت میں عرض کرے۔ کہ اس صوبے کے افسروں کا حال حضرت سے پوشیدہ نہیں ہے۔ عنایت اللہ خان کو ہر قسم کی عمدہ کار گزاری کا علم ہے۔ حضور پر نور عالمگیر، جس کسی کو اس کام کے لائق سمجھیں۔ مقرر فرمائیں۔ اس صوبے میں کوئی ایسا کشمیری نہیں ہے جسے ہم مقرر کریں۔ اور عنایت اللہ خاں اس پر راضی ہو +

لہ فرمان +

پڑھا ہوگا محصول جو اس افغان نے
لکھا ہے۔ اس کا اندراج یقیناً کاغذات
ہی میں ہوگا۔ جو وصول ہونے کے
قابل نہیں ہے۔ پرگنہ سے کچھ وصول
نہیں ہوتا۔ رعایا تباہ حال ہے۔ اور
سنا جاتا ہے۔ کہ رعایا اس سے بہت
ڈرتی ہے۔ اگر وہ ایک روپیہ کی
بجائے لاکھ روپیہ لائے۔ تو بھی منظور
نہیں۔ تبدیلی۔ تبدیلی۔ تبدیلی *
کاموں میں اللہ کا خوف اور بادشاہ کی
باز پرس کا خیال شرط ہے۔ دیوان کو
یہ کہنا نہیں کہ اپنے قریبوں سے اور
رشتہ داروں کو ملازم رکھے۔ مرتضیٰ یونی
میں ہوگا۔ اور جس کسی کو اپنے کام
سے بھروسہ ہے۔ وہ چلا جائے۔ ہم نے
جاگیر ظلم و جبر اور حاکموں سے عجلت
کرنے کے لئے نہیں لی ہے۔ فقط ۔

تأثرات

عبدالرزاق قریشی

فہرست مندرجات

حیات اجمل

قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی،

پنڈت کیفی

سیف طیب جی

منشی دیانرائن نگم

سید صاحب کی یادیں

ڈاکٹر بذل الرحمٰن

مولوی فتح محمد

ڈاکٹر دیاس

رفیق دل فگاراں

عالیہ امام

فہرست

محترم چواین لائی ——— وزیر اعظم چین
شریمتی اندرا گاندھی ——— وزیر اعظم ہند
محترمہ بیگم نصرت بھٹو ——— خاتون اول اسلامی جمہوریہ پاکستان
امیر محمد خان راجہ صاحب محمود آباد
رفیق قائد اعظم معمار پاکستان

علامہ نیاز فتحپوری
محترم سید محمد تقی
پروفیسر سید احتشام حسین
محترم سید محمد مہدی

حضرت جوش ملیح آبادی
حضرت فیض احمد فیض
محترم ملیح ایاز
محترم مجروح سلطانپوری
محترم کیفی اعظمی
محترم علی سردار جعفری

سوشلزم لینڈ مین اردو

علامہ رشید ترابی

"کیا قافلہ جاتا ہے"

(نصر اللہ خاں، کراچی ۱۹۸۵ء)

فہرست

(۱)

علامہ عبدالعزیز میمن - ۹
سید عطاء اللہ شاہ بخاری - ۱۴
مولوی محمد ایوب - ۱۷
مولانا عبدالسلام نیازی - ۲۲
ذوقی شاہ صاحب - ۲۷

(۲)

بابائے اردو مولوی عبدالحق - ۳۳
خواجہ حسن نظامی - ۳۹
مولانا ظفر علی خان - ۴۴
عبدالمجید سالک - ۴۹
چراغ حسن حسرت - ۵۴
صوفی غلام مصطفےٰ تبسم - ۵۸
سید ہاشمی فرید آبادی - ۶۰
قاضی احمد میاں اختر جوناگڈھی - ۶۵
ڈاکٹر محمد دین تاثیر - ۶۹
پیر حسام الدین راشدی - ۷۸
سید فخر الدین بلے - ۸۲
سیماب اکبر آبادی - ۸۷
اختر شیرانی - ۹۰
احسان دانش - ۹۷
آغا محمد اشرف - ۱۰۰
شاہد احمد دہلوی - ۱۰۳
عطیہ بیگم فیضی - ۱۱۵
ملا رموزی - ۱۲۰
ممتاز حسن - ۱۲۳
حفیظ ہوشیارپوری - ۱۲۷
ذوالفقار علی بخاری - ۱۳۴
سید محمد جعفری - ۱۴۰

سعادت حسن منٹو - ۱۴۳
نصر اللہ خان عزیز - ۱۵۷
حمید نظامی - ۱۶۱
نفیس خلیلی - ۱۶۴
شورش کاشمیری - ۱۶۷
غلام عباس - ۱۷۰
سراج الدین ظفر - ۱۷۴
نہال سیوہاروی - ۱۷۷
ڈاکٹر رشید جہاں - ۱۸۰
محمد حسن عسکری - ۱۸۳
سلیم احمد - ۱۸۹
مجید لاہوری - ۱۹۲
ابن انشا - ۱۹۵
طفیل احمد جمالی - ۱۹۹
ابراہیم جلیس - ۲۰۴
آغا فلش کاشمیری - ۲۰۷
خواجہ معین الدین - ۲۱۲

(۳)

چکبدری خلیق النساں - ۲۱۶
شیخ صادق حسن - ۲۲۱
مرزا عبدالقادر بیگ - ۲۲۷

(۴)

رفیق غزنوی - ۲۳۲
استاد بندو خان - ۲۳۶

(۵)

استاد کلن خان - ۲۴۴
مولوی گزٹ - ۲۴۷
مجو خان ٹیڑھی - ۲۵۱

یادِ رفتگاں

(از ماہر القادری، ۱۹۸۵ء)

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
ا۔	حرفے چند	طالب ہاشمی، ۷
ب۔	پیش لفظ	جناب حبیب احمد صدیقی ۹
ج۔	درسِ عبرت	ماہر القادری ۲۸
	(الف)	
۱۔	حضرت آرزو لکھنوی	۳۱
۲۔	سید آل رضا	۳۵
۳۔	ابر احسنی گنوری	۴۱
۴۔	ابراہیم جلیس	۴۶
۵۔	مولانا سید ابن حسن جارچوی	۴۹
۶۔	احمد اسحٰق	۵۳
۷۔	مولانا حافظ احمد سعید دہلوی	۵۵
۸۔	علامہ احمد شبلی	۶۱
۹۔	قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی	۶۳
۱۰۔	ادیب سہارن پوری	۶۷
۱۱۔	ارم لکھنوی	۷۱
۱۲۔	اسد ملتانی	۷۴
۱۳۔	حضرت مولانا اطہر علی	۷۹
۱۴۔	اظہر امرتسری	۸۱
۱۵۔	اعجاز صدیقی	۸۲
۱۶۔	اعظم ہاشمی	۸۶
۱۷۔	مولانا افتخار احمد بلخی	۸۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۸۔	ڈاکٹر امیر حسن، ی	۹۰
۱۹۔	پیر الٰہی بخش	۹۳
۲۰۔	اقبال شوقی	۹۸
۲۱۔	حضرت امجد حیدر آبادی	۱۰۰
۲۲۔	اے، ڈی اظہر	۱۰۳
	(ب)	
۲۳۔	خان بہادر بدر الدین	۱۰۶
۲۴۔	مولانا بدر عالم میرٹھی	۱۰۸
۲۵۔	بسمل سعیدی	۱۱۰
۲۶۔	حکیم بشیر الدین	۱۱۸
۲۷۔	بشیر دُرّانی	۱۱۹
۲۸۔	بہار کوٹی	۱۲۱
۲۹۔	بہزاد لکھنوی	۱۲۴
	(ت)	
۳۰۔	تاثیر ڈاکٹر محمد دین	۱۲۹
۳۱۔	مولانا تاجور نجیب آبادی	۱۳۰
۳۲۔	تبسم صوفی غلام مصطفےٰ	۱۳۱
۳۳۔	تسکین قریشی	۱۳۳
۳۴۔	علامہ تمنا عمادی پھلواروی	۱۳۶
۳۵۔	مولوی تمیز الدین خان	۱۴۲
	(ج)	
۳۶۔	جوش ملسیانی پنڈت لبھورام	۱۴۵
	(ح)	
۳۷۔	مسٹر حاتم علوی	۱۴۷
۳۸۔	نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن خاں شیروانی	۱۵۹
۳۹۔	حسرت موہانی مولانا سید فضل الحسن	۱۶۳
۴۰۔	پروفیسر حسن عسکری	۱۷۴
۴۱۔	سید حسن ریاض	۱۷۶
۴۲۔	خواجہ حسن نظامی	۱۸۱
۴۳۔	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی	۱۹۱
۴۴۔	حفیظ ہوشیار پوری	۱۹۶
۴۵۔	حمید صدیقی لکھنوی	۱۹۹
۴۶۔	مرزا حیدر بیگ	۲۰۱
۴۷۔	علامہ حیرت بدایونی	۲۰۶
۴۸۔	حیرت شملوی عبد المجید	۲۰۹
	(خ)	
۴۹۔	خسرو پروفیسر محمود الحسن	۲۱۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	(د)	
۵۰۔	دردسعیدی	۲۱۶
	(س)	
۵۱۔	پروفیسر رشید احمد صدیقی	۲۲۰
۵۲۔	علامہ رشید ترابی	۲۲۵
۵۳۔	روشن صدیقی	۲۳۲
۵۴۔	رئیس احمد جعفری ندوی	۲۳۶
	(ز)	
۵۵۔	زاہد شوکت علی	۲۳۹
۵۶۔	مولانا زکی کیفی	۲۴۲
۵۷۔	زور ڈاکٹر سید محی الدین قادری	۲۴۸
۵۸۔	زیڈ اے بخاری	۲۵۲
	(س)	
۵۹۔	سالک عبدالمجید	۲۵۸
۶۰۔	سید سبط نبی نقوی	۲۶۱
۶۱۔	سید سبطین احمد بدایونی	۲۶۵
۶۲۔	سجاد ظہیر	۲۶۷
۶۳۔	خان سردار علی خاں	۲۷۲
۶۴۔	سلام مچھلی شہری	۲۷۶
۶۵۔	علامہ سید سلیمان ندویؒ	۲۷۸
۶۶۔	مولانا سمیع اللہ قاسمی	۲۸۵
۶۷۔	سید احمد میرٹھی	۲۸۸
۶۸۔	حضرت سیماب اکبرآبادی	۲۹۱
	(ش)	
۶۹۔	شاہد احمد دہلوی	۲۹۵
۷۰۔	شاد عارفی	۳۰۰
۷۱۔	شاہد صدیقی	۳۰۳
۷۲۔	حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ	۳۰۷
۷۳۔	حضرت شفا گوالیاری	۳۱۲
۷۴۔	سید شفقت کاظمی	۳۱۳
۷۵۔	شفیق جونپوری	۳۱۶
۷۶۔	شفیق کوٹی	۳۱۸
۷۷۔	شکیل بدایونی	۳۲۰
۷۸۔	آغا شورش کاشمیری	۳۲۸
۷۹۔	شوق امرتسری عبدالرحمٰن	۳۴۱
۸۰۔	شوکت تھانوی	۳۴۳
۸۱۔	ڈاکٹر شوکت سبزواری	۳۷۹
۸۲۔	شہید مولانا صبغۃ اللہ انصاری	۳۵۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	ص	
۸۳۔	صابر دہلوی	۳۵۵
۸۴۔	آغا صادق حسین نقوی	۳۶۱
۸۵۔	سید صدیق الحسن گیلانی	۳۶۳
۸۶۔	نواب صدیق علی خاں	۳۶۵
۸۷۔	حضرت صفی لکھنوی	۳۷۱
۸۸۔	نواب صولت علی خاں	۳۷۳
	ض	
۸۹۔	پروفیسر مولانا ضیاء احمد بدایونی	۳۷۶
۹۰۔	ضیاء الدین احمد برنی	۳۸۱
۹۱۔	مولانا ضیاء القادری بدایونی	۳۸۵
	(ط)	
۹۲۔	طفیل احمد جمالی	۳۸۹
	ظ	
۹۳۔	ظریف جبل پوری	۳۹۱
۹۴۔	ظریف دہلوی	۳۹۴
۹۵۔	مولانا ظفر علی خاں	۳۹۰
۹۶	ظفر سراج الدین	۴۰۸

یادِ رفتگاں از ماہر القادری، ۱۹۸۵ء

②

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	عرضِ مرتب	۶
	ع	
۱	خان بہادر عالم علی خاں	۷
۲	مولانا عامر عثمانی	۱۰
۳	مولانا عبدالباری ندوی	۱۶
۴	مولانا سید عبدالجبار	۱۹
۵	مولانا عبدالحامد بدایونی	۲۱
۶	مولوی عبدالحق بابائے اردو	۲۸
۷	افضل العلماء ڈاکٹر شمس الحق	۴۲
۸	پرنسپل عبدالحکیم قریشی	۴۸
۹	پروفیسر عبدالحمید صدیقی	۵۱
۱۰	سر شیخ عبدالقادر	۵۲
۱۱	عبداللہ المسدوسی	۵۶
۱۲	عبدالحمید اسمٰعیل	۵۸
۱۳	مولانا عبدالشکور فاروقی	۶۱
۱۴	مولانا عبدالعزیز کوسہ ٹولے	۶۴
۱۵	عبدالقیوم	۶۷
۱۶	مولانا عبدالماجد دریابادی	۷۲
۱۷	نواب میر عثمان علی خاں (نظام دکن)	۸۴
۱۸	مولانا نصراللہ خاں عزیز	۱۲۳
۱۹	مولوی عزیز الحق	۱۳۰
۲۰	مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری	۱۳۲
۲۱	عطیہ فیضی	۱۳۸
۲۲	چودھری علی احمد خاں	۱۴۷
۲۳	عمر مہاجر	۱۵۱
۲۴	علی اختر	۱۵۲
۲۵	ڈاکٹر عندلیب شادانی	۱۶۰

۳۷	عیش فیروزپوری	۱۹۲
	غ	
۲۷	مولانا محی الدین غازی اجمیری	۱۶۳
۲۸	پروفیسر حبیب اللہ غضنفر	۱۶۶
۲۹	چوہدری غلام محمد	۱۶۸
	ف	
۳۰	نواب فخر یار جنگ بہادر	۱۷۲
۳۱	ڈاکٹر مولانا فضل الرحمٰن انصاری	۱۷۴
	ق	
۳۲	قابل اجمیری	۱۸۸
۳۳	استاد قمر جلالوی	۱۸۲
۳۴	مولانا حمید الدین قمر فاروقی	۱۸۹
۳۵	قیسی رامپوری	۱۹۴
	ک	
۳۶	حکیم کبیر الدین	۱۹۶

	م	
۳۷	حافظ مبارک علی شاہ	۱۹۸
۳۸	مولوی مجید حسن	۲۰۱
۳۹	مجید لاہوری	۲۰۹
۴۰	مولانا محمد ادریس کاندھلوی	۲۱۲
۴۱	نواب محمد اسمٰعیل خاں	۲۱۵
۴۲	حاجی محمد اصطفا خان مکھنوی	۲۱۸
۴۳	پروفیسر محمد الیاس برنی	۲۲۰
۴۴	سید امین الحسینی (مفتی اعظم فلسطین)	۲۲۴
۴۵	مولانا محمد ایوب دہلوی	۲۳۰
۴۶	محمد باقر خاں	۲۳۳
۴۷	علامہ محمد بشیر الابراہیمی	۲۳۵
۴۸	سید محمد جعفری	۲۳۷
۴۹	منشی محمد خلیل	۲۴۳
۵۰	علامہ محمد خلیل عرب	۲۴۵
۵۱	مولانا محمد سلیم کیرانوی ثم مکی	۲۴۷
۵۲	مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی	۲۵۱
۵۳	میاں محمد شفیع	۲۶۳
۵۴	مولانا سید محمد طلحہ	۲۶۶
۵۵	پیر محمد ہاشم جان مجددی	۲۶۸
۵۶	مولانا محمد یوسف بنوری	۲۷۱
۵۷	شیخ التبلیغ مولانا محمد یوسف	۲۷۶

۵۸	محمد یوسف صدیقی	۲۷۹
۵۹	ڈاکٹر محمود حسین خاں	۲۸۲
۶۰	مرزا محمود سرحدی	۲۸۵
۶۱	علامہ محمد حسین محوی صدیقی لکھنوی	۲۸۶
۶۲	مخدوم محی الدین	۲۸۸
۶۳	نواب نثار یار جنگ بہادر مرزا	۲۹۱
۶۴	مولانا مسعود عالم ندوی	۳۰۳
۶۵	سید مسعود رضا	۳۱۲
۶۶	مسلم ضیائی (ایم اے)	۳۱۴
۶۷	مولانا مطلوب الرحمٰن عثمانی	۳۱۷
۶۸	ممتاز الدولہ نواب مکرم علی خاں	۳۱۹
۶۹	ڈاکٹر ممتاز حسن	۳۲۵
۷۰	مولانا مناظر احسن گیلانی	۳۲۲
۷۱	منظر صدیقی اکبر آبادی	۳۲۷

ن

۷۲	ابو العلاء ناطق لکھنوی	۳۴۰
۷۳	نواب ناظر یار جنگ بہادر	۳۴۳
۷۴	پروفیسر سید نجیب اشرف ندوی	۳۴۶
۷۵	نخشب جارچوی	۳۴۸
۷۶	ڈاکٹر نذیر احمد شہید	۳۶۶
۷۷	نذیر دہقانی	۳۷۰
۷۸	سردار عبد الرب نشتر	۳۷۴
۷۹	نصرت قریشی	۳۸۰
۸۰	نظر حیدرآبادی	۳۸۱
۸۱	ن۔م راشد	۳۸۵
۸۲	نوح ناروی	۳۸۸
۸۳	نہال سیوہاروی	۳۹۳
۸۴	نیاز احمد سی ایس پی	۳۹۹
۸۵	نیاز فتح پوری	۴۰۲

و

۸۶	واحد بخش قادری	۴۲۳
۸۷	ملا واحدی	۴۲۷
۸۸	وحید قیصر ندوی	۴۳۸
۸۹	سید وقار عظیم	۴۴۰

ہ

۹۰	ڈاکٹر ہادی حسن	۴۴۲

متفرق مضامین

۹۱	ابن انشا۔	۴۴۵
۹۲	جگر مرادآبادی	۴۴۷
۹۳	پی آئی اے کا خونیں حادثہ	۴۷۳

AKHTAR ORS VI C ION
Digitized by
Mrs. Shakil Akhtar, Patna

فہرس

طلوع / تعریفات — صفحہ نمبر

مکتوبات منجانب:

۱ — فیلڈ مارشل محمد ایوب خان
۲ — سرونسٹن چرچل
۳ — جنرل آئزن ہاور
۴ — ہیرلڈ میکملن
۵ — برٹرینڈ رسل
۶ — ایلیا ایہرن برگ
۷ — پنڈت جواہر لعل نہرو
۸ — ڈی۔ ایس۔ ایشیٹ
۹ — ایڈرا پاؤنڈ
۱۰ — لارڈ ڈیوڈ جوڈن
۱۱ — مسز بیٹی فرنچ ریبا پیلوری
۱۲ — ہز ہائنس آغا خاں
۱۳ — ڈاکٹر رادھا کرشنن
۱۴ — ڈاکٹر ذاکر حسین
۱۵ — رابرٹ فراسٹ
۱۶ — جیمز تھربر
۱۷ — ڈبلیو۔ ایس ماہم
۱۸ — الڈوس ہکسلے
۱۹ — اے۔ ای سٹیون سن
۲۰ — سمرسٹ ماہم
۲۱ — فیض احمد فیض

مضامین

۱ — آپ بیتیوں کی اہمیت
۲ — آپ بیتیوں کے چند نمایاں پہلو
۳ — آپ بیتی
۴ — آپ بیتی کی مختلف صورتیں
۵ — آپ بیتی کیا ہے؟

مولانا غلام رسول مہر، ۳۶
مولانا علاؤ الدین صابک، ۴۰
ڈاکٹر شیخ عبداللہ، ۶۰
یوسف جمال انصاری، ۶۸
رعنا نہ خانم، ۶۲

سربراہِ مملکت

۱ — قائداعظمؒ — ۲
۲ — فیلڈ مارشل محمد ایوب خان — ۱۵

---

۳ — تیمور گورگانی — ۸۵۳
۴ — ظہیر الدین بابر — ۳۳۱

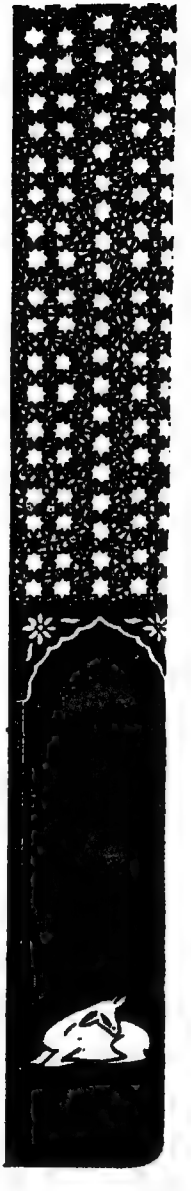

۵ —	گلبدن بیگم	۳۸۵
۶ —	نورالدین محمد جہانگیر	۸۶۱
۷ —	جہاں آرا بیگم	۹۳۲
۸ —	اورنگ زیب عالمگیر	۹۴۶
۹ —	واجد علی شاہ	۲۲۹
۱۰ —	امیر حیدر خان	۹۳۶
۱۱ —	شاہ بھکی	۱۶۰۰
۱۲ —	اڈولف ہٹلر	۹۰۸
۱۳ —	مسولینی	۵۳۹
۱۴ —	ڈیوک آف ونڈسر	۸۸۸
۱۵ —	جمال عبدالناصر	۸۸۰
۱۶ —	رضا شاہ پہلوی	۸۷۱
۱۷ —	فرح دیبا پہلوی	۸۷۷
۱۸ —	ملکہ ایلزبتھ دوم	۸۵۰
۱۹ —	ونسٹن چرچل	۱۷۵۵
۲۰ —	آئزن ہاور	۸۴۱
۲۱ —	لنڈن بی جانسن	۸۴۵
۲۲ —	جواہر لال نہرو	۹۶۳
۲۳ —	رادھا کرشنن	۹۵۶
۲۴ —	پرنس آغا خان (چہارم)	۱۸۱۲

اولیاء، صوفیاء

۲۵ —	مخدوم علی ہجویری رح	۱۵۳۱
۲۶ —	سعدی شیرازی رح	۱۵۵۳
۲۷ —	امیر خسرو رح	۱۵۵۶
۲۸ —	مجدد الف ثانی رح	۳۲۴
۲۹ —	شاہ محمد غوث رح	۱۵۰۸
۳۰ —	میرزا مظہر جان جاناں	۲۸۹
۳۱ —	سید غوث علی شاہ قلندر رح	۹۱
۳۲ —	مولانا اشرف علی تھانوی	۱۸۰۶
۳۳ —	شاہ محمد حسین الہ آبادی رح	۶۹۳
۳۴ —	شاہ محمد سلیمان پھلواری	۱۵۱۵
۳۵ —	خواجہ حسن نظامی	۱۵۳۸

علماء

۳۶ —	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۵۶۱

۳۷ — میر غلام علی آزاد بلگرامی ۲۹۳
۳۸ — مولوی محمد جعفر تھانیسری ۱۷۶
۳۹ — مولانا عبید اللہ سندھی ۱۴۲۰
۴۰ — نواب حبیب الرحمٰن شروانی ۶۴۸
۴۱ — مولانا حسین احمد مدنی ۲۶۴
۴۲ — سید سلیمان ندوی ۲۷۷
۴۳ — اسلم جیراجپوری ۱۴۰۹
۴۴ — مولوی محمد شفیع ۱۴۵۸
۴۵ — عبدالماجد دریابادی ۱۰۶۷
۴۶ — ابوالاعلیٰ مودودی ۱۲۸۵

مؤرخ

۴۷ — قاضی عبدالقادر بدایونی ۴۰۴
۴۸ — ابوالفضل ۱۶۷۱
۴۹ — مولوی رحمٰن علی ۱۴۷۳
۵۰ — حکیم سید عبدالحی ۱۴۷۶
۵۱ — فقیر محمد جہلمی ۱۴۸۲
۵۲ — جسٹس امیر علی ۴۲۹
۵۳ — منشی ذکاء اللہ دہلوی ۴۳۳
۵۴ — مولوی کریم الدین ۴۵۲
۵۵ — لالہ سری رام ۵۵۷
۵۶ — عبدالرزاق کانپوری ۴۲۵
۵۷ — محمد دین فوق ۶۷۰

مصلحین، سیاسین

۵۸ — میرزا ابوطالب اصفہانی ۶۱۴
۵۹ — سیح الدین خاں سفیر اودھ ۳۷۰
۶۰ — محمد عنایت حسین خاں ۱۷۷۵
۶۱ — سرسید احمد خاں ۱۱۱، ۴۲۵
۶۲ — دادا بھائی نوروجی ۲۱۲
۶۳ — نواب محسن الملک ۴۳۲
۶۴ — نواب وقار الملک ۴۳۳
۶۵ — جسٹس محمود ۶۳۸
۶۶ — گاندھی ۳۴۶
۶۷ — مولانا محمد علی جوہر ۷۷۵
۶۸ — ڈاکٹر محمد اقبال ۲
۶۹ — مولانا ظفر علی خاں ۴۳۱

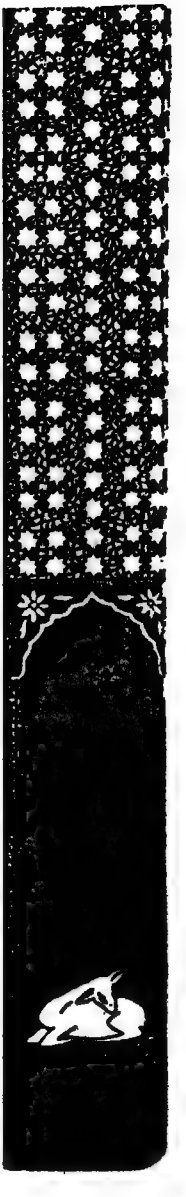

۷۰	—	شیخ عبدالقادر	۷۲۰
۷۱	—	ابوالکلام آزاد	۱۸۳۵
۷۲	—	چودھری افضل حق	۵۸۰
۷۳	—	عطاءاللہ شاہ بخاری	۷۱۵
۷۴	—	سرراس مسعود	۳۳۹
۷۵	—	سرسید رضا علی	۳۱۰
۷۶	—	نواب آغا مرزا دیلوی	۶۲۳
۷۷	—	سید ہمایوں مرزا	۱۷۸۹
۷۸	—	سر اسمٰعیل مرزا	۷۶۳
۷۹	—	راجہ غضنفر علی	۱۸۱۳
۸۰	—	سر ظفراللہ خاں	۹۶۲
۸۱	—	شیخ محمد عبداللہ	۹۰۳
۸۲	—	ڈاکٹر اشرف	۱۵۸۲
۸۳	—	خلیق الزماں	۱۷۳۳
۸۴	—	میر لائق علی	۱۷۱۲
۸۵	—	شورش کاشمیری	۱۲۱۱
۸۶	—	پیچ تا تھ پیچ	۵۷۰

غیر ملکی ادیب

۸۷	—	روسو	۱۵۷۵
۸۸	—	جان کیٹس	۹۷۳
۸۹	—	دوستووسکی	۱۶۲۴
۹۰	—	گورکی	۸۱۲
۹۱	—	چیخوف	۷۸۳
۹۲	—	آسکر وائلڈ	۹۱۹
۹۳	—	برنارڈ شا	۱۸۳۱
۹۴	—	رابندر ناتھ ٹیگور	۱۶۷۹
۹۵	—	ڈاکٹر طٰہٰ حسین	۲۴۹
۹۶	—	ایرسکن کالڈول	۹۶۹
۹۷	—	جان اپڈائیک	۹۸۴
۹۸	—	ہرمن ووک	۹۳۷
۹۹	—	ونگ چیے	۹۸۵
۱۰۰	—	لوانگ انگ	۹۸۷
۱۰۱	—	من متھ ناتھ گپت	۱۵۹۱
۱۰۲	—	شیدا لجرانی	۶۷۷
۱۰۳	—	سید حسین ناصر	۹۸۸
۱۰۴	—	رابن چاہم مناہم	۹۹۰

۱۰۵ — بال جوان جنیس ۹۹۱
۱۰۶ — ذبیحی دریدی ترجمہ ۹۹۲
۱۰۷ — فدوی کوفلو ۹۹۳
۱۰۸ — یونیورسٹی ۱۳۸۲
۱۰۹ — محمد حسین ۱۸۵۱

— ادباء، شعراء

۱۱۰ — میر تقی میر ۱۸
۱۱۱ — میر اثر ۲۸۷
۱۱۲ — عبدالقادر بیدل ۴۴۰
۱۱۳ — حبیب علی بیگ سرور ۴۱
۱۱۴ — حیدر بخش حیدری ۱۴۸۷
۱۱۵ — کاظم علی جوان ۱۴۸۹
۱۱۶ — لعل چند لاہوری ۱۴۸۴
۱۱۷ — بہادر علی حسینی ۱۴۸۲
۱۱۸ — شیخ حفیظ الدین ۱۴۸۳
۱۱۹ — مرزا علی لطف ۱۴۸۵
۱۲۰ — میر شیر علی افسوس ۱۴۹۳
۱۲۱ — سید مظفر علی اسیر لکھنوی ۱۴۹۶
۱۲۲ — خواجہ قمرالدین خاں راقم ۱۴۹۱
۱۲۳ — سراج الدین علی خاں آرزو ۳۴۹
۱۲۴ — اسداللہ خاں غالب ۳۵۶
۱۲۵ — مومن خاں مومن ۴۹۷
۱۲۶ — ظہیر دہلوی ۵۰۲
۱۲۷ — مظہر علی سنہ یلوی ۲۹۷
۱۲۸ — میر شکوہ آبادی ۳۰۳
۱۲۹ — مولوی غلام قادر محسن رامپوری ۷۰
۱۳۰ — عبدالغفور نساخ ۵۲۳
۱۳۱ — صفیر بلگرامی ۱۵۰۰
۱۳۲ — سید غلام حسین بلگرامی ۱۵۰۴
۱۳۳ — میر حسن دہلوی ۱۵۶۷
۱۳۴ — جلال لکھنوی ۱۵۰۶
۱۳۵ — نسیم لکھنوی ۱۵۰۳
۱۳۶ — مصطفےٰ خاں شیفتہ ۱۶۶۲
۱۳۷ — غلام ہمدانی مصحفی ۱۳۸۶
۱۳۸ — سعادت یار خاں رنگین ۱۳۸۳
۱۳۹ — محمد حسین آزاد ۱۸۲۰

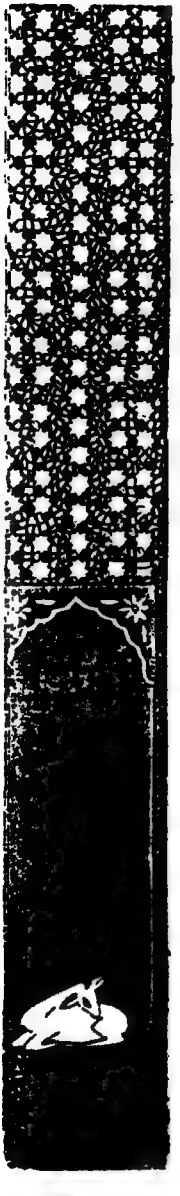

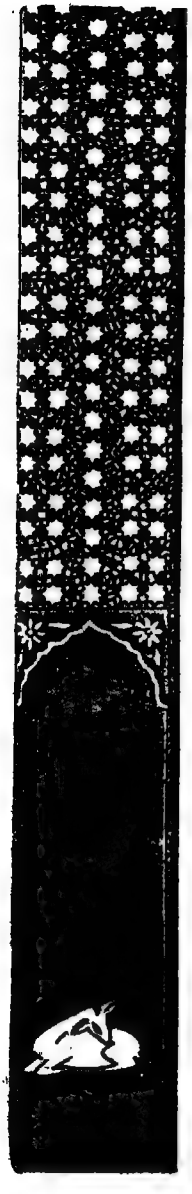

۱۷۷	—	عبدالمجید سالک	۷۰۳
۱۷۸	—	اختر شیرانی	۱۴۲۸
۱۷۹	—	بیخانہ چغتائی	۱۴۳۸
۱۸۰	—	ہادی مچھلی شہری	۱۴۴۰
۱۸۱	—	سیماب اکبرآبادی	۱۴۴۳
۱۸۲	—	علی اختر، اختر	۱۴۴۵
۱۸۳	—	رضا علی وحشت	۱۴۴۶
۱۸۴	—	آزاد انصاری	۱۴۴۷
۱۸۵	—	نوح ناروی	۱۴۴۸
۱۸۶	—	فانی بدایونی	۱۴۴۹
۱۸۷	—	تاجور نجیب آبادی	۱۴۵۰
۱۸۸	—	جلیل مانک پوری	۱۴۶۱
۱۸۹	—	آغا حشر	۱۴۶۲
۱۹۰	—	صفی لکھنوی	۱۴۶۴
۱۹۱	—	ثاقب لکھنوی	۱۴۷۱
۱۹۲	—	حسرت موہانی	۱۶۳۸
۱۹۳	—	جگر مرادآبادی	۱۷۰۲
۱۹۴	—	سعادت حسن منٹو	۱۳۹۰
۱۹۵	—	مجید لاہوری	۱۴۵۵
۱۹۶	—	ماسٹر حکمت سنگھ	۱۴۵۶
۱۹۷	—	عشرت رحمانی	۱۴۴۴
۱۹۸	—	چودھری محمد علی ردولوی	۹۹۴

۱۹۹	—	نیاز فتحپوری	۱۰۰۱
۲۰۰	—	رشید احمد صدیقی	۱۰۰۷
۲۰۱	—	جوش ملیح آبادی	۱۰۵۹
۲۰۲	—	حفیظ جالندھری	۱۰۸۰
۲۰۳	—	فراق گورکھپوری	۱۳۶۳
۲۰۴	—	بھگوان گورکھپوری	۱۰۲۲
۲۰۵	—	قاضی عبدالودود	۱۰۱۵
۲۰۶	—	لطیف الدین احمد	۱۱۶۲
۲۰۷	—	مسعود حسن رضوی	۱۱۶۶
۲۰۸	—	اثر لکھنوی	۱۳۷۲
۲۰۹	—	حکیم احمد شجاع	۱۳۵۵
۲۱۰	—	عبدالقادر سروری	۱۱۳۹
۲۱۱	—	ڈاکٹر اعجاز حسین	۱۲۱۸
۲۱۲	—	ڈاکٹر سید عبداللہ	۱۱۰۲

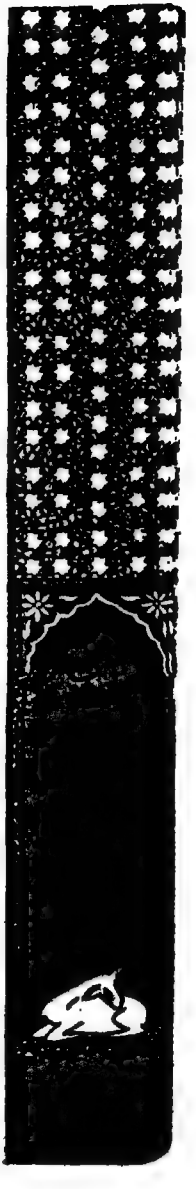

۱۴۰ — ذکی نذیر احمد ۴۲
۱۴۱ — داغ دہلوی ۱۶۸۳ ، ۴۳۰
۱۴۲ — امیر مینائی ۱۳۹۳
۱۴۳ — مولانا حالی ۲۸۱ ، ۴۳۴
۱۴۴ — مولانا شبلی ۴۲۶ ، ۴۶۳
۱۴۵ — مولوی عبدالحق ۱۳۵
۱۴۶ — ریاض خیرآبادی ۱۵۵
۱۴۷ — نظم طباطبائی ۲۰۹ ، ۵۷۳
۱۴۸ — وحیدالدین سلیم ۴۳۷
۱۴۹ — عبدالعلیم شرر ۴۳۶ ، ۵۶۴
۱۵۰ — اکبرالہ آبادی ۴۲۸
۱۵۱ — منشی رحمت اللہ رعد ۴۳۶
۱۵۲ — میر ناصر علی ۴۳۷
۱۵۳ — ہوش بلگرامی ۲۱۹
۱۵۴ — عزیز مرزا ۵۶۵
۱۵۵ — احمد علی شوق قدوائی ۵۶۶
۱۵۶ — مرزا رسوا لکھنوی ۵۶۷
۱۵۷ — پیارے لال آشوب ۵۶۹
۱۵۸ — تقریرت قال در من ۵۷۱
۱۵۹ — امداد امام اثر ۵۷۲
۱۶۰ — مرزا سلطان احمد ۵۷۶
۱۶۱ — مولوی محبوب عالم ۵۷۹
۱۶۲ — مرزا فرحت اللہ بیگ ۵۸۶
۱۶۳ — شاد عظیم آبادی ۶۰۵
۱۶۴ — جگر بسوانی ۶۸۵
۱۶۵ — اکبر الہ آبادی ۶۹۰
۱۶۶ — خواجہ غلام السیدین ۷۲۴
۱۶۷ — ناطق لکھنوی ۷۴۹
۱۶۸ — جالب دہلوی ۷۵۶
۱۶۹ — مولوی امیش پرشاد ۷۶۰
۱۷۰ — امجد حیدرآبادی ۷۹۹
۱۷۱ — عنایت اللہ دہلوی ۱۳۹۶
۱۷۲ — احسن مارہروی ۱۴۰۶
۱۷۳ — دیانرائن نگم ۱۴۳۰
۱۷۴ — پریم چند ۱۸۳
۱۷۵ — اسی الصفی ۱۴۳۲
۱۷۶ — دل شاہجہانپوری ۱۴۳۵

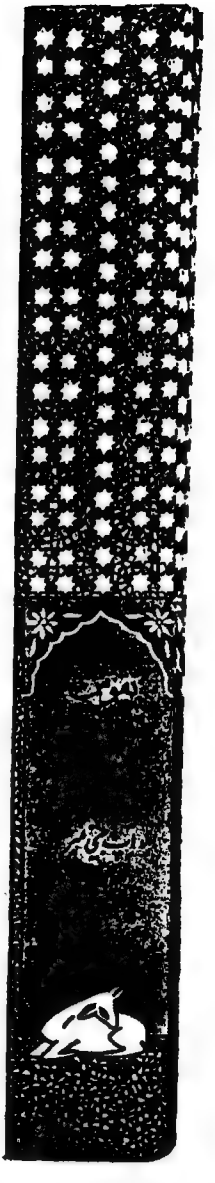

۲۱۳	—	جوش ملسیانی	۱۱۳۳
۲۱۴	—	شوکت چند خودم	۱۱۰۸
۲۱۵	—	اختر اورنگی	۱۰۹۷
۲۱۶	—	ڈاکٹر حنیف شاہانی	۱۲۶۶
۲۱۷	—	آنند نرائن ملا	۱۲۸۲
۲۱۸	—	شوکت سبزواری	۱۱۵۰
۲۱۹	—	نصیر الدین ہاشمی	۱۳۳۴
۲۲۰	—	نیکش اکبرآبادی	۲۱۹۰
۲۲۶	—	دیوان سنگھ مفتون	۱۱۹۸
۲۲۲	—	فتح محمد اسماعیل پانی پتی	۱۷۸۳
۲۲۳	—	صوفی غلام مصطفےٰ تبسم	۱۰۹۳
۲۲۴	—	کرشن چندر	۱۰۳۳
۲۲۵	—	عصمت چغتائی	۱۰۲۷
۲۲۶	—	راجندر سنگھ بیدی	۱۷۹۷
۲۲۷	—	قرۃ العین حیدر	۱۷۴۱
۲۲۸	—	خواجہ احمد عباس	۱۰۴۶
۲۲۹	—	ممتاز مفتی	۱۱۴۱
۲۳۰	—	ہاجرہ مسرور	۱۰۳۷
۲۳۱	—	کنہیا لال کپور	۱۱۴۶
۲۳۲	—	خدیجہ مستور	۱۱۰۵
۲۳۳	—	شاہد احمد دہلوی	۱۱۱۲
۲۳۴	—	منظور الٰہی	۱۳۴۵
۲۳۵	—	نثار احمد فاروقی	۱۳۷۶
۲۳۶	—	نیر نا ادیب	۱۱۷۶
۲۳۷	—	اختر انصاری دہلوی	۱۲۹۴
۲۳۸	—	کرپال چند نارنگ	۱۲۰۷
۲۳۹	—	ڈاکٹر گیان چند	۱۱۷۰
۲۴۰	—	ڈاکٹر محمد حسن	۱۱۳۷
۲۴۱	—	نقی محمد خاں خورجوی	۱۳۰۳
۲۴۲	—	ڈاکٹر غلام جیلانی برق	۱۲۶۹
۲۴۳	—	شکیلہ اختر	۱۲۵۲
۲۴۴	—	جیلانی بانو	۱۲۵۸

محمد طفیل ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے نقوش پریس لاہور سے چھپوا کر ادارہ فروغ اردو، ایبک روڈ (انارکلی) لاہور سے شائع کیا

ترتیب (حصہ اوّل)

۱ — طلوع — محمد طفیل
۲ — تصریحات — محمد طفیل

۳ — قائداعظم، ۱
۴ — فیلڈ مارشل محمد ایوب خان، ۱۵
۵ — مکاتیب، ۱۷

۶ — آپ بیتیوں کی اہمیت — غلام رسول مہر، ۳۶
۷ — آپ بیتیوں کے چند نمایاں پہلو — علم الدین سالک، ۴۰
۸ — آپ بیتی — ڈاکٹر سید عبداللہ، ۶۰
۹ — آپ بیتی اور اس کی تقسیمیں — یوسف جمال انصاری، ۶۸
۱۰ — آپ بیتی کیا ہے؟ — ریحانہ خانم، ۸۴

۱۱ — ڈاکٹر محمد اقبال، ۲
۱۲ — میر تقی میر، ۱۸ — رجب علی بیگ سرور، ۴۲
۱۳ — ڈپٹی نذیر احمد، ۴۳
۱۴ — عبدالقادر بخلگین رامپوری، ۷۰
۱۵ — سید غوث علی شاہ قلندر، ۹۱
۱۶ — سر سید احمد خان، ۱۱۱، ۴۲۵
۱۷ — مولوی عبدالحق، ۱۳۵
۱۸ — ریاض خیرآبادی، ۱۵۵
۱۹ — مولوی محمد جعفر تھانیسری، ۱۷۶
۲۰ — پریم چند، ۱۸۳
۲۱ — علی حیدر نظم طباطبائی، ۲۰۹، ۵۷۳
۲۲ — الطاف حسین حالی، ۲۱۲
۲۳ — ہوشی بلگرامی، ۲۱۶
۲۴ — واجد علی شاہ، ۲۲۹
۲۵ — ڈاکٹر زور حسین، ۲۴۹
۲۶ — مولانا حسین احمد مدنی، ۲۶۴
۲۷ — سید سلیمان ندوی، ۲۷۷
۲۸ — حالی، ۲۸۱، ۴۳۴
۲۹ — میر امن دہلوی، ۲۸۷
۳۰ — میرزا مظہر جان جاناں، ۲۸۹
۳۱ — میر غلام علی آزاد بلگرامی، ۲۹۳
۳۲ — سید مظہر علی سنہ لیوی، ۲۹۷
۳۳ — منیر شکوہ آبادی، ۳۰۳
۳۴ — سر سید رضا علی، ۳۱۰
۳۵ — مجدد الف ثانیؒ، ۳۲۴
۳۶ — ظہیر الدین محمد بابر، ۳۳۱
۳۷ — گاندھی، ۳۴۶
۳۸ — مسیح الدین خان، ۳۷۰
۳۹ — شاہجہان بیگم، ۳۸۵
۴۰ — ملا عبدالقادر بدایونی، ۴۰۴
۴۱ — محمد عبدالرزاق کانپوری، ۴۲۵
۴۲ — شبلی نعمانی، ۴۲۶، ۵۶۳
۴۳ — اکبر الہ آبادی، ۴۲۸
۴۴ — سید امیر علی، ۴۲۹
۴۵ — داغ دہلوی، ۴۳۰
۴۶ — نواب محسن الملک، ۴۳۲
۴۷ — منشی ذکاء اللہ، ۴۳۳
۴۸ — مولوی محمد حسین آزاد، ۴۳۳
۴۹ — مولوی نذیر احمد دہلوی، ۴۳۴
۵۰ — نواب وقار الملک، ۴۵

رام پور ہاؤس ۔ ٹی ۔ پی ۔ مرقی مسجد
۲۸ فروری ۱۹۱۲ء چہارشنبہ

مخدومی مکرمی مشفقی سلمہ ۔ دعا اور سلام شوق ۔ میرا خط پچھلی ڈاک کا آپکو پہنچا ہوگا ۔

کل مقبول میاں کا خط جنوں سے آیا ۔ دو سال کے لئے انھیں مہاراج نے اور لیا ہے ۔ شکر ہے ۔

ہندوستان میں اس وقت بڑے تہلکے کا سامنا ہے ۔ شیعہ اور سنی لڑ گئے ۔ مجتہدین شیعہ کا فتوے شائع ہوا ہے کہ اہل تشیع کے لئے ۔ علی گڑھ ۔ ایم ۔ اے ۔ او ۔ کالج میں پڑھنا کفر ہے ۔ ان کو اپنا کالج علیحدہ قائم کرنا چاہئے ۔ اور ہر صورت سے اہل تشیع کو علی گڑھ کالج اور اس کی امانت سے دست کش ہونا چاہئے ۔ اور یہ فتوے نکلا ۔ اور یوسف حسین بیرسٹر (لکھنؤ) نے جدید کالج کے ولولے ایک اپیل شائع کیا ہے ۔ اور اس میں اہل تشیع کو ایسی ایسی بے فتنہ سنائی ہے کہ خدا کی پناہ ۔ کوئی دقیقہ بدزبانی کا اٹھا نہیں رکھا ہے ۔

میرے خیال میں یہ فتنہ فرو نہیں ہو سکتا ۔ اس کی تہ میں ایسی آگ ہے جو کل نہیں ہو سکتی ۔ ضرور بھڑکے گی ۔ اور ایک مدت تک پھیلے گی ۔

یہ فتوے لکھنؤ کے مجتہدین کا ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ پنجاب وغیرہ کے مجتہدین کیا کہتے ہیں ۔

خود علی گڑھ میں دونوں مذہبوں کے طلبا میں ان بن ہو گئی ہے ۔ اگرچہ

ابھی غل نہیں ہوا ہے مگر نقیض پڑ گئی - یہ میں معتبر ذریعے سے کہتا ہوں -
منظور محمود علی گڑھ کو گئے تھے - پٹنے کے رام پور آ کے مجھ کو گئے ہیں -

علی گڑھ میں سنی طلبا نے مجلس میلاد کی تھی - شیعہ طلبا نے مجلس عزا کی
اجازت چاہی سکریٹری نے دے دی - اونھوں نے صرف شیعہ طلبا کی مجلس کی -
اوس میں سنیوں پر خوب زبان درازیاں کیں - سنیوں کو محرف قرآن پاک
قرار دے کے سورۂ علی (جو قرآن پاک میں نہیں ہے) پڑھا گیا - اور بہت سے
سنی مذہب کو برا کہا گیا - سنی لڑکوں نے یہ واقعہ سن کے شیعہ لڑکوں کو مارنے کا
قصد کیا - یہ ہنگامہ تو دبا گیا - لیکن دونوں کے قلوب بھرے ہوئے ہیں -

ان دونوں فرقوں کی اصلاح باہمی سے مجھے تو ناامیدی ہے - اب
سنیوں کی حکمت عملی اس سے بہتر اور میرے خیال میں نہیں ہے کہ یہ
بالپسی وپیش ہندوؤں سے مل جائیں - چاہے کچھ جزوی قربانی
حقوق کی کرنی پڑے - اہل تسنن اور اہل ہنود میں باہمی میل آسان ہے
اگرچہ بلگرام وغیرہ میں یہ جال اتحاد کا اہل تشیع اہل سنود پر ڈال رہے ہیں -

میرے پچھلے خط میں آپ کو لکھا تھا کہ فوراً ایک خط ظاہر میاں کے متعلق
آپ فوراً مہاراج سنگھ کو لکھ بھیجیں - بات یہ ہے کہ سکریٹری اپنے میں تمام
پریشین اور بنگالی ہیں - دونوں مسلمانوں کے خلاف ایکا کئے ہوئے ہیں -
جیتے نہیں دیتے - میرا نفسِ نفیس پریشین ہے - بے حد متعصب ہے - علاوہ

کوئی دقیقہ کوشش کا اٹھا نہیں رکھا مگر وہ قسمت سے باز نہیں آتا ہے۔
مقبول میاں نے دہلی میں طاہر کے متعلق بہت کوشش کی ہے۔ واقعی بہت
سرگرمی سے کوشش کی۔ اب آپ کا خط (جس میں کنور صاحب کے نام لندن سے
پہونچ جانے۔ تو میرے خیال میں بہت ہی اثر ان پر پڑیگا۔
شاہ میاں مجھ سے کشیدہ ہوگئے ہیں۔ رضی میاں سے اور بھی
کشیدہ ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ طاہر سے بھی ہوں۔ سترکہ میں طاہر کا عقد
شاہ میاں کے بہت ہی خلاف ہوا ہے۔
آپ بھی شاہ میاں کی طبیعت سے واقف ہیں۔ اور میں بھی واقف ہوں۔
میں نے یہ میں کچا چٹھا مفتی میں مقبول میاں سے کہہ دیا تھا۔ آپ کو اندرونی
طویل قصے کیا لکھوں۔ مفتی میں مختصراً میں نے یہ لکھ دیا۔
اپریل میں طاہر کے متعلق مرحلہ پیش آتا ہے۔ مارچ میں آپ کی چٹھی
کنور صاحب کو پہونچ جائیگی۔ ضرور (اگر ابھی نہ لکھی ہو تو اب پورا زور دے کر)
لکھ دیجئے۔
نظمیں میں نے ابھی نہیں دیکھی ہیں۔ عالم خیال کی ترمیم میں الجھا ہوا ہوں۔
بہتر رخ اپنی پوری مایوسی پر مسکرا چند ہو گیا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر میں نے ترمیم کی ہے۔

احمد علی۔ شوق۔ قدوائی

معین العارفین
حضرت خواجہ کا محققانہ مستند تذکرہ
مؤلف خادم حسین زبیری

ناشر
انیس مجتبیٰ زبیری
ایڈمنسٹریٹر درگاہ خواجہ صاحب اجمیر
بمقام درگاہ شریف
بماہ فروری ۱۹۶۵ء طبع شد
پتہ
شعبۂ تبلیغ و اشاعت دفتر درگاہ خواجہ صاحب اجمیر المقدس

صفحہ ۴۷

ہندوستان سے سفر بغداد و واپسی

سنہ ۵۹۸ھ — سنہ ۶۰۱ھ
سنہ ۱۲۰۱ء — سنہ ۱۲۰۵ء

جب آپ کے پیر بھائی قاضی حمید الدین ناگوری قدوۃ الدین حضرت قاضی حمید الدین ناگوری قدوہ سنہ ۵۹۷ھ میں وارد ہندوستان ہوکر آپ کے ایما پر ہانسی اودہ میں سکونت پذیر ہوگئے تو تقریباً اسکے بعد سنہ ۵۹۸ھ میں آپ نے اجمیر سے بغداد کا سفر اختیار کیا

"وارد بغداد ہوکر چند روز قیام فرمایا"

۵ نسخہ قلمی مرتبہ حبیب السیر میں اکثر اکابرین بغداد سے

۱۱

حضرت قاضی حمید الدین ناگوری قدوہ آپ [illegible] ارشاد

نے جو بنی اسرائیل سے تھا اپنی دختر کی شادی حضرت قاضی قدوہ کے والد بزرگوار کے ساتھ کی تھی۔ ان سے بطن سے دو صاحبزادے قاضی قدوہ اور نصرت الدین تولد ہوئے۔ آپ روم سے روانہ ہوکر بلاد شام۔ عراق۔ بصرہ۔ بسطام۔ بخارا ماوراء النہر کی یارت کرتے ہوئے اپنے مرشد خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ کے حکم سے بعد خلیفہ شہاب الدین غوری ۵۹۳ھ میں وارد ہندوستان ہوئے اور اپنے پیر بھائی خواجہ معین الدین چشتی کے ایما سے اودھ میں سکونت اختیار کی۔ بقول مراۃ الاسرار آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ کے خلیفہ و خلیفہ ہیں ۶۰۳ھ میں اجودھیا تشریف لیگئے اور وہیں ایک محلہ میں قیام فرمایا۔ یہ محلہ تھوڑے عرصہ میں آپ کے نام سے موسوم و مشہور ہوگیا یعنی قدوائی محلہ کہلایا۔ کچھ عرصہ کم تین سال قبل قیام کرنے کے بعد یہیں بتاریخ ۱۱ رجب ۶۰۵ھ میں آپ کا وصال ہوگیا۔

۱۲ قلمی رسالہ مولفہ جسٹس الرحمن قدوائی ساکن مزاگاؤں ضلع بارہ بنکی

کرم فرمائے من سلامت باشید۔

کل دعوت نامہ ملا! سبز قمیے کی درازی اور الجھاوے! معاذ اللہ! بہرحال، اب امید قوی ہے کہ انشاء اللہ اس مہینے کی ۱۴ تاریخ کو بذریعہ ہوائی جہاز پٹنہ پہنچونگا۔

آپ کی یاد فرمائی کے لیے میں آپ کا بے حد شکر گذار ہوں۔ خدا بخش لائبریری کے سیمینار میں شرکت بڑی سعادت ہے۔ آپ کا ممنون ہوں کہ اس سعادت سے بہرہ اندوز ہونے کا موقع فراہم کیا۔

مقالے کی تیاری کے لیے مشکل سے ایک ہفتہ ملا ہے بہ ایں ہمہ انشاء اللہ خالی ہاتھ نہیں آؤں گا۔

نیشنل میوزیم کراچی کا مخطوطۂ دیوان سید راجہ ۔ اس دیوان کا ایک اچھا مخطوطہ ہے آپ کے یہاں موجود ہے اور پروفیسر عسکری صاحب اور جناب عطا کاکوی صاحب اس پر کام کر چکے ہیں۔ کراچی کا مخطوطہ تقابلی مطالعہ کیلیے مفید ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ میرے دادیہال کے وہ مورث اعلیٰ جنھوں نے سب سے پہلے ہمارے خاندان میں بہار کی سکونت اختیار کی ان کا نام بھی سید راجہ تھا۔ ان کے اپنے بارے میں اور ان کے اولاد و احفاد کے متعلق میرے دادا حضرت مولانا سید کفایت حسین صاحبؒ نے اپنی ایک نامکمل تصنیف، اس کا قلمی نسخہ بھی ساتھ لاؤں گا، میں خاصا مفصل تذکرہ لکھا ہے۔ اس کتاب کی مدد سے میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ صاحب دیوان اور ہمارے مورث اعلیٰ ایک ہی شخصیت ہیں یا نہیں۔ مولانا سید کفایت حسین صاحبؒ نے ان کے صاحب السیف ہونے کا ذکر کیا ہے دیوان سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ وہ صاحب السیف والقلم تھے۔ بہرحال تحقیق کا سفر آگے ضرور بڑھتا ہے لیکن منزل کا اتا پتا تو پروفیسر عسکری ہی دے سکتے ہیں۔ خدا ان کی عمر دراز کرے اور تندرست رکھے۔

بہ نظر احتیاط اس خط کی فوٹو کاپی بذریعہ رجسٹرڈ ایر میل ارسال خدمت ہے۔ والباقی عند التلاقی۔ آپکا

قدرت اللہ فاطمی

خدا بخش مطبوعات کے بارے میں

مراسلہ

۱۹، ۱، ۱۹۹۲ء

مکرمی

آپ کی لائبریری کی جانب سے دی ہوئی کتب کا ایک بار پھر شکریہ!

اورنگ زیب: نیا زاویۂ نظر وقت کی اہم ضرورت کو پورا کرتی ہے اور اورنگ زیب کے ساتھ اشوک کی زندگی کے بھی بعض پہلو عوام کے سامنے آتے ہیں جس سے عوام بے بہرہ تھے۔

مذکورہ کتاب کے باب ۱ کے حوالوں کے نمبروں میں شاید کہیں تصحیح میں کمی رہ گئی۔ حوالے میں آخری حوالہ ملا تک ہے جو کہ ص۲ پر نمبر ۲، اور اس سے آگے بھی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میرے سمجھنے میں غلطی ہو رہی ہو۔

ہندو تہواروں کی دلچسپ اصلیت کے حصہ پر اشاعت کا ۱۹۴۲ء ہے اور مختلف حضرات کی کتاب پر آرا صفحہ ۱ تا ۷ اور آخری صفحہ پر ۱۹۲۵ء کے سنہ ہیں... ؟ جو کتاب ۴۲ء میں شائع ہوئی اس پر آرا ۲۵ء کی کیسے ہیں۔ ؟ محمد علی کا انتقال ۵ جنوری ۱۹۳۱ء کو ہوا۔ ان کی رائے بھی موجود ہے۔

ممکن ہے اشاعت سے قبل مسودہ ان حضرات نے دیکھا ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر علی صدیقی

مراسلہ

ڈاکٹر نسیم مسعود
لکھنؤ

گلزار نسیم کے بارے میں

"معیار و تحقیق" بھی وصول ہوگیا، بہت ممنون ہوں۔ اس کی قیمت روانہ کردی گئی ہے۔ قاضی صاحب مرحوم کے مسوّدہ گلزار نسیم کے بارے میں آپنے صحیح خیال ظاہر کیا ہے کہ طباعت کے لیے اس کی کاپی تیار ہو چکی تھی۔ اس کی کتابت میرے ہی زیر اہتمام ہوئی تھی۔ لکھنؤ کے مشہور خطاط ریاض الحسن مرحوم نے $\frac{17 \times 27}{16}$ پر اسے خاص توجہ سے لکھا تھا اور امیر حسن نورانی صاحب کی مرتبہ گلزار نسیم (مکتبۂ شاہراہ، دہلی نومبر ۱۹۶۵ء) کے متن میں یہی ریاض الحسن والی کتابت استعمال ہوئی ہے (ص ۲۷ تا ص ۱۱۹ = ۹۲ صفحے)۔ مقدمے اور فرہنگ کی کتابت انھوں نے خود کسی کم تر درجے کے کاتب سے کرائی ہے۔

بیان ملکیت سہ ماہی خدا بخش لائبریری جرنل اور دیگر تفصیلات

مطابق فارم نمبر ۴، قاعدہ نمبر ۸

۱۔ مقام اشاعت : خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ ۴

۲۔ وقفہ اشاعت : سہ ماہی

۳۔۴ پرنٹر و پبلشر کا نام : مصطفیٰ کمال ہاشمی

قومیت : ہندستانی

پتا : اسسٹنٹ لائبریرین، خدا بخش لائبریری، پٹنہ

۵۔ ایڈیٹر کا نام : عابد رضا بیدار

قومیت : ہندستانی

پتا : ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ ۴

۶۔ ملکیت : خدا بخش لائبریری، پٹنہ ۴

میں مصطفیٰ کمال ہاشمی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم و یقین کے ساتھ درست ہیں۔

دستخط پبلشر : مصطفیٰ کمال ہاشمی

یکم فروری ۱۹۹۶ء

یکم جولائی ۱۹۹۶ء ۳۲۲

of constitutional units with mutual consent of India and Pakistan but without any outside inteference whatsoever. We have passed through an ordeal of fire and that should chasten us. India is a country of many minority communities and it can say, with all humility, that it has not treated its minorities unfairly. The task of re-union is very difficult on the surface. Yet, it is not impossible as there is abundance of good will among the masses and the common people, both in India and Pakistan. Interests of the masses and the common people should be our first consideration. Time has now come to make a re-appraisal of our politics. No re-appraisal is possible without self-introspection. It is hoped that this book will turn the mind of the readers—both Hindu and Muslim—towards introspection and re-union. The path of re-union may be 'tortuous, unlit, turning back upon itself'. But let us not be dismayed by the obstacles and let us not lose heart in our search for the promised land. If India and Pakistan combine, if communalism is avoided, the commonwealth of Indo-Pakistan will be one of the strongest powers in the world, which will be in a position to mould the destiny of the world.

Patna
1st Baisakh, 1373
15th April, 1966.

S.K. Majumdar

(**Source:** Jinnah and Gandhi by S.K.Majumdar, 1966)

stock. Ethnologically, there is no difference whatsoever between the Hindus and a vast majority of the Muslims: in the same locality, both have the same mother-tongue. We must also remember that there are still fifty or sixty millions of Muslims left in India. Of what benefit partition has been to them? Common people did not want partition. They have no concern with politics. It is they who have suffered most by the partition. They will welcome the annulment of partition with a full heart

Further, safety of the sub-continent also requires that there should be a re-union. In this respect, Lord Wavell's course of action deserves special mention. He looked into the question of partition from the defence point of view with the eye of a soldier, and his conclusion was that a partition on a two-nation theory, with all its consequential and concomitant happenings, would dangerously weaken India's defence and lay her open to attack from north and north-west. Bearing this aspect of the question in his mind, he addressed the members of the Central Legislature in the following words:

> "You cannot alter geography. From the point of view of defence, of relations to the outside world, of many internal and external problems, India is a natural unit. That two communities and even two nations can make arrangements to live together inspite of differing cultures or religions, history provides many examples."

Contemporary history has not been properly appreciative of this gallant soldier-Viceroy who courted dismissal from his exalted office rather than be responsible for splitting up the land, its people and its magnificent Army into two. Nobody, neither Gandhi nor Jinnah nor any other politician saw the evils of partition as clearly as did Lord Wavell.

Events, internal and external, that have happened during the last nineteen years—particularly those in recent months—imperatively demand that Hindus and Muslims of India and Pakistan should again come together. There should be a commonwealth of India and Pakistan with common defenece but with full autonomy for all constituent units. There could be reorganisation

in which he made the following declaration:

> "You are free; you are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this State of Pakistan. You may belong to any religion or caste or creed—that has nothing to do with the fundamental principle that we are all citizens of one State. Now, I think, we should keep that in front of us as our ideal, and you will find that in course of time, Hindus will cease to be Hindus, and Muslims will cease to be Muslims, not in the religious sense, because that is personal faith of each individual, but in the political sense as citizens of the State". (Hector Bolitho's Life of Jinnah, p. 197).

The above declaration shows the inner soul of Jinnah's politics. Here is the old Jinnah again, the ambassador of Hindu-Muslim unity. He did not fight the Hindu community as such but his fight was against Gandhi and Gandhi-dominated Congress. He believed in all sincerety that Gandhi had taken the Congress into a wrong path which could lead only to chaos. He found himself in the unfortunate position that not only the ignorant Hindu masses but also the Hindu intelligentsia abdicated their reasoning functions to burn incense at the alter of Gandhism. In these circumstances, no other fighting force was available to him except a communal force. The moment he achieved his aim to create a State where the writ of Gandhi and Gandhian Congress would not run, he threw off the mask of communalism which he had been wearing for the time being.

It is now recognised on all sides that the vivisection of India has been an unmitigated evil for all concerned; it has not only not solved any problem between the Hindus and Muslims, but on the other hand, it has created hundreds of insoluble problems. Every sensible man must repudiate the two-nation theory as Jinnah himself did in his first speech before the Pakistan Constituent Assembly. Where is the validity of the two-nation theory when 90% of the Muslim population, both in India and Pakistan, are of Hindu origin, the descendants of converts from the Hindu fold. Jinnah himself came from a Gujarati Hindu

Sevagram in Wardha district towards the end of his life. The village hummed with all sorts of Gandhian activities during Gandhiji's life-time. Some twelve years after his death, an ardent social worker visited Sevagram and she described the condition of things as she saw them, in the following words (Blossoms in the Dust by Kusum Nair, p. 187):

> "In Bapu's time, there used to be a charka in every home at Sevagram. To day, there is not a single spinning-wheel in the whole village. As for basic education of which Sevagram was the centre, they (villagers) say with unconcealed contempt: 'We do not send our children to the Ashram school beyond the fourth class (i.e. primary), because those who pass out of the Nai Talim cannot get jobs; so our boys go to Wardha Town; they walk four miles to study in a conventional school.....'. They (villagers) say—'We do not want to remain tillers of the soil, for ever. We also want to become lawyers and doctors.'

This is the verdict of the common man, about the Gandhian ideals, after testing their utility by actual practice. This also proves that the Gandhian ideals about village reconstruction were never characterised by clarity and realism. After all, the common man knows where his shoe pinches. Who can say that he is wrong? If we now make an appraisement of the net results of Gandhiji's tremendous activities and of the fruits left by his unceasing toil and travail of soul, we will find that India is not only moving away from the Gandhian path but is definitely repudiating it totally.

Did Jinnah really believe in the two-Nation theory on which he put so much emphasis while demanding separate State for the Muslims? Had he any sympathy for communalism? Did he create Pakistan for Muslims alone? Did he want that Muslims and Hindus should live separate in water-tight compartments? Let us examine these questions. On the 7th August, 1947, he left Delhi which was to see him no more. On the 11th August, he made his first speech before the Pakistan Constituent Assembly

It was quite clear, therefore, that though the British had quitted India, yet the chance of building up of a Gandhian Utopia was very bleak in view of the open declarations of Nehru and Patel. Gandhiji's position was very anomalous now and it seemed that he had nothing else to do except preaching his ideas in his prayer-meetings. Gandhiji was not prepared to acquiesce in or accept this helpless position. To give up the idea of his Life-Mission was unthinkable to him. He was determined now to take the next step in his programme—to make a way towards a rurally-oriented State whose centre of gravity would lie not in the cities but in villages. He felt that the Congress would no longer be useful to him as it had tested power and become power-mad. He, therefore, came to the conclusion that the Congress must be done away with, and in its place he would substitute a tried Gandhian organisation which must have full faith in Gandhian ideologies. Gandhiji sketched out his plan in this respect in his own hands on the night of the 29th January, 1948, less than twenty-four hours before his death. The plan was to disband the great national ipstitution the Indian National Congress and to set up in its place a new organisation called the Lok Sevak Sangh whose steel frame was to consist of the following Gandhian Faithfuls—All-India Spinners Association, All-India Village Industries Association; Hindustani Talimi Sangh, Harijan Sevak Sangh and Go-seva Sangh (Tendulkar, V. 8, p. 283-285).

It is a tragedy even to think of the dissolution of the Indian National Congress which has played a great part in our onward march in time and in our fight for freedom. To see it succeeded by organisations like the All-India Spinners Association, or the Go-seva Sangh would have been a greater tragedy. In this perspective the raising of banner of revolt by Jinnah against Gandhi and Gandhism seems to have been a historical necessity.

We have already seen that both Nehru and Patel refused to apply the Gandhian ideals in the practical administration of the country. Now let us see the reactions of the common man towards them. Gandhiji wanted to make practical experiments with his ideas as to what a model village should be under the Gandhian order. With this end in view he settled in village

With the advent of Independence Jinnah got his Pakistan. But what did Gandhiji get? He had not come to India in 1915 merely to fight the battle of Indian freedom. This freedom was to him merely a means to an end— a half-way resting place towards the Utopia of his dream. One would have thought that by right of service his position after the attainment of Independence should have been unique and unassailable. But it was not so. He no longer had the same commanding position as before but now it was Nehru-Patel combination that wielded the supreme power, though occasionally it made a show of consultation with him out of respect towards him. In the words of Pyarelal—"The impossible old man was put on the pedestal, admired for his genius and unerring hunch, consulted, listened to with respectful attention and bypassed (Mahatma Gandhi—Last Phase V. 2, p. 33)". In Gandhiji's own words—"Formerly, I could afford to be monarch of all I surveyed. To-day, I have many fellow-monarchs, if I may still count myself as such. If I can, I am the least among them (Tendulkar V. 8, p. 245)"

Gandhiji's influence had started waning from the time Lord Mountbatten arrived in India. The partition plan of Mountbatten was accepted by Nehru and Patel without any consultation with Gandhiji. In a meeting of the A.I.C.C. at Bombay on the 14th June, 1947, Sardar Patel made a brutally frank speech giving the go-by to the Gandhian ideals of non-violence or Ahimsa. He gave reasons why he could no longer follow the Gandhian ideals. He said—"Freedom was coming. They must build up industries. They must build up the Army and make it efficient and strong." (Mahatma Gandhi—Last Phase V. 2, p. 255).

Nehru's views also ran on similar lines. He urged for large-scale industrialisation of the country for raising the standard of living of the people. He further said that it was necessary that the background of the West in its worship of the machine and worship of the science and technology must be adopted in India.

After he left the Congress, the Muslim League became the main platform from which Jinnah propagated his ideas. All his ideas about Swaraj, about Hindu-Muslim unity remained the same. The only change that was noticeable in his speeches was that henceforth he pleaded for some special safeguards for the Muslims in view of their backwardness and because of the huge majority of the Hindus. But at the same time he showed restraint and did not allow the League to adopt any deliberate anti-Congress attitude. From the League platform he wooed the Congress and tried to be a bridge between them. He continued his conciliatory attitude for years till the formation of Provincial Ministries in 1937 under the Government of India Act of 1935. Even during the election stage; the spirit of accommodation between the Congress and the League continued. But when the election results were out, it was found that the Congress had secured an overwhelming majority. This turned the head of the Congress. Being intoxicated by its spectacular victory, it disdained to take any notice of Jinnah or the League. Further, the activities of the various Congress ministries caused fright, real or imaginary, in the minds of the Muslims. Now began the battle between the Congress and the League and naturally it took a virulent communal turn. Jinnah was on war-path, determined to teach the Congress a good lesson. He made up his mind to take some extreme steps to prevent the hegemony of Gandhi and the Gandhian Congress at least over the Muslim-majority areas of India. He now began to develop his two-nation theory which had been working in his mind for sometime. Then at the Lahore Session of the Muslim League in March, 1940, he made the formal demand for the creation of a home-land for the Muslims where the writ of Gandhi or the Gandhian Congress would not run. Events moved quickly thereafter and Jinnah's demand came to fruition when on the August 15, 1947 two separate independent sovereign states, India and Pakistan, were created by partitioning India.

nath Banerjee and others. He was not prepared to surrender the Congress to Gandhiji without a fight to the last ditch.

Jinnah had no sympathy for the Gandhian ideology and he felt that Gandhiji was taking India to an uncharted sea where everything would end in a disaster. He considered it a catastrophe for India that the Congress should adopt Gandhian programme in preference to those of the old masters of the Congress. He felt that it was suicide for the Congress to adopt the Gandhian path. In the open session of the Congress at Nagpur, Jinnah rose to utter his words of protests against the adoption of the new programme. But he was howled down and he left the Congress in disgust.

In a subsequent letter to Gandhiji Jinnah explained why he could not accept the Gandhian leadership of the Congress :

> "I thank you for your kind suggestion offering me to take my share in the new life that has opened up before the country. If by 'New Life' you mean your methods and your programme, I am afraid I cannot accept them ; for I am fully convinced that it must lead to disaster.....your extreme programme has for the moment struck the imagination mostly of the inexperienced youth and the ignorant and the illiterate. All this means complete disorganisation and chaos. What the consequences of this may be, I shudder to contemplate."

About Jinnah's exit from the Congress after it had passed under Gandhian control, Jawaharlal Nehru, in his autobiography writes as follows:

> "...The new developments in the Congress were thoroughly disapproved by him (Jinnah). He disagreed on political grounds—Temperamentally he did not fit in at all with the new Congress. He felt completely out of his element in the Khadi-clad crowd demanding speeches in Hindustani. The enthusiasm of the people outside struck him as mob-hysteria."

some part in the Amritsar session of the Congress in 1919. At that time feelings ran high in the Congress over the Jalianwala-bagh massacre but Gandhiji advised caution and restraint. But in the meantime, the Ali Brothers—Mahammad Ali and Shaukat Ali—had started the Khilafat Movement over the Turkish sovereignty and they invited Gandhiji to join their movement and he readily agreed to do so. He plunged into it with a mad frenzy believing that this movement would give him a grand opportunity to make experiments with his own ideas. Under Gandhian leadership, the Khilafat movement gained momentum and spread through the length and breadth of the country and became such a formidable force that the Government itself took fright. Under the auspices of the Khilafat Movement, Gandhiji started his Non-Co-operation movement on the 1st August, 1920. The first non-violent shot was fired in the Gandhian battle and India entered into a new period of her history—the Gandhian period.

Gandhiji seemed to be invincible at the moment Hindu masses were already at the feet of the Mahatma and his whole-hearted support to Khilafat movement brought the Muslim masses under his banner. Now it was the turn of the intelligentsia to succumb to his charms. Up to this time, the Indian National Congress had nothing to do with the various Gandhian movements which had been started. Gandhiji, however, now directed his attention towards the Congress and wanted to capture the great national institution for the furtherance of his own ideas and to convert it into an instrument of his ideology. His onslaught on the Congress was like a Blitzkreig and leaders like C. R. Das and Pandit Motilal Nehru surrendered to him in no time. In the annual session of the Congress at Nagpur in December of 1920, the Congress itself surrendered to Gandhiji and adopted the Gandhian programme for its future activities. Henceforth, Gandhiji practically became the Dictator of the Congress. This was a position which was unbearable and unacceptable to Mohammad Ali Jinnah, the old guard and the great sentinel of the old Indian National Congress of Dadabhai Naoroji, Pherozeshah Mehta, Gopal Krishna Gokhale, Surendra-

the progressive ideas of the British politics. It may be mentioned here that Gandhiji also met Dadabhai Naoroji during his student-days in London but as there was hardly anything in common between them, no intimacy grew between them. It is, however, interesting to note that in England the future Mahatma showed his interest not in politics or any other progressive activities but in the vegetarian society of London, of which he became an active member.

Returning to India, Jinnah came under the influence of two other Congress stalwarts—Sir Pherozeshah Mehta and Gopalkrishna Gokhale. In this way, Jinnah became intimately associated with the Indian National Congress and developed a deep loyalty towards it. Out of this feeling of loyalty, he did not join the Muslim League when it was founded in 1906. After several years when he was persuaded to join it, he did so only with a view to bring the two institutions nearer to each other and ultimately to get them coalesce with each other. That he greatly succeeded in his attempts was shown by the Lucknow Pact of 1916 between the Congress and the League whereby both these great institutions pledged to work together for Indian freedom. The Lucknow Pact was a great personal triumph for Jinnah in his campaign for Hindu-Muslim unity and Congress-League co-operation. His contribution towards the cause of Hindu-Muslim unity was of such a high order that Gokhale used to call him the best Ambassador of Hindu-Muslim unity.

Gandhiji had returned to India a couple of years before the Lucknow pact between the Congress and the League, but he did not evince any interest in it nor in Jinnah's activities towards the Hindu Muslim unity. His mind was centred in his own ideology and in how to give it a practical shape. From 1915 to 1919, he mainly concerned himself with making some minor experiments with his ideas at Champaran and other places. During this period his interest in Congress politics was lukewarm. He took

Let us examine these questions. On the 7th August. 1947. he left Delhi which was to see him no more. On the 11th August. he made his first speech before the Pakistan Constituent Assembly in which he made the following declaration:

> "You are free; you are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this State of Pakistan. You may belong to any religion or caste or creed—that has nothing to do with the fundamental principle that we are all citizens of one State. Now, I think, we should keep that in front of us as our ideal, and you will find that in course of time, Hindus will cease to be Hindus, and Muslims will cease to be Muslims, not in the religious sense, because that is personal faith of each individual, but in the political sense as citizens of the State" (Hector Bolitho's Life of Jinnah, p. 197).

The above declaration shows the inner soul of Jinnah's politics. Here is the old Jinnah again, the ambassador of Hindu-Muslim unity. He did not fight the Hindu community as such but his fight was against Gandhi and Gandhi-dominated Congress. He believed in all sincerety that Gandhi had taken the Congress into a wrong path which could lead only to chaos. He found himself in the unfortunate position that not only the the Indian National Congress by those who were educated on western lines. From its impact with the west, India's intellectual mind awoke to full splendour from age-long hibernation.

Jinnah went to England for his legal studies in 1892 when he was barely sixteen years of age. At that time, Dadabhai Naoroji, one of the founders of the Congress was in England. He was then a member of the House of Commons of the British Parliament in the Liberal side. Dadabhai took young Jinnah under his care and naturally Jinnah learnt his first politics from this great master. Jinnah frequented the House of Commons and various political meetings in Dadabhai's company and in this way became imbued with

and Non-violence he is pictured as a re-incarnation of Buddha. There is no doubt that both these pictures are extreme and erroneous.

Gandhiji was undoubtedly one of the greatest men that the world has ever seen. His great services towards Indian freedom are acknowledged on all hands but at the same time there are many who think that Gandhian politics and Gandhian political techniques were as much responsible for the vivisection of India as Jinnah's two-nation theory. At times, Gandhiji handled the Hindu-Muslim problems from the wrong end of the stick. For example, there was no justification for his head-long plunge into the Khilafat Movement. The after-effects of his activities in connection with the Khilafat Movement were disastrous as they helped to rouse the religio-communal feelings of the Muslims, aggravating antagonism between them and the Hindus.

Among the numerous books which deal with Gandhiji's life and his stupendous activities, Tendulkar's Mahatma, Pyarelal's Mahatma Gandhi—Last Phase and Dr. Pattabhi Sitaramayya's History of the Congress stand out prominently. These books are mines of information but their authors have been so much overawed and overwhelmed with the great personality of the Mahatma that they have never ventured even to be mildly critical of his aim and activities. On the other hand, Jinnah's activities have not received an adequate or impartial treatment at the hands of these Indian historians. This has created an unfortunate imbalance in the study of contemporary Indian history, jeopardising the cause of truth.

Did Jinnah really believe in the two-Nation theory on which he put so much emphasis while demanding separate State for the Muslims? Had he any sympathy for communalism? Did he create Pakistan for Muslims alone? Did he want that Muslims and Hindus should live separate in water-tight compartments?

Jinnah

In the first half of the twentieth century, two great men, Mohandas Karamchand Gandhi and Mohammad Ali Jinnah filled the political stage of India with their powerful personalities. Both were great leaders of men and both were pilgrims in the quest of Indian freedom. Both were actuated by the highest motives in their political activities but there was no room for co-existence between them as their ideologies were poles asunder. one being nurtured in the western way of politics and the other deadly opposed to it with an abhorrence for western civilisation itself. In these circumstances, it was impossible for them to work from the same platform and conflict between them was inevitable. But the conflict ended disastrously for India—let us hope temporarily—and changed the course of her history, which has always been rather for synthesis and integration than for division. Gandhi-Jinnah conflict which had begun at first as a political one, based on different political ideologies, gradually degenerated into a deadly communal battle. At the last stage, the political cauldron of India bubbled so sulphurously with fumes of communalism that the vivisection of the country seemed to be the best way out of the asphyxiating atmosphere that prevailed throughout the country.

There is a general impression in the Indian circles of the present day that Jinnah alone was responsible for the partition of India. By many Indian writers, Jinnah is depicted as a virulent communalist who injected the virus of communalism in the body-politic of India, opposed the freedom movement of India, and deliberately destroyed the Hindu-Muslim unity by preaching a two-nation theory. On the other hand, a picture of Gandhiji is drawn in which he is shown as representing the quintessence of wisdom, virtue and love, and with his Ahimsa

Foreword

The following pages contain the introduction to his famous book, **Jinnah & Gandhi**, by S.K.Majumdar. It is hoped that the study will serve as a cementing force between the two people, always tantalising to love each other, the two nations/states always at war.

A.R.B.

CONTENTS

Journal No. 104

Jinnah	Mr.S.K.Majumdar	1
Urdu/Persian Section		
Letters of Rasheed Ahmad Siddiqi Addressed to Prof.Masud Husain Khan		1
Ghalib		
Urdu Diwan of Ghalib (KBL Ms.)	Dr.Farrukh Jalali	187
Mushafi		
Comparative Study of Diwan-e Mushafi by Aseer & Ameer	Comp.by Md.Badruddin	269
Medieval India		
Letters of Aurangzeb	Tr. by Abdul Wahid Khan	433
Sources		
Ta'assurat	Abdur Razzaq Quraishi	495
Rafiq-e Dil Figaran	Alia Imam	496
Kya Qaafla Jata Hai	Nasrullah Khan	497
Yaad-e Raftagan, Vol.I	Mahirul Qadiri	499
- Do -, Vol.II	- do -	503
Nuqoosh [Autobiography No.]	Mohammad Tufail	506
Letters of Eminents		
Letter of Ahmad Ali Khan Shauq Qidwai		515
Letter of Anis Mujtaba Zubairi		518
Letter of Qudratullah Fatmi		520
Letters to the Editor		
About Khuda Bakhsh Library Publications	Zahir Ali Siddiqi	521
About Gulzar-e Naseem	Dr.Nayyer Masood	522

1996

Price Rs. 75/-

Printed by Pakeeza Offset Press, Muhammadpur, Shahganj, Patna-800006
and published by Khuda Bakhsh Oriental Public Library, Patna.

Khuda Bakhsh Library Journal

104

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna